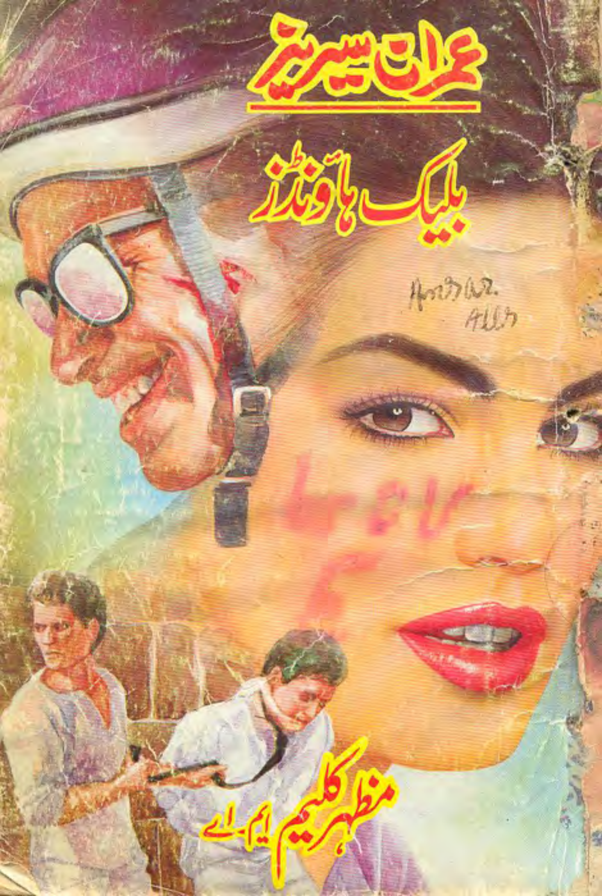
عمران سیریز
بلیک ہاؤنڈز
مظہر کلیم ایم۔اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام، کردار، واقعات اور
پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی
یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے پبلشرز
مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ———— اشرف قریشی
———— یوسف قریشی
پرنٹر ———— محمد یونس

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ...... نیا ناول حاضر ہے یہ ناول بھی وادی مشکبار میں جاری تحریک آزادی کے سلسلے پر مبنی ہے ۔ وادی مشکبار پر پہلا ناول "ایس ۔ ایس پروجیکٹ" شائع ہوا تھا جسے قارئین کے وسیع طبقے میں بے پناہ پسند کیا گیا تھا اور قارئین کا بھرپور اصرار تھا کہ اس سلسلے کو جاری رکھا جائے اور میں نے بھی "ایس ۔ ایس پروجیکٹ" کی "چند باتیں" میں یہی لکھا تھا کہ وادی مشکبار کے سلسلے میں آئندہ بھی آپ ناول پڑھتے رہیں گے ۔ چنانچہ وادی مشکبار کی تحریک آزادی کے سلسلے میں یہ دوسرا ناول حاضر ہے وادی مشکبار میں جاری تحریک آزادی کو کچلنے کے لئے کافرستانی حکومت نے ایک خصوصی ایجنسی "بلیک ہاؤنڈز" قائم کی ۔ جس میں اس نے بہودیوں کے تربیت یافتہ افراد کو تعینات کیا اور یہ لوگ واقعی بلیک ہاؤنڈز ہی ثابت ہوئے ۔ انہوں نے پوری وادی مشکبار میں جس طرح ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اس سے انسانیت بھی کانپ اٹھتی تھی ۔ تحریک آزادی کے مختلف گروپوں کے لیڈروں کو تلاش کر کے ان کا خاتمہ ان بلیک ہاؤنڈز کا خاص مشن تھا اور پھر ان کے ظلم و ستم کا دائرہ کار انتہائی تیز رفتاری سے بڑھتا چلا گیا اور پوری وادی مشکبار آہ و بکا میں ڈوب سی

گئی ۔ لیکن پھر شاید قدرت کو وادی مشکبار کے بے گناہ معصوم اور مظلوم افراد پر رحم آگیا اور ہر فرعونے را موسیٰ کے مصداق پاکیشیا سیکرٹ سروس بلیک ہاونڈز کے خلاف میدان میں اتر آئی اور پھر ان بلیک ہاونڈز کے ظلم و ستم کرنے والے ظالم بازوؤں کو توڑنے اور وادی مشکبار کی تحریک کو تقویت دینے کی غرض سے علی عمران اور اس کے ساتھیوں نے واقعی سردھڑکی بازی لگادی ۔ آگ اور خون کے سمندر کو عبور کرتے ہوئے وہ دیوانہ وار آگے بڑھتے گئے ۔ عمران اور اس کے دلیر ساتھیوں نے جس طرح اپنی جانوں پر کھیل کر ان ظالم مگر انتہائی تربیت یافتہ بلیک ہاونڈز کے خلاف جدوجہد کی ۔ اس کا ایک ایک لمحہ دلیری ہمت جذبے اور جانفروشی کے لحاظ سے علیحدہ باب کی حیثیت رکھتا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول میرے قارئین کو ہر لحاظ سے پسند آئے گا ۔ کیونکہ یہ حقیقتاً ایک ناقابل فراموش کہانی ہے جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد نے ہر اس معیار کو چھولیا ہے جس کی خواہش قارئین کے دلوں میں ہوتی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی آراء سے مجھے ضرور مطلع کریں گے ۔ اب آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کرلیں ۔

"پشاور کینٹ سے گل خان زریں صاحب لکھتے ہیں .... "آپ کے شاہکار ناول "ڈسٹرکشن پلان" نے مجھے واقعی ہلا کر رکھ دیا ہے اور تباہی و بربادی کا ایک ایسا پلان جو بظاہر انتہائی حقیر دکھائی دیتا ہے اور موجودہ دور میں ایک حقیقت بھی ہے ۔ پورے کرہ ارض کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ۔ ایسے انتہائی خطرناک کیمیکل اور اٹیمک فضلے کو ضائع کرنے کے سلسلے میں پوری دنیا کے باشعور افراد کو اپنی ذمہ داریاں پوری کرنی چاہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کا یہ ناول اس فضلے کو ضائع کرنے کے ذمہ دار افراد کو جھنجھوڑ کر رکھ دے گا اور وہ اس انتہائی خطرناک معاملے میں آئندہ کوئی غفلت نہ کریں گے ۔

محترم گل خان زریں صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا شکریہ ۔ خطرناک کیمیکل اور اٹیمک فضلہ واقعی پوری دنیا کے لئے انتہائی خطرناک اور تباہ کن بم کی حیثیت اختیار کر چکا ہے ۔ ستم یہ ہے کہ عوام الناس تو ایک طرف اچھے خاصے باشعور افراد کو بھی اس انتہائی خطرناک مسئلے کا پوری طرح ادراک نہیں ہے ۔ میرا اس ناول کو لکھنے کا یہی مقصد تھا کہ پوری دنیا اور خصوصی طور پر مسلمانوں کو اس انتہائی خطرناک اور تباہ کن مسئلہ سے واقف کرایا جائے ۔ اور میں مطمئن ہوں کہ میں اپنے اس مقصد میں پوری طرح کامیاب رہا ہوں

کراچی کورنگی سے احسن شریف صاحب لکھتے ہیں .... آپ کا ناول "ڈسٹرکشن پلان" آپ کے سابقہ ناولوں کی طرح انتہائی منفرد اور شاندار ناول ہے ۔ موجودہ دور کے انتہائی جدید اور بھیانک جرائم پر آپ جس طرح قلم اٹھا رہے ہیں وہ واقعی قابل داد ہے "ڈسٹرکشن پلان" ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کے خلاف پوری دنیا کے باشعور عوام اور حکومتوں کو بھرپور جدوجہد کرنی ہوگی ، ورنہ واقعی ہماری یہ خوبصورت دنیا نہ صرف مسخ ہو کر رہ جائے گی بلکہ واقعی تباہ و برباد ہو

جائے گی۔

محترم احسن شریف صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ اس ناول "ڈسٹرکشن پلان" کا مقصد ہی دنیا کو اس بھیانک اور خوفناک خطرے سے آگاہ کرنا تھا۔ جس کے سائے اس وقت حقیقتاً پوری دنیا پر منڈلا رہے ہیں اور یہ تباہی وبربادی کا ایسا بھیانک چکر ہے۔ جو ایک بار شروع ہو جائے تو اس کو روکنا پھر کسی کے بس کی بات نہیں رہے گی۔ مجھے یقین ہے کہ اس خوفناک اور بھیانک خطرے سے نمٹنے کے لئے باشعور اور درد مند عوام اور حکومتیں اپنے تمام ممکنہ وسائل سے کام لیں گی۔

لالہ موسیٰ سے محمد علی صابری صاحب لکھتے ہیں...... "آپ کا ایک ناول "ویدر باس" پڑھنے کے بعد مجھے احساس ہوا ہے کہ ہمارے ملک میں بارشیں اور سیلاب کی صورت میں جو تباہی آئی ہے۔ اس کے پیچھے کہیں خاص وجوہات نہ ہوں براہ کرم اس سلسلہ میں ضرور غور کیجئے۔

محترم محمد علی صابری صاحب...... خط لکھنے اور یادآوری کا شکریہ آپ نے جس خدشے کا اظہار کیا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ حکومتیں ان معاملات پر ہمیشہ نظر رکھتی ہیں اور کوئی بھی حکومت اپنے ملک میں ہونے والے اہم واقعات سے بے خبر نہیں رہا کرتی۔ آپ کو فکر مند ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران نے کار اپنے فلیٹ کے نیچے گیراج میں بند کی اور پھر سیڑھیاں پھلانگتا ہوا وہ جیسے ہی اپنے فلیٹ کے دروازے پر پہنچا۔ بے اختیار ٹھٹھک کر رک گیا۔ دروازے پر ایک بوڑھی عورت کھڑی بڑبڑا رہی تھی۔ وہ بار بار دروازے پر زور زور سے دستک دیتی اور پھر بڑبڑانے لگ جاتی۔ حالانکہ دروازے پر تالا لگا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔ اس عورت کی آنکھوں پر عینک بھی موجود تھی۔ اس کے باوجود وہ مسلسل دستک دیئے چلی جا رہی تھی۔

"نگوڑا نجانے نشہ پی کر سوتا ہے یا مر گیا ہے۔ سنتا ہی نہیں"...... عورت نے اس بار اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"دروازے پر تو تالا لگا ہوا ہے بوڑھی اماں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عورت اس کی آواز سنتے ہی اس بری طرح سے اچھلی جیسے عمران کی بجائے اس نے کسی جن بھوت کی آواز سن لی ہو۔

"گگ گگ کون...... کون ہو تم اوہ...... اوہ ۔ تم......" بوڑھی عورت نے خوف سے کپکپاتے ہوئے لہجے میں کہا ۔ وہ بار بار آنکھوں پر موجود عینک کو درست کر کے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جدھر عمران کھڑا ہوا تھا ۔ اور دوسرے لمحے عمران کے حلق سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا ۔ بوڑھی عورت کی عینک میں سرے سے شیشے ہی نہ تھے ۔ وہ خالی فریم آنکھوں پر چڑھائے کھڑی تھی ۔

"میرا نام علی عمران ہے ۔ یہ میرا فلیٹ ہے ۔ آپ نے کس سے ملنا ہے"...... عمران نے انتہائی نرم لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

"اوہ اوہ تو میں غلط جگہ پر آگئی ۔ مجھے تو سیٹھ سلیمان سے ملنا تھا ۔" بوڑھی عورت نے انتہائی دل شکستہ لہجے میں کہا اور عمران سلیمان کے ساتھ سیٹھ کا لقب سن کر بے اختیار مسکرا دیا ۔

"آپ آئی تو درست جگہ پر ہیں مگر سیٹھ سلیمان اس وقت موجود نہیں ہیں ۔ دروازے پر تالا لگا ہوا ہے ۔ لیکن آپ فرمائیں آپ کو ان سے کیا کام ہے"...... عمران نے جھک کر دہلیز کے نیچے مخصوص جگہ پر موجود چابی نکال کر تالا کھولتے ہوئے کہا ۔

"تت...... تت تم سیٹھ کے ملازم ہو شاید"...... بوڑھی اماں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھتے ہوئے کہا ۔

"جی ہاں میں سیٹھ صاحب کا منیجر ہوں...... آیئے اندر آجایئے باہر کافی سردی ہے اور آپ کے جسم پر مناسب گرم لباس بھی موجود نہیں"...... عمران نے تالا کھول کر دروازے کو دھکیلتے ہوئے کہا ۔

"سردی...... ہاں سردی تو ہے ۔ مگر ہم غریبوں کو سردی نے کیا کہنا ہے ۔ ہمارے پاس بھوک کی گرمی جو موجود ہوتی ہے مگر سیٹھ صاحب کی اجازت کے بغیر میں اندر کیسے جا سکتی ہوں ۔ سیٹھ صاحب ناراض ہو گئے تو وہ امداد بھی بند کر دیں گے"...... بوڑھی عورت نے سادہ سے لہجے میں کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا ۔ بوڑھی عورت نے اتنی سادگی میں ایسی بات کر دی تھی جس نے عمران جیسے شخص کو بھی جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا ۔

"سیٹھ صاحب بہت اچھے اور نیک آدمی ہیں وہ کیوں ناراض ہوں گے آپ آیئے"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ نرم ہو گیا تھا اور پھر وہ اس بوڑھی عورت کو لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا ۔ اس نے بڑی مشکل سے راضی کر کے اس بوڑھی عورت کو صوفے پر بٹھایا ورنہ وہ فرش پر بیٹھنے پر مصر تھی ۔ ہیٹر جلا کر اس نے بوڑھی عورت کے قریب رکھا اور پھر وہ خود باورچی خانے کی طرف بڑھ گیا ۔ اسے معلوم تھا کہ سلیمان شاپنگ کے لئے گیا ہوا ہو گا اور اس نے چائے بنا کر اس کا تھرموس ضرور رکھا ہوا ہو گا ۔ اور واقعی تھرموس اسے مل گیا ۔ فریج سے اس نے پھل نکالا اسے پلیٹ میں رکھا اور تھرموس اور دو پیالیاں اٹھا کر وہ واپس ڈرائنگ روم میں آگیا بوڑھی عورت سہمی ہوئی اپنی جگہ پر اس طرح بیٹھی ہوئی تھی جیسے اگر اس نے ذرا سی حرکت کی تو نجانے کیا ہو جائے گا ۔

عمران نے پھل کی پلیٹ اس کے سامنے میز پر رکھ دی اور پیالیوں میں چائے ڈال کر اس نے ایک پیالی بوڑھی عورت کے سامنے رکھ کر دوسری

پیالی اپنے سامنے رکھ لی ۔ بوڑھی عورت اس طرح حیرت سے چائے اور پھلوں کو دیکھ رہی تھی جیسے یہ چیزیں اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھی ہوں ۔

"بوڑھی اماں یہ چائے بھی آپ نے پینی ہے اور یہ پھل بھی آپ نے کھانے ہیں ۔ یہ سیٹھ سلیمان کا حکم ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"مم ...... مم ...... میں نے ...... مگر ...... میں تو غریب ہوں میں انہیں کیسے کھا سکتی ہوں "...... بوڑھی اماں نے اس طرح حیران ہو کر کہا جیسے یہ چیزیں اس کے لئے شجر ممنوعہ کا درجہ رکھتی ہوں ۔

"یہ سیٹھ سلیمان کا حکم ہے اور سیٹھ سلیمان کے حکم کی تعمیل نہ کی جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں "...... عمران نے کہا ۔

"اوہ کہیں سیٹھ صاحب ناراض ہو گئے تو میں کہاں جاؤں گی "...... بوڑھی عورت نے کہا اور پھر وہ اس طرح پھلوں پر ٹوٹ پڑی جیسے نجانے کتنے عرصے سے بھوکی ہو ۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے پلیٹ میں موجود چھ کیلے اور چار سیب وہ کھا گئی اور پھر اس نے چائے کا کپ بھی پی لیا ۔ عمران خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا ۔ بوڑھی عورت کے چہرے پر گرم چائے پینے اور پھل کھانے کے بعد قدرے رونق سی آ گئی تھی ۔

"اللہ تعالیٰ سیٹھ صاحب کو اس کی جزا دے گا ۔ اس خود غرضی کے دور میں ایسے نیک لوگ بھی اللہ تعالیٰ آخر پیدا کر ہی دیتا ہے ۔ وہ واقعی بے حد رحیم و کریم ہے "...... بوڑھی عورت نے باقاعدہ دعا دیتے ہوئے کہا ۔

"اب آپ مجھے بتایئے کہ آپ کو سیٹھ سلیمان سے کیا کام ہے ۔ میں ان کا منیجر ہوں اور ان کا حکم ہے کہ جو بھی آئے وہ پہلے مجھے اپنا مسئلہ بتائے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"غریبوں کو امیروں سے کیا کام ہو سکتا ہے ۔ یہ بھی کوئی پوچھنے والی بات ہے ۔ میرے دو جوان بیٹے ہیں دونوں اس وقت جس حالت میں ہیں اللہ تعالیٰ ایسی حالت دشمنوں کی بھی نہ کرے ۔ روٹی تو ہمیں مل جاتی ہے مگر ...... "بوڑھی عورت نے کہا اور پھر فقرہ مکمل کیے بغیر وہ بے اختیار ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گئی ۔

"ارے ارے بوڑھی اماں ۔ روییئے نہیں ...... میں بھی آپ کا بیٹا ہوں ۔ آپ مجھے بتایئے کہ آپ کیا چاہتی ہیں ۔ کھل کر بتایئے "...... عمران نے اٹھ کر بوڑھی اماں کے قریب آ کر بیٹھتے ہوئے انتہائی نرم لہجے میں کہا ۔

" درندوں نے میرے دو جوان بیٹوں کو معذور کر دیا ہے ۔ میری دونوں بہوؤں کو وہ اٹھا کر لے گئے ۔ اور پھر ان کی لاشیں ہی ملیں ۔ نجانے کس طرح ہم یہاں پہنچے ۔ ہمارا سب کچھ وہیں رہ گیا ۔ سب کچھ وہیں رہ گیا مجھے یہاں کسی نے بتایا ہے کہ سیٹھ سلیمان آکر غریبوں کی مدد کرتا ہے ۔ چنانچہ میں گرتی پڑتی سیٹھ کے پاس آئی ہوں ۔ اس نیک آدمی جس نے مجھے سیٹھ صاحب کے متعلق بتایا تھا وہی مجھے یہاں سیڑھیوں کے پاس چھوڑ گیا ہے "...... بوڑھی عورت نے کہا ۔

"کن درندوں کی بات کر رہی ہیں آپ ...... اور کہاں رہتی ہیں آپ"

...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بوڑھی عورت کوئی جواب دیتی کال بیل بج اٹھی اور بوڑھی عورت بے اختیار گھبرا گئی۔

"گھبرائیں نہیں یہ آپ کا اپنا ہی گھر ہے"...... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور تیزی سے چلتا ہوا وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو سامنے سلیمان تھیلوں سے لدا کھڑا تھا۔

"آپ جلدی آ گئے...... آپ نے تو کہا تھا کہ رات کو دیر سے واپسی ہو گی"...... سلیمان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں بس اچانک موڈ بدل گیا تھا۔ ایک خاتون تم سے ملنے آئی ہے" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"خاتون اوہ واقعی...... اس لئے آپ جلدی آ گئے ہیں۔ نجانے آپ کو ایسی باتوں کا علم پیشگی کیسے ہو جاتا ہے"...... سلیمان نے چونک کر کہا اور پھر باقی فقرہ اس نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ میری اماں ہیں"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ب ب بڑی بیگم...... اوہ...... اوہ...... سلیمان نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا۔

"ہر بوڑھی عورت میری اماں کا درجہ رکھتی ہے سلیمان"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بوڑھی عورت"...... سلیمان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔ اسی دوران وہ ڈرائنگ روم کے دروازے تک پہنچ چکے تھے۔

"سیٹھ سلیمان صاحب آ گئے ہیں"...... عمران نے بوڑھی عورت سے کہا تو بوڑھی عورت اس طرح جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی جیسے اس کی بوڑھی ہڈیوں میں نئے سپرنگ لگ گئے ہوں۔

"مم...... مم...... میں نے اپنی مرضی سے کچھ نہیں کھایا۔ مم...... مم...... میں تو"...... بوڑھی عورت نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ یہ تو شاید مشکبار کیمپ سے آئی ہے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ میں نے اسے وہاں دیکھا تھا"...... سلیمان نے غور سے بوڑھی عورت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مشکبار...... کیمپ کیا مطلب"...... یہاں دارالحکومت میں مشکبار کیمپ کہاں سے آ گیا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تو آپ کو معلوم ہی نہیں...... یہاں ایک بڑا کیمپ بنایا گیا ہے اور یہاں ان لوگوں کو رکھا گیا ہے جو کافرستانی درندگی کا بری طرح شکار ہوئے ہیں۔ تاکہ غیر ملکی سفیروں اور مہمانوں کو ان کی حالت زار دکھائی جائے۔ میں روزانہ وہاں جا کر نقد رقم اور کھانے پینے کی چیزیں بانٹ آتا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم نے مجھ سے ذکر ہی نہیں کیا"...... عمران نے کہا۔

"جو کچھ میں دے آتا ہوں وہ آپ کا ہی ہوتا ہے"...... سلیمان نے مختصر سا جواب دیا۔

"مجھے بتاتے تو میں تمہیں زیادہ رقم دے دیتا"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ رقم...... وہ کہاں سے آجاتی"...... سلیمان نے حیران ہو کر پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ میرے پاس صرف وہی رقم ہوتی ہے جو میرے کوٹ کی جیبوں میں ہوتی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اس رقم کو زیادہ کہہ رہے ہیں جو آپ نے اپنے خاص کمرے کی خفیہ تجوری میں رکھی ہوئی تھی تو اسے زیادہ کہنا تو سراسر زیادتی ہے۔ وہ تو بیس لاکھ روپے تھے۔ صرف بیس لاکھ"...... سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خدا تم سے سمجھے...... بہر حال ٹھیک ہے جاؤ۔ میں بات کرتا ہوں بوڑھی اماں سے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔ بوڑھی اماں اسی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔

"ارے آپ کھڑی کیوں ہیں بیٹھ جائیے۔ سیٹھ سلیمان نے مجھے اجازت دے دی ہے کہ آپ جو مدد چاہتی ہیں آپ کی کر دی جائے اب آپ مجھے کھل کر بتائیں کہ آپ کیا چاہتی ہیں۔ کیا صرف نقد رقم آپ کو چاہئے تو وہ مل جائے گی۔ اور کوئی امداد آپ چاہتی ہیں تو وہ بھی مل جائے گی"...... عمران نے بوڑھی اماں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے رقم کا کیا کرنا ہے...... ہم کمزور اور بے بس لوگ ہیں۔ ہو سکتا ہے نقد رقم کا پتہ یہاں کسی بدمعاش کو ہو جائے تو ہم اس کا مقابلہ کہاں کر سکتے ہیں۔ دنیا میں اچھے برے سب قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔

میں تو صرف اتنا چاہتی تھی کہ میرے دونوں بیٹوں کا اس طرح علاج ہو جائے کہ وہ معذوری سے بچ جائیں۔ ڈاکٹر کہہ رہا تھا کہ ان کا علاج ہو سکتا ہے لیکن یہاں نہیں کسی اور ملک میں اور اس کے لئے بہت رقم چاہئے نیک دل ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ کوشش کر رہا ہے مگر...... بوڑھی عورت نے دوبارہ رونا شروع کر دیا۔

"ارے ارے...... آپ نے پھر رونا شروع کر دیا...... ارے آپ روئیں نہیں۔ آپ کے دونوں بیٹوں کا علاج ہو گا اور ضرور ہو گا۔ چاہے دنیا کے کسی بھی ملک میں ہو"...... عمران نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہو جائے تو کم از کم مرتے وقت مجھے سکون تو مل جائے گا۔ ورنہ میرے معذور بیٹوں کی زندگی نجانے کہاں کہاں بھیک مانگتے گزرے گی"...... بوڑھی اماں نے اپنے آنسو ہاتھ سے پونچھتے ہوئے کہا۔

"سلیمان"...... اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"سلیمان...... اوہ اوہ تم سیٹھ صاحب کو اس طرح آواز دے رہے ہو وہ ناراض ہو جائیں گے"...... بوڑی اماں نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سیٹھ کا اپنا حکم ہے کہ اسے اسی طرح پکارا جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ...... کس قدر نیک آدمی ہے۔ اتنا بڑا سیٹھ ہو کر بھی اتنی انکساری"۔ بوڑھی عورت نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی صاحب"...... اسی لمحے سلیمان نے دروازے پر پہنچتے ہوئے کہا

"سنو تم نے کیمپ کا چکر لگایا ہے۔ وہاں کتنے افراد ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"جی تقریباً تین سو افراد ہیں جن میں ایک سو شدید زخمی ہیں۔ کیمپ میں ہی ہسپتال بنایا گیا ہے"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے یہ کیمپ اور کون ہے اس کا انچارج"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ریڈ کراس کے تحت کیمپ ہے۔ انچارج کوئی شبیر صاحب ہیں، بڑے میدان کے پچھلے حصے میں قائم کیا گیا ہے"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"اوکے"...... عمران نے کہا اور پھر صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے بوڑھی اماں میں آپ کے ساتھ کیمپ چلتا ہوں تاکہ آپ کے بیٹوں کے علاج کے لئے ڈاکٹر صاحب سے بات چیت کر سکوں"...... عمران نے کہا اور بوڑھی اماں نے بے اختیار دونوں ہاتھ دعا کے انداز میں اٹھائے۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ تو ہی سیٹھ سلیمان کو اس کی اس نیکی کا جزا دے سکتا ہے۔ میں تو بے بس عورت ہوں"...... بوڑھی عورت نے انتہائی خشوع و خضوع سے دعا مانگتے ہوئے کہا اور دروازے پر کھڑا سلیمان کچھ بولنے لگا تھا کہ عمران نے منہ پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کے لئے کہا۔ اور پھر وہ بوڑھی عورت کو ساتھ لئے فلیٹ سے نیچے آیا اور گیراج سے اس نے کار باہر نکال لی۔ بوڑھی عورت نے کار میں بیٹھنے سے

یکسر انکار کر دیا مگر عمران نے منت سماجت کر کے اسے کار میں بٹھا لیا اور پھر کار آہستہ آہستہ چلاتا ہوا وہ پہلے مین مارکیٹ پہنچا۔

"آؤ اماں سیٹھ سلیمان کا حکم ہے کہ پہلے تمہارے لئے عینک بنوائی جائے"...... عمران نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر دوسری طرف سے گھوم کر اس نے کار کا دروازہ خود کھولا۔

"عینک...... وہ عینک تو ہے۔ مگر نجانے کیا ہوا ہے عینک کو آج صبح سے خراب ہو گئی ہے۔ مجھے صاف نظر ہی نہیں آرہا"...... بوڑھی عورت نے جلدی سے چہرے پر موجود عینک کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو سیٹھ سلیمان نے حکم دیا ہے۔ آیئے جلدی کریں اگر سیٹھ سلیمان کا حکم فوری نہ مانا جائے تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں نہیں۔ ورنہ میرے بیٹوں کا علاج کیسے ہو گا۔ نہیں میں اس کا حکم مانوں گی۔ وہ تو ویسے بھی نیکی کا فرشتہ ہے۔ اس کا حکم ماننا تو فرض ہے"...... عورت نے جلدی سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر سنبھالا اور پھر اسے نیچے اتار کر اس نے کار کا دروازہ بند کیا اور اسی طرح بازو سے پکڑے وہ اسے لئے ہوئے ایک آئی سپیشلسٹ کی دکان میں لے گیا۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھی عورت کی آنکھیں ٹیسٹ ہو گئیں اور ایک فریم بھی بن کر آگیا۔

"ارے وہ یہ تو مجھے صاف نظر آنے لگ گیا ہے۔ اللہ سیٹھ سلیمان کو جزا دے"...... بوڑھی عورت نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"آئیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے اسے جا کر واپس کار میں بٹھایا اور خود ایک اور دکان میں جا کر اس نے بوڑھی عورت کے لئے نیا گرم لباس۔ شال۔ مفلر۔ سویٹر۔ جرسی۔ گرم جرابیں اور نجانے کیا کیا خریدا، اور بنڈل اٹھائے وہ واپس کار کی طرف آیا۔ بنڈل اس نے کار کی عقبی سیٹ پر ڈالا اور خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ اب اس کا رخ کیمپ کی طرف تھا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں اپنے آپ پر نفرین بھیج رہا تھا کہ اسے اب تک اس کیمپ کی موجودگی کا علم کیوں نہ ہو سکا تھا۔

کیمپ واقعی خاصا بڑا تھا۔ ایک طرف ہسپتال بھی خیموں کے اندر بنایا گیا تھا۔ یہ کیمپ عالمی ریڈ کراس اور پاکیشیا کی ہلال احمر نے مشترکہ طور پر بنایا تھا۔ اس وقت بھی وہاں دس بارہ نئے ماڈل کی کاریں موجود تھیں اور پولیس ادھر ادھر پھیلی ہوئی تھی اور پھر عمران سر سلطان کی سرکاری کار دیکھ کر چونک پڑا۔

عمران نے جیسے ہی کار روکی ایک پولیس آفیسر تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور پھر قریب آ کر وہ چونک پڑا۔

"اوہ عمران صاحب آپ "...... پولیس آفیسر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون آیا ہوا ہے...... آفیسر "...... عمران نے کار سے نیچے اترتے ہوئے پوچھا۔

"جی کوئی غیر ملکی سفیر ہیں "...... پولیس آفیسر نے جو شاید عمران کو

جانتا تھا جواب دیا۔

"آیئے اماں میں آپ کو گیٹ کے اندر پہنچا آؤں "...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب میں آپ کو جانتا ہوں۔ میں پہلے انٹیلی جنس میں تھا۔ مگر حکم ہے کہ جب تک سفیر صاحب واپس نہ چلے جائیں کسی کو کیمپ کے اندر نہ جانے دیا جائے "...... آفیسر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے...... حکم بہرحال حکم ہوتا ہے۔ میں رک جاتا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پولیس آفیسر عمران کی بات سن کر اس طرح حیران ہو گیا جیسے اسے عمران سے اس جواب کی توقع ہی نہ تھی۔

"آپ ابھی کار میں بیٹھیں اماں جی۔ کوئی غیر ملکی سفیر صاحب آئے ہوئے ہیں اس لئے کیمپ میں داخلہ بند ہے۔ وہ چلے جائیں گے تو میں آپ کو لے جاؤں گا "...... عمران نے کہا اور عورت سر ہلاتے ہوئے دوبارہ کار میں بیٹھ گئی۔ شاید وہ پہلے سے جانتی تھی کہ جب کوئی بڑا آدمی کیمپ میں آتا ہے تو کسی کو اندر نہیں جانے دیا جاتا۔

"آپ بوڑھی اماں کا خیال رکھیں گے "...... عمران نے پولیس آفیسر سے کہا اور خود وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھ گیا جدھر کاریں موجود تھیں سر سلطان کا سرکاری ڈرائیور دوسرے ڈرائیوروں کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ اس نے جب عمران کو دیکھا تو جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کر دیا۔ اور اس کے سلام کرنے پر دوسرے

ڈرائیوروں نے بھی سلام کرنے شروع کر دیئے۔

"سر سلطان یہاں پہلی بار آئے ہیں یا پہلے بھی آتے رہے ہیں"...... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے پوچھا۔

"اس کیمپ کو قائم ہوئے دو ماہ ہو گئے ہیں اور تقریباً روز ہی بڑے صاحب آتے ہیں"...... ڈرائیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے پولیس کی لاٹیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران اور دوسرے ڈرائیور چونک پڑے۔ عمران نے کیمپ کے مین دروازے سے چند غیر ملکیوں کے ساتھ سر سلطان اور دوسرے اعلیٰ آفیسرز کو باہر آتے ہوئے دیکھا کاروں کے ڈرائیور تیزی سے اپنی اپنی کاروں کی طرف دوڑ پڑے۔ اور چند لمحوں بعد سب کاریں تیزی سے چلتی ہوئیں اس طرف کو بڑھنے لگیں جہاں مہمان موجود تھے۔

"سر سلطان کو کہنا کہ عمران یہاں موجود ہے"...... عمران نے سر سلطان کے ڈرائیور سے کہا جو کار لے کر اس کے قریب سے گزر رہا تھا۔

"یس سر"...... ڈرائیور نے کہا اور کار آگے بڑھا کر لے گیا......

تھوڑی دیر بعد کاریں مہمانوں کو سوار کر کے آگے بڑھ گئیں۔ مگر سر سلطان کی کار تیزی سے مڑی اور اس طرف آ گئی جہاں عمران کھڑا تھا۔ پولیس والے سیکرٹری خارجہ کی کار کو اس طرح گھوم کر ادھر آتے دیکھ کر بوکھلا کر ادھر ہی دوڑ پڑے۔

"تم عمران ادھر یہاں۔ آؤ کیوں کھڑے ہو"...... سر سلطان نے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"میں کیمپ کا دورہ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ میرا ساتھ دیں تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مجھے بے حد ضروری کام ہیں۔ تم دورہ کر کے میرے دفتر آجانا پھر بات ہو گی"...... سر سلطان نے جواب دیا۔

"یہ دورہ میری ذاتی حیثیت سے نہیں ہو رہا۔ میں ایکسٹو کی نمائندگی کر رہا ہوں"...... عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے واقعی ضروری کام ہیں"...... سر سلطان نے احتجاج کرنے کے سے انداز میں کہا۔

"ٹھیک ہے میں چیف کو رپورٹ دے دوں گا"...... عمران کا لہجہ اور زیادہ سنجیدہ ہو گیا اور سر سلطان جلدی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آئے۔

"کیا بات ہے۔ تم ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہو رہے ہو"...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر سلطان آپ نے یہاں یہ نمائش جو لگا رکھی ہے۔ کیا آپ کا فرض نہ تھا کہ آپ سیکرٹ سروس کو بھی اس بارے میں اطلاع دیتے یا کم از کم مجھے ہی بتا دیتے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ تم اس لئے ناراض ہو رہے ہو۔ یہ کیمپ ضروری تھا۔ اس طرح ہم غیر ملکی سفیروں اور دوسرے غیر ملکی مہمانوں کو یہ دکھا سکتے ہیں کہ کافرستان وادی مشکبار میں کسقدر ظلم ڈھا رہا ہے۔ اس سے فائدہ دراصل تحریک مشکبار کو ہی مل رہا ہے اور جہاں تک تمہیں بتانے کی بات تھی۔ یہ زخمیوں کا کیمپ ہے مجرموں کا نہیں"...... سر سلطان نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا میں سمجھا مجرموں نے یہاں کیمپ لگا رکھا ہے۔ لیکن سیکرٹ سروس بھی انسانوں پر مشتمل ہے"...... عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے تمہارے چہرے پر مسکراہٹ تو آئی"...... سر سلطان نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ آیئے میرے ساتھ...... آپ سے چند ضروری احکامات دلانے ہیں آپ بہت بڑے افسر ہیں۔ آپ کے احکامات کی فوری تعمیل ہوگی۔ جب کہ مجھ بیچارے کو تو کسی نے پوچھا بھی نہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس پولیس آفیسر کو اشارہ کیا جس نے اسے اندر جانے سے روکا تھا۔

"یس سر"...... پولیس آفیسر نے تیزی سے آگے آکر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"میری کار میں جو بوڑھی خاتون بیٹھی ہیں انہیں عزت واحترام سے لے آؤ اور کار کی عقبی سیٹ پر ایک بنڈل پڑا ہے وہ بھی لے آؤ"...... عمران نے پولیس آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا اور پولیس آفیسر ایک بار پھر سیلوٹ کر کے واپس مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا عمران کی کار کی طرف بڑھ گیا۔

"کون بوڑھی خاتون"...... سر سلطان نے چونک کر پوچھا۔

"اسی کیمپ کی خاتون ہے۔ آپ نے تو اطلاع نہیں دی اس لئے اس بوڑھی بیچاری کو اطلاع دینے کی تکلیف اٹھانی پڑی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو عمران میں نے واقعی انتہائی ضروری میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے اگر تم نے کوئی احکامات دینے ہیں تو میں کیمپ انچارج کو بلا کر کہہ دیتا ہوں تمہارے احکامات کی فوری تعمیل کی جائے گی"...... سر سلطان نے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ آپ کی سنجیدگی بتا رہی ہے کہ آپ واقعی مصروف ہیں"...... عمران نے کہا، اور سر سلطان نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک پولیس آفیسر کو کیمپ انچارج کو بلانے کا حکم دے دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیمپ انچارج جو ایک ادھیڑ عمر آدمی تھے تیز تیز قدم اٹھاتے ان کے قریب پہنچے اور انہوں نے بڑے ادب سے سر سلطان کو سلام کیا۔

"شبیر صاحب...... یہ علی عمران صاحب ہیں انہوں نے کیمپ کا دورہ کرنا ہے اور جو احکامات یہ دیں گے انہیں فوری طور پر پورا کیا جانا آپ کا فرض ہوگا۔ مجھے کوئی شکایت نہیں ملنی چاہئے"...... سر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... کیمپ انچارج نے جواب دیا اور پھر حیرت سے وہ عمران کو دیکھنے لگا۔

"اب مجھے اجازت ہے"...... سر سلطان نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں اب آپ جا سکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور سر سلطان جلدی سے اپنی کار کی طرف مڑے۔ ڈرائیور نے انہیں کار کی طرف مڑتے دیکھ کر دروازہ کھولا اور پھر سر سلطان کے اندر بیٹھنے کے

بعد اس نے دروازہ بند کیا اور عمران کو سلام کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور پھر چند لمحوں بعد کار تیزی سے آگے بڑھی اور ٹرن لیتی ہوئی کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ اسی لمحے پولیس آفیسر اس بوڑھی خاتون کو ساتھ لئے اور بنڈل اٹھائے عمران اور کیمپ انچارج کے پاس پہنچ گیا۔

"آیئے اماں جی...... اب بڑے افسر چلے گئے ہیں اس لئے اب ہم اندر جاسکتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے بوڑھی عورت سے کہا اور مڑ کر کیمپ کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"آپ کا پورا تعارف اگر ہو جائے تو......" کیمپ انچارج نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے...... یہاں کی ایک مخیر شخصیت جناب سیٹھ سلیمان کا منیجر ہوں۔ یہ خاتون امداد کے لئے سیٹھ سلیمان کے پاس پہنچی تو سیٹھ نے کیمپ کے حالات معلوم کرنے اور ان کی امداد کے لئے مجھے یہاں بھیجا اور ساتھ ہی سیکرٹری خارجہ کو بھی فون کر دیا۔ سیٹھ سلیمان کے تعلقات براہ راست صدر صاحب سے ہیں اس لئے یہ بیچارے سیکرٹری ٹائپ آفیسر بھی ان کی خوشامد کرتے رہتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ اوہ...... اچھا جناب...... میرا نام شبیر علوی ہے اور میں ہلال احمر کا زونل ڈائریکٹر ہوں اور اس کیمپ کا انچارج بھی ہوں۔ لیکن سیکرٹری صاحب احکامات کے بارے میں فرما رہے تھے"...... شبیر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"آپ گھبرائیں نہیں احکامات امداد کے سلسلے میں ہی ہوں گے آپ کی تبدیلی کے نہیں"...... عمران نے جواب دیا اور شبیر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی۔ کیمپ کی وجہ سے عمران بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنجیدہ رکھے ہوئے تھا۔ کیمپ واقعی کافی بڑا تھا اور وہاں صفائی ستھرائی بھی اچھی تھی۔ عمران کیمپ میں گھوم کر دوسری طرف بنے ہوئے ہسپتال کی طرف بڑھ گیا۔

"شبیر صاحب اب پہلا حکم نوٹ کر لیجئے۔ کہ یہاں جتنے بھی افراد ہیں۔ ان سب کے لئے گرم لباس فوری طور پر مہیا کیجئے۔ نمبر دو۔ ہسپتال میں جس قدر مریض ہیں ان میں سے جتنے افراد کا علاج یہاں ہو سکتا ہے فوری طور پر اس کا بندوبست کیجئے اور جتنے افراد کا علاج غیر ملک میں ہو سکتا ہے۔ ان کے لئے انتظامات کیجئے۔ اور اس کے سارے اخراجات سیٹھ سلیمان ادا کرے گا"...... عمران نے کہا۔

"مگر جناب اس کے لئے تو بہت بڑی رقم چاہئے اور اتنی رقم تو"...... شبیر نے حیران ہو کر کہا۔

"رقم کی فکر نہ کیجئے...... اندازاً کتنی رقم چاہئے ہو گی"...... عمران نے پوچھا۔

"جی میرا اندازہ ہے کہ اس کے لئے پچاس لاکھ روپے خرچ آئیں گے"...... شبیر نے جواب دیا۔

"آپ کو ساٹھ لاکھ روپے مل جائیں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے چیک بک نکالی۔ ساٹھ لاکھ روپے کا چیک

کاٹا اور شبیر کی طرف بڑھا دیا۔

"اس کی رسید بھی دے دیجئے اور فوری طور پر اسے بنک سے کیش کرالیجئے۔ میں ابھی یہیں ہوں۔ میرے سامنے کم از کم گرم کپڑے آجانے چاہئیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ سر...... ٹھیک ہے سر"...... شبیر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔ شاید اسے توقع ہی نہ تھی کہ عمران اتنی بڑی رقم کا چیک دے گا۔

"فکر نہ کریں یہ چیک فوری طور پر کیش ہو جائے گا۔ اور میں صرف سیٹھ سلیمان کا ہی نیجر نہیں ہوں۔ ایک اور مخیر شخصیت کا بھی نیجر ہوں اس لئے اتنی رقم کا چیک ان سے بھی دلوا دوں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ وہ کون صاحب ہیں"...... شبیر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ان کا نام بھی فیاض ہے اور وہ طبیعت کے بھی فیاض ہیں"...... عمران نے کہا اور اس طرف بڑھ گیا جہاں دو بیڈز کے درمیان وہ بوڑھی عورت بیٹھی ہوئی اسے نظر آ رہی تھی۔ پولیس آفیسر بنڈل اٹھائے وہیں کھڑا تھا۔

"اماں جی ..... اس بنڈل میں آپ کے لئے کپڑے ہیں۔ اور سیٹھ سلیمان صاحب کا حکم ہے کہ آپ فوری طور پر یہ کپڑے پہن لیں۔ یہاں یقیناً کوئی ایسی جگہ ہو گی جہاں آپ کپڑے تبدیل کر سکتی ہوں گی۔ یہ میں آفیسر آپ کے ساتھ جائے گا۔ جب آپ کپڑے پہن لیں گی تو

آپ کو اپنے ساتھ واپس لے آئے گا۔ میں اس دوران آپ کے بیٹوں سے بات کروں گا۔ ویسے فکر نہ کریں۔ آپ کے دونوں بیٹوں کا اب غیر ملک میں علاج ہو گا۔ اور یہ دونوں ٹھیک ہو جائیں گے"...... عمران نے کہا اور بوڑھی عورت کی آنکھوں سے بے اختیار تشکر کے آنسو بہہ نکلے اور اس نے ایک بار پھر سیٹھ سلیمان کے حق میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے اور جب وہ پولیس آفیسر کے ساتھ کپڑے تبدیل کرنے کے لئے چلی گئی تو عمران اس کے بیٹوں سے مخاطب ہو گیا۔ عمران نے اپنا تعارف سیٹھ سلیمان کے نیجر کے طور پر ہی کرایا۔ یہ دونوں جڑواں بھائی لگتے تھے۔ ان میں سے ایک نے اپنا نام مجتبیٰ اور دوسرے نے مرتضیٰ بتایا تھا۔ عمران ان کے قریب بیٹھا ان کے حالات سنتا رہا۔

"کاش ...... ان ظالموں کو کوئی اس ظلم سے روک سکتا۔ وہ واقعی اپنے نام کی طرح خونخوار کالے درندے ہیں۔ نجانے کتنے مشکباری ان کی درندگی کی بھینٹ چڑھ چکے ہیں"...... مجتبیٰ نے روتے ہوئے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"نام کی طرح خونخوار کالے درندے ...... کیا مطلب۔ میں آپ کی بات نہیں سمجھ سکا"...... عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"وہ ایک پراسرار فوجی گروپ ہے جو اپنے آپ کو بلیک ہاؤنڈز کہلاتا ہے...... انہوں نے مشکباری مجاہدین پر اس قدر ظلم ڈھائے ہیں اور ڈھا رہے ہیں کہ شاید پوری کافرستانی فوج بھی اپنی درندگی کے باوجود اس قدر ظلم نہ ڈھا سکتی۔ وہ عام مشکباری کو اغوا کر کے لے جاتے ہیں اور ان پر

انسانیت سوز ظلم ڈھاتے ہیں اور پھر ان میں سے کوئی زندہ بچ کر نہیں آتا ہم دونوں بھائیوں کو بھی وہ اٹھا لے گئے تھے اور پھر تین روز تک ہم پر انتہائی انسانیت سوز ظلم کیا جاتا رہا۔ ایسا ظلم کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ انہوں نے ہمارے چار معصوم بچوں کو ہمارے سامنے اس طرح ذبح کیا کہ اس درندگی سے بھیڑوں بکریوں کو بھی کوئی ذبح نہیں کرتا اور ہماری بیویوں کے ساتھ ہمارے سامنے انتہائی شرمناک سلوک کیا گیا اور وہ بیچاریاں اس درندگی کے ہاتھوں موت کے گھاٹ اتر گئیں۔ اچھا ہوا کہ مر گئیں۔ ویسے بھی اس سلوک کے بعد وہ زندہ کہاں رہ سکتی تھیں۔ وہ ہمیں بھی یقیناً مار ڈالتے لیکن ہماری زندگی باقی تھی کہ اچانک وہاں مجاہدین کی ایک جماعت نے چھاپہ مارا۔ اور وہ فرار ہو گئے۔ مجاہدین کی جماعت نے ہمیں اٹھا کر اس جگہ پہنچا دیا۔ جہاں سے ہمیں آزاد مشکبار بھیجا جا سکتا تھا کیونکہ ہمارے زخم اس طرح کے تھے کہ وہاں ہمارا علاج ہی نہ ہو سکتا تھا۔ اس لئے ہمیں آزاد مشکبار بھجوا دیا گیا تھا اور پھر وہاں سے ہمیں یہاں لے آیا گیا ہے"...... مجتبیٰ نے جواب دیا۔

"یہ بلیک ہاؤنڈز کیا کافرستانی فوج سے ہٹ کر کوئی تنظیم ہے"...... عمران نے پوچھا۔ اب اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

"ہمیں تو وہ فوجی ہی لگتے تھے ان کا نام گزشتہ چھ ماہ سے سامنے آنے لگا ہے۔ انتہائی پھرتیلے، شاطر اور درندہ صفت لوگ ہیں۔ مجھے کیمپ میں ایک لیڈر صاحب نے بتایا تھا کہ جب سے یہ بلیک ہاؤنڈز تنظیم سامنے آئی ہے، تحریک پر انتہائی برا اثر پڑ رہا ہے انہوں نے کئی لیڈروں کو تلاش کر

کے ختم کر دیا ہے۔ مجاہدین کے کئی اڈے ان کے ہاتھوں تباہ ہو چکے ہیں لیکن کوئی ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکا کیونکہ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں۔ اچانک سامنے آتے ہیں اور اچانک غائب ہو جاتے ہیں"...... مجتبیٰ نے جواب دیا۔

"ان کے متعلق تفصیلات کس سے مل سکتی ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"مجاہدین کے کسی بڑے لیڈر سے ہی مل سکتی ہے۔ مجھے تو معلوم نہیں"...... مجتبیٰ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر اس وقت گھمبیر سنجیدگی ابھر آئی تھی۔

ایک چھوٹے سے کمرے میں ایک میز کے گرد چار کافرستانی بیٹھے ہوئے
تھے۔ ایک کرسی خالی تھی۔ ان چاروں کے جسموں پر کافرستانی فوج کی
یونیفارم تھی لیکن کاندھوں پر ستار موجود نہ تھے۔ بلکہ کالے رنگ
کراس تھا۔ ویسے وہ جسمانی طور پر انتہائی ٹھوس جسموں کے مالک تھے
اسی لمحے کمرے کا بند دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے
جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی لیکن اس کے کاندھے پر سیاہ رنگ کے
کراس موجود تھے۔ یہ باس تھا۔ اس کے اندر آتے ہی وہ چاروں اٹھ کر
کھڑے ہوگئے۔

"بیٹھو"...... باس نے کہا اور وہ چاروں بھی بیٹھ گئے باس نے جیب
سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس پر لگے ہوئے دو بٹن دبا دیئے۔ آلے
ایک سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

"اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکا

...... باس نے کہا اور پھر باری باری غور سے ایک ایک کو دیکھنے کے بعد اس نے دوبارہ خاموشی توڑتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

"ایک اہم معاملے پر گفتگو کے لئے میں نے تمہیں یہاں اکٹھا کیا ہے"
...... باس نے قدرے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

"یس باس"...... ان چاروں نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کافرستانی حکومت سے ہمیں ایک اہم اطلاع بھجوائی گئی ہے حکومت کے مخبروں نے اطلاع دی ہے کہ حریت پسندوں کا ایک خفیہ باجوڑا گروپ کافرستانی فوج کے سب سے بڑے اسلحے کے سٹور کو تباہ کرنے کے لئے منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ حکومت نے بلیک ہاؤنڈز کی ڈیوٹی لگائی ہے کہ ہم فوری طور پر اس گروپ کو ٹریس کر کے اسلحے کے اس بڑے سٹور کو تباہ ہونے سے بچائیں۔ اس سلسلے میں یہ میٹنگ میں نے کال کی ہے" ...... باس نے کہا۔

"مخبروں نے اس گروپ کے متعلق کوئی اشارہ بھی دیا ہے"...... ایک آدمی نے کہا۔

"صرف اتنا اشارہ ملا ہے کہ مہتاب باغ کا ایک تاجر انعام حریت پسندوں کے اس گروپ سے منسلک ہے۔ اور بس"...... باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں"...... دوسرے آدمی نے کہا۔

"صرف معلومات حاصل کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اسلحے کا

سب سے بڑا سٹور وادی مشکبار کے علاقے راجوری میں قائم ہے ۔ یہ سا[illegible] سٹور پہاڑیوں کے نیچے ہے اور اس کی حفاظت کے لئے بہترین اقداما[illegible] کیے گئے ہیں اس کے علاوہ اس کے گرد پورے علاقے کے چپے چپے [illegible] کافرستانی فوج تعینات ہیں ۔ اس لئے اس کے خلاف منصوبہ بندی کر[illegible] عام لوگوں کے بس کی بات ہی نہیں ہے ۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ ا[illegible] گروپ نے پاکیشیا یا کسی دوسرے اسلامی ملک کے تربیت یافتہ افراد [illegible] رابطہ قائم کیا ہوگا ۔ ہم نے دراصل ان افراد کو تلاش کرنا اور ان کا خاتم[illegible] کرنا ہے "...... باس نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" باس جب تک اس گروپ کا پتہ نہیں چل جاتا ، ان افراد کو کی[illegible] تلاش کیا جاسکتا ہے "...... ایک اور آدمی نے کہا ۔

" میرا مطلب ہے کہ ہمیں دو اطراف میں کام کرنا ہوگا ۔ اس گروپ بھی تلاش کرنا ہوگا اور اسلحے کے اس سٹور کی حفاظت کے لئے بھی کام [illegible] ہوگا ۔ چنانچہ میں نے حکومت کافرستان سے مل کر ایک جوابی منصوبہ کیا ہے اور وہ منصوبہ یہ ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کا سیکشن ون اس سٹور اندر حفاظت کے لئے رہے گا ۔ سیکشن ٹو باہر ان پہاڑیوں پر حفا[illegible] اقدامات کرے گا اور سیکشن تھری حسب معمول حریت پسند لیڈرز [illegible] تلاش اور ان کے خاتمے کا مشن سرانجام دیتا رہے گا جب کہ سیکشن فور خفیہ گروپ کو تلاش کرے گا اور اس منصوبے کے خلاف کام کرے [illegible] اس میں ہمیں کافرستانی فوج کا حسب سابق تعاون حاصل رہے گا لیکن خصوصی مشن کے لئے سیکشن فور کے ہر آدمی کو سپیشل بلیک کا[illegible]

[illegible]مائے گا جس سے پورے علاقے میں موجود فوج ، پولیس اور دوسرے [illegible]فرستانی ادارے مکمل طور پر سیکشن فور کے ماتحت سمجھے جائیں گے "...... باس نے تیز لہجے میں کہا ۔

" یس باس ...... میں اس گروپ کو تلاش کرنے اور اس منصوبے کو [illegible]ی الفور ختم کرنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہوں "...... باس کے دائیں [illegible]اتھ پر بیٹھے ہوئے لمبے قد اور سفاک چہرے کے مالک شخص نے انتہائی سخت لہجے میں کہا ۔ یہ منوہر تھا ۔ سیکشن فور کا انچارج ۔

تمہارا انتخاب میں نے اس لئے کیا ہے کہ تم نے اور تمہارے سیکشن نے باقاعدہ اسرائیل میں کمانڈوز کی جدید ترین تربیت حاصل کر رکھی ہے اور تمہارے سیکشن کے پاس اسرائیل کے مہیا کردہ جدید ترین آلات بھی موجود ہیں اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم اس گروپ کا فوری طور پر سراغ لگانے میں کامیاب بھی ہو جاؤ گے اور ان کا آسانی سے خاتمہ بھی کر سکو گے "...... باس نے کہا ۔

" آپ بے فکر رہیں باس ..... آپ کی توقع سے بھی پہلے یہ کام ہو جائے گا "...... منوہر نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" او ۔ کے تو اب یہ پلاننگ آپ سب نے سن لی ۔ کیا کسی کو اس پلاننگ پر کوئی اعتراض ہے "...... باس نے چاروں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔

" اعتراض کیسا باس ...... یہ بہترین پلاننگ ہے "...... سب نے بیک آواز ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا ۔

"او۔کے...... پھر اسے باقاعدہ طور پر منظور کیا جاتا ہے۔ سیکشن تھری حسب سابق کام کرتا رہے گا۔ لیکن چونکہ ون۔ ٹو اور فور سیکشنز کو نئی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں اس لئے ان کے انچارج دو گھنٹوں بعد میرے دفتر میں مجھ سے ملیں گے تاکہ ان ذمہ داریوں کے بارے میں تمام تفصیلات طے کر لی جائیں "...... باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی چاروں افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور میٹنگ برخواست کر دی گئی۔

عمران نے کار جیسے ہی شمس پلازہ کی پارکنگ میں روکی ایک طرف کھڑا ہوا تنویر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

"میں کافی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں "...... تنویر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اچھا...... بھلا کتنی دیر سے "...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ایک گھنٹہ تو ہو ہی گیا ہوگا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے صرف ایک گھنٹے کے انتظار میں اتنا غصہ آرہا ہے۔ بھائی تو پھر تم یہ بار گراں نہیں اٹھا سکتے۔ یہاں تو عمریں انتظار میں گزر جاتی ہیں "...... عمران نے کار کو لاک کر کے مین پلازہ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"بار گراں کیا مطلب...... میں تمہاری بات نہیں سمجھا"...... تنویر نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بار گراں جس میں آدمی کو انتظار میں بھی لطف آتا ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے ...... بار گراں انتظار میں لطف ...... سیدھی طرح بتاؤ کیا کہنا چاہتے ہو"...... تنویر نے بری طرح جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو یہ بار اٹھاتے ہیں۔وہ تو اسے گراں نہیں سمجھتے۔لیکن لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ یہ بار گراں ہے۔اور وہ بیچارے پتھر مار مار کر اس بار کو نیچے گرانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں"...... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"میرا خیال ہے...... تمہارا دماغ اب مکمل طور پر خراب ہو چکا ہے"...... آخر کار تنویر نے بری طرح جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یار دعویٰ بھی کرتے ہو اور عقلمند بھی بنتے ہو...... عقل اور عشق کا تو آپس میں ازل سے بیر رہا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم عاشقی کی بات کر رہے تھے۔میں نے کب دعویٰ کیا ہے عاشقی کا"...... اس بار تنویر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ارے واقعی...... اس کا مطلب ہے جو سنا فسانہ تھا۔جو دیکھا خواب تھا"...... عمران نے لفٹ کے قریب رک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بس بس فضول باتوں کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے۔دعویٰ

وہی کرتے ہیں جو کچھ کر نہیں سکتے اور جو کچھ کر سکتے ہیں وہ دعویٰ نہیں کیا کرتے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔اس کا موڈ اصل بات سامنے آتے ہی خوشگوار ہو گیا تھا۔

"واہ اسے کہتے ہیں جذبہ صادق کہ آدمی بغیر فلسفہ پڑھے بھی فلاسفر بن جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے لفٹ کا بٹن دبا دیا۔لفٹ کا دروازہ کھلا تو عمران تنویر کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہو گیا۔تنویر بھی اندر آ گیا تو عمران نے دروازہ بند کر کے آٹھویں منزل کا بٹن دبا دیا اور لفٹ تیزی سے اوپر چڑھنے لگی۔

"کس سے ملنا ہے یہاں اور کیوں"...... تنویر نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو تمہیں چیف نے کچھ نہیں بتایا"...... عمران نے اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اس بات پر حیرت ہوئی ہو۔

"نہیں...... صرف اتنا حکم دیا ہے کہ میں فوری طور پر شمس پلازہ پہنچ جاؤں۔عمران وہاں آ رہا ہے۔اس کے ساتھ کسی سے ملاقات کرنی ہے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اسے شاید تمہارے جذبہ صادق سے ڈر لگتا ہے کہ زیادہ لمبی بات نہیں کرتا کہ نجانے کس وقت تم پر خاص کیفیت طاری ہو جائے اور تم لیلیٰ لیلیٰ پکاروں میں بن میں الاپنا شروع کر دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو میرے ساتھ یہ فضول بکواس کرنے کی ضرورت نہیں۔ورنہ میں

پکارنے کی بجائے تمہیں بھی لیلیٰ بنا کر رکھ دوں گا "...... تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیلیٰ نہ ہوئی چٹنی ہو گئی...... بہت خوب...... جدید دور کے عاشق بھی کیا خوب ہیں "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تنویر بھی ہنس پڑا۔

" اسی لمحے لفٹ رکی اور عمران دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ طویل راہداری میں چلتے ہوئے وہ ایک بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئے عمران نے ہاتھ اٹھا کر دروازے پر دستک دی۔

" کون ہے "...... اندر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" جسے آپ نے فون کیا تھا "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے پر ایک چھریرے جسم کا نوجوان کھڑا تھا۔ اس کے جسم پر عام سا لباس تھا اور چہرے مہرے سے یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئی سرکاری ملازم ہو۔

" تعارف کرائیے "...... اس آدمی نے غور سے عمران اور تنویر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

" علی عمران "...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

" اوہ اوہ تشریف لائیے "...... اس آدمی نے جلدی سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔ اور عمران خاموشی سے اندر داخل ہو گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے تھا لیکن اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔ اس آدمی نے دروازہ بند کر دیا۔ کمرے میں صرف چار کرسیاں اور ایک میز موجود تھی

ں کے علاوہ اور کسی قسم کا کوئی فرنیچر نظر نہ آرہا تھا۔

" میرا نام روشن ہے "...... دروازہ بند کر کے اس نوجوان نے واپس ڑکر عمران اور تنویر کی طرف آتے ہوئے کہا۔

" یہ میرے ساتھی ہیں۔ تنویر "...... عمران نے تنویر کا تعارف کراتے وئے کہا اور روشن نے باری باری دونوں سے مصافحہ کیا۔

" اوہ تو آپ ہیں جناب علی عمران...... آپ سے مل کر مجھے دلی مسرت وئی ہے "...... روشن نے عمران کو اس طرح دیکھتے ہوئے کہا جیسے وہ انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت چیز کو دیکھ رہا ہو۔

" آپ اب مجھے تفصیل سے وہ بات بتا دیجئے جو آپ فون پر بتانا چاہتے تھے۔ خاص طور پر بلیک ہاؤنڈز کے سلسلے میں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب آپ کو یہ تو علم ہے کہ مشکبار میں ان دنوں کافرستان سے آزادی کی تحریک زوروں پر ہے اور مجاہدین کافرستان کے جبری قبضے سے نجات حاصل کر کے اپنے وطن کو پاکیشیا کے ساتھ باقاعدہ طور پر شامل کرنے کے لئے بے چین ہیں۔ مشکبار میں مجاہدین کے بے شمار چھوٹے بڑے گروپ کام کر رہے ہیں۔ مگر خفیہ طور پر یہ سب گروپ ایک مرکزی تنظیم سے منسلک ہیں۔ لیکن چونکہ اس تحریک کا مقصد صرف کافرستانی فوج سے مقابلہ ہے۔ اس لئے ہر گروپ اپنے اپنے طور پر علیحدہ کام کر رہا ہے۔ ان میں ایک گروپ کو باجوڑا گروپ کہا جاتا تھا۔ باجوڑا گروپ کا لیڈر نعمان تھا۔ نعمان پہلے کافرستان کی انٹیلی جنس میں ملازم رہا تھا۔ پھر

تحریک شروع ہونے پر وہ نوکری چھوڑ کر وطن واپس آگیا اور کافرستانی فوج کے خلاف گروپ بنا کر کام شروع کر دیا۔ یہ گروپ مختصر سا تھا لیکن اس گروپ نے کافرستانی فوج کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔

پھر نعمان نے ایک بڑا کارنامہ سرانجام دینے کا فیصلہ کیا اور یہ بڑا کارنامہ تھا۔ مشکبار میں کافرستانی فوج کے اسلحے کا سب سے بڑا ڈپو اڑانے کا اس ڈپو کے بارے میں نعمان کو کہیں سے اطلاعات ملی تھیں۔ اگر یہ ڈپو تباہ ہو جاتا تو کافرستانی فوج کو زبردست نقصان پہنچایا جا سکتا تھا۔ ابھی گروپ اس بارے میں تفصیلات اکٹھی کر رہا تھا اور منصوبہ بندی کر رہا تھا کہ اچانک ایک روز بلیک ہاؤنڈز نے چھاپہ مارا اور گروپ کے چھ افراد پکڑے گئے۔ اس گروپ میں مجھ سمیت دس افراد تھے۔ پکڑے جانے والوں میں نعمان بھی شامل تھا۔ ہم چار افراد چونکہ اس میٹنگ میں شریک نہ تھے اس لئے بچ گئے تھے۔ لیکن ہم نے فوری طور پر اپنے ساتھیوں کو چھڑوانے کے لئے کارروائی کی اور ہم نے انتہائی دلیری سے بلیک ہاؤنڈز کے قریبی اڈے پر ریڈ کیا۔ وہاں بے تحاشا فائرنگ ہوئی لیکن ہم کامیاب نہ ہو سکے۔ مجھے بھی چار گولیاں لگیں اور میں ایک کھڈ میں گر گیا۔ ان لوگوں نے شاید یہ سمجھا کہ میں مر چکا ہوں اس لئے مزید مجھے گولی نہ ماری۔ جب مجھے ہوش آیا اور میں رینگتا ہوا اس کھڈ سے باہر نکلا تو میں نے نعمان سمیت اپنے نو کے نو ساتھیوں کی لاشیں وہاں بکھری ہوئی پڑی دیکھیں۔ نعمان اور اس کے ساتھ پانچ آدمی جنہیں پہلے پکڑا گیا تھا ان کی لاشوں پر بے پناہ غیر انسانی تشدد کے نشانات موجود تھے۔ ان کے پورے جسم زخموں سے

ر تھے اور ہر زخم میں نمک اور سرخ مرچیں بھری ہوئی تھیں۔ ان کی نکھیں نکال دی گئی تھیں۔ ناک کان کٹے ہوئے تھے۔ جسم کی تقریباً تمام ڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں۔ جب کہ میرے ساتھ جو تین ساتھی تھے وہ گولیوں کا شکار ہو کر مرے تھے۔ ہم نے جب وہاں حملہ کیا تھا تو اس وقت بلیک وَنڈز نعمان اور اس کے ساتھیوں پر ہولناک تشدد میں مصروف تھے۔ مارا حملہ ہونے پر انہوں نے ان سب کو گولی سے اڑا دیا اور ساتھ ہی ہمیں ھی۔ صرف میں اکیلا بچ گیا تھا لیکن میں چل نہ سکتا تھا اور شدید زخمی تھا۔ ہر حال گرتا پڑتا اور گھسٹتا ہوا بستی پہنچ گیا جہاں سے مجھے ایک خفیہ کیمپ یں پہنچا دیا گیا جہاں میرا علاج ہوتا رہا۔ میں ٹھیک ہو گیا تو میں نے یصلہ کر لیا کہ میں اپنے طور پر ان بلیک ہاؤنڈز کا سراغ لگاؤں گا اور ان سے پنے ساتھیوں پر ہونے والی درندگی کا انتقام لوں گا۔ لیکن میری ٹانگ یں ایک زخم ایسا تھا جو مندمل نہ ہو پا رہا تھا بلکہ گلتا اور سڑتا جا رہا تھا۔ تانچہ کیمپ کمانڈنٹ نے مجھے خفیہ طور پر آزاد مشکبار بھجوا دیا۔ وہاں کے یک اعلیٰ ہسپتال میں میرا علاج ہوا اور وہاں میری ملاقات ایک ایسے آدمی سے ہو گئی جو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مخبر کے طور پر کام کرتا تھا۔ س نے جب میری روئیداد سنی اور میں نے اسے بلیک ہاؤنڈز کے ظلم تشدد کی تفصیلات بتائیں تو اس نے مجھے مشورہ دیا کہ میں اکیلا اس وفناک تنظیم کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا اس لئے مجھے پاکیشیا کے علی مران صاحب کی مدد حاصل کرنی چاہئے۔ اس نے مجھے آپ کے متعلق جو ھ بتایا حقیقت یہ ہے کہ مجھے اس پر یقین نہ آیا لیکن میں نے بہرحال

فیصلہ کر لیا کہ میں پاکیشیا جاؤں گا اور آپ سے ملاقات کروں گا ۔
تجارت کرتا ہوں اس لئے آزاد مشکبار میں میرے تجارتی تعلقات تھے
وہاں سے میں نے رقم حاصل کی اور یہاں آگیا ۔ ہوٹل عالمگیر میں رہ پڑ
اس آدمی نے مجھے آپ کے فلیٹ کا پتہ اور فون نمبر بھی بتا دیا تھا ۔ میں
تین مرتبہ آپ کے فلیٹ گیا مگر وہاں تالا لگا ہوا تھا ۔ پھر میں نے مسلسل
فون کرتے رہنے کے بارے میں سوچا اور پھر آپ سے فون پر ملاقات ہو گ
میں نے آپ کو تفصیل بتانی شروع کی تو آپ نے مجھے روک دیا اور مجھے
ہدایت کی میں فوری طور پر شمس پلازہ کے اس کمرے میں پہنچ کر آپ
انتظار کروں ۔ چنانچہ میں یہاں آگیا ہوں لیکن آپ نے لمبا انتظار کرایا ۔
مجھے یہاں آئے ہوئے تقریباً دو گھنٹے ہو گئے ہیں ۔ بہرحال مجھے خوشی ہے
آپ سے میری ملاقات بھی ہو گئی ہے اور آپ نے مجھے وقت بھی دے د
ہے "...... روشن نے کہا ۔

"آپ بلیک ہاؤنڈز کے متعلق جو کچھ جانتے ہیں وہ تفصیل سے بتا دی
...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" یہ گروپ تھوڑا عرصے پہلے سامنے آیا ہے ۔ یہ ہے تو کافرستانی فوج
ہی گروپ ۔ لیکن انتہائی تیز ۔ پھرتیلا اور انتہائی خوفناک حد تک درند
صفت گروپ ہے ۔ اس نے بے شمار مجاہدین گروپوں کا خاتمہ کیا ہے ا
خاص طور پر گروپ لیڈر ان کا شکار بنتے ہیں ان کی نشانی یہ ہے کہ ان
کاندھوں پر فوج کے عام سٹارز کی بجائے صرف سیاہ رنگ کا کراس لگا ہو
ہے ۔ مجاہدین نے انہیں مارنے یا پکڑنے کی بے حد کوشش کی ہے ۔ لیکن

آج تک ان کا ایک آدمی بھی نہ مارا جاسکا ہے اور نہ پکڑا جاسکا ہے ۔ اس گروپ کے سامنے آنے کے بعد مشکبار میں مجاہدین کی تحریک کمزور پڑتی جارہی ہے کیونکہ لیڈر مسلسل ان کا شکار بنتے جارہے ہیں "...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ان کا ہیڈ کوارٹر یا کوئی خاص اڈہ "...... عمران نے پوچھا ......

نہیں ...... بس یہ اچانک نمودار ہوتے ہیں اور اچانک ہی غائب ہو جاتے ہیں "...... روشن نے جواب دیا ۔

" لیکن آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ کے گروپ کو جب یہ پکڑ کر لے گئے تو آپ چار ساتھی ان سے اپنے آدمی چھڑوانے گئے تھے اور پھر وہاں آپ کا مقابلہ بھی ہوا ۔ آپ کو کیسے اس اڈے کا علم ہو گیا تھا "...... عمران نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا ۔

" مجھے جب نعمان اور اس کے ساتھیوں کے پکڑے جانے کی اطلاع ملی تو میں اور باقی تین ساتھی وہاں سے تھوڑے فاصلے پر موجود تھے ۔ اطلاع دینے والے نے ان کی جیپ کے بارے میں بتایا تھا ۔ چنانچہ ہم نے معلومات حاصل کیں تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ وہ جیپ بستی کے شمال مغربی حصے کی طرف جاتی دیکھی گئی ہے اور پھر ہمیں وہ جیپ ایک پرانے اور ٹوٹے ہوئے گھر کے احاطے میں کھڑی نظر آگئی اور ہم نے وہاں ریڈ کردیا ۔ اصل بات یہ ہے کہ ان کے اصل اڈے کا تو کسی کو علم نہیں ۔ لیکن یہ جہاں چاہتے ہیں اپنا عارضی اڈہ بنالیتے ہیں ۔ جس طرح انہوں نے اس ٹوٹے ہوئے گھر کو عارضی اڈہ بنالیا تھا "...... روشن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

اچھا وہ اسلحے کا ڈپو کہاں ہے۔ کیا آپ اس کی تفصیلات جانتے ہیں .... عمران نے پوچھا۔

"صرف اتنا معلوم ہے کہ یہ ڈپو راجوری میں قائم ہے۔ تمام پہاڑیوں کے نیچے بنایا گیا ہے اس کی حفاظت کے بہترین انتظامات کئے گئے ہیں۔ اور باہر ہر طرف کافرستانی فوج ہر وقت پہرہ دیتی رہتی ہے .... روشن نے جواب دیا۔

"کیا آپ وادی مشکبار میں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتا سکتے ہیں جہاں سے ہمیں اس بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں کچھ اطلاعات مل سکیں"..... عمران نے پوچھا اور روشن خاموش ہو گیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ سوچ رہا ہو۔

"نہیں جناب۔ ویسے سنا ہے کہ ان کا بڑا مرکز اننت ناگ میں ہے اس سے زیادہ مجھے معلوم نہیں ہے"....... روشن نے جواب دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور میرے ساتھ مل کر اس گروپ کے خلاف کام کریں۔ میں آپ کو کوئی معاوضہ تو نہیں دے سکتا لیکن مجھے بتایا ہی گیا ہے کہ آپ کو اگر مشن پسند آگیا تو آپ بغیر معاوضہ کے بھی کام کر سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ آپ اگر اس گروپ کے خلاف کام کریں گے تو یقیناً اس گروپ کو ختم کر دیں گے۔ اس طرح تحریک مشکبار میں نئی جان پڑ جائے گی اور ان کے بے پناہ ظلم و ستم سے

مشکباریوں کو نجات مل جائے گی"....... روشن نے کہا۔

"آپ اب واپس کیسے جائیں گے۔ وہ گروپ یقیناً آپ کو وہاں تلاش کر رہا ہو گا"....... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے .... لیکن میں ان کے خوف کی وجہ سے یہاں چھپ کر تو نہیں بیٹھ سکتا۔ میں مجاہد ہوں .... میں نے تو واپس جانا ہے یہاں بھی میں صرف آپ سے ملاقات کے لئے آیا ہوں ورنہ تو تندرست ہوتے ہی میں واپس چلا جاتا"....... روشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے ...... ہم آپ کے ساتھ جائیں گے۔ آپ ہوٹل میں رہیں ہم روانگی کے وقت آپ کو وہاں سے لے لیں گے۔ اور اب جب تک آپ یہاں رہیں گے آپ ہمارے مہمان ہوں گے ہوٹل کا تمام خرچہ ہم ادا کریں گے لیکن آپ نے کسی سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی۔ اس بات کا خیال رکھیں"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو آپ واقعی اس گروپ کے خلاف کام کریں گے"...... روشن نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ بھی کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"مجھے پہلے ہی اس گروپ کے بارے میں اطلاع مل چکی ہے یہاں ایک کیمپ میں دو مشکباری بھائیوں نے مجھے ان کے متعلق بتایا تھا۔ انہیں تو علاج کے لئے یہاں کے ایک مخیر شخص نے بیرون ملک بھجوا دیا ہے۔ میں اس بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا کہ آپ کا فون آگیا اور جب آپ نے بھی بلیک ہاؤنڈز کا نام لیا تو میں نے آپ سے ملنے کا فیصلہ کر لیا۔ اب آپ کو ساتھ لے جانے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ ہمیں ان خفیہ

راستوں سے مقبوضہ مشکبار لے جائیں جہاں سے مجاہدین آتے جاتے رہتے ہیں ۔اس طرح ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں پہنچ جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں وہاں آپ مجاہدین کے مہمان ہوں گے"۔ روشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں وہاں آپ نے ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہیں بتانا کہ ہم کون ہیں ورنہ مخبری ہو سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور روشن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اور تنویر اس سے مصافحہ کر کے کمرے سے باہر آگئے۔

"تم نے چیف سے پہلے ہی ان لوگوں کے خلاف کام کرنے کی اجازت لے رکھی تھی"...... تنویر نے باہر آتے ہی پوچھا۔

"میں نے اجازت نہیں لے رکھی تھی۔چیف نے خود اس مشن پر بھیجنے کا فیصلہ کر رکھا تھا لیکن وہاں کا کوئی ایسا آدمی نہ مل رہا تھا جو ہمیں وہاں اس طرح پہنچا سکے کہ ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں پہنچ سکیں۔ چیف نہیں چاہتا کہ آزاد مشکبار کی حکومت یا وہاں کی فوج کو ہمارے مشن کا علم ہو سکے اس لئے جیسے ہی اس روشن سے بات ہوئی میں سمجھ گیا کہ یہ صحیح آدمی ثابت ہو گا۔میں نے چیف سے بات کی تو چیف نے کہا کہ وہ تنویر کو وہاں بھیج رہا ہے تاکہ روشن سے علاقوں کے بارے میں تفصیل سے بات ہو تو تنویر ان کی تصدیق کر سکے۔لیکن اس آدمی سے ملنے سے پہلے

اس کے سابقہ حوالہ جات کی تفصیل معلوم کرنی ضروری تھی تاکہ اس کے متعلق پوری طرح تسلی ہو سکے کہ یہ صحیح آدمی ہے ۔ان حوالہ جات کی تصدیق میں کافی وقت لگ گیا اس لئے تمہیں بھی اور اسے بھی انتظار کرنا پڑا"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے تم پہلے بتا دیتے تو میں شکایت ہی نہ کرتا۔اس مشن کیلئے تو میں صدیوں انتظار کر سکتا ہوں"...... تنویر نے انتہائی خلوص بھرے لہجے میں کہا۔

"صدیوں میں تو بلیک ہاؤنڈز کی نجانے کون سی نسل تک بات پہنچ جائے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر ہنس پڑا۔

"تم تیار رہنا۔کسی بھی وقت ہماری روانگی ہو سکتی ہے"...... عمران نے پارکنگ میں پہنچتے ہوئے تنویر سے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور عمران اپنی کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار پارکنگ سے باہر نکل گئی۔

منوہر نے دروازے پر آہستہ سے دستک دی اور پھر پیچھے ہٹ کر کھڑا
گیا۔

"آجاؤ"...... اندر سے آواز سنائی دی۔اور منوہر دروازے کو دھکی
ہوا اندر داخل ہو گیا۔یہ چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں ایک مقامی آدمی مو
تھا۔اس نے اپنے جسم کے گرد چادر لپیٹی ہوئی تھی جس سے اس کا چ
آدھے سے بھی زیادہ ڈھکا ہوا تھا۔کمرے میں ہلکی پاور کا ایک بلب رو
تھا۔کمرے میں دو چار پائیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر پرانے سے بستر
ہوئے تھے۔

"رقم آگئی ہے جناب"...... مقامی نے منوہر سے مخاطب ہو کر پوچھ
لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"ہاں"...... منوہر نے کہا اور جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک گڈ
نکال کر اس نے اس کی طرف پھینک دی۔اس آدمی نے گڈی جھپٹی اور

اسے اچھی طرح چیک کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر جیب سے ایک کاغذ نکال کر اس نے منوہر کو دیا۔

"اس میں سب کچھ لکھا ہوا ہے۔اب آپ فوراً یہاں سے چلے جائیں کیونکہ میرا ساتھی کسی بھی لمحے آسکتا ہے"...... اس آدمی نے کہا اور منوہر نے کاغذ جیب میں ڈالا اور پھر سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔یہ بستی سے ہٹ کر ایک چھوٹا سا مکان تھا۔چند لمحوں بعد منوہر مکان سے باہر آگیا۔اس کے جسم پر عام سا لباس تھا۔وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔تھوڑی دور اندھیرے میں ایک فوجی جیپ کھڑی تھی۔ڈرائیونگ سیٹ پر ایک فوجی بیٹھا ہوا تھا۔لیکن اس کے کاندھے پر سٹارز کی بجائے سیاہ کراس لگا ہوا تھا۔

"چلو"...... منوہر نے ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جیپ آگے بڑھا دی۔جلد ہی جیپ اس بستی کو پیچھے چھوڑ کر تنگ پہاڑی راستوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔کافی دور جا کر جیپ ایک چٹان کے قریب رک گئی۔اور منوہر نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس پر موجود ایک بٹن دبا دیا دوسرے لمحے چٹان سرر کی تیز آواز کے ساتھ ایک طرف ہٹتی چلی گئی اور جیپ تیزی سے مڑ کر اندر جاتے ہوئے راستے کی طرف بڑھ گئی...... سرر کی آواز عقب سے ابھری اور پھر جیپ کچھ آگے جا کر رکی اور منوہر تیزی سے جیپ سے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر ایک چٹان کی جڑ میں پیر مارا تو ایک بار پھر سرر کی تیز آواز کے ساتھ چٹان ہٹ گئی۔اب دوسری طرف سے تیز

روشنی نظر آنے لگی ۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں چار افراد موجود
لیکن کمرے میں کوئی فرنیچر نہ تھا البتہ فرش پر روئی کا نمدہ بچھا ہوا تھا
ایک پیٹرومیکس لیمپ ایک کونے میں جل رہا تھا ۔ ان چاروں نے بڑ
ادب سے منوہر کو سلام کیا ۔

" بیٹھو "...... منوہر نے کہا اور پھر خود بھی وہ نمدے پر بیٹھ گیا ۔
نے جیب سے وہی کاغذ نکالا اور اس کو اپنے سامنے فرش پر پھیلا دیا ۔
ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ تھا منوہر اس پر جھک گیا ۔ نقشے پر جگہ
نشانات لگے ہوئے تھے ۔

" تو یہ گروپ درسام پہاڑی کے راستے آرہا ہے "...... منوہر نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" کون سا گروپ باس "...... پاس بیٹھے ہوئے ان چاروں میں
ایک نے چونک کر پوچھا ۔

" ایک پاکیشیائی گروپ آرہا ہے رام پیارے ۔ اور ہم نے اسے ختم
کرنا ہے "...... منوہر نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" لیکن یہ ہے کون اور کیوں آرہا ہے "...... رام پیارے نے حیر
بھرے لہجے میں پوچھا ۔

" تمہیں یاد ہے کہ ہم نے باجوڑا گروپ کا خاتمہ کیا تھا "...... منو
نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" یس باس اور سارا گروپ ختم ہو گیا تھا "...... اس آدمی نے جوا
دیا ۔

" نہیں ایک آدمی بچ گیا تھا ۔ ہم اسے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے لیکن وہ زندہ تھا ۔ وہ گرتا پڑتا بستی پہنچ گیا تھا ۔ مجھے جب اطلاع ملی تو میں چونک پڑا کیونکہ اس کا زندہ بچ جانا ہمارے اصول کے خلاف تھا ۔ اس طرح ہمارا گروپ سامنے آسکتا تھا ۔ چنانچہ میں نے اسے تلاش کرنے کا حکم دے دیا ۔ لیکن پھر اطلاع ملی کہ وہ آزاد مشکبار پہنچ گیا ہے ۔ وہاں جب ہمارے مخبروں نے اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی تو معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیا چلا گیا ہے ۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ وہ جب پاکیشیا سے واپس آیا ہے تو اس کے ساتھ چھ پاکیشیائی بھی ہیں اور وہ خفیہ راستوں سے یہاں آنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اس پر میں چونک پڑا ۔ ایسے بے شمار راستے ہیں جن سے یہ لوگ آتے جاتے رہتے ہیں اس لئے میں نے خاص آدمیوں کو اس راستے کی مخبری کے لئے تعینات کر دیا ۔ چنانچہ ایک آدمی کو ٹریس کر لیا گیا جس نے انہیں سمگل کرنے کا سودا کیا تھا ۔ یہ دو افراد کا گروپ ہے ۔ ان میں سے ایک سے سودا طے ہو گیا کہ وہ ہمیں اس راستے کی مخبری کرے گا چنانچہ اب میں خفیہ طور پر اس کے پاس گیا تھا اور اسے ادائیگی کر کے یہ نقشہ لے آیا ہوں ۔ اور اس نقشے سے پتہ چلا ہے کہ یہ لوگ درسام پہاڑی والے راستے سے آرہے ہیں ۔ جو آدمی بچ گیا تھا اس کا نام روشن ہے ۔ اور روشن یقیناً کسی خاص مقصد کے لئے ان پاکیشیائیوں کو ساتھ لے کر آرہا ہو گا اس لئے اب ہم نے ہر قیمت پر اس روشن اور ان پاکیشیائیوں کا خاتمہ فوری طور پر کرنا ہے اور یہ کام آسانی سے ہو سکتا ہے...... کیونکہ وہ لوگ اس بات سے بے خبر ہوں گے کہ ان کے خلاف باقاعدہ مخبری ہو چکی ہے "

...... منوہر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کب آرہے ہیں باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"کل رات یہ سرحد پار کریں گے، درسام پہاڑی والے راستے سے اد... ہم کسی ایسی جگہ چھپ کر ان کا استقبال کریں گے جہاں سے ایک ہ... راؤنڈ میں ان کا مکمل طور پر صفایا کر دیا جائے گا"...... منوہر نے جواب دیا۔

"کیا فل ریڈ ہوگا"...... اس آدمی نے پوچھا۔

"نہیں جب راستے کا علم ہو گیا ہے تو چند افراد ہی کافی ہیں"...... منوہر نے جواب دیا۔

"تو باس ہم حاضر ہیں اس مشن کے لئے"...... رام پیارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے...... اسی لئے تو میں یہاں آیا ہوں تاکہ تمہیں تفصیلی ہدایات دے سکوں لیکن یہ سن لو کہ میں ناکامی کی رپورٹ ہرگز نہیں سنوں گا"...... منوہر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باس"...... رام پیارے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے"...... منوہر نے کہا اور پھر نقشے پر جھک کر اس نے انہیں راستے اور مشن کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

ایک پہاڑی غار کے اندر روشن کے ساتھ عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ عمران کے ساتھ تنویر۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل۔ نعمان اور صدیقی تھے۔ ان سب کے جسموں پر سیاہ لباس تھے اور انہوں نے اپنی پشت پر سیاہ رنگ کے تھیلے لادے ہوئے تھے۔ غار کا دہانہ خاصا فراخ تھا اس لئے بھرپور روشنی اندر آرہی تھی۔

"یہ راستہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے روشن"...... عمران نے اپنے سامنے رکھے ہوئے نقشے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں جناب میں نے اس لئے محفوظ ترین راستے کا انتخاب کیا ہے ورنہ تو اور بھی بے شمار راستے ہیں ان راستوں پر کافرستانی فوج کے چھاپے کا خطرہ رہتا ہے۔ جب کہ یہ راستہ قطعی محفوظ ہے"...... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم پہلے کبھی اس راستے سے گزرے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں جناب میرے لئے یہ نیا ہی ہوگا لیکن آپ فکر نہ کریں جو لوگ ہمارے گائیڈ ہیں وہ اس کے ایک ایک چپے سے واقف ہیں۔ان کا کام یہی ہے کہ وہ ادھر سے لوگوں کو ادھر اور ادھر سے ادھر پہنچاتے رہتے ہیں"....... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ لوگ باقاعدہ رقم لیتے ہیں"....... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں فی کس دس ہزار روپے اور وہ بھی صرف مجاہدین سے اگر کوئی دوسرا ہو تو بیس ہزار روپے"....... روشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔اور پھر تھوڑی دیر بعد دور سے کسی لگڑ بھگڑ کے چیخنے کی آواز سنائی دی۔اور روشن یہ آواز سنتے ہی چونک کر کھڑا ہو گیا

"یہ ان کا مخصوص کاشن ہے۔میں انہیں یہیں لے آتا ہوں"....... روشن نے کہا اور تیزی سے قدم بڑھاتا غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔

"پوری طرح محتاط رہنا۔جو لوگ رقم لے کر یہ کام کرتے ہیں وہ رقم لے کر مخبری بھی کر سکتے ہیں"....... روشن کے باہر جاتے ہی عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نقشہ تو دیکھ لیا ہے کیوں نہ اب ہم خود آگے بڑھ جائیں"....... تنویر نے کہا۔

"نہیں صرف نقشہ دیکھنے سے بات نہیں بنتی۔سرحد پر کافرستانی فوج موجود ہے۔یہ لوگ ایسے راستے بھی جانتے ہیں جن تک فوج نہیں پہنچ سکتی اور ہو سکتا ہے کہ فوج سے ان کا باقاعدہ لین دین بھی ہو۔جب تک کوئی واضح خطرہ سامنے نہ آجائے ہم نے ان لوگوں کی ہی پیروی کرنی -

"....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چند لمحوں بعد غار سے باہر قدموں کی آواز ابھری اور پھر روشن کے ساتھ دو مقامی اندر داخل ہو گئے۔انہوں نے جسموں کے گرد چادریں لپیٹی ہوئی تھیں۔سر پر مقامی ٹوپیاں تھیں اور چادروں سے آدھے چہرے بھی ڈھکے ہوئے تھے۔

"آپ لوگوں نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔آپ کی ذرا سی غلط حرکت سے کافرستانی فوج کو آپ کا علم ہو جائے گا اس لئے پوری طرح محتاط رہیں اور راستے میں قطعی کوئی بات چیت نہ کی جائے"....... ایک آدمی نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر قدرے سخت لہجے میں کہا۔وہ چہرے سے ہی عیار اور مکار آدمی لگتا تھا۔

"یہ مجاہدین کے مہمان ہیں خورشید اس لئے لہجہ نرم رکھو"....... دوسرے نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تو انہیں مطلع کر رہا تھا کہ کہیں غلطی نہ کر بیٹھیں اور بدنام ہم ہو جائیں"....... خورشید نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ ناراض نہ ہوں جناب میرے ساتھی کا قدرتی طور پر لہجہ ہی ایسا ہے۔بہرحال آپ بے فکر رہیں آپ بالکل صحیح سلامت سرحد پار کر لیں گے یہ راستہ ہر لحاظ سے انتہائی محفوظ ہے"....... دوسرے آدمی نے مسکراتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں سے کہا۔

"تمہارا کیا نام ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"جی میرا نام اعظم ہے"...... دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پہلے تم ہمیں اس راستے کی پوری تفصیل بتاؤ۔ یہ نقشہ میرے پاس ہے۔ اس نقشے کی مدد سے بتاؤ کہ ہم کہاں کہاں سے گزریں گے، کس کس طرح سے گزریں گے اور کافرستانی فوج کی طرف سے خطرہ کس کس جگہ اور کس کس طرف سے ہوگا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم ان نقشے وغیرہ کو چھوڑو۔ تم نے آم کھانے ہیں یا پیڑ گننے ہیں تم نے سرحد پار پہنچنا ہے۔ پہنچ جاؤ گے"...... خورشید نے اسی طرح سخت لہجے میں کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"او۔ کے مسٹر خورشید...... ہم نے واقعی آم کھانے ہیں لیکن ہم کچے آم کھانے کے عادی نہیں ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے خورشید بری طرح چیختا ہوا اچھل کر غار کی ایک دیوار سے دھماکے سے جا ٹکرایا۔ عمران نے اچانک اس پر ہاتھ چھوڑ دیا تھا۔

"کیا...... کیا...... یہ...... یہ"...... اعظم اور روشن دونوں نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ دونوں حیرت سے بتوں کی طرح ساکت ہو گئے۔ جب عمران کے سارے ساتھیوں نے جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ان کی طرف کر دیئے۔ خورشید نیچے گرتے ہی چیختا ہوا اچھلا اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ میں ریوالور کی جھلک نظر آئی مگر اس کے ساتھ ہی عمران یکلخت اپنی جگہ سے اچھلا اور خورشید کے منہ سے ایک بار پھر چیخ نکل گئی۔ عمران کے پیر کی ضرب اس کے اس ہاتھ پڑی تھی جس میں ریوالور تھا۔ اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا۔

"اب اگر غلط حرکت کی تو گردن توڑ دوں گا"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر ایک بار پھر بازو گھما دیا اور خورشید ایک بار پھر اچھل کر کسی گیند کی طرح غار کی دوسری دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے غار گونج اٹھی۔

"یہ...... یہ کیا ہو رہا ہے روشن یہ لوگ"...... اعظم نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش کھڑے رہو ورنہ"...... تنویر نے انتہائی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا اور اعظم ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ اب اس کے چہرے پر شدید خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ جب کہ روشن کے چہرے پر حیرت اور خوف کے ملے جلے تاثرات نمایاں تھے جیسے وہ اس اچانک ہونے والی کارروائی کی وجہ تسمیہ نہ سمجھ سکا ہو۔ خورشید جیسے ہی دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور ساتھ ہی ٹانگ کو مروڑ دیا۔ دوسرے لمحے خورشید کا بری طرح پھڑکتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا اور آنکھیں اوپر کو چڑھ گئی تھیں۔ حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ ظاہر ہے کہ اس کی شہ رگ کچلی جا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو واپس موڑا تو جتنی تیزی سے اس کا چہرہ مسخ ہوا تھا خون کی بحالی کی وجہ سے اتنی تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا لیکن بہرحال شدید ترین تکلیف کے آثار اب بھی اس کے چہرے پر نمایاں تھے اور جسم اسی طرح ساکت پڑا ہوا تھا۔

"بتاؤ کس کو مخبری کی ہے تم نے ہمارے متعلق بتاؤ ورنہ"......

عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سا موڑ دیا۔

"بب بب بتاتا ہوں بتاتا ہوں...... خدا کے لئے مجھے اس عذاب سے نکالو میں بتاتا ہوں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے"...... خورشید کی آواز رک رک کر نکل رہی تھی اور اعظم اور روشن دونوں کے چہرے خورشید کی زبان سے یہ فقرہ سنتے ہی اس قدر تیزی سے بگڑے کہ جیسے انہیں لقوہ ہو گیا ہو۔

"بتاؤ...... پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"سردار آصف نے سودا کرایا تھا...... پچاس ہزار روپے میں سودا کیا تھا...... پھر مکان پر ایک آدمی آیا...... میں اسے نہیں جانتا وہ سادہ لباس میں تھا...... اس نے مجھے پچاس ہزار روپے دیئے اور میں نے اسے نقشہ دے دیا...... جس پر وہ راستہ بنا ہوا تھا جس سے ہم نے تمہیں لے جانا تھا"...... خورشید نے اسی طرح رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ اس کی حالت کافی خراب ہے۔

"کون ہے یہ سردار آصف...... پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"سردار آصف چوہشہ کا سردار ہے"...... خورشید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں۔ جناب، سردار آصف کو۔ اور مجھے افسوس ہے خورشید نے غداری کی ہے۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ یہ ایسا بھی کر سکتا ہے اور جناب ہمارے ہاں غدار کو انتہائی عبرت ناک سزا دی جاتی ہے آپ مجھے اجازت دیں میں اپنے ہاتھوں اس غدار کو اس کی غداری کی سزا دوں"...... اعظم نے یکلخت غصیلے لہجے میں کہا۔ عمران نے ایک نظر اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر پیر ہٹا لیا۔

"ٹھیک ہے...... تمہیں ہی اسے سزا دینی چاہئے"...... عمران نے کہا اور اعظم نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے غار ریوالور کے خوفناک دھماکوں کے ساتھ خورشید کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ گولیاں اس کے سینے میں لگی تھیں۔

"لعنت ہے تم پر خورشید...... تم نے چند ٹکوں کی خاطر غداری کی ہے"...... اعظم نے جلتے ہوئے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے خورشید کے جسم پر تھوک دیا۔

"یہ لیں جناب ریوالور اس میں ابھی گولیاں موجود ہیں۔ یہ بھی میرا ہی ساتھی تھا۔ اس لئے مجھے بھی اس کے گناہ کی سزا ملنی چاہئے۔ آپ بیشک مجھے گولی مار دیں میں ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہوں"...... اعظم نے ریوالور عمران کے قدموں میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"ریوالوروں کی ہمارے پاس کمی نہیں ہے اعظم"...... اگر تم اس کے ساتھ شامل ہوتے تو اس طرح اطمینان سے نہ کھڑے ہوتے مجھے معلوم ہے کہ تم سمگلر ضرور ہو لیکن تم ایمان کے سوداگر نہیں ہو"...... عمران نے آگے بڑھ کر اعظم کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور اعظم نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"بہر حال میں زندگی بھر اس کی اس حرکت پر شرمندہ رہوں گا۔ کاش مجھے پہلے اس کی اس غداری کا علم ہو جاتا تو میں اسے پہلے ہی ختم کر دیتا" ...... اعظم نے جھک کر ریوالور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے علم ہو گیا عمران صاحب کہ اس نے غداری کی ہے" ...... روشن نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"مجھے علم نجوم آتا ہے۔ اس بات کو چھوڑو۔ اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ کن لوگوں نے سردار آصف کے ذریعے ہماری مخبری کے لئے خورشید کو اتنی بھاری رقم دی ہے اور کیوں" ...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کو ہمارے متعلق اطلاعات مل گئی ہیں اور یقیناً یہ ان کا ہی کارنامہ ہے" ...... صفدر نے کہا۔

"اگر واقعی یہی بات ہے صفدر ...... تو پھر سمجھ لو کہ بلیک ہاؤنڈز خاصی باخبر اور خاصی فعال تنظیم ہے اور ہمیں اب ہر طرح محتاط رہنا ہو گا" ...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب وہاں جانے کا کیا پروگرام بنے گا۔ کیا اب کوئی دوسرا راستہ اختیار کیا جائے گا" ...... تنویر نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب میں آپ کو ایک اور راستے سے لے جاؤں گا اس راستے کا علم خورشید کو بھی نہیں ہے۔ یہ میں نے حال ہی میں دریافت کیا ہے" ...... اعظم نے کہا۔

"وہ لوگ جنہیں خورشید نے مخبری کی ہے۔ تمہارے خیال کے مطابق ہمارا استقبال کہاں کریں گے" ...... عمران نے اس کی بات کو نظر انداز

کرتے ہوئے پوچھا۔

"سوہاگ سے پہلے تو ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہ یقیناً ہمارا راستہ درسام درے پر روکنے کی کوشش کریں گے۔ وہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں سے ہم پر اگر فائر کھول دیا جائے تو ہم اپنا تحفظ بھی نہ کر سکیں گے" ...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا اور روشن نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملا دی۔

"یہاں میرے پاس بیٹھو اور مجھے بتاؤ کہ یہ درہ کہاں ہے اور اس کی کیا تفصیلات ہیں" ...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اعظم اور روشن دونوں کو اپنے ساتھ بٹھا لیا اور ان سے مسلسل سوالات پوچھنے شروع کر دیئے۔

"او۔ کے اب ہم اسی راستے پر چلیں گے لیکن درے سے پہلے ہم یہ راستہ چھوڑ کر پہاڑی پر چڑھتے ہوئے عقبی طرف سے اس درے کی طرف جائیں گے۔ میں وہاں موجود افراد میں سے ایک کو ہر صورت میں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کی جا سکیں" ...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ایک پہاڑ کی بلند چٹان کی اوٹ میں منوہر اوندھے منہ لیٹا ہوا
اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جس پر نائٹ ٹیلی سکوپ فٹ
اور وہ اس سے آنکھیں لگائے گہرے اندھیرے میں دور درے سے
اوپر دائیں طرف ایک غار کے دہانے پر موجود رام پیارے اور اس
تین ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا رام پیارے اور اس کے تین سا
چٹانوں کی اوٹ لئے ہاتھوں میں دو مشین گنیں پکڑے بڑے چو
انداز میں لیٹے ہوئے تھے۔ ان کی نظریں درے پر ہی لگی ہوئی تھیں
جہاں سے پاکیشیائی گروپ نے ظاہر ہونا تھا۔ منوہر کے ساتھ ایک ا
آدمی بھی اسی انداز میں لیٹا ہوا تھا لیکن اس کی آنکھوں پر دور بین موجو
نہ تھی۔ البتہ اس کے ہاتھ میں ایک مخصوص قسم کی رائفل تھی۔

"باس یہ لوگ کسی صورت بھی رام پیارے اور اس کے ساتھیو
کی فائرنگ سے بچ کر نہ نکل سکیں گے"...... منوہر کے ساتھ لی

ہوئے آدمی نے کہا۔

"ہاں لیکن اس کے باوجود ہمیں ہوشیار رہنا ہے"...... منوہر نے جواب دیا۔

پھر آہستہ آہستہ رات کا اندھیرا ختم ہوتا چلا گیا اور صبح کی روشنی ہر طرف پھیلتی چلی گئی لیکن درے سے کوئی برآمد نہ ہوا تھا۔

"یہ کیا ہوا۔ کیا ہمیں غلط اطلاع دی گئی ہے یا ان لوگوں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ انہیں تو ہر صورت میں رات کو آنا چاہئے تھا۔ ایسے کام تو رات کے اندھیرے میں ہی مکمل ہوتے ہیں"...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین گن پر لگی ہوئی ٹیلی سکوپ اتارنی شروع کر دی۔

"میرا خیال ہے باس کہ ان لوگوں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ ورنہ سردار آصف کا آدمی کسی صورت بھی غلط بیانی نہیں کر سکتا"...... منوہر کے ساتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ویسے اب دن کی روشنی میں درہ اور اوپر چٹانوں کی اوٹ میں لیٹے ہوئے رام پیارے اور اس کے ساتھی انہیں صاف دکھائی دے رہے تھے۔

"ارے اوہ یہ کیا...... یہ کون ہیں"...... اچانک منوہر نے چونک کر کہا۔

"کیا...... کیا کون"...... اس کے ساتھی نے چونک کر حیرت سے کہا۔

"وہ اوپر دیکھو...... رام پیارے اور اس کے ساتھیوں سے اوپر

میرا خیال ہے۔ میں نے وہاں کسی آدمی کو چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے"....... منوہر نے کہا۔

"اوہ یس باس وہاں واقعی کوئی آدمی ہے ...... ارے اوہ ...... یہ دوسرا...... اوہ اوہ یہ تو اوپر سے آرہے ہیں"....... منوہر کے ساتھی نے آہستہ سے کہا۔ اور منوہر کے ہونٹ بھینچ گئے۔

"ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ بات لیک آؤٹ ہو گئی ہے۔ لیکن یہ اب بھی بچ کر نہیں جاسکتے"....... منوہر نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو رام پیارے....... منوہر بول رہا ہوں"........ منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور"...... چند لمحوں بعد اسے ایک آواز سنائی دی۔ ویسے بھی منوہر رام پیارے کے ہاتھ میں ویسا ہی آلہ دیکھ رہا تھا۔

"رام پیارے ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ مخالف درے کی طرف سے آنے کی بجائے اس پہاڑی کی چوٹی سے نیچے آرہے ہیں جس پر تم موجود ہو۔ تمہارے اوپر پیچھے دار چٹان ہے اس لئے جب تک وہ کافی نیچے نہ آجائیں تمہیں چیک نہیں کر سکتے۔ وہ آہستہ آہستہ نیچے اتر رہے ہیں۔ تم فوری طور پر ہوشیار ہو کر پوزیشن لے لو۔ ان میں سے ایک بھی زندہ بچ کر نہ جائے اوور"...... منوہر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس باس...... آپ کہاں ہیں اوور"........ رام پیارے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری بات چھوڑو تم اپنی فکر کرو۔ میں تم سے کافی دور ہوں اس لئے تمہارے والی پہاڑی میری مشین گن کی رینج میں نہیں آتی۔ ورنہ میں اب تک ان پر فائر کھول چکا ہوتا اوور اینڈ آل"........ منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور آلے کا بٹن آف کر کے اس نے اسے اپنے قریب رکھ لیا۔

"باس ...... کاش یہ لوگ ہماری گنوں کی رینج میں ہوتے۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ انداز میں نیچے اتر رہے ہیں"....... منوہر کے ساتھی نے کہا۔

"اب فکر کی کوئی بات نہیں ہے .... رام پیارے کم تربیت یافتہ نہیں ہے۔ ہاں اگر ہم یہاں نہ ہوتے تو وہ یقیناً مارا جاتا"....... منوہر نے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ اچانک پہاڑی سے فائرنگ کی بلند آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک دردناک چیخ کے ساتھ ایک چٹان سے آدمی بری طرح ہاتھ پیر مارتا نیچے گہرائیوں میں گرتا چلا گیا۔ اسی لمحے ایک بار پھر فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی ایک اور کربناک چیخ سنائی دی اور منوہر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ یہ چیخ پہلی چیخ کی نسبت نیچے سے سنائی دی تھی جہاں رام پیارے اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور چند لمحوں بعد پہاڑیاں بموں کے خوفناک دھماکوں اور مشین گن کی فائرنگ سے گونجنے لگیں۔ لیکن سامنے کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔ منوہر کا جسم لیٹے لیٹے پارے کی طرح تھرک رہا تھا۔ اس کا شاید بس نہ چل رہا تھا کہ وہ اڑ کر

اس خوفناک جنگ میں کود پڑے ۔ لیکن وہ اس لئے بے بس تھا کہ درے کی حد تک تو اس کی گنوں کی رینج تھی لیکن اس سے آگے پہاڑ اس کی گنوں کی رینج سے بہرحال باہر تھی اور اس وقت درے میں اتر اپنے آپ کو موت کے منہ میں دینے کے مترادف تھا کیونکہ اوپر پہاڑ سے وہ آسانی سے ہٹ کیے جا سکتے تھے ۔ فائرنگ اور دھماکے چند جاری رہے ۔ پھر خاموشی چھا گئی ۔ اور پھر منوہر نے ایک چٹان کے پیچھے سے ایک آدمی کو نکل کر بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر دوسری چٹان کی اوٹ میں چھپتے ہوئے دیکھا اور ایک بار پھر مشین گن کی فائرنگ سے پہاڑی گونج اٹھی ۔ اس بار کئی انسانی چیخیں بھی گونجیں اور منوہر ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

"آؤ ماترم ...... ہمارے ساتھی ہٹ ہو چکے ہیں ۔ اب ہم چکر کاٹ کر ان پر فائرنگ کھولیں گے "...... منوہر نے کہا اور ساتھ پڑے آلے کو اٹھا کر اس نے جیب میں ڈالا اور پھر گن اٹھائے وہ تیزی سے پیچھے مڑا اور چٹانوں کو پھلانگتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا اس کا ساتھی بھی اس کے پیچھے تھا ۔ کافی دیر تک اسی طرح دوڑ کر نیچے اترنے کے بعد وہ اسی جگہ پہنچ گئے جہاں سے درے کو راستہ جاتا تھا۔

" باس باس ...... ہمیں یہاں رک جانا چاہئے ...... وہ لوگ اگر زندہ ہیں تو لازماً اب اطمینان سے درے سے گزریں گے اور ہم انہیں آسانی سے ہٹ کر لیں گے "...... ماترم نے کہا اور دوڑتا ہوا منوہر یکلخت رک گیا۔

" ٹھیک ہے ...... تم دائیں طرف ہٹ کر اوٹ لے لو ۔ میں یہاں رک جاتا ہوں ۔ اور سنو جب تک میں خود فائر نہ کروں ۔ تم نے فائر نہیں کھولنا "...... منوہر نے چیختے ہوئے کہا اور ماترم نے سر ہلاتے ہوئے کچھ دور جا کر ایک چٹان کی اوٹ لے لی ۔ منوہر کی نظریں اس پہاڑی پر جمی ہوئی تھیں جہاں فائرنگ ہوئی تھی ۔ درے میں پہنچنے کے لئے بھی ان لوگوں کو اسی پہاڑی سے ہی نیچے اترنا تھا اور جس جگہ وہ موجود تھا وہاں سے بہرحال اب پہاڑی اس کی گن کی رینج میں آ رہی تھی اس لئے وہ رک گیا تھا۔

"کاش ...... کسی طرح پتہ چل سکتا کہ کون کون مرا ہے اور کون کون زندہ ہے "...... منوہر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا ۔ لیکن ظاہر ہے یہاں اتنی دور پڑے پڑے اسے اس مقابلے کا حتمی نتیجہ تو معلوم نہ ہو سکتا تھا ۔ البتہ اس نے اوپر موجود آنے والوں کو جس طرح فائرنگ کے بعد چٹانوں کی اوٹ سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا تھا اسی لئے اس نے اندازہ لگایا تھا کہ اس کے ساتھی ختم ہو چکے ہیں ۔ لیکن اب نجانے کیا بات تھی کہ ادھر مسلسل خاموشی چھائی ہوئی تھی ۔ یوں لگتا تھا جیسے سب ہی ختم ہو چکے ہیں ۔ آخر جب تقریباً ایک گھنٹہ گزر گیا اور کوئی آدمی نیچے نہ اترا اور نہ اوپر جاتا دکھائی دیا تو معاملہ اس کی برداشت سے باہر ہو گیا۔

" ماترم "...... منوہر نے اونچی آواز میں اپنے ساتھی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"....... ماترم نے دائیں طرف چٹان کی اوٹ سے جواب دیا۔

"ماترم....... میں تمہیں کور کروں گا تم اوپر جاؤ اور معلوم کرو کہ وہاں کیا پوزیشن ہے، لیکن احتیاط سے جانا"....... منوہر نے کہا اور ماترم چٹان کے پیچھے سے نکلا اور پھر چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا تیزی سے اس پہاڑی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ منوہر کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں تھوڑی دیر بعد ماترم ایک بڑی چٹان کے پیچھے جا کر غائب ہو گیا اور منوہر نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"باس....... باس....... یہاں تو لاشیں بکھری پڑی ہیں....... کوئی آدمی بھی موجود نہیں ہے"....... کچھ دیر بعد ماترم نے ایک چٹان پر نمودار ہوتے ہوئے زور سے چیخ کر کہا اور منوہر تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکلا اور دوڑتا ہوا اس کی طرف بڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ماترم کے پاس پہنچ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر سختی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ وہاں رام پیارے سمیت اس کے تینوں ساتھیوں کی لاشیں ادھر ادھر بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ البتہ رام پیارے کے چہرے پر تکلیف کے ایسے تاثرات تھے کہ جیسے اس کی جان انتہائی تکلیف کی حالت میں نکلی ہو۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو رہا تھا جب کہ اس کے جسم پر دو گولیوں کے سوراخ بھی موجود تھے لیکن یہ دونوں اس کے پہلو میں تھے۔

"یہ کہاں گئے ہوں گے۔ ادھر درے میں تو نہیں آئے یا پھر اس

وقت نکل گئے ہوں گے جب ہم پہاڑی سے اتر رہے تھے"....... منوہر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس....... یہ اب لازماً چلگام بستی میں پہنچیں گے۔ ہمیں وہاں فوری چھاپہ مارنا چاہئے ورنہ یہ وہاں سے بھی نکل گئے تو پھر ان کا ہاتھ آنا مشکل ہو جائے گا"....... ماترم نے کہا۔

"ہاں تم ٹھیک کہتے ہو یہاں اب رکنا فضول ہے"....... منوہر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس پر موجود تین بٹنوں میں سے ایک بٹن دبا دیا۔ آلے میں سے زوں زوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ہیلو منوہر کالنگ اوور"....... منوہر نے بار بار کال دینی شروع کر دی۔

"یس ساگر اٹنڈنگ یو باس اوور"....... چند لمحوں بعد آلے میں سے آواز سنائی دی۔

"ساگر تم اس وقت کہاں ہو اور تمہارے ساتھ کتنے ساتھی ہیں اوور"....... منوہر نے کہا۔

"باس ہم پوائنٹ الیون پر ہیں اور ہمارا گروپ چھ افراد پر مشتمل ہے اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سنو دشمن ایجنٹ جن کی تعداد چھ سات ہے۔ درسام درے والے راستے سے چلگام بستی پہنچ رہے ہیں۔ انہوں نے رام پیارے اور اس کے سیکشن کا خاتمہ کر دیا ہے۔ تم فوری طور پر چلگام بستی کے گرد پھیل جاؤ

اور اس گروپ کی نگرانی کرو کہ یہ بستی میں کہاں اور کس کے گھر جاتے ہیں۔ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ جب میں وہاں پہنچوں گا تو میں خود ہی ان کے خلاف ایکشن لوں گا اوور"...... منوہر نے کہا۔

"یس باس اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور منوہر نے اوور اینڈ آل کہہ کر بٹن آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈال لیا۔

"آؤ ماترم ہمیں وہاں پہنچنے میں دو تین گھنٹے لگ جائیں گے کیونکہ جیپ کی وجہ سے ہمیں لمبا چکر کاٹنا پڑے گا لیکن ہمیں درست معلومات مل جائیں گی اور پھر ہم ان پر کامیاب ریڈ کر سکیں گے"...... منوہر نے کہا اور دوبارہ نیچے اترنے لگا۔

"باس آپ ساگر کو ان کی ہلاکت کا حکم دے دیتے تو وہ آسانی سے ان کا خاتمہ کر دیتا"...... ماترم نے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

"نہیں ...... جس انداز میں انہوں نے رام پیارے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کیا ہے۔ اس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ وہ ساگر کے بھی بس کے نہیں ہیں۔ اب ان پر سوچ سمجھ کر ہاتھ ڈالنا پڑے گا"...... منوہر نے کہا اور ماترم نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک پہاڑی میں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس وقت ان کے ساتھ صرف اعظم تھا۔ روشن پہاڑی جھڑپ میں شہید ہو چکا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے پہاڑی پر موجود چار افراد کا خاتمہ انتہائی ذہانت سے کر دیا تھا۔ ان میں سے ایک آدمی انہیں البتہ زندہ ملا تھا، لیکن اس کی حالت بھی پہلو میں گولیاں لگنے سے خاصی خراب ہو رہی تھی۔ عمران نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کی لیکن اس کی حالت اور زیادہ خراب ہو گئی اور وہ ختم ہو گیا۔ البتہ اس کی تلاشی لینے سے عمران کو اس کی جیب سے ایک جدید قسم کا ٹرانسمیٹر ضرور دستیاب ہو گیا تھا ٹرانسمیٹر شارٹ رینج کا تھا اور اس کی میموری والا خانہ بتا رہا تھا کہ اسے تھوڑی دیر پہلے استعمال کیا گیا ہے۔ اس سے عمران سمجھ گیا کہ ان لوگوں کے مزید ساتھی بھی یقیناً موجود ہوں گے اور یہ اس کے نقطہ نظر

سے انتہائی خطرناک بات تھی کیونکہ ان پہاڑیوں میں سینکڑوں ایسی جگہیں تھیں جہاں کوئی آدمی چھپ سکتا تھا اور کسی بھی طرف سے آنے والی اچانک گولی سے بچنا ناممکن تھا۔ چنانچہ عمران نے اعظم سے کہا کہ وہ انہیں کسی ایسی طرف سے لے چلے جہاں سے سامنے درے کی طرف نہ جانا پڑے۔ اور اعظم نے انہیں ایک کریک کے متعلق بتایا اور اب وہ اس کریک میں چلتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔

اچانک چلتے چلتے عمران چونک کر رکا اور پھر اس نے پھرتی سے جیب سے وہ ٹرانسمیٹر نکال لیا جو اس نے اس سب سے آخر میں مرنے والے کی جیب سے برآمد کیا تھا۔ اس میں سے زوں زوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس پر موجود تین بٹنوں میں سے ایک کے اوپر ایک نقطہ جل رہا تھا۔ عمران چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے بٹن پریس کر دیا اور اس کے ساتھ ہی ایک آواز ٹرانسمیٹر سے برآمد ہوئی۔

"ہیلو ہیلو منوہر کالنگ اوور"...... بولنے والے کے لہجے میں سختی تھی۔ عمران کے باقی ساتھی بھی رک کر کھڑے ہو گئے تھے اور عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں بولنے سے روک دیا تھا۔

"یس ساگر اٹنڈنگ یو باس اوور"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر ان دونوں کے درمیان ہونے والی بات چیت وہ خاموش کھڑے سنتے رہے جب ٹرانسمیٹر آف ہو گیا تو عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کیا ہم چلگام جا رہے تھے"...... عمران نے اعظم سے مخاطب ہو

کر پوچھا۔

"جی ہاں...... پہلا پڑاؤ اسی بستی میں ہی ہوتا ہے"...... اعظم نے جواب دیا۔

"اگر یہ ٹرانسمیٹر نہ ہوتا تو یقیناً اس بار ہمارے مارے جانے میں کوئی کسر نہ رہ گئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ پہلے بھی اس منوہر نے اس رام پیارے سے بات کی تھی اور یقیناً یہ منوہر کسی جگہ سے ہمیں چیک کر رہا تھا اس لئے رام پیارے اور اس کے ساتھی ہماری طرف سے باخبر ہو چکے تھے اور اسی وجہ سے روشن شہید ہو گیا ہے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس منوہر اور اس کے ساتھیوں کا تعلق یقیناً بلیک ہاؤنڈز سے ہے عام فوجی اس انداز میں کام نہیں کرتے"...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے...... اس منوہر کو پکڑنا چاہئے"...... تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہاں صورت حال ہمارے خلاف جا رہی ہے۔ یہ لوگ ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔ ہم کسی بھی وقت ان کے جال میں پھنس سکتے ہیں، اس لئے سب سے پہلے ہمیں ان کا جال توڑنا ہے۔ اعظم یہاں سے کوئی ایسا راستہ ہے جس سے ہم ترال پہنچ سکیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں...... جناب ہمیں ہر صورت میں چلگام سے بہر حال گزرنا

پڑے گا"...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلگام کتنی بڑی بستی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چھوٹی سی بستی ہے جناب۔بہت چھوٹی سی...... لیکن وہ ایسی جگہ ہے جہاں سے آگے ہر طرف راستے جاتے ہیں ۔ باقی ہر طرف انتہائی دشوار گزار پہاڑیاں ہیں"...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ترال یہاں سے کتنی دور ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ترال چلگام سے تقریباً ڈیڑھ سو کلو میٹر دور ہے ، لیکن چلگام سے ہمیں جیپ کرائے پر مل سکتی ہے ۔وہاں چند لوگوں نے جیپیں رکھی ہوئی ہیں جسے وہ کرائے پر چلاتے ہیں"...... اعظم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں قریب کوئی کافرستانی فوجی اڈہ ہے"...... عمران نے پوچھا تو اعظم بے اختیار چونک پڑا۔

"فوج کا اڈہ...... جی ہاں یہاں ہر طرف ان کے اڈے موجود ہیں ۔ وہ تو ہم جیسے لوگوں کی تلاش میں رہتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ اب تک اس پہاڑی پر فوج پہنچ بھی گئی ہو کیونکہ بموں کے دھماکے اور فائرنگ کی آوازیں لازماً دور دور تک سنی گئی ہوں گی"...... اعظم نے جواب دیا۔

"اوہ تو پھر واپس چلو"...... عمران نے کہا۔

"اگر تم کہو تو میں اور صفدر جا کر پہلے چیک کر لیں کہ کیا واقعی وہاں فوج آئی ہے یا نہیں...... ہم دوڑتے ہوئے جائیں گے"......

تنویر نے کہا۔

"تم نے وہاں صرف فوجیوں کو ہی چیک نہیں کرنا، ساتھ ہی یہ بھی دیکھنا ہے کہ ان کی وہاں آمد کس سواری پر ہوئی ہے ۔اگر جیپ ہو یا ہیلی کاپٹر تو پھر ہمارا کام بن جائے گا اور اگر وہ بیچارے بھی ہماری طرح پیدل مارچ کرتے ہوئے آئے ہیں تو پھر سوائے ہمدردی کے اور ان کے ساتھ کوئی سلوک نہیں کیا جا سکتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر اور صفدر مسکراتے ہوئے مڑے اور پھر تیزی سے واپس دوڑتے ہوئے ایک موڑ گھوم کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئے

"آپ فوج سے ہیلی کاپٹر حاصل کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"ہیلی کاپٹر تو بامر مجبوری والی بات ہے ورنہ اگر جیپ مل جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ ہیلی کاپٹر میں ٹرانسمیٹر ہو گا اور ہمارے لئے جواب دینا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہیں دوبارہ دور سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر صفدر اور تنویر موڑ سے گھوم کر سامنے آ گئے ۔

"کوئی فوجی وہاں نہیں آیا ۔ویسی ہی صورت حال ہے جیسے ہم چھوڑ کر آئے تھے"...... صفدر نے قریب آ کر کہا۔

"اس کا مطلب ہے یہاں ایسی فائرنگ اور دھماکے معمول کی بات ہے ۔ بہرحال آؤ فی الحال آگے چلتے ہیں"...... عمران نے کہا اور ایک

بار پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

" بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر پر جب تک ہاتھ نہ ڈالا جائے گا، اس وقت تک ان کی پوری طرح سرکوبی نہیں ہو سکتی "....... صفدر نے کہا۔

" اسی لئے تو میں کوشش کر رہا تھا کہ کم از کم ایک زندہ آدمی ہاتھ لگ جائے تو اس سے ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ لگایا جا سکتا تھا، لیکن زندہ ملا وہ بھی مردوں سے بدتر حالت میں تھا "....... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جناب .... سردار آصف کو ضرور ان کے متعلق علم ہو گا انتہائی شاطر اور چالاک آدمی ہے "....... اعظم نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

" اوہ ہاں .... اس کا تو خیال ہی میرے ذہن سے نکل گیا واقعی وہ اہم مہرہ ہے اور اب جب کہ یہ بات یقینی ہو چکی ہے ہمارے خلاف بلیک ہاؤنڈز کام کر رہے ہیں تو سردار آصف کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی ہے لیکن سردار آصف تک پہنچا کیسے جا سکتا ہے "... عمران نے کہا۔

" سردار آصف تک پہنچنے کا ایک راستہ تو ہے لیکن اس راستے ایک فوجی چوکی موجود ہے، اور وہ لوگ ہمیں کسی صورت بھی آگے جانے دیں گے "....... اعظم نے کہا۔

" اندازہ کتنے فوجی ہوں گے وہاں "....... عمران نے پوچھا۔

" پندرہ بیس فوجی لازماً ہر چوکی پر ہوتے ہیں اور باقاعدہ ادھر ادھر پہاڑیوں پر انہوں نے مورچے لگائے ہوتے ہیں ۔ اور جس وقت ان کا جی چاہے جس آدمی کو بھی چاہیں مار ڈالیں یہاں ان کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہوتا "....... اعظم نے کرختک لہجے میں جواب دیا۔

" تو چلو ادھر چلو ۔ ان فوجیوں سے نمٹنا آسان ہے "....... عمران نے کہا اور اعظم نے سر ہلا دیا ۔ پھر وہ خفیہ راستوں پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے راستے میں ایک جگہ رک کر انہوں نے تھیلوں میں موجود بند خوراک کے ڈبے نکال کر خوراک کھائی ۔ پانی کی بوتلوں سے پانی پیا اور کچھ دیر آرام کرنے کے بعد وہ تازہ دم ہو کر آگے بڑھ گئے طویل اور چکر دار راستوں سے گزرتے ہوئے وہ سہ پہر کے وقت ایک کھلی جگہ پر پہنچ گئے۔

" وہ جناب سامنے پہاڑی نظر آ رہی ہے ۔ اس کے دامن میں فوجی چوکی ہے اور یہاں سے ہم جیسے ہی آگے بڑھیں گے وہ ہمیں لازماً کہیں نہ کہیں سے چیک کر لیں گے "....... اعظم نے رکتے ہوئے کہا ۔ عمران کچھ دیر ایک چٹان کی اوٹ میں رکا ماحول کا جائزہ لیتا رہا۔

" تنویر اور نعمانی .... میرے ساتھ جائیں گے باقی یہیں رکیں گے ضرورت پڑنے پر میں ٹرانسمیٹر پر تمہیں ہدایات دوں گا "....... عمران نے کہا ۔ اور پھر اس نے تنویر اور نعمانی کو ہدایات دینی شروع کر دیں، اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے جھکے جھکے انداز میں چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے .... عمران ان کے جانے کے کچھ دیر بعد

آگے بڑھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا۔ وہ بڑے محتاط انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔ کچھ دور چلنے کے بعد وہ اچانک ٹھٹھک کر ایک چٹان کی اوٹ میں دبک گیا۔ کیونکہ اس نے دائیں طرف ایک چٹان کے پیچھے ایک فوجی کو سر باہر نکال کر اس طرف جھانکتے ہوئے صاف دیکھ لیا تھا جس طرف تنویر اور نعمانی گئے تھے۔ عمران نے ہاتھ میں موجود پسٹل کو اس سپاہی کی طرف سیدھا کر لیا لیکن وہ سپاہی چند لمحوں تک دیکھنے کے بعد ایک بار پھر چٹان کی اوٹ میں ہو گیا۔ شاید تنویر اور نعمانی نے بھی اسے چیک کر لیا تھا اس لئے وہ اپنی جگہوں پر دبک گئے تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا۔ اب اس کا رخ چوکی کی بجائے اس چٹان کی عقبی طرف کو تھا جہاں وہ سپاہی موجود تھا۔ عمران کے قدموں میں تیزی آگئی تھی اونچی نیچی گھاس اور جھاڑیوں کی وجہ سے وہ زیادہ تیز نہ دوڑ سکتا تھا ورنہ جھاڑیوں کی وجہ سے اس کی نشاندہی آسانی سے ہو جاتی لیکن بہرحال اس کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

"مجھے یقین ہے کہ میں نے دو افراد کو دیکھا ہے جو چٹانوں کے پیچھے سے نکلے تھے لیکن پھر وہاں کوئی حرکت نظر نہیں آئی"...... ایک آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور عمران نے قدم آہستہ کر لئے۔

"تمہیں وہم ہوا ہے ناجو...... اور پھر اس طرف کون آئے گا۔ ادھر کسی کے آنے کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو کوئی بھی آئے گا۔ راستے کی طرف سے ہی آئے گا"...... ایک اور آواز سنائی دی اور عمران جو رینگتا

ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ ایک چٹان کی اوٹ میں رک کر اس نے سر باہر نکالا اور اس کے ساتھ ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ سی تیر گئی......... اس نے بڑی سی چٹان کی اوٹ میں دو فوجیوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا وہ تھرموس میں سے چائے نکال کر اسے پینے اور باتیں کرنے میں مصروف تھے۔ ان کی مشین گنیں ان کے ساتھ پڑی ہوئی تھیں اور ان کی پشت عمران کی طرف تھی۔ عمران نے اپنی پشت پر لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا کر سائلینسر لگا ریوالور نکالا اور پھر اس کا رخ ان میں سے ایک کی طرف کر کے اس نے ٹریگر دبا دیا۔ کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک ایک فوجی کی گردن کو چھیدتی ہوئی نکل گئی اور وہ بغیر کوئی آواز نکالے دھڑام سے پہلو کے بل اس طرح گرا جیسے بیٹھے بیٹھے بے ہوش ہو کر گرا ہو۔

"کک کک کیا ہوا تمہیں"....... دوسرے نے حیران ہو کر کہا۔ اور دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا اس کے سر پر پہنچ گیا۔ عمران نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کے سر پر مارا اور وہ ہلکی سی چیخ مارتا ہوا نیچے گرا اور اس نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران کی لات چلی اور اس بار دھڑام سے وہ نیچے گر کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے چٹان کی اوٹ سے اپنے ساتھیوں کو چیک کرنا شروع کیا اور کچھ دیر بعد اس نے تنویر کی ایک جھلک دیکھ لی۔ عمران نے مڑ کر جلدی سے اس فوجی کی یونیفارم اتارنی شروع کر دی۔ اس نے جان بوجھ کر دوسرے فوجی کو ہلاک کیا تھا کیونکہ اس کا قد و قامت عمران

سے یکسر مختلف تھا جب کہ اس فوجی کا قد وقامت تقریباً اس سے ملتا جلتا تھا لیکن جسامت میں وہ اس سے ذرا فربہ تھا اس لئے عمران کو یقین تھا کہ اس کے جسم پر موجود چست سیاہ لباس کے اوپر یونیفارم بالکل فٹ آجائے گی اور پھر ہوا بھی ایسے ہی۔ یونیفارم اس کے جسم پر واقعی اب فٹ نظر آرہی تھی۔ عمران نے ٹوپی اٹھائی اور اسے سر پر پہن کر اس نے جلدی سے یونیفارم کی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی اور جیب میں موجود ایک کارڈ نکل آیا جس پر اس سپاہی کا نام، نمبر اور دوسرے ضروری کوائف درج تھے۔ کارڈ کے مطابق اس کا نام داس تھا۔ عمران نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی کا بٹن اور سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے بٹن کو تھوڑا سا دبایا تو ڈائل پر چھ کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگ گیا۔

"ہیلو ہیلو عمران کالنگ تنویر اوور"....... عمران نے گھڑی کو منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"یس تنویر اٹنڈنگ یو اوور"...... چند لمحوں بعد ہی تنویر کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے چوکی کی اوور"....... عمران نے پوچھا۔

"چوکی پر دو جیپیں اور سترہ اٹھارہ کے قریب فوجی نظر آرہے ہیں۔ دو بڑے بڑے پختہ کمرے ہیں اوور"........ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نعمانی کہاں ہے اوور"........ عمران نے پوچھا۔

"میرے ساتھ ہے اوور"........ تنویر نے جواب دیا۔

"تم دونوں وہیں رکو تھوڑی دیر بعد میں فوجی یونیفارم پہنے تمہارے بائیں طرف دو سو میٹر کی بلندی سے نیچے اتروں گا۔ نشانی کے طور پر میں گن کو نالی سے پکڑے رکھوں گا۔ میرا نام داس ہے۔ میں تم دونوں کو گن پوائنٹ پر چوکی کی طرف لے جاؤں گا۔ اور پھر جیسے ہی میں فائر کا لفظ کہوں تم دونوں نے وہاں موجود ہر شخص پر فائر کھول دینا ہے۔ سوائے بڑے افسر کے۔ اسے میں زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ سمجھ گئے ہو اوور"........ عمران نے کہا۔

"ہاں سمجھ گیا ہوں اوور"........ دوسری طرف سے تنویر نے جواب دیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ونڈ بٹن دبا کر واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جھک کر اس نے زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے فوجی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کے جسم میں حرکت پیدا ہوئی تو عمران نے اس کی مشین گن اٹھا کر اس کی نال اس کے سینے پر رکھ دی۔

"خبردار حرکت مت کرو ورنہ چھلنی کر دوں گا"....... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی سرد لہجے میں کہا۔

"تگ تگ کون ہو تم...... تم تو........" داس کے لہجے میں حیرت تھی۔

"میں نے تمہاری یونیفارم عارضی طور پر لی ہے لیکن اگر تم نے مجھ سے تعاون نہ کیا تو پھر میں تمہیں یہیں گولی مار کر ختم کر سکتا ہوں

ورنہ تھوڑی دیر بعد یہ یونیفارم تمہیں واپس مل جائے گی اور تم زندہ بھی رہو گے۔ بولو کیا کہتے ہو"...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"گگ گگ کیسا تعاون..... میں سمجھا نہیں"...... داس نے حیران ہو کر کہا۔

"تمہارا نام داس ہے ناں"...... عمران نے کہا۔

"ہاں میرا نام داس ہے"...... داس نے جواب دیا۔

"اور تمہارے ساتھی کا نام ناجو تھا۔ میں نے اسے ہلاک کر دیا ہے"...... عمران نے کہا اور داس کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔

"ہاں اس کا نام ناجو تھا"...... داس نے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے جواب دیا۔

"اس چوکی کا کیا نام اور نمبر ہے۔ اور یہاں کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"بھمبیر چوکی نمبر تین سو ایک۔ انچارج کا نام کیپٹن شرما ہے۔ تھرڈ بٹالین سے ہمارا تعلق ہے"...... داس نے جواب دیا۔

"بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں جانتے ہو"...... عمران نے کہا۔

"سنا ہے لیکن جانتا نہیں ہوں"...... داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے مشین گن ایک طرف ہٹاتے ہوئے کہا اور داس تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ اٹھتے ہوئے بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس نے بڑے ماہرانہ انداز میں

عمران پر چھلانگ لگا دی لیکن عمران تیزی سے ایک طرف ہٹا اور پھر جیسے ہی داس حملے کے زور کی وجہ سے دوڑتا ہوا آگے کی طرف بڑھنے لگا۔ عمران نے جیب سے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور اس سے پہلے کہ داس رک کر مڑتا ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کی کھوپڑی میں سوراخ کرتی چلی گئی اور وہ گھوم کر پہلو کے بل گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ کھوپڑی میں گولی لگنے کی وجہ سے اس کے منہ سے بس ہلکی سی چیخ نکل سکی تھی۔

"تم نے خود اپنی موت کا سامان کر لیا ہے داس ورنہ میں تو تمہیں اس بے بسی کے عالم میں گولی مارتے ہوئے ہچکچا رہا تھا۔ میرا خیال تھا کہ تمہیں باندھ کر یہاں سے چلا جاتا"...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوسرے فوجی کی مشین گن اٹھا کر اسے کاندھے سے لٹکایا اور اپنی والی مشین گن کو نال سے پکڑ کر وہ اونچی چٹان کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا جدھر تنویر اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"ادھر آ جاؤ عمران ادھر"...... نیچے ایک سائیڈ سے تنویر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی تنویر ایک چٹان کی اوٹ لے کر کھڑا ہو گیا عمران اس کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس سے ذرا فاصلے پر موجود نعمانی بھی اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔

"نعمانی میرے والا تھیلا تمہارے پاس ہے۔ اس میں سے میک اپ باکس نکالو۔ اب میں نے سکیم تبدیل کر دی ہے کیونکہ ہو سکتا

ہے کہ یہ لوگ تمہیں دیکھتے ہی فائر کھول دیں۔ اس لئے میں اب اکیلا سامنے جاؤں گا جب کہ تم دونوں میرے پیچھے چھپ کر آؤ گے۔ پھر جیسے ہی میری طرف سے فائر کی آواز سنائی دے تم نے بھی فائر کھول دینا ہے لیکن بس یہ خیال رکھنا کہ کہیں مجھے بھی ان کے حساب میں ڈال کر فائر نہ کر دینا"...... عمران نے کہا۔

"تمہیں تو سب سے پہلے گولی ماروں گا"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو...... شہید زندہ ہوتا ہے۔ اس لئے مجھے مار کر بھی تمہیں میدان صاف نہیں ملے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ عمران کی گہری بات کو سمجھ گیا تھا۔

"یہ لیجئے میک اپ باکس"...... نعمانی نے تھیلے میں سے ایک چھوٹا مگر جدید میک اپ باکس نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور عمران نے میک اپ باکس کھولا اور اپنے چہرے پر میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ باکس میں آئینہ نصب تھا اس لئے اسے میک اپ کرنے میں کوئی مشکل پیش نہ آئی اور دس منٹ بعد اس کا چہرہ بدل چکا تھا اور عمران نے مطمئن ہو کر باکس بند کر کے واپس نعمانی کو دیا اور ساتھ ہی مشین گن بھی۔

"محتاط رہنا ہو سکتا ہے ادھر ادھر بلندی پر اور بھی فوجی ہوں۔ پہلے بھی تم بال بال بچے ہو۔ ورنہ میں تو شہید رقیب کہتا تم اصل شہید بن چکے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا...... ٹھیک ہے...... میں مزید محتاط رہوں گا"...... تنویر نے کہا اور عمران ہاتھ میں مشین گن پکڑے تیزی سے چٹان کی اوٹ سے نکلا اور پھر چوکی کی طرف اترتا چلا گیا جو کافی نیچے گہرائی میں نظر آ رہی تھی۔ چوکی پر موجود فوجیوں نے مڑ کر اسے دیکھا اور پھر وہ دوبارہ گفتگو میں مصروف ہو گئے۔ اسی لمحے کمرے سے ایک مضبوط جسم کا نوجوان باہر آیا۔ اس کے کاندھے پر کیپٹن کے سٹار موجود تھے۔ وہ حیرت سے عمران کو اپنی طرف آتا دیکھ رہا تھا۔

"تم ڈیوٹی چھوڑ کر اس طرح کیوں بھاگے چلے آ رہے ہو داس"...... کیپٹن نے سخت لہجے میں کہا۔

"کیپٹن...... ادھر اوپر میں نے ایک کھائی میں لاش پڑی ہوئی دیکھی ہے جو آدھی سے زیادہ نچی ہوئی ہے۔ شاید درندوں نے اسے کھایا ہے۔ آیئے میرے ساتھ"...... عمران نے قریب جا کر داس کے لہجے میں اس طرح ہانپتے ہوئے کہا جیسے وہ تیزی سے دوڑنے کی وجہ سے ہانپ رہا ہو۔

"لاش...... کیا کہہ رہے ہو...... کہاں ہے لاش"...... کیپٹن نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی ارد گرد موجود فوجی بھی چونک پڑے۔

"میں دکھاتا ہوں"...... عمران نے تیزی سے مڑتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن بھی اس کے پیچھے مڑ گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی باقی سپاہی بھی تیزی سے ان کے پیچھے آنے لگے۔ عمران کی رفتار کافی تیز تھی۔ اس لئے

وہ کافی آگے نکل گیا اور پھر یکلخت وہ ایک چٹان کی اوٹ میں ہوا اور دوسرے لمحے اس نے مشین گن کا فائر کھول دیا ۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی ماحول ان کی چیخوں سے گونج اٹھا ۔ عمران کے فائر کھولتے ہی پیچھے سے تنویر اور نعمانی نے بھی فائر کھول دیا اور چند ہی لمحوں میں وہاں لاشیں ہی لاشیں نظر آنے لگیں ۔ عمران نے جان بوجھ کر کیپٹن کو گولی مارنے سے گریز کیا تھا اور کیپٹن نے بھی اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہی تیزی سے ایک پتھر کی اوٹ لے لی تھی ۔ دوسرے فوجیوں نے بھی دوڑ کر اوٹ لینے کی کوشش کی تھی لیکن عقبی طرف سے ہونے والے فائر نے انہیں موت کے منہ میں پہنچا دیا تھا ۔

" کیپٹن شرما اپنی گن پھینک کر ہاتھ اٹھا لو ۔ تم اس وقت دو مشین گنوں کی زد میں ہو "...... عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے کیپٹن شرما اٹھ کر کھڑا ہو گیا ۔ اس نے تیزی سے اپنا ریوالور ایک طرف پھینک دیا تھا ۔ اور دونوں ہاتھ سر پر رکھ لئے تھے چونکہ وہ فوجی تھا اس لئے اس کی تربیت ہی اسی انداز میں کی گئی تھی کہ جب مواقع ختم ہو جائیں تو فوجی کو اپنی جان بچا کر قیدی بن جانا چاہئے ۔ اس طرح مزید مواقع مل سکتے ہیں ورنہ مرنے کی صورت میں ظاہر ہے مزید کسی موقع کا کوئی تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے کیپٹن شرما نے بھی اصول کے تحت ہاتھ اٹھا دیئے تھے ۔

" واپس چوکی کی طرف چلو "...... عمران نے اوٹ میں سے ہی کہا اور کیپٹن شرما اسی طرح سر پر ہاتھ رکھے واپس مڑا اور نیچے چوکی کی طرف

جانے لگا ۔ عمران بھی اب اوٹ سے نکلا اور مشین گن ہاتھ میں پکڑے اس کے پیچھے چلتا ہوا چوکی کی طرف جانے لگا ۔ اسی لمحے چوکی کی طرف سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور عمران چونک پڑا ۔ مگر یہ آوازیں چند لمحوں میں ہی ختم ہو گئیں ۔

" آجاؤ چوکی خالی ہے "...... نیچے سے نعمانی کی آواز سنائی دی اور عمران مسکراتا ہوا کیپٹن شرما کو لئے چوکی میں پہنچ گیا ۔ وہاں ایک اوٹ میں دو سپاہیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں ۔ عمران کے کہنے پر تنویر نے کیپٹن شرما کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھ دیئے ۔

" تم اب جا کر باقی ساتھیوں کو لے آؤ "...... عمران نے نعمانی کا نام لئے بغیر کہا اور نعمانی سر ہلاتا ہوا تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا ۔

" میں باہر کا خیال رکھتا ہوں "...... تنویر نے از خود کہا اور وہ بھی باہر نکل گیا ۔ کیپٹن شرما کے ہاتھ اس کے عقب میں باندھنے کے بعد اسے ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا تھا ۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا اور آنکھوں میں شدید الجھن کے تاثرات تھے ۔

" تم کون ہو ...... حریت پسند تو نہیں لگتے "...... کیپٹن شرما نے تنویر کے باہر جاتے ہی عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" میرا نام داس ہے کیپٹن "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" تم نے واقعی شاندار میک اپ کیا ہے کہ میں اتنے قریب سے بھی نہ پہچان سکا اور اب بھی تمہارے ساتھیوں اور تمہاری اس کارروائی کی وجہ سے میں نے پہچانا ہے کہ تم داس نہیں ہو سکتے ۔ لیکن

تمہارا میک اپ کا انداز، تمہاری فائرنگ کا انداز اور تمہارے ساتھیوں کے چہرے یہ سب کچھ بتا رہا ہے کہ تم بہرحال حریت پسند نہیں ہو ۔ پھر تم کون ہو اور تم نے اس قدر قتل وغارت کا مظاہرہ کیوں کیا ہے "...... کیپٹن شرما نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" اس کا مطلب ہے کہ تم خاصے ذہین نوجوان ہو ۔ اور میں ذہانت کی قدر کرتا ہوں ۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں نے تمہیں جان بوجھ کر زندہ رہنے کا موقع دیا ہے ورنہ ظاہر ہے پہلی گولی تمہارے سینے پر ہی پڑتی ۔ مجھے تم سے صرف اتنا پوچھنا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے ۔ اگر تم بتا دو گے تو ہم صرف یہاں سے تمہاری جیپیں لے کر چلے جائیں گے ۔ تم بعد میں اپنے ہاتھ چھڑوا کر اپنی زندگی بچا سکتے ہو ۔ ورنہ دوسری صورت میں ہم خود اسے تلاش کر لیں گے اور یہاں موجود لاشوں میں تمہاری لاش کا بھی اضافہ ہو جائے گا "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" تمہیں بلیک ہاؤنڈز سے کیا دشمنی ہے "...... کیپٹن شرما نے جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا ۔ وہ اس ماحول میں جس انداز میں باتیں کر رہا تھا ۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ خاصے مضبوط اعصاب کا مالک ہے ۔

" تم نے کیسے سمجھ لیا کہ مجھے ان سے دشمنی ہے "...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے کیپٹن شرما کے اس سوال پر حیرت ہو رہی ہو اور اس کے اس انداز کا ردعمل کیپٹن شرما پر بالکل اس کی توقع

کے عین مطابق ہوا تھا۔

" کیا ...... کیا مطلب تم ان کے دشمن نہیں ہو ...... پھر تم پوچھنا یہ قتل وغارت یہ سب کچھ ...... " کیپٹن شرما نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" تم صرف عام سے فوجی ہو کیپٹن شرما ۔ تمہیں ان گہری باتوں کا علم نہیں ہو سکتا ۔ بہرحال میں مختصر طور پر بتا دیتا ہوں ۔ میرے سیکشن کا تعلق بھی بلیک ہاؤنڈز کی طرح کافرستان کی ایک اور تنظیم آل رائٹ سے ہے ۔ کچھ لوگ بلیک ہاؤنڈز کے خلاف خفیہ کام کر رہے ہیں ۔ انہیں سامنے لانے کے لئے ہمیں یہ لائحہ عمل اختیار کرنا پڑا ہے ۔ اب وہ ہمیں بلیک ہاؤنڈز کا دشمن تصور کریں گے اور پھر ہمارے ساتھ مل جائیں گے اس کے بعد کیا ہو گا اتنا تو تم بہرحال سمجھ ہی سکتے ہو"...... عمران نے جواب دیا۔

" سوری مجھے تمہاری اس بات سے ہرگز اتفاق نہیں ہے ۔ کوئی حکومت صرف چند لوگوں کو سامنے لانے کے لئے اپنے فوجی نہیں مروا سکتی ۔ تم غلط بیانی کر رہے ہو "...... کیپٹن شرما نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" جہاں پورا ملک داؤ پر لگ جائے کیپٹن شرما وہاں چند قربانیاں دینی ہی پڑتی ہیں اور پھر فوجی ملک کے مفاد کے لئے قربانی دینے کے لئے ہی تیار کیے جاتے ہیں ۔ بہرحال تم اب میرے سوال کا جواب دو ۔ اب تک بہت باتیں ہو چکی ہیں ۔ میں کوشش کر رہا ہوں کہ کافرستان کا

ایک افسر بچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"سوری مسٹر...... مجھے ہی کیا شاید ہمارے کمانڈر انچیف کو بھی بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کا علم نہ ہوگا۔ ہم نے بھی صرف ان کا نام سنا ہوا ہے"...... کیپٹن شرما نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کے تمہاری مرضی اب میں کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے اطمینان سے مشین گن ایک طرف رکھی اور جیب سے مشین پسٹل نکال کر اس نے اس کی نال کیپٹن شرما کی گردن پر رکھ دی۔

"میں درست کہہ رہا ہوں تم یقین کرو میں درست کہہ رہا ہوں"...... کیپٹن شرما نے اس بار گھبرائے ہوئے اور بے چین سے لہجے میں کہا۔

"صرف تین تک گنوں گا"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"ایک...... دو......" عمران نے گنتی شروع کر دی۔

"رک جاؤ رک جاؤ جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ بتا دیتا ہوں"...... کیپٹن شرما نے خوف بھری چیختی ہوئی آواز میں کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ میں تین کہہ دوں گا اور اس کے ساتھ ہی......" عمران نے خشک لہجے میں کہا۔

"میں نے صرف اتنا سنا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر راہولی میں ہے اور اس کا سربراہ کوئی مینن نام کا آدمی ہے۔ اور بس...... اس سے زیادہ مجھے نہیں معلوم"...... کیپٹن شرما نے کہا۔

"راہولی میں کس جگہ۔ راہولی تو بہت بڑا شہر ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ خفیہ گروپ ہے۔ ظاہر ہے خفیہ ہی اڈہ ہوگا۔ اب وہاں بورڈ لگا کر تو بیٹھنے سے رہے"...... کیپٹن شرما نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اور عمران مسکرا دیا۔

"اوہ۔ کے تمہاری جھلاہٹ بتا رہی ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ اس لئے اب صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں اگر یہاں ایمرجنسی ہیلی کاپٹر کی ضرورت پڑے تو تم کون سے اڈے سے منگواؤ گے"...... عمران نے پوچھا۔

"تھری تھری ون اڈے سے ٹرانسمیٹر کال پر وہ فوراً پہنچ جائے گا"...... کیپٹن شرما نے کہا۔

"فریکونسی بتاؤ میں تمہاری بات کراتا ہوں"...... عمران نے ایک طرف ہٹ کر مشین پسٹل جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور کیپٹن شرما کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی اور عمران اس چمک کو دیکھ کر دھیرے سے مسکرا دیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ کیپٹن شرما کی آنکھوں میں یہ چمک کیوں ابھری ہے۔ کیپٹن شرما فوجی انداز میں سوچ رہا تھا کہ مخصوص کوڈ کے ساتھ وہ اڈے کو یہاں کے بارے میں خطرے کا لفظ پہنچا دے گا۔ اس طرح اسے فوری امداد مل سکتی ہے۔

"میں بتاتا ہوں تم میری بات کراؤ میں ابھی ہیلی کاپٹر منگوا لوں گا"...... کیپٹن شرما نے بے چین سے لہجے میں کہا اور عمران نے مڑ کر ایک الماری میں رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اسے ایک میز پر رکھ دیا۔

کیپٹن شرما نے فریکونسی بتائی تو عمران نے اس پر فریکونسی ایڈج کرنی شروع کر دی۔

"کوڈ کیا طے ہیں۔ مجھے پہلے بتادو تاکہ میں چیک کر سکوں کہ کوئی غلط بات تو نہ کرو گے"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شرما جلدی سے کوڈ بتا دیئے۔ ظاہر ہے وہ تو دل سے چاہتا تھا کہ عمران کی بات اڈے سے کرا دے اور عمران نے مسکراتے ہوئے ا طرف موجود ایک کپڑا اٹھایا اور پھر اس نے کیپٹن شرما کے جبڑے اور کپڑا اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ کیپٹن شرما کے چہرے اور آنک میں شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ شاید اسے عمران کی خلاف توقع حرکت پر حیرت ہو رہی تھی۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آن کیا اور کیپٹن شرما کی آواز میں کال شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن شرما فرام پوسٹ نمبر تھری زیرو ون۔ بھمبر پو کالنگ اوور"...... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس کیپٹن میں کمانڈر ایئر پوسٹ بول رہا ہوں کوڈ اوور"... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور عمران جواب میں کیپٹن شرما کے بتائے ہوئے کوڈ دوہرا دیئے۔

"او۔ کے...... کیوں کال کی ہے اوور"...... اس بار دو طرف سے بولنے والے کا لہجہ بھی نارمل تھا۔

"ہمیں ایک اہم مشن پر فوری طور پر راہولی چھاؤنی پہنچنا ہے

ساتھیوں کے ساتھ ٹاپ سیکرٹ ایمرجنسی مشن ہیلی کاپٹر بھجوا دو اور ساتھ ہی راستے کی ایئر پوسٹس کو اطلاع بھی۔ اور سنو ہم نے فوری طور پر واپس بھی آنا ہے۔ اس لئے پائلٹ کو بریف کر دینا اوور"...... عمران نے کہا۔

"او۔ کے میں بھجوا دیتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے تنویر اندر داخل ہوا۔

"ساتھی آرہے ہیں"...... اس نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہیں فوراً اوٹ لینے کے لئے کہو اور تم بھی باہر جا کر اوٹ لے لو ہیلی کاپٹر یہاں پہنچنے والا ہے۔ ہم نے فوری طور پر اس پر قبضہ کرنا ہے لیکن پائلٹ کو زندہ ہاتھ آنا چاہیے"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔ عمران بھی اس کے پیچھے چیک پوسٹ سے باہر آگیا۔ تنویر نے چیخ چیخ کر اوپر بلندی سے آنے والے ساتھیوں کو اوٹ میں ہونے کی ہدایت دینی شروع کر دی اور تھوڑی لمحوں میں وہ سب تیزی سے اوٹ میں ہو کر نظروں سے غائب ہو گئے۔

"پائلٹ کو لاشیں نظر نہ آجائیں۔ انہیں ہٹانے کا تو مجھے خیال ہی نہیں آیا ورنہ کال سے پہلے میں انہیں ہٹا لیتا"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ واقعی بلندی پر ہونے کی وجہ سے اسے لاشیں صاف دکھائی

دیں گی۔ تم فوراً اسے دوبارہ کال کرو"....... تنویر نے بے چینی میں کہا۔

"اب موقع نہیں ہے۔ وہ وہاں سے چل پڑا ہوگا"....... عمران نے کہا۔ اور تنویر سر ہلا کر رہ گیا اور پھر واقعی پانچ منٹ بعد انہیں ایک ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا آتا دکھائی دیا۔ عمران اور تنویر تیزی سے اوٹ میں ہو گئے ہیلی کاپٹر قریب آیا تو ایک جھٹکا کھا کر وہ تیزی سے اس طرف کو بڑھا جہاں ڈھلوان پر فوجیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ ہیلی کاپٹر تیزی سے مڑا اور پھر اس نے ایک چکر چوکی کے اوپر اور اس کے ارد گرد لگایا اور اس کے بعد وہ تیزی سے چوکی کے عقبی طرف قدرے بلندی پر اتر گیا اور عمران مسکرا دیا اسے بس صرف ایک خدشہ تھا کہ پائلٹ کہیں لاشیں دیکھ کر واپس نہ چلا جائے لیکن پائلٹ شاید تجسس کے ہاتھوں مجبور ہو کر نیچے اتر آیا تھا۔ اس نے اپنے طور پر تسلی کی تھی کہ پہلے چکر لگا کر ماحول کا جائزہ لیا تھا۔ اور پھر وہاں کسی قسم کی کوئی حرکت نہ دیکھنے کے باوجود اس نے احتیاطاً ہیلی کاپٹر بلندی پر کچھ فاصلے پر اتارا تھا۔ عمران کو یہ بھی معلوم تھا کہ جب تک وہ صورت حال معلوم نہ کرے گا۔ اڈے کو ٹرانسمیٹر کال بھی نہ کرے گا اس لئے یہ مطمئن تھا اور پھر ہیلی کاپٹر سے پائلٹ نیچے اترا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور وہ بڑے چوکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھتا ہوا آہستہ آہستہ نیچے اترتا چلا گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ چوکی کے قریب پہنچ گیا۔ عمران اور تنویر ذرا ہٹ کر چھپے ہوئے تھے۔ کچھ دیر پائلٹ

رہا پھر آہستہ سے وہ اس کمرے کی طرف بڑھا جس میں شرما موجود تھا۔ تنویر نے اٹھنے کی کوشش کی مگر عمران نے اس کا ہاتھ دبا کر اسے روک دیا۔ پائلٹ آہستہ آہستہ آگے بڑھا اور پھر اس نے ایک نظر کھلے دروازے سے اندر جھانکا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اندر داخل ہو گیا اور عمران مسکراتا ہوا اوٹ سے نکلا اور پنجوں کے بل دوڑتا ہوا دروازے کی طرف بڑھا۔ اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اندر داخل ہو گیا پائلٹ کرسی پر بندھے کیپٹن شرما کے منہ سے رومال باہر نکال رہا تھا۔

"خبردار۔ ہاتھ اٹھا لو"....... عمران نے اس کی پشت پر پہنچ کر کہا۔ پائلٹ بجلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ عمران کا بازو گھوما اور پائلٹ چیختا ہوا اچھل کر دو فٹ پیچھے جا گرا۔ اسی لمحے تنویر نے ہاتھ میں موجود مشین گن کی نال آگے بڑھ کر اس کے سینے پر رکھ دی۔ اور پائلٹ کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس کی آنکھیں پھٹ گئی تھیں۔

"کک کک کون ہو تم"....... اس نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ اور اسے اٹھنے دو"....... عمران نے کہا اور تنویر دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مسٹر"....... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ عمران پہلے ہی دیکھ چکا تھا کہ پائلٹ کا ریوالور سائیڈ میز پر پڑا ہوا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا، اور پائلٹ تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا

"اجیت ...... میرا نام اجیت ہے"...... پائلٹ نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کے ہاتھ عقب میں باندھ دو اور اگر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گولی سے اڑا دینا"۔ عمران نے تنویر سے کہا۔ وہ مسلسل بغیر نام لئے تنویر کو ہدایات دے رہا تھا۔ اور تنویر نے چند لمحوں میں ہی عمران کی ہدایت پر عمل کر دیا۔ اجیت نے کوئی مزاحمت ہی نہ کی تھی۔

"اب جا کر ساتھیوں کو لے آؤ"...... عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

مسٹر اجیت...... کیپٹن شرما نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اگر تم بھی اس کی طرح زندہ رہنا چاہتے ہو تو تمہیں بھی ہمارے ساتھ تعاون کرنا ہوگا ورنہ تم بکھری ہوئی لاشیں پہلے ہی دیکھ چکے ہو۔ ان میں تمہاری لاش کا بھی اضافہ ہو جائے گا...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"کک کک کس قسم کا تعاون اور کون ہو تم"...... اجیت نے چونک کر کہا۔

"تمہارے ہیلی کاپٹر میں اس سارے علاقے کا ائیر روٹ موجود ہوگا"...... عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے...... موجود ہے ہر ائیر کرافٹ میں ہوتا ہے"...... اجیت نے جواب دیا۔

"راہولی تک راستے میں کتنی ائیر چیک پوسٹس ہیں"...... عمران نے پوچھا

"دس"...... اجیت نے جواب دیا۔

"کیا کوڈ طے ہوا ہے...... راستے کے لئے"...... عمران نے خشک لہجے میں پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تم کون ہو"...... اجیت نے کہا۔ اور اسی لمحے تنویر اور باقی ساتھی کمرے میں داخل ہوئے۔

"تنویر اجیت صاحب سوال کا جواب نہیں دے رہے۔ اس لئے میرا خیال ہے ان کی دو چار ہڈیاں توڑ دینی چاہیں"...... عمران نے خشک لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ابھی لو۔ یہ تو معمولی بات ہے"...... تنویر نے سادہ سے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی۔ کمرہ اجیت کی چیخ سے گونج اٹھا تنویر کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا اور اجیت جس کرسی پر بیٹھا ہوا تھا اس سمیت اچھل کر نیچے زمین پر جا گرا۔ اور نیچے گر کر وہ لڑکھ کر ایک طرف گیا ہی تھا کہ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور بھرپور ضرب اجیت کی پسلیوں پر پڑی۔ اور اجیت کی کربناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ تنویر کسی مشین کی طرح مسلسل ضربیں لگائے چلا جا رہا تھا۔

"بتاتا ہوں بتاتا ہوں مت مارو مت مارو"...... یکلخت اجیت نے کربناک آواز میں چیختے ہوئے کہا۔ اور عمران کے اشارے پر تنویر پیچھے

ہٹ گیا۔

"اسے اٹھا کر دوبارہ کرسی پر بٹھا دو"....... عمران نے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھا کر ایک اور کرسی پر اس طرح پھینک دیا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی غیر ضروری بوجھ ہو...... اجیت کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑا ہوا تھا۔

"بتاؤ"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"ایئر ریکو"....... اجیت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم تعاون نہیں کر رہے..... میں نے تم سے یہ بات صرف اس لئے پوچھی تھی تا کہ تمہارے جواب سے اندازہ ہو سکے کہ تم تعاون کر رہے ہو یا نہیں۔ اب میں بتاتا ہوں کہ کیا کوڈ تمہارے کمانڈر نے دوسری چیک پوسٹس تک پہنچایا ہے" ٹاپ ایمر جنسی"...... کیوں میں درست کہہ رہا ہوں....." عمران نے کہا تو اجیت کے بگڑے ہوئے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"تمہیں۔ تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ تم تو وہاں موجود ہی نہ تھے

.... اجیت نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"مجھے یہاں رہ کر بھی معلوم ہے کہ وہاں کیا کیا بات ہوئی ہے۔ تم اسے چھوڑو۔ بہرحال اب ایک موقع اور دے دیتا ہوں۔ ورنہ بچہ عبرت ناک موت مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ........ یہ بتاؤ کہ راستے میں تمہارا پائلٹ کوڈ کیا ہوگا۔ سوچ لو اگر اس بار غلط بتایا تو".......

عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹی فور....... پائلٹ کوڈ ٹی فور ہے"....... اجیت نے جلدی سے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس بار تم نے سچ بتایا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیپٹن شرما اور اجیت دونوں کی یونیفارمز اتار لو۔ اور باہر جا کر اپنے سائز کی ان لاشوں سے بھی یونیفارم اتار لو۔ جو زیادہ خون آلودہ نہ ہو........ جلدی کرو........ اب ہمیں فوری یہاں سے روانہ ہونا ہے"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تنویر اور نعمانی شرما اور اجیت کی طرف بڑھے جب کہ باقی ساتھی تیزی سے باہر کو مڑ گئے

یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ادھر نہ آئیں۔ انہیں ادھر ہی آنا چاہیے تھا" .... منوہر نے انتہائی بے چین سے لہجے میں اپنے ساتھی ماترم سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا خیال ہے باس وہ کسی اور طرف نکل گئے ہیں۔ ہمیں کسی ہیلی کاپٹر پر پورے علاقے کا راؤنڈ کرنا چاہیے" .... ماترم نے کہا۔

"اوہ ہاں واقعی یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے کی بجائے ہمیں ہیلی کاپٹر حاصل کر کے انہیں چیک کرنا چاہیے" .... منوہر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو سیکشن چیف بلیک ہاؤنڈز کالنگ ایئر پوسٹ اوور" .... منوہر نے انتہائی بارعب لہجے میں کہا۔

"یس ایئر پوسٹ ون ون اٹنڈنگ یو اوور" .... چند لمحوں بعد

ایک آواز سنائی دی۔

"پوسٹ کمانڈر سے بات کراؤ اوور" .... منوہر نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس پوسٹ کمانڈر ہی بول رہا ہوں اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سپیشل کارڈ ہولڈر ون اوور" .... منوہر نے کہا۔

"اوہ یس سر حکم کیجئے جناب اوور" .... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ اس بار انتہائی مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"ایک ہیلی کاپٹر شوگا پہاڑی پر بھجوا دو فوراً ہم نے چند دشمنوں کو ٹریس کرنا ہے جلدی بھجوا دو اوور" .... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر اوور" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور منوہر نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر اس نے جیب سے چھوٹا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو چیف سیکشن فور کالنگ اوور" .... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ساگر اٹنڈنگ باس اوور" .... آلے میں سے آواز نکلی۔

"ساگر ہوشیار رہنا۔ میں اور ماترم فوجی ہیلی کاپٹر پر علاقے کے راؤنڈ کے لئے جا رہے ہیں۔ اگر یہ لوگ چیک ہو جائیں تو سپیشل ٹرانسمیٹر پر فوری اطلاع دینا اوور" .... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس اوور" .... دوسری طرف سے ساگر نے جواب دیتے

ہوئے کہا اور منوہر نے اوور اینڈ آل کہہ کر سپیشل ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال لیا اور پھر کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ماترم خاموشی سے اس کے پیچھے آیا۔ یہ پہاڑی ڈھلوان پر بنا ہوا ایک چھوٹا سا کچا مکان تھا جس کی چھت پر جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں وہ دونوں اس مکان سے نکل کر ایک اونچی چٹان پر کھڑے ہو گئے۔ اور تھوڑی دیر بعد ایک فوجی ہیلی کاپٹر انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا اور منوہر نے ہاتھ اٹھا کر فضا میں لہرانا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان سے تھوڑے فاصلے پر ایک چٹان پر اتر گیا۔ اور منوہر اور ماترم دونوں اس کی طرف بڑھتے۔ لگے

"کیا نام ہے تمہارا"...... منوہر نے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوتے ہی پائلٹ سے پوچھا۔

"پرشاد جناب"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے درسام پہاڑی کے درے اور اس کے اردگرد علاقے کا راؤنڈ کرنا ہے۔ ہمیں چند دشمنوں کی تلاش ہے۔ لیکن تم ہیلی کاپٹر فائرنگ رینج سے اوپر ہی رکھو گے"...... منوہر نے پائلٹ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... پائلٹ نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر اس جگہ پہنچ گیا جہاں منوہر کے ساتھیوں کی لاشیں موجود تھیں۔ منوہر آنکھوں پر دوربین جمائے مسلسل نیچے چیک کر رہا تھا کہ اچانک دور سے ایک ہیلی کاپٹر آتا دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ لیکن جب ہیلی کاپٹر

نزدیک آیا تو اس نے ایک بار پھر نیچے دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ یہ فوجی ہیلی کاپٹر تھا اور دوربین سے اس نے اس کے اندر موجود فوجیوں کو دیکھ لیا تھا۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ان کے قریب سے گزرا اور آگے بڑھتا چلا گیا۔

"سر...... اب کس طرف جانا ہے"...... پائلٹ نے منوہر نے پوچھا۔

"لمبا راؤنڈ لیتے ہوئے چلو"...... منوہر نے کہا اور پائلٹ نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑنا شروع کر دیا۔

"کمال ہے...... یہ کیسی چوکی ہے یہاں تو ایک بھی آدمی نظر نہیں آ رہا"...... نیچے دیکھتے ہوئے منوہر نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے اوہ روکو...... روکو...... میں نے ایک لاش دیکھی ہے...... روکو ہیلی کاپٹر کو اور واپس دائیں ہاتھ پر موڑ کر لے چلو"...... منوہر نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پائلٹ نے رخ موڑا اور آہستہ رفتار سے ہیلی کاپٹر کو اڑاتا ہوا واپس لے آیا۔

"ہاں واقعی یہ لاش ہے جو گہرائی میں اوندھے منہ پڑی ہے۔ یہاں کوئی خاص واقع ہوا ہے۔ ہیلی کاپٹر کو اس چوکی کے قریب اتار دو۔ تاکہ صورت حال کو اچھی طرح چیک کیا جا سکے"...... منوہر نے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو چوکی کے قریب اتار دیا۔ منوہر اور ماترم دونوں نیچے اترے اور دوڑتے ہوئے چوکی کے کمروں کی طرف بڑھتے

چلے گئے۔ کمرے کے اندر خون موجود تھا لیکن لاش کوئی نہ تھی۔ منوہر نے ماترم کو ارد گرد کا علاقہ چیک کرنے کے لئے کہا اور خود وہ کمروں کا اندرونی جائزہ لینے میں مصروف ہو گیا۔

"باس ادھر بائیں طرف کھائیوں میں دس بارہ فوجیوں کی لاشیں ہیں، اور ان میں سے کسی کے جسم پر یونیفارمز موجود نہیں ہیں"...... ماترم نے تھوڑی دیر بعد آکر رپورٹ دی اور منوہر اس کے ساتھ چلتا ہوا ادھر کو بڑھ گیا جدھر ماترم نے یہ لاشیں دیکھی تھیں۔

"اوہ...... اس کا مطلب ہے کہ چوکی پر کسی نے حملہ کر کے تمام سپاہیوں کو مار دیا ہے اور ان کی یونیفارمز اتار لی ہیں"...... منوہر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اچانک اس کے ذہن میں وہ ہیلی کاپٹر ابھرا جو ان کے قریب سے گزرا تھا۔

"اوہ...... اوہ یہ یقیناً ان پاکیشیائیوں کا کام ہو سکتا ہے وہ لوگ ادھر چلگام کی طرف آنے کی بجائے ادھر آئے اور یہاں انہوں نے فوجیوں کو ہلاک کیا اور ان کی یونیفارمز اور ہیلی کاپٹر لے کر روانہ ہو گئے کیونکہ جیپیں یہاں ویسے ہی کھڑی ہیں"...... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"مگر باس ان چوکیوں پر ہیلی کاپٹر موجود نہیں ہوتے۔ ہیلی کاپٹر صرف ایئر چیک پوسٹس کے پاس ہوتے ہیں"...... ماترم نے جواب دیا۔

"ہو سکتا ہے، ایسی ہی واردات کسی قریبی ایئر چیک پوسٹ پر کی

گئی ہو"...... منوہر نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ گیا۔

"یہاں قریبی ایئر چیک پوسٹ کون سی ہو سکتی ہے"...... منوہر نے پائلٹ سے پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر تقریباً بارہ کلو میٹر دور ایک ایئر چیک پوسٹ ہے جناب"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہاں چلو فوراً"...... منوہر نے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایئر چیک پوسٹ کے قریب پہنچ گئے۔ چیک پوسٹ سے ٹرانسمیٹر پر پائلٹ کے بارے میں پوچھا گیا اور جب پائلٹ نے اپنی شناخت کرائی اور بلیک ہاؤنڈز کے افسران کے بارے میں بتایا تو اسے چیک پوسٹ پر اترنے کی اجازت دے دی گئی۔ چیک پوسٹ کافی بلندی پر تھی۔ ایک مسطح چٹان پر جیسے ہی ہیلی کاپٹر اترا، منوہر اور ماترم تیزی سے نیچے اترے۔ وہاں دو فوجی افسران استقبال کے لئے موجود تھے۔

"کمانڈر ایئر پوسٹ بچن اور یہ سب کمانڈر نیرتھ رام ہیں"...... ایک فوجی افسر نے اپنا اور اپنے ساتھی کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی چیک پوسٹ پر کتنے ہیلی کاپٹر ہیں"...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایک ہی ہیلی کاپٹر ہوتا ہے جناب اور ہماری چیک پوسٹ کا ہیلی کاپٹر تاپ ایمرجنسی مشن پر راہو لی گیا ہوا ہے"...... کمانڈر بچن نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب گیا ہے"...... منوہر نے چیک پوسٹ کے اندرونی کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"آدھے گھنٹے سے زیادہ ہو گیا ہو گا جناب"...... کمانڈر بچن نے جواب دیا۔

"کون گیا ہے اس پر"...... منوہر نے پوچھا۔

"چوکی نمبر تین سو ایک کے لوگ گئے ہیں...... کیپٹن شرما کی کال تھی، چنانچہ میں نے ہیلی کاپٹر وہاں بھجوا دیا...... کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"...... کمانڈر بچن نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تین سو ایک وہی چوکی ہے جو یہاں سے چار کلو میٹر بائیں طرف ہے"...... منوہر نے پوچھا۔

"یس سر...... وہی ہے مگر......" بچن نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا

"کیا آپ نے تصدیق کی تھی کہ جو لوگ ہیلی کاپٹر کے لئے کال کر رہے ہیں وہ اصل ہیں"...... منوہر کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا۔

"اصل...... کیا مطلب...... باقاعدہ طے شدہ کوڈ پاس ہونے کے بعد ہیلی کاپٹر بھیجا گیا ہے جناب"...... کمانڈر بچن نے جواب دیا۔

"کمانڈر صاحب چوکی پر موجود تمام فوجی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی لاشیں وہاں پڑی ہوئی ہیں۔ ان میں سے چند کی یونیفارمز بھی اتار لی گئی ہیں ہمیں درسام پہاڑی درے کے قریب ایک ہیلی کاپٹر گزرتا ہوا دکھائی دیا ہے مجھے یقین ہے کہ اس میں موجود فوجی دشمن

ایجنٹ ہیں"...... منوہر نے کہا۔

"دشمن ایجنٹ آپ کا مطلب حریت پسندوں سے ہے"...... کمانڈر بچن نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"نہیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور حریت پسندوں کی امداد کے لئے یہاں آئے ہیں۔ بلیک ہاؤنڈز کو ان کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی چنانچہ ہم نے درہ درسام پر ان کے گرد گھیرا ڈالا۔ لیکن وہ ہمارے چند ساتھیوں کو ہلاک کر کے فرار ہو گئے۔ ہم یہ سمجھے کہ وہ وہاں سے نکل کر لازماً بستی چلگام پہنچیں گے۔ چنانچہ ہم نے بستی چلگام کے گرد مورچے سنبھال لئے، لیکن وہ ادھر آنے کی بجائے ادھر چوکی کی طرف آئے اور یہاں سے ہیلی کاپٹر لے کر وہ راہولی گئے ہیں"...... منوہر نے کہا اور پھر راہولی کا نام اس کی زبان پر آتے ہی وہ اس بری طرح چونکا جیسے کسی نے اس کے جسم پر کوڑا مار دیا ہو۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر راہولی میں ہی ہے اور ان ایجنٹوں کا راہولی جانا ظاہر کر رہا تھا کہ وہ لوگ دراصل بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کرنا چاہتے ہیں۔

"سر...... اگر ایسی بات ہے تو میں ٹرانسمیٹر پر پائلٹ سے بات کر لیتا ہوں۔ ابھی تصدیق ہو جائے گی کہ کون لوگ ہیلی کاپٹر پر سوار ہیں"...... کمانڈر بچن نے کہا۔

"اوہ اوہ ہاں واقعی بات کرو جلدی کرو"...... منوہر نے کہا اور کمانڈر بچن نے جلدی سے ایک الماری میں موجود بڑے سے ٹرانسمیٹر پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس

نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا اور کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر بچن کالنگ اوور"...... کمانڈر بچن نے کہا۔

"یس پائلٹ اجیت اٹنڈنگ یو اوور"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور کمانڈر بچن کا ستا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا کیونکہ وہ اجیت کی آواز اور لہجہ اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"تمہارا پائلٹ کوڈ نمبر اوور"...... کمانڈر بچن نے مزید تسلی کے لئے پوچھا اور دوسری طرف سے پائلٹ کوڈ نمبر بتا دیا گیا۔

"یہ اصل آدمی ہے جناب...... میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... کمانڈر بچن نے منوہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود بات کرتا ہوں بٹن دباؤ"...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور کمانڈر بچن نے سر ہلاتے ہوئے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو پائلٹ اجیت...... میں بلیک ہاؤنڈز سیکشن فور کا چیف بول رہا ہوں۔ تمہارے ہیلی کاپٹر میں کون سوار ہے اوور"...... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سر فوجی سوار ہیں۔ کیپٹن شرما اور ان کے ساتھی اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے انہیں کہاں سے پک کیا ہے اوور"۔ منوہر نے پوچھا۔

"چوکی سے جناب اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ہیلو کیپٹن شرما مجھ سے براہ راست بات کرو اوور"...... منوہر نے کہا۔

"یس کیپٹن شرما اٹنڈنگ یو اوور"...... دوسری طرف سے ایک اور آواز سنائی دی اور منوہر نے ساتھ کھڑے کمانڈر بچن کی طرف دیکھا

"یہ کیپٹن شرما کی آواز ہے جناب میں اچھی طرح پہچانتا ہوں"...... کمانڈر بچن نے اس کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شرما آپ کس وقت چوکی سے روانہ ہوئے ہیں اوور"...... منوہر نے پوچھا۔

"نصف گھنٹہ ہوا ہو گا کیوں اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ فوراً واپس چوکی پر پہنچیں فوراً، ورنہ آپ کے خلاف کورٹ مارشل کیا جائے گا اوور"...... منوہر نے چیختے ہوئے کہا۔ کیونکہ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر میں پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ اس کو اچھی طرح اندازہ تھا کہ اس نے لاشوں کو جس حالت میں دیکھا ہے۔ انہیں مرے ہوئے کم از کم ایک گھنٹہ ضرور ہو چکا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوئے ہیں اس وقت چوکی پر موجود سپاہیوں کو پہلے ہی ہلاک کر دیا گیا تھا۔

"سوری جناب یہ ٹاپ ایمرجنسی مشن ہے۔ اسے کمانڈر انچیف بھی نہیں روک سکتے اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اوہ اوہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں انہیں ہر قیمت پر روکنا ہو گا۔ ہر

قیمت پر"...... منوہر نے چہکتے ہوئے کہا۔

"جناب اگر آپ تحریری حکم دے دیں تو میں راستے میں ایئر چیک پوسٹس کے کمانڈر سے رابطہ کر کے انہیں احکامات دے دیتا ہوں وہ انہیں روک لیں گے"...... کمانڈر بچن نے کہا۔

"اوہ ہاں دکھاؤ کاغذ میں حکم لکھ دیتا ہوں تم اس دوران آرڈر کرا کہیں یہ نکل نہ جائیں اور سنو اگر یہ نہ رکیں تو بے شک ہیلی کاپٹر کو اڑا دیا جائے"...... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری سر...... ہیلی کاپٹر اڑانے کا حکم میں نہیں دے سکتا یہ میرے اختیار سے باہر ہے اور نہ ہی کسی ایئر پوسٹ کے کمانڈر نے اس حکم کو تسلیم کرنا ہے"...... کمانڈر بچن نے جواب دیا۔

"اوہ...... اچھا تم انہیں روکنے کے لئے کہو۔ میں خود جاتا ہوں ان کے پیچھے"...... منوہر نے کہا اور کمانڈر بچن نے جلدی سے میز کی دراز سے کاغذ اور قلم نکال کر اسے دیا اور خود ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ ہیلی کاپٹر اس وقت کرال ایئر پوسٹ سے گزر کر کنجانی ایئر پوسٹ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ اس نے کنجانی ایئر پوسٹ کے کمانڈر سے رابطہ قائم کر لیا۔

"یس کمانڈر ایئر پوسٹ کنجانی، شیر سنگھ اٹنڈنگ یو اوور"...... کنجانی ایئر پوسٹ کمانڈر کی آواز سنائی دی۔

"کمانڈر بچن بول رہا ہوں شیر سنگھ تم مجھے اچھی طرح جانتے ہو اوور"...... بچن نے کہا کیونکہ شیر سنگھ اس کا خاصا قریبی دوست رہا تھا۔

"ہاں...... کیوں اس تعارف کی ضرورت آپڑی ہے اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"اس لئے کہ جو کچھ میں تمہیں کہنے والا ہوں اس کے لئے اس خصوصی تعارف کی اشد ضرورت تھی تاکہ تم میری بات پر عمل کرنے پر رضا مند ہو سکو۔ سنو بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کے چیف میرے پاس آئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ حریت پسندوں کی امداد کی غرض سے مشکبار میں داخل ہوئے۔ بلیک ہاؤنڈز کو اس کی خبر ہو گئی چنانچہ درسام پہاڑی کے درے پر بلیک ہاؤنڈز نے ان کے گرد ریکنگ کی مگر وہ نکل گئے۔ بلیک ہاؤنڈز نے ان کو پکڑنے کے لئے بستی چلگام کے گرد گھیرا ڈالا مگر وہ ادھر جانے کی بجائے ادھر ہماری طرف آ گئے۔ یہاں چوکی نمبر تین سو ایک کے سپاہیوں کو انہوں نے مار ڈالا اور شاید وہاں کے انچارج کیپٹن شرما کو انہوں نے گن پوائنٹ پر مجبور کر کے مجھ سے ایک ہیلی کاپٹر طلب کیا تاکہ کسی ٹاپ ایمرجنسی مشن پر راہولی جا سکیں میں نے قانون کے مطابق ڈیمانڈ پر ہیلی کاپٹر بھجوا دیا اور راہولی کے راستے میں موجود تمام ایئر چیک پوسٹ کو کوڈ ورڈ بھی پاس کر دیا۔ ہیلی کاپٹر پائلٹ اجیت ہے۔ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن چیف صاحب کا اصرار ہے کہ اس میں پاکیشیائی ایجنٹ سوار ہیں کیونکہ چوکی پر موجود کئی لاشوں کی یونیفارم اتار لی گئی ہیں۔ میں نے ابھی ٹرانسمیٹر پر ہیلی کاپٹر پائلٹ اجیت اور کیپٹن شرما سے بات کی ہے ان کا اصرار ہے کہ وہ درست آدمی ہیں لیکن سیکشن چیف صاحب کا

اصرار ہے کہ وہ غلط آدمی ہیں۔ اس لئے اب سیکشن چیف صاحب نے حکم دیا ہے کہ اس ہیلی کاپٹر کو روک لیا جائے تاکہ چیف دوسرے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ کر وہاں پہنچیں اور اچھی طرح تصدیق کر لیں۔ اگر یہ لوگ درست ثابت ہوں تو انہیں آگے سفر کرنے کی اجازت دے دی جائے اور اگر یہ لوگ غلط ہوں تو انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ تمہیں معلوم ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کو سپیشل کارڈ ایشو کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم سب ان کے ماتحت ہیں اور ان کے حکم کی تعمیل کرنے کے پابند ہیں۔ میں نے چیف صاحب سے تحریری حکم حاصل کر لیا ہے، اور میں نے معلوم کر لیا ہے کہ ہیلی کاپٹر کرال ایئر پوسٹ کو کراس کر کے اب تمہاری ایئر پوسٹ کی طرف بڑھ رہا ہے اس لئے تم اس ہیلی کاپٹر کو ہر صورت میں روک کر اس میں موجود افراد کو بے بس کر لو۔ اور پھر مجھے اطلاع دو تاکہ چیف صاحب ہیلی کاپٹر پر تمہارے پاس پہنچ کر چیکنگ کر سکیں اوور"...... کمانڈر بچن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے...... سیکشن چیف صاحب کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ میں انہیں روک کر اطلاع دیتا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو...... میں سیکشن چیف بلیک ہاؤنڈز بول رہا ہوں۔ تم نے ہر صورت میں انہیں روکنا ہے۔ ہر صورت میں اور اگر یہ فرار ہونے لگیں تو بے شک میری طرف سے اجازت ہے کہ تم ہیلی کاپٹر کو تباہ

بھی کر سکتے ہو اور فوری یہاں اطلاع دو اوور"...... منوہر نے خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کمانڈر بچن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر منوہر کے تحریری حکم کو اس نے اٹھا کر پڑھا اور تہہ کر کے اسے میز کی دراز میں ڈال دیا۔

پھر تقریباً بیس پچیس منٹ بعد ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی اور وہ چونک پڑے۔ کمانڈر بچن نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر ایئر چیک پوسٹ کنجانی کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے شیر سنگھ کی آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر بچن اٹنڈنگ یو اوور"...... کمانڈر بچن نے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے...... تمہاری ایئر پوسٹ کا ہیلی کاپٹر ہم نے روک لیا ہے پہلے تو انہوں نے رکنے سے انکار کر دیا لیکن جب ہم نے انہیں میزائل مار کر ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کی دھمکی دی تو وہ رکنے پر رضامند ہو گئے میں نے اس میں موجود سارے فوجیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی ہیں تاکہ چیکنگ سے پہلے یہ فرار نہ ہو سکیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ہیلو بلیک ہاؤنڈز سیکشن چیف بول رہا ہوں۔ اس کیپٹن شرما سے بات کراؤ میری اوور"...... منوہر نے چیخ کر کہا۔

"یس سر اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس کیپٹن شرما بول رہا ہوں ۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ ۔ ہمیں کیوں روکا اور گرفتار کیا گیا ہے ۔ میں کمانڈر انچیف سے بات کروں گا اوور "...... دوسری طرف سے کیپٹن شرما کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"اوکے ہم آرہے ہیں ان کا خیال رکھنا کمانڈر شیر سنگھ یہ فرار نہ ہونے پائیں اوور اینڈ آل "...... منوہر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور باہر کی طرف دوڑ پڑا ۔ اس کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں تھے ۔ تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر تیزی سے کنجانی ایئرچیک پوسٹ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا ۔

" باس یہ پاکیشیائی ایجنٹ کیا اتنی آسانی سے قابو میں آگئے ہوں گے "...... اچانک ماترم نے کہا تو منوہر چونک پڑا ۔

"کیا ...... کیا مطلب "...... منوہر نے حیران ہو کر کہا ۔

" باس یہ لوگ جس انداز میں کام کر رہے ہیں اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں ۔ پھر ایک ایئرپوسٹ کے عملے کے ہاتھ یہ اتنی آسانی سے کیسے لگ سکتے ہیں "...... ماترم نے کہا ۔

" اوہ اوہ تمہاری بات درست ہے ۔ واقعی اس پہلو کا تو مجھے خیال ہی نہ آیا تھا ۔ لیکن شیر سنگھ کی کال تو یہی بتا رہی ہے اور تصدیق کے لئے میں نے کیپٹن شرما سے بھی بات کی ہے ۔ اس کے باوجود واقعی ہمیں محتاط رہنا چاہئے "...... منوہر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" میرا خیال ہے باس آپ ہیلی کاپٹر فاصلے پر اتاریں اور ہم اچانک

اس چیک پوسٹ پر پہنچیں تب صحیح صورت حال کا علم ہو گا "...... ماترم نے کہا ۔

" اوہ نہیں ...... ایئرچیک پوسٹ پر وہاں راڈار اور دوسرے ایئر کرافٹ چیکنگ آلات موجود ہوں گے اس لئے ہم جیسے ہی ان کی حدود میں داخل ہوں گے انہیں اس کا علم ہو جائے گا ۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس سے پہلے آنے والی کرال ایئرچیک پوسٹ پر رک جائیں اور پھر شیر سنگھ کو کہیں کہ وہ قیدیوں کو لے کر اپنے ہیلی کاپٹر میں وہاں آ جائے اس طرح اصل صورت حال سامنے آجائے گی اور اگر کوئی گھپلا بھی ہو گا تو ہم آسانی سے اس پر قابو پا لیں گے "...... منوہر نے کہا ۔

" یس باس یہ اچھی تجویز ہے "...... ماترم نے اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا اور منوہر نے پائلٹ کو ہدایات دینی شروع کر دیں ۔

ایک فوجی ہیلی کاپٹر نظر آ رہا ہے "...... پائلٹ سیٹ پر موجود اجیت کے میک اپ میں نعمانی نے کہا اور وہ سب چونک پڑے۔ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا وہ بدستور داس کے میک اپ میں تھا جب کہ کیپٹن شرما کے میک اپ میں صفدر اور باقی ساتھی عام فوجیوں کے میک اپ میں تھے۔ ان کے ساتھ اعظم بھی تھا جس کے جسم پر بھی فوجی یونیفارم تھی۔

نعمانی کے اشارے پر وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔

"اوہ اس میں غیر فوجی ہیں اور چیکنگ کی جا رہی ہے۔ یہ یقیناً بلیک ہاؤنڈز کے لوگ ہوں گے "...... عمران نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تباہ نہ کر دیا جائے "...... تنویر نے کہا۔

"نہیں ...... ابھی ہم نے طویل راستہ طے کرنا ہے اور ہیلی کاپٹر کی تباہی کا پتہ ایئر چیک پوسٹس کو فوراً ہو جائے گا اور ہمارے لئے

مسئلہ کھڑا ہو جائے گا "...... عمران نے کہا اور تنویر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

چند لمحوں بعد وہ دوسرے ہیلی کاپٹر کے قریب سے گزر گئے اور عمران غور سے دوسرے ہیلی کاپٹر میں موجود افراد کو دیکھتا رہا۔ اس میں پائلٹ کے علاوہ دو افراد تھے۔ پائلٹ فوجی تھا جب کہ باقی دونوں عام لباس میں تھے۔ ان میں سے ایک پائلٹ سیٹ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں دوربین تھی جب کہ دوسرا آدمی عقبی سیٹ پر تھا۔

"یہ واقعی بلیک ہاؤنڈز کے لوگ ہیں اور یقیناً ہمیں ہی تلاش کر رہے ہیں بہرحال تلاش کرنے دو انہیں "...... عمران نے کہا۔ راستے میں ایک چیک پوسٹ سے انہیں کال کیا گیا تو عمران نے ٹرانسمیٹر پر مشن کوڈ اور پائلٹ کوڈ بتا کر انہیں مطمئن کر دیا اور ہیلی کاپٹر مسلسل آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران کو معلوم تھا کہ راہولی یہاں سے کافی فاصلے پر ہے اور مسلسل پرواز کے باوجود انہیں وہاں پہنچنے میں ڈھائی تین گھنٹے بہرحال لگ ہی جائیں گے۔

"نعمانی چیک تو کرو ہیلی کاپٹر میں تین گھنٹے کا پٹرول بھی ہے یا نہیں "...... عمران نے فاصلے کا خیال آتے ہی نعمانی سے کہا۔

"ٹینک فل ہے جناب۔ میرا خیال ہے ہیلی کاپٹر یہاں استعمال نہیں کیے جاتے یا پھر راہولی کا سن کر اس کمانڈر نے ٹینک فل کرا کر بھجوایا ہو گا "...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے بھی

اثبات میں سر ہلا دیا۔ ابھی سفر جاری تھا کہ اچانک ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر کال آنی شروع ہو گئی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ گفتگو وہ خود ہی کر رہا تھا تاکہ اجیت کے لہجے میں بات ہو سکے۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر بچن کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر کا بٹن آن ہوتے ہی اس میں سے آواز سنائی دی اور عمران سمیت سب چونک پڑے کیونکہ کمانڈر بچن نے ہی یہ ہیلی کاپٹر بھجوایا تھا۔ اس کی طرف سے کال آنے کا مطلب تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"یس پائلٹ اجیت اٹنڈنگ یو اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"تمہارا پائلٹ کوڈ نمبر اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"ٹی فور اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہیلو ہیلو پائلٹ اجیت میں بلیک ہاؤنڈز سیکشن فور کا چیف بول رہا ہوں۔ تمہارے ہیلی کاپٹر میں کون سوار ہے اوور"...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران کے بے اختیار ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اتنی بات تو وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ وہی لوگ ہیں جو درہ درسام پر انہیں دو پہرے فوجی ہیلی کاپٹر پر ملے تھے لیکن اسے یہ اندازہ نہ تھا کہ اس پر سوار آدمی کسی سیکشن کا چیف ہو گا ورنہ وہ اسے وہیں قابو کرنے کی کوئی ترکیب سوچتا۔ ایسا آدمی اگر قابو میں آجاتا تو یقیناً اس سے بلیک ہاؤنڈز اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں خاصی اہم معلومات حاصل کی جا سکتی تھی۔

"سر فوجی سوار ہیں...... کیپٹن شرما اور ان کے ساتھی اوور"......

عمران نے اجیت کے لہجے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے گول مول سا جواب دیا۔

"تم نے انہیں کہاں سے پک کیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور عمران نے چوکی کے بارے میں بتا دیا۔ پھر اس آدمی نے کیپٹن شرما سے بات کرنے کے لئے کہا تو عمران نے خود ہی کیپٹن شرما کے لہجے میں بات کرنی شروع کر دی۔ اس کی کوشش تھی کہ اس آدمی کو مطمئن کر دیا جائے تاکہ راستے میں کوئی رکاوٹ نہ کھڑی ہو لیکن جب اس نے ان کو واپس آنے کا حکم دیا تو عمران نے انکار کر دیا۔ ظاہر ہے وہ واپس تو نہ جا سکتا تھا اور مزید بات چیت ختم کرنے کے لئے اس نے ٹرانسمیٹر بھی آف کر دیا تھا۔

"اب اور رفتار بڑھاؤ نعمانی۔ اب یہ ہمیں روکنے کی کوشش کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے پیچھے بھی آئیں"...... عمران نے نعمانی سے کہا اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے رفتار بڑھا دی۔

"میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ اس ہیلی کاپٹر کو تباہ کر دیا جائے۔ اس وقت یہ کام آسانی سے ہو جاتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب تک ہم آگے نہ بڑھ رہے ہوتے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تنویر خاموش ہو گیا۔ دو چیک پوسٹس اور گزریں لیکن وہ صرف کوڈ بتا کر وہاں سے گزر گئے اور انہیں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئی لیکن پھر اچانک ٹرانسمیٹر بول اٹھا۔

"ہیلو ہیلو کنجانی ایئر پوسٹ کالنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک

آواز گونجی ۔ حالانکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے انہوں نے کرال نامی چیک پوسٹ کراس کی تھی اور اتنی جلدی دوسری چیک پوسٹ نہ آسکتی تھی اس لئے اس کال کے آتے ہی عمران کا ماتھا ٹھنک گیا تھا۔

"ہیلی کاپٹر پائنٹ اٹنڈنگ یو اوور"...... عمران نے اجیت کے لہجے میں جواب دیا۔

"کوڈ بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے حسب سابق کوڈ دوہرا دیا۔

"تمہارا نام اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اجیت اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں شیر سنگھ کمانڈر ایئر چیک پوسٹ کنجانی بول رہا ہوں ۔ ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ تمہارا ہیلی کاپٹر اپنی چیک پوسٹ پر اتار کر تمہیں چیک کیا جائے اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس نے حکم دیا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا۔

"بلیک ہاؤنڈز سیکشن فور کے چیف نے...... لہذا تم چیک پوسٹ پر اتر آؤ۔ تمہیں کاشن دے دیا جائے گا ورنہ دوسری صورت میں ہمیں یہ بھی حکم ہے کہ تمہارے ہیلی کاپٹر کو میزائلوں سے ہٹ کر دیا جائے ۔ بولو کیا کہتے ہو اوور"...... شیر سنگھ نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلو شیر سنگھ میں کیپٹن شرما بول رہا ہوں...... یہ فوجی مشن ہے اور انتہائی اہم مشن ہے ۔ اس لئے تم ہمیں مت روکو اوور"...... اس بار عمران نے کیپٹن شرما کے لہجے میں کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کو سپیشل کارڈ ایشو ہو چکا ہے ۔ اس لئے پوری فوج ان کے ماتحت ہے ۔ اس لئے اب ان کا حکم سپریم آرڈر کی حیثیت رکھتا ہے اوور"...... دوسری طرف سے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے...... اب مجبوری ہے ۔ تم ہمیں کاشن دو ہم اتر آتے ہیں اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"گڈ...... تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے ۔ اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"یہ تم نے کیا کر دیا۔ اس طرح تو ہم پھنس جائیں گے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ جو غلطی پہلے ہم سے ہوئی ہے ۔ اس کا ازالہ کرنے کے لئے میں نے یہ پلاننگ کی ہے اور دوسری بات یہ کہ اگر ہم نہ رکتے تو واقعی میزائل سے ہمارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیا جاتا ۔ اب ہم نے کرنا یہ ہے کہ چیک پوسٹ پر جا کر اس پر موجود افراد کا خاتمہ کر کے اس شیر سنگھ کو قابو میں کرنا ہے اور پھر اس بلیک ہاؤنڈز کے چیف کو ہماری گرفتاری کی اطلاع دے دی جائے گی اور جب وہ یہاں آئے گا تو اسے آسانی سے کور کیا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ گڈ...... واقعی یہ بہترین تجویز ہے"...... سب سے پہلے تنویر نے ہی جواب دیا اور عمران مسکرا دیا۔

"تھوڑی دیر بعد انہیں دور ایک پہاڑی سے مخصوص کاشن دیا جانے لگا اور نعمانی نے ہیلی کاپٹر کا رخ اس پہاڑی کی طرف موڑ دیا۔

"سب پوری طرح ہوشیار رہیں گے۔ جب تک اس شیر سنگھ کی شناخت نہ ہو، فائر نہیں کھولا جائے گا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور چند لمحوں بعد ہی ہیلی کاپٹر اس پہاڑی پر پہنچ گیا جہاں ایئر چیک پوسٹ قائم تھی۔ وہاں ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا اور باقاعدہ ایک چھوٹا سا راڈار بھی گھوم رہا تھا۔ طیارہ شکن میزائل بھی نظر آ رہے تھے۔ دو بڑے بڑے کمرے بھی تھے جنہیں چٹانوں کی اوٹ میں تعمیر کیا گیا تھا اور وہاں اس کے قریب فوجی کھڑے تھے جن میں سب سے آگے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا جس کے بازو پر کمانڈر کی مخصوص پٹی موجود تھی۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔

"یہ کمانڈر شیر سنگھ ہے"...... عمران نے اس لحیم شحیم آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اترے اور ان کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے ہاتھ یونیفارم کی جیبوں میں تھے جن میں مشین پسٹل موجود تھے

"کیپٹن شرما"...... صفدر نے آگے بڑھتے ہوئے شیر سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں پائلٹ اجیت ہوں"...... نعمانی نے بھی آگے بڑھ کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس جتنے ہتھیار ہیں وہ سب نکال کر یہاں ڈھیر کر دو"...... شیر سنگھ نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہماری سلامی کے لئے تمہارے پاس صرف یہی دس آدمی ہیں۔ کمانڈر شیر سنگھ"...... اچانک صفدر کے ساتھ کھڑے عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہو تم۔ تمہیں جرات کیسے ہوئی کہ تم میری اس طرح توہین کرو"...... شیر سنگھ نے یکلخت غصے سے کڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے اتنا غصہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ پہاڑی شیر تو اتنے غصہ ور نہیں ہوتے۔ ہاں جنگل کے شیر ہوتے تب تو شاید اتنا غصہ درست تھا۔ بہرحال تمہارے حکم کی تعمیل ہو گی۔ ابھی سب کو ڈھیر کر دیا جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ہاتھ باہر نکالا اور دوسرے لمحے فضا مشین پسٹلز کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ شیر سنگھ کو شاید خواب میں بھی توقع نہ تھی کہ یہ لوگ اس طرح کی حرکت بھی کر سکتے ہیں اس لئے وہ حیرت کی شدت سے بت بنا کھڑے کا کھڑا رہ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔ عمران نے مشین پسٹل کی نال اس کے سینے پر رکھ دی۔

"خبردار ہاتھ اٹھا دو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا جب کہ باقی ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے کمروں کی طرف بڑھ گئے۔

"تت تت"...... شیر سنگھ کی حالت واقعی قابل دید ہو رہی تھی۔ وہ

ذہنی طور پر ابھی تک سنبھل نہ سکا تھا کہ یکلخت عمران کا دوسرا بازو گھوما اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے شیر سنگھ کی کنپٹی پر پڑا اور وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس بار لحیم شحیم شیر سنگھ کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اندر سے اس دوران فائرنگ کی آوازیں بھی سنائی دی تھیں۔ اور تھوڑی دیر بعد اس کے ساتھی واپس آ گئے۔

"اندر دو آدمی تھے انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے"....... نعمانی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے اٹھاؤ اور اندر لے چلو"....... عمران نے بے ہوش پڑے شیر سنگھ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور نعمانی نے جھک کر شیر سنگھ کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب ایک بڑے کمرے میں موجود تھے۔ شیر سنگھ کو عمران کی ہدایت کے مطابق ایک کرسی پر بٹھا کر باندھ دیا گیا تھا۔

"عمران صاحب اگر ہم یہاں سے خاموشی سے روانہ ہو جائیں تو کیا یہ بہتر نہیں ہے۔ اس طرح ہم آسانی سے راہولی پہنچ سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا۔

"ابھی ہمیں علم نہیں کہ راستے میں اور کتنی چیک پوسٹس ہیں اور وہ بلیک ہاؤنڈز والوں کو اگر ہماری طرف سے کوئی کاشن نہ ملا تو وہ یقیناً آئندہ چیک پوسٹ کو مطلع کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی بات کرنے کی بجائے میزائل ہی داغ دیں اور دوسری بات یہ کہ راہولی میں

ہمیں بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کا بھی علم نہیں ہے اس لئے اگر یہ سیکشن چیف ہاتھ آ جائے تو ہمیں اس معاملے میں بھی قیمتی معلومات مل سکتی ہیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ"....... عمران نے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر کرسی پر بندھے ہوئے شیر سنگھ کا منہ اور ناک دونوں ہاتھ سے بند کر دیا چند لمحوں بعد شیر سنگھ کے جسم میں حرکت کا احساس نمودار ہوا تو تنویر پیچھے ہٹ گیا۔

"تم....... تم....... تم میری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک لوگ ثابت ہوئے ہو"....... شیر سنگھ نے آنکھیں کھول کر ماحول کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"شیر سنگھ تمہارے سارے ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں لیکن تم زندہ ہو حالانکہ تم سب سے آگے کھڑے تھے۔ اس لئے تمہیں ہلاک کرنا ہمارے لئے کوئی مسئلہ نہ تھا۔ اس سے تمہیں کم از کم یہ اندازہ ضرور ہو گیا ہو گا کہ ہم تمہارے دشمن نہیں ہیں"....... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم جو کوئی بھی ہو۔ بہر حال تم کافرستانی فوجی نہیں ہو سکتے کوئی کافرستانی فوجی دوسرے فوجیوں کو اس طرح ہلاک نہیں کر سکتا مجھے کمانڈر بچن نے بتایا تھا کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو اور یہاں کے حریت پسندوں کی مدد کے لئے آئے ہو۔ کاش میں تمہیں کال کرنے کی بجائے تمہارا ہیلی کاپٹر ہی میزائل سے اڑا دیتا۔ لیکن واقعی مجھے یہ توقع ہی نہ تھی کہ تم اس طرح اچانک فائر کھول دو گے"....... شیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اب صرف ہمیں یہ بتادو کہ تمہیں کیا ہدایت کی گئی تھی کہ ہمیں یہاں روکنے کے بعد تم نے کیا کرنا تھا"........ عمران نے کہا

"وہاں کمانڈر بجن کو اطلاع کرنی تھی اور بس"۔ شیر سنگھ نے کہا۔

"اوہ یہ کام تو ہم بھی کر سکتے ہیں۔ خواہ مخواہ تمہیں زندہ رکھا"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل کا رخ شیر سنگھ کی طرف کر دیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی سفاکی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"رک جاؤ...... رک جاؤ...... مجھے مت مارو...... میں تمہارے کام آسکتا ہوں۔ میں انہیں کال کر کے کہہ دونگا کہ تم کسی اور طرف مڑ گئے ہو۔ ادھر آئے ہی نہیں میں تمہیں بچالوں گا۔ مجھے مت مارو"........ شیر سنگھ نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اگر تم ہم سے تعاون کرنے پر آمادہ ہو تو ہم تمہیں زندہ رہنے کا موقع دے سکتے ہیں لیکن تعاون مکمل ہونا چاہیے"........ عمران نے کہا۔

"میں مکمل تعاون کروں گا مجھے مت مارو"........ شیر سنگھ نے فوراً ہی وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر بتاؤ...... کہ بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر راہولی میں کہاں ہے۔ کون اس کا سربراہ ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے اس کا درست جواب پہلے سے معلوم ہے۔ میں صرف تمہیں آزمانے کے لئے یہ سوال پوچھ رہا ہوں"........ عمران نے کہا۔

ہیڈ کوارٹر کا کسی کو بھی علم نہیں ہے۔ وہ انتہائی خفیہ ہے۔ البتہ میں

ہیں ایک آدمی کے متعلق بتاسکتا ہوں جو اس ہیڈ کوارٹر میں کام کرتا رہا ہے۔ راہولی کے مغرب میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام رگانہ ہے اس رگانہ میں ایک بوڑھا آدمی رہتا ہے۔ اسکا نام بھٹاگا ہے۔ اس بھٹاگا کا بیٹا رمیش ہیڈ کوارٹر کی تعمیر میں کام کرتا رہا ہے۔ مجھے یہ بات اس لیے معلوم ہے کہ رمیش میرے ساتھ پڑھتا رہا ہے۔ وہ شراب پینے کا بے حد شوقین ہے ایک میلے کے دوران اس نے شراب کے نشے میں مجھے یہ بات بتائی تھی۔ اس کے علاوہ مجھے کچھ معلوم نہیں"........ شیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں سے آگے راہولی کے طرف مزید کتنی ایئر چیک پوسٹس ہیں"........ عمران نے پوچھا۔ مزید دو چیک پوسٹس ہیں"........ شیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے اس سے اس کا ذاتی کوڈ نمبر اور ایسی ہی دوسری معلومات حاصل کیں اور اس کے بعد شیر سنگھ کے منہ میں کپڑا ٹھونس دیا گیا۔ عمران نے وہاں موجود ٹرانسمیٹر پر کمانڈر بجن کی فریکونسی ایڈجسٹ کر دی۔ کیونکہ جو کی پر وہ پہلے اسے کال کر چکا تھا اس لئے اسے اس مخصوص فریکونسی کا علم تھا۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر ایئر چیک پوسٹ کنجاتی کالنگ اوور"........ عمران نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد شیر سنگھ کے لہجے میں کال دینی شروع کر دی لیکن اس نے جان بوجھ کر شیر سنگھ کا نام نہ لیا تھا تاکہ انہیں کوئی شک ہو تو وہ نام پوچھنے پر بتا کر انہیں مطمئن کر سکے۔

"یس کمانڈر بجن اٹنڈنگ یو اوور"........ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے

کمانڈر بچن کی آواز سنائی دی۔

"حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ تمہارے ایئر پوسٹ کا ہیلی کاپٹر ہم نے روک لیا ہے۔ پہلے تو انہوں نے رکنے سے انکار کر دیا لیکن جب ہم نے انہیں میزائل مار کر ہیلی کاپٹر تباہ کرنے کی دھمکی دی تو وہ رکنے پر رضامند ہو گئے۔ میں نے اس میں موجود سارے فوجیوں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈلوا دی ہیں تاکہ چیکنگ سے پہلے یہ فرار نہ ہو سکیں اوور"....... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ہیلو....... بلیک ہاؤنڈز سیکشن چیف بول رہا ہوں۔ اس کیپٹن شرما سے بات کراؤ میری اوور"....... دوسری طرف سے بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس کیپٹن شرما بول رہا ہوں۔ یہ کیا کر رہے ہیں آپ لوگ ہمیں کیوں روکا اور گرفتار کیا گیا ہے۔ میں کمانڈر انچیف سے بات کروں گا اوور"....... اس بار عمران نے کیپٹن شرما کی سی آواز میں کہا لیکن اس کے لہجے میں غصہ اور جھلاہٹ نمایاں تھی۔

"او۔ کے....... ہم آ رہے ہیں....... ان کا خیال رکھنا شیر سنگھ....... یہ فرار نہ ہونے پائیں اوور اینڈ آل"....... دوسری طرف سے مسرت بھرے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باہر موجود لاشیں اٹھا کر اندر کمرے میں ڈال دو اور خون کے دھبوں پر پہاڑی مٹی ڈال دو۔ یہ بلیک ہاؤنڈز والے تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ہو

سکتا ہے کہ وہ نیچے اترنے سے پہلے چیکنگ کریں"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب مڑ کر تیزی سے باہر کی طرف لپک پڑے اور عمران نے آگے بڑھ کر شیر سنگھ کے منہ سے کپڑا باہر نکال لیا۔ شیر سنگھ لمبے لمبے سانس لینے لگا۔

"سنو شیر سنگھ....... میں تمہیں زندہ بچ جانے کا آخری موقع دے رہا ہوں۔ جب بلیک ہاؤنڈز کا ہیلی کاپٹر نیچے اترے تو تم نے باہر جا کر ان کا استقبال کرنا ہے اور پھر انہیں اس طرح لے کر آنا ہے کہ انہیں شک نہ پڑ سکے۔ بولو تیار ہو تم اس تعاون کے لئے"....... عمران نے شیر سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تم سے تعاون کروں گا بالکل تعاون کروں گا۔ تم حیرت انگیز آدمی ہو۔ تم نے جس طرح میری آواز اور لہجے کی نقل کی ہے۔ اس سے میں سمجھ گیا ہوں کہ تم سے مقابلہ میرے بس کا روگ نہیں ہے۔ بلیک ہاؤنڈز جانے اور تم جانو"....... شیر سنگھ نے کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور باہر کی طرف مڑ گیا اس نے جان بوجھ کر شیر سنگھ سے یہ بات کی تھی کیونکہ اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا کہ ہو سکتا ہے بلیک ہاؤنڈز کا سیکشن چیف کمانڈر بچن کو ساتھ لے آئے اور شیر سنگھ کا قد و قامت ایسا تھا کہ ان میں سے کوئی بھی اس کی جگہ نہ لے سکتا تھا۔ اگر شیر سنگھ تعاون نہ بھی کرے تب بھی اس کی باہر موجودگی سے ہی وہ لوگ مطمئن ہو کر ہیلی کاپٹر سے اتر آئیں گے اور پھر ان پر قابو پانا مشکل نہ رہے گا۔

لیکن تقریباً ایک گھنٹے بعد ٹرانسمیٹر کال آگئی اور عمران نے آگے بڑھ کر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ باقی ساتھی بھی کام سے فارغ ہو کر اس کمرے میں موجود تھے۔ البتہ صدیقی اور کیپٹن شکیل دوسرے کمرے میں راڈار پر موجود تھے تاکہ ہیلی کاپٹر کو آتا ہوا چیک کر سکیں۔

"ہیلو ہیلو...... ائیر چیک پوسٹ کرال سے کمانڈر بول رہا ہوں اوور" .... ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر ائیر چیک پوسٹ کنجاتی بول رہا ہوں اوور"....... عمران نے شیر سنگھ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کمانڈر میرا نام بھی بتاؤ اور میری پوسٹ کا کوڈ نمبر بھی اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مڑ کر کرسی پر بندھے بیٹھے شیر سنگھ کی طرف دیکھا جو خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اس کا نام بھٹناگر ہے اور چیک پوسٹ کا نمبر اے۔ الیون ہے" .... شیر سنگھ نے عمران کی نظروں کا مفہوم سمجھتے ہوئے جواب دیا۔

"ہیلو کمانڈر یہ تمہیں کیا ہو گیا ہے جو تم نے ایسے سوالات شروع کر دیئے ہیں اوور"....... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے میرے سوالات کا جواب دو کمانڈر اوور"....... دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا نام بھٹناگر ہے۔ اور تمہاری چیک پوسٹ کا کوڈ اے۔ الیون ہے اور بولو اوور"....... عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہیلو کمانڈر شیر سنگھ میں بلیک ہاؤنڈز کا سیکشن چیف بول رہا ہوں۔ دراصل شک پڑا تھا کہ کہیں تمہارے لہجے اور آواز کی نقل کر کے کوئی اور نہ بات کر رہا ہو بہرحال تم نے جو باتیں بتائی ہیں اس سے میری تسلی ہو گئی ہے۔ میں یہاں ائیر چیک پوسٹ کرال پر پہنچ گیا ہوں۔ تم ان قیدیوں کو لے کر یہاں آجاؤ فوراً اوور"........ اس بار بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن چیف کی آواز سنائی دی اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے کیونکہ اس سیکشن چیف نے اس کی توقع کے خلاف کام کیا تھا۔

"جیسے آپ حکم کریں جناب اوور"....... عمران نے جواب دیا۔

"جلدی پہنچو ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں اوور اینڈ آل"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اس آدمی کی ہوشیاری اور ذہانت بتا رہی ہے کہ یہ واقعی بلیک ہاؤنڈز کا خاص آدمی ہے۔ اس لئے اب اس کو قابو کرنا پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ سنو شیر سنگھ ہیلی کاپٹر چلا لیتے ہو"........ عمران نے آخر میں شیر سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"........ شیر سنگھ نے جواب دیا۔

"تو تم ہیلی کاپٹر چلاتے ہوئے ہمارے ساتھ وہاں جاؤ گے اور پھر جیسے بھی حالات ہوں تم نے ہمارے ساتھ تعاون کرنا ہے۔ اس کے انعام میں ہم تمہیں وہیں زندہ چھوڑ کر آگے بڑھ جائیں گے۔ بولو تیار ہو"........ عمران نے شیر سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تیار ہوں"........ شیر سنگھ نے کہا تو عمران نے اسے آزاد کرنے

کے لئے کہہ دیا صفدر نے آگے بڑھ کر اس کی رسیاں کھولنی شروع کر دیں اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر پر بیٹھے واپس کرال ایئر پوسٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ پائلٹ سیٹ پر شیر سنگھ تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کے ہاتھ عقب میں کر کے انہیں رسیوں سے اس طرح باندھ دیا تھا کہ وہ جب چاہتے ایک ہی جھٹکے سے رسی کھول کر اپنے ہاتھ آزاد کر سکتے تھے تاکہ راستے میں شیر سنگھ کوئی شرارت کرنے کا نہ سوچ سکے۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر ایئر پوسٹ کرال کالنگ یو اوور" .... اچانک ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر شیر سنگھ اٹنڈنگ یو اوور" .... کمانڈر شیر سنگھ نے خود ہی ٹرانسمیٹر آن کر کے جواب دیا۔

"کون پائلٹ کر رہا ہے ہیلی کاپٹر کو اوور" .... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں خود چلا رہا ہوں اوور" .... کمانڈر شیر سنگھ نے جواب دیا۔

"کیوں تمہاری ایئر پوسٹ کا پائلٹ کہاں ہے اوور" .... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"میں اسے وہیں چیک پوسٹ پر چھوڑ آیا ہوں تاکہ کسی بھی ایمر جنسی کی صورت میں وہ چیک پوسٹ کا ہیلی کاپٹر اڑا سکے اوور" .... کمانڈر شیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن شرما اور اس کے ساتھی کس پوزیشن میں ہیں اور ان کی تعداد کتنی ہے اوور" .... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

ان کے ہاتھ عقب میں بندھے ہوئے ہیں ...... اور ان کی تعداد کیپٹن شرما سمیت سات ہے اوور" .... کمانڈر شیر سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوے کے آگے بڑھے چلے آؤ۔ تمہیں کاشن دیا جائے گا اور تم نے چیک پوسٹ سے فاصلے پر ہیلی کاپٹر اتارنا ہے اوور اینڈ آل" .... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

گڈ .... اگر اسی طرح تعاون کرتے رہے تو تم واقعی زندگی کے مزے لوٹو گے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کمانڈر شیر سنگھ نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

تھوڑی دیر بعد انہیں ایک پہاڑی سے مخصوص کاشن ملنے لگ گیا اور عمران نے خود ہی اپنے ہاتھ عقب میں کر کے اسے رسی سے باندھنا شروع کر دیا تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ سے کچھ فاصلے پر ایک مسطح چٹان پر اتر گیا۔ چیک پوسٹ اسی انداز کی تھی جیسی کنجانی چیک پوسٹ تھی۔ اور چیک پوسٹ کے سامنے چار مسلح فوجی کھڑے ہوئے تھے۔

"باقی لوگ یقیناً ادھر ادھر چھپے ہوئے ہوں گے اس لئے کوئی ایسی حرکت نہ کی جائے جس سے ہم پر انہیں فائر کرنے کا موقع مل سکے" .... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر نیچے اترنے لگا۔ کمانڈر شیر سنگھ پہلے ہی نیچے اتر گیا تھا اور اب وہ دوسری طرف سے گھوم کر ایک ایک کو بازو سے پکڑ کر نیچے اترنے میں مدد دینے لگا۔ کیونکہ واقعی بندھے ہونے کی وجہ سے وہ از خود نیچے نہ اتر سکتے تھے۔ سوائے اس کے وہ اچھل کر نیچے

چھلانگ لگاتے لیکن چٹان کی اس سائیڈ پر جگہ اتنی نہ تھی کہ وہ چھلانگیں کر سنبھل سکتے۔

"چلو"...... کمانڈر شیر سنگھ نے اونچے مگر کرخت لہجے میں ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم کمانڈر انچیف صاحب کو یہ سب کچھ بتائیں گے۔ تم لوگ پاگل ہو جو اپنے ہی آدمیوں کے خلاف یہ غیر قانونی حرکت کر رہے ہو"...... صفدر نے اونچی آواز میں کہا۔ اس کا لہجہ کیپٹن شرما سے کافی حد تک ملتا جلتا تھا۔

"ان کے آگے بڑھتے ہی ادھر ادھر سے فوجی چٹانوں کی اوٹ سے نکلے اور تیزی سے ان کے عقب میں آگئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چیک پوسٹ کے سامنے پہنچ گئے۔ اب دوسرے فوجی بھی برآمد ہو گئے۔ اور ان سب کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیونکہ انہوں نے خود دیکھا تھا کہ ان سب کے ہاتھ ان کے عقب میں رسیوں سے بندھے ہوئے تھے۔

اسی لمحے چیک پوسٹ کے دروازے سے دو افراد سادہ لباس میں ملبوس باہر آگئے اور عمران انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی دونوں ہیں جنہیں اس نے ہیلی کاپٹر میں دیکھا تھا۔

"گڈ کمانڈر شیر سنگھ ہمیں تمہاری کارکردگی پسند آئی ہے۔ ہم تمہاری ترقی کی سفارش کریں گے"...... سب سے آگے آنے والے نے مسکراتے ہوئے کمانڈر شیر سنگھ سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے بولتے ہی عمران سمیت سب سمجھ گئے کہ یہی وہ سیکشن چیف ہے وہ اس کی آواز

سن چکے تھے۔

"شکریہ جناب آپ کے حکم کی تعمیل تو ہم پر فرض ہے"...... شیر سنگھ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"انہیں اندر لے چلو"...... اس سیکشن چیف نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"چلو اندر"...... شیر سنگھ نے عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران کے آگے بڑھنے پر وہ سب بھی کمرے کی طرف بڑھنے لگے۔ جب کہ وہ سیکشن چیف ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ وہ شاید ان کے عقب میں بندھے ہوئے ہاتھوں کو خود چیک کرنا چاہتا تھا...... بڑے سے کمرے میں لے جا کر انہیں ایک دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے مخصوص انداز میں اپنے سر کو دائیں بائیں کر کے کاندھے اچکائے تو سب سمجھ گئے کہ عمران انہیں رسیاں کھولنے کا کاشن دے رہا ہے چنانچہ چند ہی لمحوں میں ان کے ہاتھ رسیوں سے آزاد ہو چکے تھے، لیکن انہوں نے اپنے بازو اسی طرح عقب کی طرف کئے ہوئے تھے۔

"تو تم دراصل پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ اور تم نے چوکی پر موجود کافرستانی فوجیوں کا قتل عام کیا ہے"...... اس سیکشن چیف نے غور سے عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ آٹھ مشین گنوں سے مسلح سپاہی ان کے سامنے موجود تھے اور انہوں نے گنیں اس طرح پکڑ رکھی تھیں جیسے ابھی حکم ملتے ہی وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر

فائر کھول دیں گے۔

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے...... کہ تم بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن چیف ہو"...... اچانک عمران نے سنجیدہ لہجے میں اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے ثبوت دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے۔ اور یہ بھی سن لو کہ مجھے اتنے اختیارات بھی حاصل ہیں کہ میں تم سب کو ابھی گولیوں سے چھلنی کرا سکتا ہوں"...... اس آدمی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"لیکن جناب مینن نے کبھی کسی سیکشن چیف کو ایسے اندھے اختیارات نہیں دیئے"...... عمران نے کہا تو وہ آدمی بے اختیار اچھل پڑا اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تم...... تم نے کیا نام لیا ہے...... کس کا نام لیا ہے"...... اس نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک ہاؤنڈز کے چیف باس جناب مینن کا...... کیا تمہیں اپنے چیف کے نام کا بھی علم نہیں ہے"...... عمران نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں کہا۔

"تم...... تم ان کے بارے میں کیسے جانتے ہو"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میں تمہیں تفصیل بتا سکتا ہوں۔ لیکن پہلے تم اپنی شناخت بتاؤ۔ چلو صرف اپنا نام بتا دو۔ مجھے معلوم ہے کہ سیکشن فور کے انچارج کا کیا نام ہے"...... عمران نے بڑے بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ تو تم کوئی خاص چیز ہو۔ میرا نام بلشام ہے"...... اس آدمی نے جواب دیا اور عمران نے بے اختیار نفی میں سر ہلا دیا۔

"نہیں مسٹر...... اگر واقعی تمہارا نام بلشام ہے تو تم جعلی آدمی ہو۔ اب میں کمانڈر شیر سنگھ اور یہاں کے کمانڈر سے کہوں گا کہ وہ تمہیں اور تمہارے ساتھی کو فوراً گرفتار کر لیں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اسی لمحے ایک طرف کھڑا کمانڈر شیر سنگھ تیزی سے منوہر کی طرف بڑھا۔

"سوری جناب......" پہلے آپ اپنی شناخت کرائیں۔ مجھے معاملہ گڑبڑ لگتا ہے"...... کمانڈر شیر سنگھ نے سخت لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ٹھیک ہے...... میں نے واقعی جان بوجھ کر اپنا نام غلط بتایا تھا تاکہ اس آدمی کی اصلیت جان سکوں۔ بہرحال یہ بہت کچھ جانتا ہے اور واقعی اب حالات ایسے پیدا ہو گئے ہیں کہ مجھے اپنی شناخت کرا دینی چاہئے۔ سنو میرا نام منوہر ہے اور میں واقعی سیکشن فور کا انچارج ہوں۔ یہ دیکھو میرا خصوصی کارڈ"...... اس آدمی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جیب سے ایک کارڈ نکال کر اس نے کمانڈر شیر سنگھ اور دوسرے فوجیوں کی طرف لہرایا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ واقعی ان کا نام منوہر ہے اور یہ سیکشن فور کے انچارج ہیں"...... کمانڈر شیر سنگھ نے مطمئن لہجے میں کہا۔

"جب تک میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھوں گا کیسے یقین کروں گا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح بازو عقب میں کیے اطمینان سے چلتا ہوا منوہر کے قریب پہنچ گیا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا عمران کے بازو حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے منوہر اس کے بازوؤں میں اچھا چیختا ہوا ایک دھماکے سے کمرے کے اس کونے کی دیوار سے جا ٹکرایا جو خالی تھا۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بھی چھلانگ لگائی اور اس کونے میں جا گرا۔ یہ سب کچھ صرف پلک جھپکنے میں وقوع پذیر ہو گیا اور مشین گن بردار حیرت سے پلکیں جھپکاتے رہ گئے جب کہ عمران کے ساتھیوں نے اس دوران جیبوں سے مشین پسٹل نکال لئے۔ وہ صرف عمران کے درمیان میں موجود ہونے کی وجہ سے رکے ہوئے تھے اس لئے جیسے ہی عمران نے منوہر کے پیچھے چھلانگ لگائی کمرہ مشین پسٹلز کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا اور ان چیخوں میں کمانڈر شیر سنگھ کی چیخ بھی شامل تھی کیونکہ وہ فائرنگ ہوتے ہی اچانک دوڑ کر فائرنگ رینج میں آگیا تھا وہ شاید فائرنگ سے بچنے کے لئے بھاگنا چاہتا تھا، لیکن اس کی موت آئی تھی کہ بجائے باہر کی طرف بھاگنے کے وہ ان مسلح افراد کی طرف بھاگ اٹھا تھا۔

"باہر دیکھو"...... عمران نے چیختے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھی بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے باہر نکل گئے اور پھر باہر سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی سناٹا چھا گیا۔ منوہر کا سر دیوار سے اس قوت سے ٹکرایا تھا کہ وہ نیچے گرنے کے بعد اٹھ ہی نہ سکا تھا کمرے میں ہر طرف خون اور لاشیں پھیلی ہوئی تھیں۔ کچھ زخمی ابھی تک پڑے تڑپ رہے تھے لیکن وہ بھی زیادہ دیر تک تڑپ نہ سکے اور ایک ایک کر کے ساکت ہوتے چلے گئے۔

"سب ختم ہو گئے ہیں"...... چند لمحوں بعد تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے پیچھے صفدر اور نعمانی بھی اندر آگئے۔

"اسے اٹھاؤ اور باہر لے آؤ"...... عمران نے منوہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خود وہ باہر کی طرف جانے کے لئے مڑ گیا۔

"یہاں موجود ٹرانسمیٹر اور میزائلوں کا تمام نظام وغیرہ توڑ پھوڑ دو لیکن جلدی...... ہمیں فوراً آگے جانا ہے"...... عمران نے ساتھیوں سے کہا اور خود وہ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی ایک بار پھر کمروں کی طرف بڑھ گئے۔ بے ہوش منوہر کو بھی ہیلی کاپٹر میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد ان کا ہیلی کاپٹر ایک بار پھر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"اسے ہوش میں لے آنا ہے"...... صفدر نے پوچھا۔

"ابھی نہیں۔ پہلے راہولی پہنچ جائیں۔ راستے کی چوکیاں فوری طور پر کراس کرنا ضروری ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کمانڈر بچن پھر کوئی کال نہ کر دے"...... عمران نے کہا۔

"تو تم منوہر کی آواز میں اسے کال کر کے مطمئن کر دو تمہارے لئے کیا مشکل ہے"...... تنویر نے کہا۔

"مشکل یہ ہے کہ کمانڈر بچن کو ہم صرف آواز سے پہچانتے ہیں، شکل سے نہیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ بھی ان فوجیوں میں شامل ہو جنہیں ہم ختم کر کے آرہے ہیں۔ اب سب نے تو بات نہیں کی تھی۔ حتیٰ کہ اس کرال چیک پوسٹ کے کمانڈر کی آواز بھی دوبارہ نہیں سنی۔ اس لئے اگر ہم نے

وہاں کمانڈر بچن کو کال کیا تو وہاں کے لوگ چونک سکتے ہیں "...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ہیلی کاپٹر پوری رفتار سے اڑا چلا جا رہا تھا اور تھوڑی دیر بعد انہوں نے کنجانی چوکی بھی کراس کر لی۔ منوہر کو راستے میں ہوش آنے لگا لیکن عمران کے کہنے پر اس کے سر پر چوٹ لگا کر صدیقی نے اسے دوبارہ بے ہوشی کی دلدل میں پھینک دیا تھا۔ کنجانی ایئر چیک پوسٹ کے بعد دو چیک پوسٹس گزریں لیکن وہاں حالات نارمل رہے۔ صرف مخصوص کوڈ اور اجیت کا پائلٹ کوڈ پوچھنے تک ہی اکتفا کیا گیا تھا۔

" راہولی کی پہاڑیاں اب قریب آ رہی ہیں جناب "...... اچانک پیچھے بیٹھے ہوئے اعظم نے کہا اور عمران اور باقی ساتھی بھی چونک پڑے۔

" تم آگے آ جاؤ اعظم۔ ہم نے ہیلی کاپٹر شہر سے کافی پہلے اتار دینا ہے تاکہ وہاں موجود کسی مین چیکنگ اڈے کی نظروں سے بچ سکیں اور آسانی سے شہر میں داخل بھی ہو جائیں "...... عمران نے کہا اور اعظم اٹھ کر آگے والی سیٹوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا، اور اس نے نعمانی کو باقاعدہ ہدایات دینی شروع کر دیں۔

" بس یہاں اس پہاڑی کے نیچے کسی چٹان پر اتار دیجئے۔ اس بڑی پہاڑی کو کراس کرتے ہی ہم چیک کر لئے جائیں گے۔ راہولی یہاں سے بیس کلو میٹر دور ہے لیکن یہاں سے مغرب کی طرف ایک چھوٹی سی بستی پاشکا ہے جس کا سردار رحمت علی مجاہدین کے ایک گروپ سے تعلق رکھتا

ہے۔ وہ ہمیں سہولتیں مہیا کر دے گا "...... اعظم نے کہا اور نعمانی نے رفتار آہستہ کی اور پھر ہیلی کاپٹر کو نیچے لے جا کر ایک مسطح چٹان پر اتار دیا

" منوہر کو اٹھا کر نیچے لے آؤ "...... عمران نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ سب ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آئے۔ صدیقی نے بے ہوش پڑے منوہر کو کھینچ کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اتارا اور اسے ایک طرف چٹان پر لٹا دیا۔

" اب سب مل کر اس ہیلی کاپٹر کو کسی گہری کھڈ میں دھکیل دو تاکہ اس کی مدد سے ہمارا سراغ نہ لگایا جا سکے "...... عمران نے کہا۔

" مگر اس کے پٹرول ٹینک پھٹنے سے دھماکہ ہو گا۔ جس کی آواز یہاں دور دور تک سنی جائے گی۔ کیوں نہ اس کا پٹرول ٹینک کھول دیں۔ جب سارا پٹرول بہہ جائے تو پھر اسے نیچے گرائیں "...... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں واقعی۔ یہ تجویز بہتر ہے "...... عمران نے کہا۔

" میں اندر سے اس کی مکینکل کٹ نکالتا ہوں۔ اس سے ہی ٹینک کا ڈھکنا نیچے سے کھلے گا "۔ تنویر نے کہا اور ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کٹ کا مخصوص تھیلا اٹھائے نیچے اترا اور پھر ہیلی کاپٹر کے نیچے چلا گیا۔

" تم اس دوران یہاں کوئی بڑا سا غار تلاش کرو تاکہ منوہر سے پوچھ گچھ یہیں مکمل کر لی جائے "...... عمران نے دوسرے ساتھیوں سے کہا اور کیپٹن شکیل اعظم کو لے کر دوسری طرف بڑھ گیا۔

مشکبار میں بھارتی فوج کے ہیڈ کوارٹر کے گیٹ میں سیاہ رنگ کی ایک کار داخل ہوئی تو ہیڈ کوارٹر میں موجود تمام فوجی یکلخت الرٹ ہو گئے اور پھر کار جیسے ہی ایک موڑ مڑ کر عمارت کے سامنے والے حصے میں پہنچی وہاں موجود فوجی سپاہیوں کے ایک پورے دستے کی ایڑیاں بج اٹھیں ۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھلا اور باوردی فوجی ڈرائیور نے نیچے اتر کر جلدی سے عقبی دروازہ کھولا اور کار میں سے کافرستان کے صدر نیچے اترے فوجی دستے نے انہیں سیلوٹ کیا اور صدر سر ہلاتے ہوئے آگے بڑھنے لگے ۔ برآمدے کی سیڑھیوں پر مشکبار میں کافرستانی فوج کے کمانڈر انچیف جنہیں یہاں سرکاری طور پر چیف کمانڈر کہا جاتا تھا نے آگے بڑھ کر صدر کو فوجی سیلوٹ کیا اور صدر نے جواب دیتے ہوئے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھا دیا ۔

چیف کمانڈر نے بڑے مؤدبانہ انداز میں مصافحہ کیا ۔

"تشریف لائیے سر" ...... چیف کمانڈر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سائیڈ پر ہو کر وہ مڑا اور صدر کے ساتھ چلتا ہوا عمارت کے اندر داخل ہو گیا تھوڑی دیر بعد وہ ایک وسیع میٹنگ ہال میں پہنچ چکے تھے جس میں ایک بڑی سی بیضوی میز کے گرد چار افراد موجود تھے ۔ جن میں سے تین فوجی یونیفارم میں اور ایک سول ڈریس میں تھا ۔ صدر کے اندر داخل ہوتے ہی وہ چاروں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے ۔ اور تینوں فوجیوں نے صدر کو سیلوٹ کیا جب کہ سول ڈریس والے نے صرف ہاتھ اٹھا کر سلام کیا صدر نے آگے بڑھ کر باری باری سب سے مصافحہ کیا اور پھر وہ اس سول ڈریس والے کے ساتھ خالی کرسی پر بیٹھ گئے جب کہ چیف کمانڈر ان کی دوسری طرف بیٹھ گئے اور باقی تین افراد بھی بیٹھ گئے ۔

"جناب گورنر" ...... پہلے آپ مشکبار میں حریت پسندوں کی تحریک کے بارے میں بتائیں" ...... صدر نے سول ڈریس میں ملبوس ادھیڑ عمر آدمی سے کہا جو مقبوضہ مشکبار کے گورنر تھے ۔ صدر صاحب کی بات سنتے ہی وہ اٹھ کر کھڑے ہوئے ۔

"تشریف رکھیں ۔ یہ غیر رسمی میٹنگ ہے" ...... صدر نے کہا اور گورنر دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئے ۔

"جناب صدر رسمی طور پر تو حالات ہمارے کنٹرول میں ہیں ۔ اور تشویش کی کوئی بات نہیں ہے لیکن جناب اصل حالات انتہائی تشویشناک تھا ۔ تحریک روز بروز قوت پکڑتی جا رہی ہے ۔ حالانکہ ہم اسے دبانے کے

لیے انتہائی سخت کارروائی میں مصروف ہیں، لیکن حالات ہمارے لئے روز بروز بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں"...... گورنر نے کہا تو میٹنگ میں موجود صدر سمیت سب افراد کے چہرے بگڑ سے گئے۔

"جناب صدر...... گورنر صاحب کو حالات کا صحیح علم نہیں ہے۔ مجھے علم ہے کیونکہ میں یہاں کا چیف کمانڈر ہوں۔ حالات بالکل درست ہیں۔ ہم نے حریت پسندوں کے کئی گروپ ختم کر دیئے ہیں۔ ان کے لیڈروں کو ہلاک کر دیا ہے۔ مقامی لوگوں پر اب ہماری دہشت طاری ہوتی جا رہی ہے اور وہ خود بھی اب حریت پسندوں کو پکڑنے میں ہماری امداد کر رہے ہیں۔ گورنر صاحب چونکہ سیاسی آدمی ہیں اور انہیں یہاں آئے ہوئے ابھی تھوڑا عرصہ ہوا ہے۔ اس لئے یہ معمولی سے مظاہرے یا عام سی ہڑتالوں سے متاثر ہو کر یہی سمجھتے ہیں کہ حالات بگڑ گئے ہیں"...... چیف کمانڈر نے از خود بات کرتے ہوئے کہا۔

"چیف کمانڈر صاحب۔ آپ فوجی ہیں اور آپ یہی سمجھتے ہیں کہ سختی اور ظلم سے آپ تحریک کو دبا لیں گے، لیکن میں نے سیاست میں ہمیشہ یہی دیکھا ہے کہ ایسی تحریکیں سختی اور ظلم سے کبھی نہیں دبائی جا سکتیں۔ بلکہ آپ جس قدر ظلم کریں گے تحریک اتنی ہی قوت پکڑتی چلی جائے گی۔ جناب صدر میں نے کئی بار مرکزی حکومت سے تحریری درخواست کی ہے کہ یہاں فوج جو کچھ کر رہی ہے۔ اس کا نتیجہ ہمارے حق میں بہتر ثابت نہ ہوگا اس لئے فوج کو اس ظلم سے باز رکھا جائے لیکن آج تک مجھے کوئی جواب نہیں دیا گیا"...... گورنر نے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب مینن صاحب آپ بلیک ہاؤنڈز کے سربراہ ہیں۔ آپ بتائیں کہ کیا صورت حال ہے"...... صدر نے اس بار ایک اور آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جس نے فوجی یونیفارم پہنی ہوئی تھی لیکن اس کے کاندھے پر سٹارز کی بجائے دو سیاہ کراس لگے ہوئے تھے۔

"سر...... چیف کمانڈر صاحب کی بات درست ہے۔ حالات قابو میں ہیں اور مزید قابو میں آتے جا رہے ہیں۔ بلیک ہاؤنڈز جس تیزی سے کام کر رہی ہے اس سے حالات کو کنٹرول کرنے میں بے حد مدد ملی ہے۔ ہم نے کئی نامور حریت پسند لیڈروں کو تلاش کر کے ہلاک کر دیا ہے اور مزید لیڈروں کی تلاش سرگرمی سے جاری ہے۔ زیادہ سے زیادہ ایک دو ماہ کے اندر میرا دعویٰ ہے کہ ہم یہاں موجود تمام حریت پسندوں کا خاتمہ کر دیں گے اور اس کے بعد تحریک کا نام و نشان ہی مٹ جائے گا"...... مینن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہمیں آپ کی رپورٹس مل رہی ہیں۔ واقعی آپ بے حد مفید کام کر رہے ہیں"...... صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"جناب صدر......" گورنر نے دوبارہ کچھ کہنا چاہا۔

"آپ پلیز خاموش رہیں میں نے آپ کی بات سن لی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ سیاسی حل چاہتے ہیں۔ لیکن اس مسئلے کا کوئی سیاسی حل نہیں ہے۔ سیاسی حل کا مطلب ہو گا کہ ہم اپنا موقف تبدیل کر دیں اور مشکبار میں واقعی رائے شماری کرا دیں، لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس کا کیا نتیجہ نکلے

گا۔ یہی کہ یہ علاقہ سو فیصد پاکیشیا میں شامل ہو جائے گا۔ کیا آپ یہی چاہتے ہیں"...... صدر نے اس بار انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب...... سیاسی حل سے قطعی میرا یہ مقصد نہیں ہے۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ہم یہاں کے حریت پسند گروپوں سے مذاکرات کریں۔ ان کے کچھ مطالبات مان لیں، کچھ پر غور کرنے کا وعدہ کر لیں۔ اس طرح صورت حال تیزی سے سنبھل جائے گی"...... گورنر نے کہا۔

"سوری...... یہ ان حالات میں ممکن نہیں ہے۔ مرکزی اور کافرستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ اس تحریک کو انتہائی سختی اور بے رحمی سے کچل دیا جائے۔ تاکہ نہ صرف یہ تحریک بلکہ کافرستان میں اٹھنے والی اسی قسم کی دوسری تحریکیں بھی ختم ہو جائیں۔ اگر ہم نے یہاں ڈھیل دے دی تو کافرستان میں اٹھنے والی دوسری تحریکیں بھی قوت پکڑ لیں گی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ کافرستان کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو جائے گا۔ آپ کو اس سیٹ پر بٹھانے سے ہمارا مقصد صرف عالمی سطح پر یہ بتانا ہے کہ ہم نے آپ جیسے معتدل مزاج اور سیاسی ذہن رکھنے والا آدمی گورنر لگایا ہوا ہے اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ویسے آپ اب تشریف لے جانا چاہتے ہیں تو جا سکتے ہیں"...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... گورنر نے ایک جھٹکے سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ اپنی توہین کی وجہ سے ٹماٹر کی طرح سرخ پڑ چکا تھا۔ وہ قدم بڑھاتے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جب تک وہ میٹنگ ہال سے چلے نہ گئے اس وقت تک میٹنگ ہال پر سکوت طاری رہا۔

"مسٹر مینن اور چیف کمانڈر مجھے معلوم ہے کہ آپ دونوں یہاں بے پناہ ظلم و ستم کر رہے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود تحریک مکمل طور پر کچلی نہیں جا رہی۔ اس کی وجہ"...... صدر نے اس بار دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر...... ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ آپ بے فکر رہیں جلد ہی یہ تحریک مکمل طور پر ختم ہو جائے گی"...... ان دونوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مسٹر سیوا رام...... آپ یہاں کے دفاعی مشیر ہیں۔ آپ کی کیا رائے ہے"...... صدر نے اس بار ایک اور فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر...... میری حتمی رائے ہے کہ جب تک یہاں موجود ایک ایک مسلمان کو ہلاک نہیں کر دیا جاتا یہاں حالات پوری طرح سنبھل نہیں سکتے۔ اس لئے میری تو رائے ہے کہ یہاں مسلمانوں کا قتل عام کر دیا جائے۔ ایک ہی بار اتنا بڑا آپریشن کیا جائے کہ سب شورش ختم ہو جائے"...... سیوا رام نے کہا۔

"نہیں مسٹر سیوا رام...... یہ انتہا پسندی ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے ایسا کر دیا تو پوری دنیا میں ایک طوفان کھڑا ہو جائے گا اور آج جو ملک ہمارے دوست ہیں وہ بھی ہمارے دشمن ہو جائیں گے۔ ہمارا مقصد بہرحال وہی ہے جو آپ نے بتایا ہے لیکن یک دم نہیں بلکہ بتدریج ایسا ہوگا"...... صدر نے کہا۔

"سر...... میرا خیال ہے کہ ہمیں مقامی افراد پر توجہ دینے کے ساتھ

ساتھ پاکیشیا اور دوسرے اسلامی ملکوں سے حریت پسندوں کے رابطوں کو ختم کرنا ہوگا۔ یہ تحریک اس لئے زور پکڑتی جا رہی ہے کہ انہیں پاکیشیا اور اسلامی ممالک سے باقاعدہ اسلحہ، رقم اور تربیت یافتہ افراد مل رہے ہیں"...... چوتھے آدمی نے از خود کہا۔

"اوہ اوہ ...... آپ یہاں کی انٹیلی جنس کے چیف ہیں۔ آپ کی بات وزن رکھتی ہے لیکن اس کا آج تک کوئی ایسا ثبوت آپ پیش نہیں کر سکے جسے ہم پوری دنیا کے سامنے حتمی طور پر رکھ سکیں۔ کیا کوئی ایسا ثبوت ہے"...... صدر نے کہا۔

"سر...... ثبوت نہ بھی ہوں تو بنائے جا سکتے ہیں"...... انٹیلی جنس کے چیف نے کہا۔

"اوہ اوہ آپ کی بات واقعی قابل غور ہے لیکن ......" صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر ثبوت بنانے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ جلد ہی آپ کے سامنے میری تنظیم ایک حتمی ثبوت پیش کر دے گی"...... مینن نے کہا۔

"اوہ کیا مطلب ...... کیا آپ اپنی بات کی وضاحت کریں گے یہ آپ نے انتہائی اہم بات کی ہے"...... صدر نے چونک کر پوچھا۔

"جناب گذشتہ دنوں ہمیں اطلاع ملی کہ حریت پسندوں کا ایک گروپ جسے باجوڑا گروپ کہا جاتا ہے۔ وادی میں موجود کافرستانی فوج کے اسلحے کے سب سے بڑے سٹور جسے کوڈ میں ایم۔ سٹور کہا جاتا ہے، کو تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے چنانچہ اس اطلاع پر ہم فوری طور پر

حرکت میں آ گئے۔ میں نے دو سیکشن ایم۔ سٹور میں بھجوا دیئے۔ ایک اندر اور ایک باہر اور اپنے سب سے فعال سیکشن فور کو حکم دیا کہ وہ فوری طور پر اس گروپ کا کھوج لگا کر اس کا خاتمہ کر دے۔ سیکشن فور نے واقعی کارکردگی دکھائی اور اس گروپ کو گرفتار کر کے ہلاک کر دیا۔ اس طرح ان کی یہ خطرناک پلاننگ ختم ہو گئی"...... مینن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس میں ایسی کیا بات ہے کہ اسے پاکیشیا یا دوسرے اسلامی ملکوں کے خلاف بطور ثبوت پیش کیا جا سکے"...... صدر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"جناب میں ابھی عرض کر رہا ہوں"...... مینن نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا فرمایئے"...... صدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر اس گروپ کے خاتمے کے بعد سیکشن فور کے چیف منوہر کو اطلاع ملی کہ اس گروپ کا ایک آدمی ہلاک ہونے سے بچ گیا ہے۔ یہ چونکہ بلیک ہاؤنڈز کے بنیادی اصول کے خلاف ہے کہ اس کا کوئی شکار زندہ بچ جائے اس لئے منوہر نے اس کی تلاش شروع کر دی۔ پھر اطلاع ملی کہ وہ زخمی ہو کر خفیہ طور پر آزاد مشکبار چلا گیا ہے۔ وہاں سے اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیا چلا گیا ہے۔ پھر اطلاع ملی کہ وہ پاکیشیا سے واپس آزاد مشکبار پہنچ گیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں جن کو وہ خفیہ طور پر سرحد پار کرا کر یہاں مشکبار لے آنا چاہتا ہے۔ اس اطلاع پر اس گروپ کا کھوج لگایا گیا جو انہیں خفیہ طور پر سرحد پار کرا رہا تھا۔ اس کا کھوج لگا کر

ایک آدمی کو بھاری قیمت دے کر خرید لیا گیا۔ اس طرح پتہ چل گیا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ درہ ورسام کی طرف سے داخل ہوں گے۔ چنانچہ سیکشن فور نے وہاں پکٹنگ کر لی۔ یقیناً اب تک یہ پاکیشیائی ایجنٹ پکڑے جا چکے ہوں گے۔ میں نے منوہر کو ہدایت کر دی تھی کہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہ کیا جائے بلکہ انہیں گرفتار کر کے خفیہ ٹارچر سیل میں پہنچا دیا جائے جہاں ان کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کے بعد انہیں پوری دنیا کے اخباری نمائندوں کے سامنے پیش کیا جا سکتا ہے اس طرح یہ ایک جیتا جاگتا ثبوت ہو گا کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کے حریت پسندوں کی امداد کر رہے ہیں"...... چیف نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا رزلٹ نکلا پکڑے گئے وہ"...... صدر نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ابھی اطلاع تو نہیں آئی لیکن بہرحال وہ پکڑے جا چکے ہوں گے۔ وہ کسی صورت بھی نہیں بچ سکتے"...... مینن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے مخبروں نے یہ معلوم کیا کہ کیا یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اگر ہیں تو کس ادارے سے ان کا تعلق ہے"...... صدر نے پہلے سے زیادہ بے چین لہجے میں کہا۔

"سر کسی بھی ادارے سے تعلق ہو اس سے کیا فرق پڑتا ہے"...... مینن نے کہا۔

"فرق پڑتا ہے۔ آپ کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تجربہ نہیں ہے اور آپ کی بات نے مجھے شدید اضطراب میں مبتلا کر دیا ہے۔ اگر

یہ ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہیں تو پھر سمجھ لیجئے کہ آپ کی تنظیم بلکہ یہاں موجود کافرستانی فوج کے اسلحے کے تمام سٹور۔ تمام ہیڈ کوارٹر شدید ترین خطرے کی زد میں آ چکے ہیں۔ ہم کافرستان میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی کارکردگی طویل عرصے سے بھگت رہے ہیں۔ ہماری سیکرٹ سروس۔ ہماری پاور ایجنسی۔ ہماری ملٹری انٹیلی جنس اور دوسری بے شمار ایجنسیاں مسلسل ان سے شکست کھاتی چلی آ رہی ہیں۔ آپ پلیز فوری طور پر معلوم کریں کہ یہ ایجنٹ پکڑے گئے ہیں یا نہیں"...... صدر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں ابھی معلوم کرتا ہوں"...... مینن نے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ اب وہ یہ بات کر کے پچھتا رہا ہے۔

"یہیں ٹرانسمیٹر منگوا لیجئے۔ میں خود یہ رپورٹ سننا چاہتا ہوں"...... صدر نے کہا تو مینن بیٹھ گئے

"میں منگواتا ہوں ٹرانسمیٹر"...... چیف کمانڈر نے کہا اور اٹھ کر خود ہی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازہ کھول کر وہ باہر نکلا اور پھر جب کافی دیر تک اس کی واپسی نہ ہوئی تو صدر اور دوسرے ساتھی اضطراب بھرے انداز میں دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ مگر تھوڑی دیر بعد چیف کمانڈر اندر آئے۔ ان کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ مگر ان کے چہرے پر وحشت کے آثار نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہو رہی ہے"...... صدر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب کیا بتاؤں مجھے تو اب تک یقین نہیں آرہا لیکن ایئر فورس کے کمانڈر نے فون پر مجھ سے خود بات کی ہے۔ وہ دراصل میری معرفت بلیک ہاؤنڈز کے چیف صاحب سے بات کرنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں بتایا ہے کہ اس وقت صدر صاحب میٹنگ لے رہے ہیں اس لئے فی الحال بات نہیں کرائی جا سکتی"....... چیف کمانڈر نے کہا۔

"کیا آپ جب باہر گئے تھے تو آپ کو فون کے متعلق بتایا گیا ہے"...... صدر نے کہا۔

"یس سر...... فون تو پہلے آیا تھا لیکن میٹنگ کی وجہ سے اسے ہولڈ رکھا گیا تھا ایمرجنسی کی بات سن کر میں دفتر چلا گیا۔ اور میری بات ہوئی ہے۔ بہرحال میں یہ ٹرانسمیٹر لے آیا ہوں"....... چیف کمانڈر نے کہا۔

"کیا ایمرجنسی ہے اور کیا رپورٹ ہے۔ تفصیل سے بتائیں۔ آپ کچھ چھپا رہے ہیں"....... صدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب...... میں آپ کے سامنے کوئی بات کیسے چھپا سکتا ہوں میں دراصل اس میٹنگ کا ماحول خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال کمانڈر نے مجھے مختصر طور پر اتنا بتایا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کے چیف درہ درسام کے قریب ایک ایئر چیک پوسٹ پر پہنچے۔ انہوں نے بتایا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں نے قریبی فوجی چوکی کے فوجیوں کو ہلاک کر کے ان کے روپ میں راہولی جا رہے ہیں اور انہوں نے اسی چیک پوسٹ سے ہیلی کاپٹر بھی حاصل کر لیا ہے۔ اور اس کے بعد جناب دو ایئر چیک پوسٹس تباہ

کر دی گئیں۔ اور پھر ان کا پتہ نہیں چلا اور سیکشن فور کے انچارج صاحب بھی غائب ہیں"....... چیف کمانڈر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ نہیں یہ رپورٹ ہی غلط ہے۔ منوہر کیسے غائب ہو سکتا ہے"....... میتن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ایئر فورس کے کمانڈر سے میری بات کرایئے فوراً"....... صدر صاحب نے تیز لہجے میں کہا اور چیف کمانڈر ایک بار پھر تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کی طرف بڑھ گئے چند لمحوں بعد وہ واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس تھا۔ انہوں نے صدر کے قریب آ کر اس پر بٹن پریس کیے۔

"یس"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک باوقار آواز سنائی دی۔

"جناب صدر صاحب سے بات کیجئے"....... چیف کمانڈر نے کہا اور فون پیس ادب سے صدر کے سامنے میز پر رکھا اور خود مڑ کر واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گئے۔ فون میں شاید لاؤڈر موجود تھا اس لئے دوسری طرف سے آنے والی آواز بخوبی سب تک پہنچ رہی تھی۔

"ہیلو پریذیڈنٹ بول رہا ہوں"....... صدر صاحب نے باوقار لہجے میں کہا۔

"یس سر...... حکم سر"....... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔

"آپ نے چیف کمانڈر صاحب کو کیا ایمرجنسی رپورٹ دی ہے۔

پوری تفصیل بتایئے"...... صدر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"سر انتہائی حیرت انگیز رپورٹ ہے۔ مجھے ایک ایئر چیک پوسٹ کے کمانڈر بچن صاحب نے سپیشل کال کی ہے اور انہوں نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کے انچارج اپنے ایک ساتھی کے ساتھ بستی چلگام کے ایئر اڈے سے حاصل کیے جانے والے ایک فوجی ہیلی کاپٹر پر اس ایئر چیک پوسٹ پر پہنچے۔ اور انہوں نے کمانڈر بچن کو بتایا کہ بلیک ہاؤنڈز نے پاکیشیا سے آنے والے چند پاکیشیائی ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے پکٹنگ کی تھی لیکن وہ ایجنٹ وہاں سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کا خیال تھا کہ اب یہ ایجنٹ بستی چلگام پہنچیں گے چنانچہ بلیک ہاؤنڈز نے وہاں پکٹنگ کی لیکن جب کافی وقت گزر گیا اور وہ پاکیشیائی ایجنٹ وہاں نہ پہنچے تو انہوں نے چلگام سے فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور چیکنگ راؤنڈ لیتے ہوئے یہاں پہنچے راستے میں انہیں اسی چیک پوسٹ کا ہیلی کاپٹر جاتا ہوا ملا تھا۔ بہر حال نیچے موجود فوجی چوکی پر انہیں کھائی میں پڑی ایک لاش دکھائی دی تو انہوں نے وہاں اتر کر چیکنگ کی تو چوکی پر موجود تمام فوجی ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ چند کی یونیفارمز بھی اتار لی گئی تھیں۔ اس لئے سیکشن فور کے چیف صاحب کا خیال تھا کہ جو فوجی ہیلی کاپٹر انہیں جاتا ہوا ملا ہے۔ اس میں کافرستانی فوج کی یونیفارم میں پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے۔ یہ ہیلی کاپٹر کمانڈر بچن نے چوکی کے انچارج کیپٹن شرما کی سرکاری کال پر بھجوایا تھا کیونکہ کیپٹن شرما نے انہیں بتایا تھا کہ وہ کسی ٹاپ ایمرجنسی کے سلسلے میں فوری طور پر راہولی پہنچنا چاہتے

ہیں۔ اور کمانڈر بچن نے پورے کوڈ معلوم کر کے ہیلی کاپٹر بھیجا تھا۔ بہر حال سیکشن فور کے چیف کے کہنے پر کمانڈر بچن نے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ سے رابطہ قائم کیا وہ اصل تھا کیپٹن شرما سے بات ہوئی تو وہ بھی اصل تھا، لیکن سیکشن فور کے چیف مصر تھے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ چنانچہ انہوں نے ٹرانسمیٹر پر کیپٹن شرما سے خود بات کرتے ہوئے اسے حکم دیا کہ وہ واپس آ جائے لیکن کیپٹن شرما نے کسی ٹاپ ایمرجنسی کا کہہ کر واپس آنے سے انکار کر دیا۔ ایئر سیکشن فور کے چیف نے کمانڈر بچن کو کہا کہ وہ راہولی کے راستے میں آنے والی ایئر چیک پوسٹس کے کمانڈرز سے رابطہ قائم کریں اور انہیں حکم دیں کہ اس ہیلی کاپٹر کو جبراً روکا جائے اور اگر نہ رکے تو اسے میزائل سے تباہ کر دیا جائے۔ کمانڈر بچن نے تباہ کرنے والی بات تو تسلیم نہ کی البتہ سیکشن چیف سے تحریری حکم لے کر اس نے ایئر چیک پوسٹس سے رابطہ قائم کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ ہیلی کاپٹر کرال چیک پوسٹ کی حدود سے گزر کر کنجانی چیک پوسٹ کی حدود میں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس چیک پوسٹ کے کمانڈر شیر سنگھ سے بات کی۔ اس نے ہیلی کاپٹر روکنے کی حامی بھر لی۔ اور پھر اس کی کال آئی کہ ہیلی کاپٹر اتار لیا گیا ہے اور کیپٹن شرما اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس پر سیکشن چیف اپنے ساتھی کے ساتھ ہیلی کاپٹر پر کنجانی چیک پوسٹ چلے گئے اور کمانڈر بچن سے کہہ گئے کہ وہ انہیں کال کر کے اصل حقیقت بتائیں گے، لیکن جب کافی وقت گزر گیا اور ان کی کال نہ آئی تو کمانڈر بچن نے کنجانی ایئر چیک پوسٹ کال کی لیکن وہاں سے کال اٹنڈ نہ

کی گئی تو انہوں نے اس کے بعد راہولی تک آنے والی ایئر چیک پوسٹس کے کمانڈرز سے بات کی تو انہوں نے بتایا کہ ہیلی کاپٹر دونوں ایئر چیک پوسٹس کراس کر کے راہولی پہنچ گیا ہے۔ راہولی کے ایئر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ راہولی کی فضا میں اس طرف سے کوئی ہیلی کاپٹر آیا ہی نہیں۔ کمانڈر بچن کو شک گزرا تو انہوں نے چیکنگ کا سوچا لیکن چونکہ ان کے پاس ہیلی کاپٹر نہ تھا۔ اس لئے انہوں نے کرال ایئر چیک پوسٹ پر کال کی لیکن وہاں سے بھی کال اٹنڈ نہ کی گئی تو انہوں نے اس سے پہلے کی ایئر چیک پوسٹ پر کال کر کے اس کے کمانڈر کو ساری بات بتائی، اور دونوں ایئر چیک پوسٹس کو خود جا کر چیک کرنے کے لئے کہا۔ پھر اس کمانڈر کی طرف سے اطلاع ملی کہ کرال ایئر چیک پوسٹ کی ساری مشینری تباہ کر دی گئی ہے۔ اور وہاں موجود تمام افراد کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے۔ وہاں کمانڈر کے ساتھ ساتھ کنجانی ایئر چیک پوسٹ کے کمانڈر شیر سنگھ کی بھی گولیوں سے چھلنی لاش ملی ہے اور سیکشن فور کے چیف کے دوسرے ساتھی کی لاش اور ان کے ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کی لاش بھی وہاں پڑی ہوئی ہے جب کہ کنجانی ایئر چیک پوسٹ پر بھی یہی صورت حال ہے۔ وہاں بھی اسی طرح قتل عام کیا گیا ہے۔ سیکشن فور کے چیف کیپٹن شرما اور اس کے ساتھی سب غائب ہیں۔ وہ راہولی بھی نہیں پہنچے۔ میں نے یہ اطلاع ملتے ہی راہولی ایئر ہیڈ کوارٹر سے رابطہ قائم کر کے انہیں ہیلی کاپٹر کو تلاش کرنے کا حکم دیا تو مجھے رپورٹ دی گئی کہ ہیلی کاپٹر راہولی سے کافی پہلے ایک کھائی میں تباہ ہوا پڑا ہے لیکن اسے آگ نہیں لگی

چونکہ اسے کھائی میں گرانے سے پہلے باقاعدہ اس کے پٹرول ٹینک خالی کر دیئے گئے تھے۔ وہاں پٹرول بہنے کے نشانات ابھی تک موجود تھے اور ہیلی کاپٹر کے ساتھ کوئی لاش بھی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے چیف کمانڈر کو کال کیا تاکہ وہ کیپٹن شرما اور اس کے ساتھیوں کو تلاش کرائیں"...... دوسری طرف سے ایئر کمانڈر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے آپ بھی انہیں تلاش کریں۔ پوری فورس کو حکم دے دیں کہ ہنگامی طور پر انہیں تلاش کیا جائے"...... صدر نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اور فون آف کر دیا۔ ان کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ رپورٹ کسی غلط فہمی پر مبنی ہے جناب۔ سیکشن فور کا انچارج نوہر انتہائی تربیت یافتہ آدمی ہے۔ وہ اتنی آسانی سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ہاتھ نہیں آسکتا"...... مینن نے صدر صاحب کے فون آف کرتے ہی ان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اس رپورٹ کے بعد میرے ذہن میں یہی خیال آ رہا ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی افراد ہوں گے اور اگر واقعی یہ وہی ہیں تو پھر جو کچھ اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے وہ غلط نہیں ہے۔ یہ لوگ ایسے ہی اقدامات کرنے کے عادی ہیں۔ وہ ہر ناممکن کو ممکن بنانے کی صلاحیتیں رکھتے ہیں اور ان کی وادی مشکبار میں آمد کافرستان کے لئے خطرے کی گھنٹی ہے۔ آپ سب حضرات انہیں عام ایجنٹ سمجھ کر ڈیل کر رہے ہیں جب کہ وہ عام ایجنٹ نہیں ہیں۔ ان کے

خلاف آپ سب کو متحد ہو کر کام کرنا ہوگا"...... صدر نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"جناب اگر آپ اجازت دیں تو ایک خصوصی فریکونسی پر میں منوہر کو کال کروں۔ مجھے یقین ہے کہ صورت حال پوری طرح واضح ہو جائے گی"...... مینن نے کہا۔

"ٹھیک ہے کال کریں...... میں بھی صورت حال کی پوری وضاحت چاہتا ہوں"...... صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور مینن نے اپنے سامنے پڑے جدید ساخت کے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو...... چیف آف بلیک ہاؤنڈز کالنگ اوور"...... مینن نے فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کال دینا شروع کر دی۔

"یس...... سیکشن فور چیف اٹنڈنگ اوور"...... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور مینن کا ستا ہوا چہرہ یکلخت مسرت سے کھل اٹھا۔

"اس سے اس کا نام پوچھو کیونکہ پاکیشیائی ایجنٹ لہجے اور آواز کی نقل کرنے کے ماہر بتائے جاتے ہیں اور نہ صرف نام بلکہ اگر کوئی مخصوص کوڈ ہو تو وہ بھی پوچھ لو۔ بلکہ کوئی اور شناخت ہو تو وہ بھی پوچھ لو۔ پہلے تسلی کر لو کہ یہ واقعی وہی بول رہا ہے۔ کہیں اس کی جگہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی نہ بات کر رہا ہو"...... صدر نے تیز لہجے میں مینن کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام کیا ہے اوور"...... مینن نے پوچھا۔

"منوہر...... جناب آپ جانتے تو ہیں اوور"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارے والد کا نام کیا ہے اوور"...... مینن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جناب آخر کیا بات ہو گئی ہے کہ آپ نے باقاعدہ حسب نسب پوچھنا شروع کر دیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے اس بار ناخوشگوار لہجے میں کہا گیا۔

"والد کا نام بتاؤ منوہر اوور"۔ مینن نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

"سوری پہلے آپ وضاحت کریں کہ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایسا شناخت کے لئے پوچھا جا رہا ہے...... اور یہ انتہائی ضروری ہے اوور"...... مینن نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرے والد کا نام کرشن رام تھا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور مینن کا چہرہ ایک بار پھر کھل اٹھا۔

"گڈ...... اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی منوہر ہو۔ لیکن اب تم اپنا سابقہ ملٹری کوڈ بتا دو اوور"...... مینن نے کہا۔

"آپ اب زیادتی کر رہے ہیں جناب۔ میں یہاں انتہائی خطرناک حالات میں الجھا ہوا ہوں۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ، اور آپ انٹرویو کا

سلسلہ شروع کر بیٹھے ہیں اوور "....... اس بار دوسری طرف سے انتہائی ناخوشگوار لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ کیسے حالات۔ تفصیل بتاؤ اوور"....... مینن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ میرے سارے گھیرے توڑ کر نکل گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے بھی اغوا کر لیا تھا لیکن میں ان کی قید سے نکل آیا ہوں جلد ہی میں ان کا خاتمہ کر دوں گا اوور"....... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں اوور"....... مینن نے پوچھا۔

"سات آدمی تھے۔ کافرستانی فوج کی ایک چوکی تباہ کر کے انہوں نے وہاں سے یونیفارمز حاصل کی تھیں پھر ہیلی کاپٹر سے راہولی آنے لگے۔ راستے میں ان کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ بہرحال یہ لمبی کہانی ہے۔ مختصر یہ کہ انہوں نے میرے ساتھی ماترم کو ہلاک کر دیا اور مجھے اغوا کر لیا۔ مجھے ہوش آیا تو میں ان کے درمیان ایک غار میں قید تھا۔ وہ مجھ سے بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور دوسری تفصیلات معلوم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مجھ پر تشدد بھی کیا لیکن پھر مجھے موقع مل گیا اور میں ان کی گرفت سے نکل آیا۔ اور وہ فرار ہو گئے ویسے ان کا ایک آدمی میرے ہاتھوں مارا گیا ہے اس لئے اب ان کی تعداد چھ ہے اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تمہیں ہیڈ کوارٹر کال کرنا چاہئے تھی تاکہ میں دوسرے سیکشن کو

تمہاری امداد کے لئے بھیجتا۔ تمہیں فوج کی مدد حاصل کرنی چاہیے تھی اوور"....... مینن نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں۔ سیکشن فور اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے۔ ان کا خاتمہ میرے ہاتھوں ہی ہو گا۔ ویسے وہ فوجی یونیفارمز میں ہیں۔ اس لئے فوج کے آتے ہی وہ ان میں مل سکتے ہیں اور پھر ان کی تلاش ناممکن ہو جائے گی اوور"....... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے....... ہر قیمت پر ان کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ ہر قیمت پر سمجھے اوور"....... چیف نے کہا۔

"اوکے اوور اینڈ آل"....... مینن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"منوہر کی رپورٹ سے مجھے کچھ اطمینان ہوا ہے کہ یہ لوگ وہ نہیں ہو سکتے جن کا مجھے خدشہ تھا۔ یہ کوئی اور ایجنٹ ہیں۔ اگر یہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس سے متعلق ہوتے تو پھر منوہر کسی صورت بھی ان کی قید سے بچ کر نہ نکل سکتا لیکن اس کے باوجود سب ادارے انتہائی ہوشیار رہیں گے اور جب یہ لوگ ہلاک ہوں تو مجھے رپورٹ دی جائے گی۔ میٹنگ برخواست"....... صدر نے اس بار قدرے مطمئن لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ان کے اٹھتے ہی باقی افراد بھی احتراماً کھڑے ہو گئے۔ صدر کارخ بیرونی دروازے کی طرف ہو گیا اور چیف کمانڈر سمیت باقی افراد بھی مؤدبانہ انداز میں ان کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

ہیلی کاپٹر کے پٹرول ٹینک خالی کر کے عمران کے ساتھیوں نے مل کر اسے نیچے عمیق گہرائی میں دھکیل دیا اور ہیلی کاپٹر کے نیچے گہرائی تک پہنچتے پہنچتے پرزے اڑ گئے۔ منوہر کو اس دوران صدیقی غار میں لے گیا تھا اور وہ خود وہیں تھا۔ ہیلی کاپٹر کو دھکیلنے کے بعد عمران بھی باقی ساتھیوں کے ساتھ اس غار کی طرف بڑھ گیا۔ جسے اعظم نے تلاش کیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ اس کشادہ غار میں پہنچ چکے تھے یہ اس جگہ سے کافی دور تھی جہاں انہوں نے ہیلی کاپٹر کو تباہ کیا تھا۔ منوہر غار میں بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ صدیقی"....... عمران نے کہا اور صدیقی نے جھک کر اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ ساتویں زور دار تھپڑ کے بعد منوہر کو ہوش آیا اور عمران سمجھ گیا کہ منوہر طاقت ور اعصاب اور قوت مدافعت کا مالک ہے۔ منوہر نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول

دیں۔ پہلے تو وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر اچھل کر بیٹھ گیا۔

"تمہارا نام منوہر ہے اور تم بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کے چیف ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"......... منوہر نے جواب دیا اور اس بار وہ اچھل کر کھڑا ہو گیا لیکن عمران نے اس کے اس طرح اٹھ کر کھڑے ہونے پر کوئی اعتراض نہ کیا تھا اس لئے باقی ساتھی بھی خاموشی سے کھڑے رہے لیکن سوائے عمران کے ان سب کے ہاتھوں میں مشین پسٹلز موجود تھے۔

"بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"........ عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم"........ منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ کیونکہ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم اس کے ایک سیکشن کے انچارج ہو اور تمہیں نہیں معلوم"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف نے اسے خفیہ رکھا ہوا ہے۔ ہمارے چاروں سیکشنز کے علیحدہ علیحدہ اپنے اپنے ہیڈ کوارٹرز ہیں"....... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اپنے اور باقی تین سیکشنز کے ہیڈ کوارٹرز کا محل وقوع بتا دو"....... عمران نے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کی بات ختم ہوتی منوہر نے یکلخت کسی بھوکے عقاب کی طرح چھلانگ لگائی۔ وہ عمران اور صفدر کے

درمیان موجود خلا کو کراس کر کے غار کے دہانے سے باہر جانا چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا واپس پلٹ کر دیوار سے جا ٹکرایا لیکن دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے۔ وہ ایک بار پھر قلا بازی کھاتا ہوا کونے میں کھڑے اعظم سے ٹکرایا اور پھر اعظم سے ٹکرا کر وہ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور اعظم اس کے سینے سے لگا کھڑا تھا۔

"میں اسے مار ڈالوں گا سب اپنا اسلحہ پھینک دیں" ...... منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔ اعظم کی گردن کے گرد اس کے بازو کا حلقہ موجود تھا جب کہ دوسرا بازو اس نے اعظم کے پیٹ کے گرد رکھا ہوا تھا اور اعظم کا چہرہ گردن پر دباؤ کی وجہ سے بری طرح بگڑ سا گیا تھا۔

"مار ڈالو یہ ہمارا ساتھی نہیں ہے" ...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا اچانک صدیقی جو اس سے سب سے قریب تھا برق کی طرح اچھلا اور اس کے ساتھ ہی منوہر اور اعظم دونوں اچھل کر پہلو کے بل گرے اور اس کے ساتھ ہی تنویر نے آگے بڑھ کر اسے گردن سے پکڑا اور دوسرے لمحے منوہر چیختا ہوا کسی گیند کی طرح اڑتا ہوا ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ غار کی ایک دیوار سے ٹکرایا اور پھر دھب سے نیچے گرا اور چند لمحے کراہنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"اوہ اعظم تو مر چکا ہے۔ اس کی گردن ٹوٹ گئی ہے" ...... صدیقی نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔ وہ منوہر کے ہٹ جانے پر اعظم کو اٹھنے میں مدد دینے کے لئے جھکا تھا۔

"تمہاری اچانک چھلانگ کی وجہ سے منوہر کے بازو کا جھٹکا اس کی

موت کا باعث بن گیا ہے" ...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور منوہر کی طرف بڑھا جو پہلو کے بل ساکت پڑا ہوا تھا۔

"یہ بھی مر چکا ہے۔ دیوار سے ضرب کی وجہ سے اس کا شاید دل بند ہو گیا ہے۔ یہ شاید دل کے کسی خاص مرض میں مبتلا تھا جس سے اس قدر چوٹ لگنے سے دل بند ہو جاتا ہے" ...... عمران نے اسے چیک کرتے ہوئے کہا اور ان سب نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ان دونوں کی موت ہمارے لئے بہتر ثابت نہیں ہوئی۔ لیکن ......
صفدر نے کہا لیکن فقرہ ادھورا چھوڑ کر خاموش ہو گیا۔

"تمہاری بات درست ہے ...... اعظم اب مکمل طور پر ہمارا ساتھ دے رہا تھا۔ اس سے ہمیں چھپنے کے لئے مناسب اڈے مل سکتے تھے۔ منوہر سے کم از کم اس کے ہیڈ کوارٹر کا ہی علم ہو جاتا۔ بہر حال اتفاقات تو ہوتے رہتے ہیں۔ اب تنویر کو یہ تو معلوم نہ تھا کہ یہ کسی خاص مرض میں مبتلا ہے" ...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کتا تو یہ کافی سخت جان تھا" ...... تنویر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اب اس کی تلاشی لو ...... ہو سکتا ہے جو کچھ ہم اس سے معلوم کرنا چاہتے تھے وہ اب بھی ہمیں مل جائے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا۔ چند لمحوں بعد جب وہ منوہر کی تلاشی لے کر واپس مڑا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈ اور ایک چھوٹا سا باکس تھا۔ جس کی ساخت سگریٹ کیس جیسی تھی۔ عمران نے کارڈ دیکھا۔ اس پر

منوہر اور انچارج سیکشن فور کے الفاظ درج تھے ۔ اس کے علاوہ اور کچھ نہ تھا ۔ پھر اس نے اس باکس کو چیک کرنا شروع کر دیا لیکن وہ چاروں طرف سے بند تھا ۔ عمران نے اس کے مختلف پہلو کو دبانا شروع کر دیا لیکن وہ کھلا نہیں ۔

"ہو سکتا ہے یہ کسی خاص قسم کا بم یا ٹیلی ویو ٹرانسمیٹر ہو" ...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"چلو اب یہاں سے نکلیں ۔ ورنہ کسی بھی وقت ایئر چیک پوسٹس کی تباہی سامنے آنے پر یہاں چیکنگ شروع ہو سکتی ہے" ...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے غار سے باہر آ گئے ۔ عمران نے سب کے باہر آ جانے پر غار کے دہانے پر کھڑے ہو کر پوری قوت سے باکس غار کی اندرونی دیوار سے مار دیا ۔ لیکن کوئی دھماکہ نہ ہوا البتہ اس باکس کے دیوار سے ٹکرانے اور پھر گرنے کی آواز ضرور سنائی دی ۔

"یہ تو بہرحال نہیں پھٹا ۔ لیکن جو کچھ بھی اس کے اندر ہو گا وہ اب یقیناً ٹوٹ پھوٹ چکا ہو گا" ...... عمران نے مڑتے ہوئے کہا ۔ اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے ۔

"ہمیں اب مغرب کی طرف چلنا ہے ۔ اس بستی پاشکا کی طرف ۔ اس رحمت علی کی ٹپ ہمارے پاس ہے" ...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے ۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے تک چلنے کے بعد انہیں دور سے بستی کے آثار نظر آنے لگ گئے ۔

"میں اکیلا جاؤں گا ۔ تم سب یہیں رک جاؤ اور کوئی اوٹ لے لو" ...... عمران نے بستی کے آثار دیکھتے ہی کہا ۔

"لیکن عمران صاحب ہمارے جسموں پر موجود فوجی یونیفارمز بعد میں ہماری شناخت بھی بن سکتی ہیں ۔ بہرحال چیکنگ تو ضرور ہو گی" ...... صفدر نے کہا ۔

"ہاں ...... اب یونیفارمز اتار دینی چاہئیں ...... یہ تو اچھا ہے کہ ہم سب نے اپنے لباسوں کے اوپر ہی یونیفارمز پہنی ہوئی ہیں ، لیکن ہمارے لباس سیاہ رنگ کے ہیں یہ بھی شناخت بن سکتے ہیں ۔ بہرحال اس یونیفارم سے یہ لباس زیادہ بہتر رہے گا ۔ اب اگر یہ لباس بھی اتار لیا گیا تو پھر شناخت اور زیادہ پختہ ہو جائے گی" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے ۔ اور عمران سمیت سب نے تیزی سے یونیفارمز اتارنی شروع کر دیں ۔

"انہیں ...... کسی ایسی جگہ چھپا دینا جہاں سے یہ کسی کے ہاتھ نہ لگ سکیں" ...... عمران نے یونیفارم اتار کر اس کی جیبوں میں موجود سامان اپنے لباس میں منتقل کرتے ہوئے کہا ۔

"میں تمہارے ساتھ چلوں" ...... تنویر نے کہا ۔

"نہیں تم سب یہیں رکو ۔ میں اکیلا ہونے کی وجہ سے شاید کسی کی نظروں میں آئے بغیر اس رحمت علی تک پہنچ جاؤں" ...... عمران نے کہا اور پھر یونیفارم اپنے ساتھیوں کی طرف پھینک کر وہ الوداعی انداز میں ہاتھ ہلاتا ہوا تیزی سے بستی کی طرف بڑھنے لگا ۔ بستی کافی چھوٹی سی تھی ۔ صرف بیس پچیس گھر تھے جو ادھر ادھر پہاڑی ڈھلوانوں پر بکھرے ہوئے

تھے۔ ابھی عمران بستی کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک اس نے ایک طرف ایک نوجوان مشکباری لڑکی کو کھڑے دیکھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس کا لباس مقامی تھا لیکن مشکباری ہونے کی وجہ سے اس کا حسن وجمال مثالی تھا۔ اور پھر عمران نے ادھر ادھر پھرتی ہوئیں کئی پہاڑی بھیڑیں بھی دیکھ لیں۔ اور وہ سمجھ گیا کہ یہ لڑکی ان بھیڑوں کو یہاں چرا رہی ہے۔ عمران آہستہ آہستہ اس لڑکی کی طرف بڑھنے لگا۔ لڑکی کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ کسی سہمی ہوئی ہرنی کی طرح نظر آنے لگی۔

"گھبراؤ نہیں میں دشمن نہیں ہوں دوست ہوں"...... عمران نے اس کے قریب جا کر نرم لہجے میں کہا۔

"تم ...... تم مشکباری تو نہیں ہو ...... کون ہو"...... لڑکی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں بہت دور سے آیا ہوں اور مجھے رحمت علی سے ملنا ہے۔ کیا تم مجھے بتاؤ گی کہ اس کا گھر کون سا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ تم بابا سے ملنے آئے ہو۔ مگر"...... لڑکی نے چونک کر کہا اور عمران بھی اس کے منہ سے بابا کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"تم رحمت علی کی بیٹی ہو"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں میں رحمت علی کی اکلوتی بیٹی ہوں، اور میرا نام صابرہ ہے۔ مگر تم کون ہو۔ میں نے آج سے پہلے کبھی تمہیں نہیں دیکھا"...... صابرہ نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"واقعی میں پہلی بار یہاں آیا ہوں اور اچھا ہوا کہ تم سے ملاقات ہو گئی تم ایسا کرو کہ اپنے بابا کو یہاں بلا لاؤ۔ اسے کہنا کہ میرا تعلق مجاہدین کے ایک گروپ باجوڑا سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"مجاہدین سے ...... اوہ مگر"...... صابرہ نے مجاہدین کا لفظ سنتے ہی انتہائی پریشانی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم پریشان کیوں ہو گئی ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"یہاں حکومت کے کئی مخبر ہیں۔ اگر انہوں نے تمہیں دیکھ لیا تو نہ صرف تم بلکہ میں اور بابا سب مارے جائیں گے۔ تم ایسا کرو کہ اس سامنے والی غار میں چھپ جاؤ میں بابا کو یہاں لے آتی ہوں، لیکن اگر تمہارا تعلق واقعی مجاہدین سے ہے تو کوئی خاص نشانی بتاؤ"...... صابرہ نے کہا۔

"تم اپنے بابا سے کہہ دینا کہ مجھے اعظم نے بھیجا ہے جو درہ ورسام کے راستے مجاہدین کو ادھر ادھر پہنچانے کا کام کرتا ہے"...... عمران نے کہا اور صابرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دوڑتی ہوئی بستی کی طرف بڑھ گئی۔ عمران مسکراتا ہوا ایک طرف موجود اونچی جھاڑی کی اوٹ میں بیٹھ گیا۔ اس نے غار میں جا کر چھپنے کو پسند نہ کیا تھا، کیونکہ اس طرح وہ ماحول سے کٹ جاتا۔

تھوڑی دیر بعد اس نے دور سے ایک ادھیڑ عمر آدمی کو صابرہ کے ساتھ بستی سے نکل کر ادھر آتے ہوئے دیکھا اور عمران سمجھ گیا کہ یہی رحمت علی ہوگا۔

"کہاں ہے وہ"...... قریب آکر رحمت علی نے صابرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے اسے ادھر غار میں چھپنے کے لئے کہا تھا"...... صابرہ نے جواب دیا۔ اسی لمحے عمران جھاڑی کی اوٹ سے نکل کر کھڑا ہو گیا۔

"میں یہاں ہوں رحمت علی"...... عمران نے کہا اور رحمت علی چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس کی طرف بڑھا۔

"تم نے اعظم کا حوالہ دیا ہے۔ مگر اعظم کا تو کوئی تعلق مجاہدین سے نہیں ہے وہ تو سمگلر ہے اور دوسرے میرا رشتہ دار بھی ہے"...... رحمت علی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کوئی ایسی جگہ ہے جہاں میں بیٹھ کر تفصیل سے بات کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"ادھر کسی غار میں بیٹھ جاؤ۔ میں تمہیں فی الحال بستی میں نہیں لے جا سکتا"...... رحمت علی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم اسی طرح بھیڑیں چراتی رہو بیٹی۔ اگر کوئی ادھر آئے تو مخصوص آواز میں ہمیں اطلاع کر دینا"...... رحمت علی نے صابرہ سے کہا اور صابرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ رحمت علی عمران کو ساتھ لئے ایک طرف غار میں آ گیا۔

"رحمت علی میں پاکیشیائی ہوں اور میرا نام علی عمران ہے یہاں سے کچھ دور میرے پانچ ساتھی بھی موجود ہیں۔ ہم پاکیشیا سے یہاں بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ باجوڑا گروپ کا روشن ہمارے

...تھا، لیکن راستے میں بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کے انچارج منوہر ...ہمارا ٹکراؤ ہوا"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر یہاں ...پہنچنے تک کے حالات بتا دیئے۔

"...اعظم اور منوہر کی لاش غار میں پڑی ہوئی ہے اور منوہر کا کارڈ میری ...جیب میں ہے۔ اگر تم پڑھے لکھے ہو تو اس کارڈ کو پڑھ سکتے ہو۔ چاہو تو ...تمہیں اس غار تک بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ اعظم نے ہمیں بتایا تھا کہ ...تمہارا مجاہدین سے تعلق ہے اور تم ہمارے کام آ سکتے ہو"...... عمران نے ...

"تم نے جو کچھ بتایا ہے وہ انتہائی حیرت انگیز ہے، لیکن تم اب چاہتے ...کیا ہو۔ یہ تو چھوٹی سی بستی ہے۔ یہاں تو میں تم لوگوں کو نہیں رکھ سکتا ...اور پھر یہاں حکومت کے مخبر بھی ہیں۔ اس طرح تو میں اور میری بیٹی بھی ...مارے جائیں گے"...... رحمت علی نے کہا۔

"ہم یہاں خود بھی نہیں رہنا چاہتے کیونکہ ہم ایک بڑے مقصد کے ...لئے یہاں آئے ہیں، لیکن ہمارے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ روشن مر چکا ہے اور ...ہمارے پاس مجاہدین سے براہ راست رابطے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا۔ بلیک ...ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر راہولی میں ہے اور ہم اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کرنا چاہتے ...ہیں۔ تم صرف اتنا کرو کہ راہولی میں کسی ایسے آدمی کا پتہ بتا دو کہ جس ...کے ذریعے ہم مجاہدین سے رابطہ کر سکیں اور دوسری بات یہ کہ یقیناً ابھی ...ہر طرف فوجی پھیل کر ہمیں تلاش کرنا شروع کر دیں گے اور ویسے بھی ...اجنبیوں کی طرح راہولی میں داخل ہونا اپنے آپ کو مشکوک کرنا ہے اس

لئے تم ہمیں راہولی میں داخل ہونے کا کوئی راستہ بتا دو جس سے
کی نظروں میں آئے بغیر راہولی میں داخل ہو سکیں "...... عمران
ہوئے لہجے میں کہا۔

"راہولی میں میرا بھتیجا آصف رہتا ہے۔ اس کا کپڑے کا کاروبار
وہ راہولی میں کپڑے کا سب سے بڑا تاجر ہے۔ اس کا مکان بھی راہولی
کے ایک کنارے پر ہے اس کے پاس فون بھی ہے۔ میں تمہاری
کر سکتا ہوں کہ تمہیں آصف تک پہنچا دوں۔ اس کے بعد اگر تم نے
کو مطمئن کر دیا تو وہ تمہارا کام کر سکتا ہے "...... رحمت علی نے کہا

"ٹھیک ہے...... یہ تمہاری طرف سے ہمارے ساتھ بہت
ہو گا "...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر تم اپنے ساتھیوں کو بلا کر بستی کے عقبی طرف پہنچ جاؤ
موجود ہوں گا "...... رحمت علی نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا
سے نکل کر ادھر کو روانہ ہو گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اور
دیر بعد وہ ایک لمبا چکر کاٹ کر بستی کے عقبی سمت پہنچ گئے۔ رحمت
واقعی وہاں موجود تھا لیکن اس نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور منہ کو
چادر میں آدھے سے زیادہ چھپایا ہوا تھا۔

"آؤ جلدی۔ کوئی دیکھ نہ لے "...... رحمت علی نے کہا اور
ایک گھنٹے تک پہاڑیوں کے اندر گھومتے ہوئے وہ راہولی شہر کے
پہنچ گئے لیکن شہر کی عمارتیں کافی دور تھیں۔

"آپ لوگ یہاں رکیں میں آصف کو لے کر آتا ہوں "......

کہا اور عمران اور اس کے ساتھی ایک غار کی طرف بڑھ گئے جب کہ
علی آگے بڑھ گیا عمران نے صدیقی کو باہر نگرانی کے لئے کہا اور
غار سے باہر ہی رک گیا۔

یہاں کام کرنے کے لئے آپ نے کوئی نہ کوئی ریفرنس تو اپنے پاس
ہی ہو گا۔ ورنہ ان حالات میں تو یہاں ہم کھل کر کام نہیں کر سکیں
...... صفدر نے غار میں داخل ہوتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر

ظاہر ہے۔ اس کے بغیر تو یہاں آنا سوائے حماقت کے اور کچھ نہ ہو گا۔
ین کا ایک بڑا زیر زمین گروپ ہے جسے کوڈ میں نادر گروپ کہا جاتا ہے
گروپ کا ایک لیڈر یعقوب ہے جو وادی کے دارالحکومت میں رہتا ہے
وہ بھیڑوں کی اون کا کاروبار کرتا ہے اور اس کا کاروبار کافرستان تو کیا
ب اور دوسرے بڑے ملکوں تک پھیلا ہوا ہے۔ چیف نے کافرستان
سیکرٹ سروس کے فارن ایجنٹ کے ذریعے اس سے رابطہ قائم کیا ہے
کا فون نمبر میرے پاس موجود ہے۔ اس سے رابطہ ہو جائے تو ہمارا
حل ہو جائے گا۔ پھر ہمیں رہائش اسلحہ اور کام کرنے کے سلسلے میں
مشکل پیش نہ آئے گی "...... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے
اور سب ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے پھر تقریباً
گھنٹے کے انتظار کے بعد صدیقی تیزی سے غار میں داخل ہوا۔
"رحمت علی ایک نوجوان کے ساتھ ادھر آ رہا ہے "...... صدیقی نے
اور وہ سب چونک کر کھڑے ہو گئے اور غار کے دہانے کی طرف بڑھے۔

تھوڑی دیر بعد ایک چٹان کی اوٹ سے رحمت علی ایک نوجوان کے ہم
نمودار ہوا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔ نوجوان بڑی تیز نظروں سے عمران
اس کے ساتھیوں کا جائزہ لیتا ہوا آگے آرہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونو
قریب پہنچ گئے۔ رحمت علی نے آصف کا تعارف کرایا جب کہ عمران نے
اپنا اور اپنے ساتھیوں کا۔

"مجھے چچا رحمت علی نے آپ کے متعلق بتایا ہے اور ان کے مجبور کرنے
پر میں یہاں تک آتو گیا ہوں لیکن میں معذرت خواہ ہوں۔ میں آپ کی
کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ورنہ کافرستانی فوج میری جان تو کیا میرے پورے
خاندان کو گولیوں سے چھلنی کر کے رکھ دے گی"...... آصف نے بڑے
لہجے میں کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ظاہر ہے۔ اجنبیوں کے ساتھ تم یہی بات کر سکتے ہو، لیکن ہم تم سے
صرف ایک فون کرنے کا تعاون طلب کریں تو کیا تم اس سے بھی انکار کر
دوگے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فون...... کہاں کرنا ہے"...... آصف نے چونک کر پوچھا۔

"دگام میں اون کا ایک تاجر ہے یعقوب۔ اسے فون کرنا ہے"......
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یعقوب اوہ وہ آپ کا کیسے واقف ہے"...... آصف نے بری طرح
چونک کر پوچھا۔

"براہ راست واقف نہیں ہے۔ ایک حوالے سے بات کرنی ہے اس
سے"...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے...... آئیں میرے ساتھ میں آپ کی بات فون پر کرا دیتا
ہوں"...... آصف نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"بیٹا...... مجھے یہ لوگ سچے لگتے ہیں اس لئے تم ان کی پوری طرح مدد
کرو"...... رحمت علی نے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں چچا۔ میں ان کی مدد کروں گا۔ آپ واپس جائیں۔
کہیں بستی میں آپ کی اچانک غیر حاضری سے کوئی آپ کی طرف سے
مشکوک نہ ہو جائے"...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور رحمت
علی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے
مصافحہ کر کے واپس بستی کی طرف روانہ ہو گیا۔ عمران نے خصوصی طور پر
اس کا شکریہ ادا کیا۔ کیونکہ اس کی وجہ سے ہی آصف سے ملاقات ممکن ہو
سکی تھی۔ اور پھر وہ آصف کی گاڑی میں شہر کی طرف روانہ ہو گئے مختلف
پہاڑی راستوں سے گزرتے ہوئے وہ شہر کے نزدیک ہوتے چلے گئے لیکن
ابھی تک انہیں کوئی آدمی راستے میں نظر نہ آیا تھا۔

"شہر کافی نزدیک آگیا ہے لیکن اس طرف کوئی آدمی ہی نظر نہیں آرہا"
...... عمران نے آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں کے حالات ایسے ہیں کہ اب لوگ سوائے اشد ضروری کام کے
گھروں سے نکلتے ہی نہیں، اور دوسری بات یہ کہ میں آپ کو ایسے راستے
سے لے جا رہا ہوں جو عام گزرگاہ نہیں ہے۔ دراصل میں نہیں چاہتا کہ
کوئی آدمی آپ کو میرے ساتھ دیکھ لے۔ آپ کے لباس مخصوص قسم کے

ہیں۔ اور ایسا لباس دیکھتے ہی کافرستانی فوجیوں نے بغیر کچھ پوچھے ہی فائر کھول دینا ہے "...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑی ڈھلوان پر بنے ہوئے ایک بڑے سے حویلی نما مکان میں پہنچ گئے۔ مکان کافی بڑا تھا اور وہاں چار پانچ ملازم بھی انہیں نظر آئے تھے، لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے تاثرات نہ تھے۔ ایک بڑے سے کمرے میں داخل ہو کر آصف نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے دیوار میں لگی ہوئی ایک الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے کے اندر ایک اور خفیہ خانہ کھول کر اس نے ایک کارڈلیس فون نکال کر عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"یہ خصوصی فون ہے۔ اس پر ہونے والی بات چیت چیک نہیں ہو سکتی۔ آپ اطمینان سے اور کھل کر بات کر سکتے ہیں "...... آصف نے کہا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ اس خصوصی فون کی موجودگی ہی بتا رہی تھی کہ آصف کا تعلق بھی مجاہدین کے کسی خفیہ گروپ سے ہے۔ ورنہ عام تاجر ایسے فون اپنے پاس نہیں رکھ سکتے۔ لیکن عمران بھی جانتا تھا کہ جب تک آصف کو ان کے متعلق پوری طرح اطمینان نہ ہو جائے وہ اپنی شناخت ظاہر نہیں کر سکتا۔ عمران نے فون پیس اٹھا کر اس پر موجود مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ناصری کارپوریشن "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یعقوب صاحب سے بات کرائیں "...... عمران نے جواب دیا۔

"ہولڈ کریں "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"یعقوب بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں "...... بولنے والے کا لہجہ عام کاروباری سا تھا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ حوالے کے لئے ناٹران "...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ۔ آپ۔ آپ کہاں سے بول رہے ہیں "...... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"راہولی سے۔ ہمیں فوری طور پر یہاں کے لئے کوئی ٹپ دو "...... عمران نے کہا۔

"راہولی میں آصف حسین کا پوچھ لیں۔ وہ کپڑے کا تاجر ہے۔ راہولی کا مشہور آدمی ہے۔ اسے پی۔ سی۔ پی کا حوالہ دے کر کہیں کہ وہ فوری طور پر مجھ سے بات کرے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں آصف کے خصوصی فون سے ہی بات کر رہا ہوں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فون پیس ساتھ بیٹھے ہوئے آصف کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو میں آصف بول رہا ہوں "...... آصف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آصف علی عمران صاحب اکیلے ہیں یا ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھی ہیں "...... یعقوب نے پوچھا۔

"پانچ دیگر ساتھی بھی ہیں۔مگر"...... آصف نے کہا۔

"مسٹر آصف...... عمران صاحب اوران کے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک تنظیم سمجھی جاتی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس نے ہماری درخواست پر خصوصی طور پر بلیک ہاؤنڈز کے خاتمے کے لئے کام کرنے کی حامی بھری ہے...... تمہیں معلوم ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کی سرگرمیاں۔ تحریک کے خلاف کس قدر موثر ہوتی جارہی ہیں اور ہم انہیں روک نہیں پارہے۔اگر بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ نہ کیا گیاتو پھر تحریک کا خاتمہ یقینی ہے۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بلیک ہاؤنڈز کے خلاف کام کرنے پر رضا مند ہو گئی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اب بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ یقینی ہے۔گروپ کی ہائی کمان نے فیصلہ کیا ہے کہ گروپ کا ہر فرد ہر لحاظ سے ان کی امداد کرے گا۔میرا خیال تھا کہ یہ لوگ براہ راست دگام پہنچیں گے، لیکن یہ راہولی پہنچے ہیں تو یہ اب تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم ان کی ہر طرح سے مدد کرو تاکہ بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ ہو سکے"...... یعقوب نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔اب میری تسلی ہو گئی ہے۔اب آپ فکر نہ کریں یہ اب میرا فرض بن چکا ہے"...... آصف نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے فون واپس میز پر رکھ دیا۔

"میں معذرت خواہ جناب کہ میں نے پہلے آپ کو انکار کیا۔دراصل یہاں کے حالات......" آصف نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہے آصف اوران حالات میں تمہارا رویہ یہی ہونا چاہیے تھا، لیکن تم فکر نہ کرو ہم تمہیں ان حالات کا شکار نہیں ہونے دیں گے۔ تم صرف اتنا کرو کہ ہمیں کوئی ایسا اڈہ دے دو جہاں ہم رہ سکیں۔اس کے ساتھ ہی ہمیں مقامی لباسوں کی بھی ضرورت ہے اور ایسے کاغذات بھی جن سے ہماری مقامی شناخت ہو سکے۔ہمیں پتہ چلا ہے کہ یہاں راہولی میں بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر ہے ہم نے اسے ٹریس کر کے ختم کرنا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کو سب کچھ مل جائے گا۔یہاں ہمارے گروپ کے انتظامات کافی وسیع ہیں اور میں راہولی کا انچارج ہوں۔آدمی۔لباس۔اسلحہ۔اڈے سب کچھ مل جائے گا، لیکن ہیڈ کوارٹر والی بات غلط ہے۔اگر یہاں ہیڈ کوارٹر ہوتا تو لازماً مجھے اطلاع مل جاتی۔میری معلومات کے مطابق بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر دارالحکومت دگام میں ہے"...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے کوئی کلیو ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں...... باوجود کوشش کے آج تک اس کا پتہ نہیں مل سکا۔ ورنہ تو ہم خود ان کا مقابلہ کر کے اس کو ختم کرنے کی کوشش کرتے۔یہ لوگ بس اچانک ہی کسی جگہ نمودار ہوتے ہیں اور پھر غائب ہو جاتے ہیں"...... آصف نے جواب دیا۔

"یہاں کافرستانی فوج کی چھاؤنی یا اڈہ تو ہوگا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ایک کافی بڑی چھاؤنی ہے ۔ میرے بظاہر کافرستانی فوج کے اعلیٰ افسران سے گہرے تعلقات ہیں ، لیکن آج تک ان کے ذریعے بھی کوئی ایسی بات سامنے نہیں آئی ۔ جس سے پتہ چلتا کہ ان کا کوئی تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہے "...... آصف نے جواب دیا۔

"یہاں کا سب سے بڑا فوجی افسر کون ہے "...... عمران نے پوچھا۔

"کرنل ورگارام ...... بہت ہی سخت گیر ۔ ظالم اور سفاک آدمی ہے اسے یہاں خونی بھیڑیئے کے نام سے جانا جاتا ہے "..... آصف نے جواب دیا۔

وہ چھاؤنی کے اندر رہتا ہے یا علیحدہ کسی جگہ رہتا ہے "..... عمران نے پوچھا۔

" چھاؤنی کے اندر رہتا ہے اور سوائے اپنے خاص ماتحتوں کے اور کسی سے ملتا بھی نہیں ۔ حالانکہ میری کئی میجر افسران سے سلام دعا ہے لیکن آج تک کرنل درگارام سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی "........ آصف حسین نے جواب دیا۔

"کیا تم ہمارے لئے کافرستانی فوجی یونیفارمز کا انتظام کر سکتے ہو" ۔ عمران نے پوچھا

"ہاں یہ کام تو انتہائی آسانی سے ہو سکتا ہے "..... آصف نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ...... تم اڈے ۔ فوجی جیپ اور اسلحہ کا انتظام کر دو ۔ پھر اس درگارام سے ہم خود ہی ملاقات کر لیں گے "..... عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"میں سب سے پہلے آپ کے لئے کھانے کا انتظام کرتا ہوں ۔ اس کے بعد جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہوگا "...... آصف نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا

منوہر کی آنکھیں کھلیں تو پہلے تو اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کا سانس اس کے سینے میں اٹک رہا ہو اور اسے سینے میں شدید ترین تکلیف محسوس ہو رہی تھی لیکن جلد ہی اس کا سانس بحال ہو گیا اور دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ یہ وہی غار تھی جہاں اس کا ٹکراؤ پاکیشیائی ایجنٹوں سے ہوا تھا لیکن اس وقت غار خالی تھی۔ البتہ غار کے دہانے کے قریب ایک کونے میں ان لوگوں کے ایک ساتھی کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے اس لاش کی طرف بڑھنے لگا ہی تھا کہ اسے اندرونی کونے سے تیز سیٹی آواز سنائی دی اور وہ بری طرح چونک کر اس کونے کی طرف مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ ان کا سپیشل ٹرانسمیٹر غار کے کونے میں دیوار کے ساتھ زمین پر پڑا ہوا تھا۔ اور سیٹی کی آواز اس سے نکل رہی تھی وہ تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور اس

نے اسے اٹھا کر اپنے دائیں ہاتھ کا انگوٹھا اس کے ایک کنارے پر ایک مخصوص جگہ رکھا تو سیٹی کی آواز نکلنی بند ہو گئی ...... اس کی جگہ ایک بھاری آواز سنائی دی

"ہیلو ہیلو ...... چیف آف بلیک ہاؤنڈز کالنگ اوور"...... بولنے والے کا لہجہ خاصا سخت تھا۔

"یس سیکشن فور چیف اٹنڈنگ اوور"...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہارا نام کیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور منوہر یہ عجیب و غریب سوال سن کر بے اختیار چونک پڑا اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ چیف اس سے ایسا سوال پوچھے گا۔

"منوہر...... جناب آپ جانتے تو ہیں اوور"۔ منوہر نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے والد کا نام کیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور منوہر کے چہرے پر یکلخت غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

"جناب آخر بات کیا ہو گئی ہے کہ آپ نے باقاعدہ حسب نسب پوچھنا شروع کر دیا ہے اوور"...... منوہر نے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"والد کا نام بتاؤ منوہر اوور"...... چیف کا لہجہ انتہائی سخت تھا۔

"سوری پہلے آپ وضاحت کریں کہ آپ یہ سب کچھ کیوں پوچھ رہے ہیں اوور"...... منوہر نے دانت پیسنے کے سے انداز میں کہا۔

"ایسا شناخت کے لئے پوچھا جا رہا ہے۔ یہ انتہائی ضروری ہے اوور"

دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا۔

"میرے والد کا نام کرشن رام تھا اوور"...... منوہر نے جواب دیا۔

"گڈ...... اس کا مطلب ہے کہ تم واقعی منوہر ہو۔ لیکن اب تم اپنا سابقہ ملٹری کوڈ بتا دو اوور"........ چیف نے کہا۔

"آپ اب زیادتی کر رہے ہیں جناب۔ میں یہاں انتہائی خطرناک حالات میں الجھا ہوا ہوں پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ اور آپ انٹرویو کا سلسلہ شروع کر بیٹھے ہیں اوور"......... منوہر نے ایک بار پھر ناخوشگوار لہجے میں کہا اسے حقیقتاً اس وقت چیف پر غصہ آ رہا تھا۔

"کہاں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ۔ کیسے حالات تفصیل بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سے چیف نے کہا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں۔ میرے سارے گھیرے توڑ کر نکل گئے ہیں انہوں نے مجھے بھی اغوا کر لیا تھا لیکن میں ان کی قید سے نکل آیا ہوں اب میں جلد ہی ان کا خاتمہ کر دوں گا اوور"...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں یہ اوور"...... چیف نے پوچھا۔

"سات آدمی تھے۔ کافرستانی فوج کی ایک چوکی تباہ کر کے انہوں نے وہاں سے یونیفارمز حاصل کی تھیں پھر ہیلی کاپٹر سے راہولی آنے لگے۔ راستے میں ان کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ بہرحال یہ لمبی کہانی ہے مختصر یہ کہ انہوں نے میرے ساتھی ماترم کو ہلاک کر کے مجھے اغوا کر لیا مجھے ہوش آیا تو میں ان کے درمیان ایک غار میں موجود تھا۔ وہ مجھ سے بلیک ہاؤنڈز کے

ہیڈ کوارٹر کا محل وقوع اور دوسری تفصیلات معلوم کرنا چاہتے تھے۔ انہوں نے مجھ پر تشدد بھی کیا لیکن پھر مجھے موقع مل گیا اور میں ان کی گرفت سے نکل آیا اور وہ فرار ہو گئے۔ ویسے ان کا ایک آدمی میرے ہاتھوں مارا گیا...... ہے اب ان کی تعداد چھ ہے اوور"....... منوہر نے مختصر سے واقعات بتاتے ہوئے کہا۔

تمہیں ہیڈ کوارٹر کال کرنی چاہیے تھی۔ میں دوسرے سیکشن کو تمہاری امداد کے لئے بھیج دیتا۔ تمہیں فوج کی مدد حاصل کرنی چاہیے تھی اوور"۔ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سیکشن فور اب اتنا بھی گیا گزرا نہیں ہے ان کا خاتمہ میرے ہاتھوں ہی ہو گا ویسے وہ فوجی یونیفارمز میں ہیں۔ اس لئے فوج کے آتے ہی وہ ان میں مل سکتے ہیں اور پھر ان کی تلاش ناممکن ہو جائے گی اوور"...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ہر قیمت پر ان کا خاتمہ ہونا چاہیئے ہر قیمت پر سمجھے اوور"۔ چیف نے کہا۔

"یس سر اوور"....... منوہر نے کہا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کی آواز کے ساتھ ہی خاموشی چھا گئی اور منوہر نے یہ مگریٹ کیس نما سپیشل ٹرانسمیٹر جیب میں رکھا اور غار کے دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ غار سے باہر نکل کر اس نے ادھر ادھر دیکھا مگر ہر طرف خاموشی تھی۔ وہ غور سے اس علاقے کو دیکھ رہا تھا تاکہ یہ معلوم کر سکے کہ وہ اس وقت کہاں موجود ہے لیکن کچھ دیر وہاں کھڑے رہنے کے باوجود جب اس کے ذہن میں

علاقے کی شناخت نہ ابھری تو وہ تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر ایک اونچی چٹان پر چڑھ کر اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھا تو بے اختیار چونک پڑا۔ اب وہ اس علاقے کو پہچان گیا تھا۔ دور ایک چھوٹی سی بستی نظر آ رہی تھی اور اس بستی میں چونکہ وہ ایک بار آ چکا تھا اس لئے اسے یاد آگیا کہ یہ علاقہ راہولی سے کچھ فاصلے پر واقع ہے۔ "یہ لوگ یقیناً یہاں سے اس بستی کی طرف ہی گئے ہوں گے"...... منوہر نے سوچا اور پھر چٹان سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا اس بستی کی طرف بڑھنے لگا۔ بستی سے کچھ فاصلے پر اس نے ایک لڑکی کو بھیڑیں چراتے ہوئے دیکھا تو وہ اس کی طرف بڑھنے لگا۔ اسے دیکھ کر لڑکی کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے اور وہ تیزی سے مڑ کر بستی کی طرف چلنے لگی۔

"رک جاؤ لڑکی ورنہ گولی مار دوں گا"...... منوہر نے تیز آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم۔ میں بے گناہ ہوں"...... لڑکی نے رک کر انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ستو اس طرف چھ فوجی آئے ہیں۔ بتاؤ وہ کہاں ہیں"...... منوہر نے اس کے قریب جا کر سرد اور غصیلے لہجے میں کہا۔

"فوجی۔ ادھر تو کوئی فوجی نہیں آئے"...... لڑکی نے جواب دیا۔

"بکواس مت کرو۔ جب میں کہہ رہا ہوں کہ وہ ادھر آئے ہیں تو تمہیں فوراً بتا دینا چاہیے۔ جانتی ہو میں کون ہوں۔ ایک لمحے میں پوری بستی کو جلا کر راکھ کر دوں گا"...... منوہر نے لڑکی پر رعب ڈالتے ہوئے کہا اور

ی کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

آپ...... آپ بے شک جا کر بستی میں پوچھ لیں۔ بے شک ایک گھر کی تلاشی لے لیں۔ میں درست کہہ رہی ہوں ادھر کوئی فوجی نہیں ...... لڑکی نے خوف سے لرزتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چلو میرے ساتھ بستی میں"...... منوہر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"جناب میری بھیڑیں"...... لڑکی نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لعنت بھیجو بھیڑوں پر...... میرے ساتھ چلو"...... منوہر نے اور اہ سخت لہجے میں کہا اور لڑکی ہونٹ بھینچ بستی کی طرف چل پڑی۔ بستی ے قریب پہنچتے ہی دو تین بوڑھے مشکباری باہر آ گئے۔ ان کے چہروں پر رت تھی۔

"کیا بات ہے صابرہ یہ صاحب کون ہیں"...... ایک بوڑھے نے آگے ہو کر لڑکی سے پوچھا۔

"میرا تعلق فوج سے ہے۔ میں فوج کا اعلیٰ افسر ہوں۔ چھ پاکیشیائی ہنٹ جو کافرستانی فوج کی وردیوں میں ملبوس ہیں۔ اس بستی کی طرف تے دیکھے گئے ہیں۔ مجھے وہ فوجی چاہیں۔ اگر تم نے نہ بتایا کہ تم نے ہیں کہاں چھپا رکھا ہے تو میں ایک لمحے میں پوری بستی جلوا کر راکھ کرا وں گا"...... منوہر نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جناب...... یہاں تو کوئی فوجی نہیں آئے۔ آپ بے شک پوری بستی ا تلاشی لے لیں۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ راہولی میں محنت مزدوری کرنے الے غریب لوگ۔ ہمارا بھلا کسی ایجنٹ یا فوجی سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"

...... بوڑھے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو فوجی نہ سہی۔ عام آدمی سہی بہرحال وہ آئے اسی طرف ہیں"...... منوہر نے کہا۔

"نہیں جناب ادھر کوئی نہیں آیا۔ اگر آتا تو ہمیں لازماً معلوم ہو جاتا" ...... اس بوڑھے نے کہا۔

"تو تم سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے۔ مجھے تمہارا بندوبست کرنا ہی پڑے گا"...... منوہر نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کیا بات ہے صابرہ تم یہاں کیوں کھڑی ہو"...... اسی لمحے ایک آدمی جس نے مقامی چادر لپیٹی ہوئی تھی، قریب آکر پوچھا۔

"رحمت علی ...... یہ صاحب یہاں آئے ہیں اور پوچھ رہے ہیں کہ یہاں چھ فوجی تو نہیں آئے۔ ہم نے انہیں بتایا ہے کہ یہاں کوئی فوجی نہیں آئے"...... بوڑھے نے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فوجی تو نہیں جناب البتہ چھ آدمیوں کو میں نے راہولی جاتے ہوئے دیکھا ہے۔ ان کے جسموں پر سیاہ رنگ کے لباس تھے"...... رحمت علی نے کہا تو منوہر چونک پڑا

"سیاہ لباس۔ کیسی شکلیں تھیں ان کی"...... منوہر نے پوچھا۔

"جناب میں نے دور سے انہیں دیکھا ہے۔ اس لئے شکلیں تو نہیں بتا سکتا البتہ وہ راہولی جا رہے تھے۔ ان کے جسموں پر سیاہ لباس تھے"...... رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ یقیناً وہی ہوں گے۔ انہوں نے شناخت سے بچنے کے لئے یونیفارم

بدلی ہوں گی۔ بہرحال کہاں دیکھا تھا تم نے انہیں۔ میرے ساتھ آؤ اور وہ جگہ دکھاؤ"...... منوہر نے کہا۔

"چلیں جناب آپ کی خدمت تو ہم پر فرض ہے"...... رحمت علی نے اور پھر اس نے صابرہ کو بھیڑیں واپس باڑے میں لے جا کر بند کرنے کی ہدایت کی اور منوہر کو ساتھ لے کر راہولی کی طرف چل پڑا۔

"آپ کا تعلق فوج سے ہے جناب"...... رحمت علی نے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ہاں میں فوج کا افسر ہوں"...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ فوج کو بلا کر یہاں دور دور تک کا گھیراؤ ڈلوا دیں۔ اس طرح لوگ جہاں بھی ہوں گے پکڑے جائیں گے"...... رحمت علی نے کہا۔

"مجھے مشورہ مت دو سمجھے۔ جو میں بہتر سمجھتا ہوں وہی کرتا ہوں"...... منوہر نے غراتے ہوئے کہا اور رحمت علی سہم کر خاموش ہو گیا۔

"یہ ہے وہ جگہ جہاں میں نے چھ سیاہ پوشوں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا"...... رحمت علی نے ایک جگہ رکتے ہوئے کہا۔

"ان کا رخ کدھر تھا اور تم نے کہاں سے انہیں دیکھا تھا"...... منوہر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ راستہ جناب وہ ادھر۔ میں وہاں سے آرہا تھا اور یہ لوگ ادھر سے راہولی جا رہے تھے"...... رحمت علی نے جواب دیا۔

"ہونہہ تم راہولی کہاں گئے تھے"...... منوہر نے پوچھا۔

"میرا بھتیجا وہاں رہتا ہے جناب میں اس سے ملنے گیا تھا"...... رحمت

علی نے جواب دیا۔

" تمہارے بھتیجے کا کیا نام ہے اور اس کا گھر کس طرف ہے " .... منوہر نے پوچھا۔

" میرے بھتیجے کا نام آصف ہے جناب وہ راہولی میں کپڑے کا تاجر ہے اور اس کا گھر راہولی کے مغرب میں ہے " .... رحمت علی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" چلو میرے ساتھ اور مجھے اپنے بھتیجے کا گھر دکھاؤ اور اس سے ملواؤ " .... منوہر نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

" مگر جناب " .... رحمت علی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔ مگر دوسرے لمحے رحمت علی چیختا ہوا اچھل کر نیچے گرا۔ منوہر نے پوری قوت سے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا تھا۔

" حرام زادے میرے سامنے اگر مگر کرتے ہو۔ چلو آگے بڑھو ورنہ گولی مار دوں گا " .... منوہر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" جی جناب چلیں " .... رحمت علی نے کہا۔ اس نے اپنا ایک ہاتھ اس گال پر رکھا ہوا تھا جس پر منوہر کی انگلیوں کے نشانات ابھر آئے تھے۔ وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے راہولی کی طرف بڑھنے لگے۔ منوہر غور سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ ایک اونچی چٹان پر چڑھتے ہی رحمت علی اچانک گھوما اور اس نے پوری قوت سے منوہر کو دھکا دے کر چٹان سے نیچے گرانا چاہا، لیکن منوہر بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹا اور دوسرے لمحے اس کی جگہ رحمت علی منوہر کی لات کھا کر چیختا ہوا اچھل کر

چٹان سے نیچے گرا۔ اور پھر اس کی چیخ لہراتی ہوئی نیچے گہرائی میں گم ہوتی چلی گئی۔ منوہر نے ہونٹ بھینچے اور آگے بڑھ کر اس نے نیچے جھک کر دیکھا تو کافی گہرائی میں رحمت علی کی کٹی پھٹی لاش پڑی ہوئی اسے صاف دکھائی دی۔

" ہونہہ مجھے مارنا چاہتا تھا .... نانسنس " .... منوہر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور پھر وہ چٹان کی دوسری طرف سے نیچے اتر کر اکیلا ہی راہولی کی طرف بڑھنے لگا۔ رحمت علی کی اس حرکت نے اسے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا کیونکہ اس کا اب تک تجربہ تھا کہ کوئی مقامی مشکباری کسی فوج کے آدمی پر اس طرح حملہ نہیں کرتا۔ اس کے ذہن میں یہی خیال آ رہا تھا کہ رحمت علی کا تعلق یقیناً حریت پسندوں سے ہوگا اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اسی نے راہولی میں اپنے بھتیجے آصف کے پاس پہنچایا ہو۔ اسے شک تو اس وقت ہی پڑ گیا تھا جب رحمت علی نے اسے بتایا تھا کہ اس نے فلاں جگہ سے ان چھ سیاہ پوشوں کو جاتے ہوئے دیکھا تھا، لیکن منوہر نے دیکھا تھا کہ ان دونوں جگہوں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ تھا کہ ایک دوسرے کی شکلیں بھی نہ دیکھی جا سکیں جبکہ بستی میں رحمت علی نے یہی بتایا تھا کہ فاصلہ اتنا زیادہ تھا کہ وہ ان چھ افراد کی شکلیں نہ دیکھ سکا تھا۔ اس شک کی بناء پر رحمت علی کو ساتھ راہولی لے جا رہا تھا تاکہ اس کے بھتیجے سے مل کر یہ اندازہ لگائے کہ یہ لوگ کس ٹائپ کے ہیں، اب رحمت علی نے اس پر اچانک حملہ کر کے اس کے شک پر تصدیق کی مہر ثبت کر دی تھی۔

راہولی میں سیکشن فور کا خفیہ اڈہ موجود تھا اور منوہر اب اس اڈے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ اس کے پاس نہ ہی کوئی ہتھیار تھا اور نہ کوئی ٹرانسمیٹر۔ جو سپیشل ٹرانسمیٹر اس کی جیب میں تھا، اس سے صرف بلیک ہاؤنڈز کے چیف سے ہی بات چیت کی جا سکتی تھی اور فی الحال وہ چیف کو یہ نہ کہہ سکتا تھا کہ چند پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے شکست دے دی ہے۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے پیدل سفر کے بعد وہ سیکشن فور کے خفیہ اڈے پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس اڈے کا انچارج کورو تھا۔ کورو چیف منوہر کو اس طرح اپنے سامنے پا کر بے حد حیران ہوا۔

"آپ اور یہاں اچانک اور اس انداز میں"...... کورو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور منوہر مسکرا دیا۔

"ہاں...... کچھ حالات ہی ایسے ہو گئے تھے"...... منوہر نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ ہونے والے مقابلے اور پھر غار میں ہوش میں آنے سے لے کر یہاں پہنچنے تک کے واقعات بتا دیئے۔

"مگر ان لوگوں نے آپ کو وہاں زندہ کیسے چھوڑ دیا"...... کورو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ بھلا مجھے زندہ کیسے چھوڑ سکتے تھے۔ انہوں نے تو مجھے مردہ سمجھ کر ہی چھوڑا ہو گا۔ اب یہ اور بات ہے کہ میں مرا نہیں تھا۔ زندہ تھا۔ مجھے دل کی ایک خاص بیماری ہے جس میں زوردار جھٹکا لگنے سے دل رک جاتا ہے اور

آدمی کو مردہ تصور کر لیا جاتا ہے۔ لیکن دراصل وہ مردہ نہیں ہوتا اگر اس کے دل کی مخصوص انداز میں مالش کر دی جائے تو وہ جلد ہی دوبارہ کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں جب خون رواں نہ ہونے کی وجہ سے جمنے لگتا ہے تو اس کے اندر ایک مخصوص کیمیائی تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے خود بخود دل کو ہلکے ہلکے جھٹکے لگنے لگ جاتے ہیں اگر ان جھٹکوں کی وجہ سے دل دوبارہ کام کرنے لگے تو آدمی زندہ بچ جاتا ہے ورنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتا ہے۔ میری خوش قسمتی کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا۔ اس آدمی نے جب اچانک مجھے اٹھا کر دیوار کے ساتھ پٹخا تو زوردار جھٹکا لگنے سے میرا دل بند ہو گیا اور وہ مجھے مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے لیکن پھر کیمیائی تبدیلی کی وجہ سے دل کو جھٹکے لگے تو دل کام کرنے لگ گیا اور اس طرح میں ایک لحاظ سے مر کر دوبارہ زندہ ہو گیا"...... منوہر نے جواب دیا اور کورو نے حیرت کا ایک طویل سانس لیا۔

"حیرت انگیز بیماری ہے یہ"...... کورو نے کہا اور منوہر مسکرا دیا۔

"میری اس بیماری کی تشخیص ایکریمیا میں ہوئی تھی۔ وہاں تربیت کے دوران بھی میرے ساتھ ایسا ہی حادثہ پیش آیا تھا، چنانچہ ڈاکٹروں نے مجھے مردہ قرار دے دیا۔ پھر میری لاش واپس کافرستان بھجوائے جانے کی تیاریاں کی جا رہی تھیں کہ میں زندہ ہو گیا۔ اس پر ڈاکٹر بے حد حیران ہوئے اور پھر میرے خون کا تفصیلی تجزیہ کیا گیا اور اس طرح انہوں نے اس بیماری کو تشخیص کیا۔ یہ بیماری کروڑوں افراد میں سے کسی ایک کو ہوتی ہے۔ ڈاکٹروں نے مجھے اس سے بچنے کے لئے پرہیز بھی بتایا لیکن وہ

اس قدر سخت تھا کہ میں اس پر قائم نہ رہ سکا۔ بہر حال اب اس بات کو چھوڑو اب اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہم نے فوری طور پر ان چھ پاکیشیائیوں کو ٹریس کر کے ہلاک کرنا ہے"...... منوہر نے کہا۔

"میرا خیال ہے باس کہ رحمت علی کے بارے میں آپ کا خیال درست ہے۔ پہلے اس کے بھتیجے آصف کو کیوں نہ ٹٹولا جائے"...... کورو نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے...... اسے بلاؤ اور پھر اس سے اصل صورت حال اگلواؤ" ...... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ آرام کریں میں ابھی بندوبست کرتا ہوں"...... کورو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور منوہر کے سرہلانے پر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

بڑی فوجی جیپ خاصی تیز رفتاری سے راہولی کی اونچی نیچی پہاڑی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جب کہ اس کے ساتھ عمران بیٹھا ہوا تھا۔ عقبی سیٹوں پر کیپٹن شکیل صفدر۔ نعمانی اور صدیقی موجود تھے۔ ان سب کے جسموں پر فوجی یونیفارمز تھی۔ عمران کے کاندھوں پر میجر کے سٹار موجود تھے جب کہ باقی سب کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹار موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ نے ایک موڑ کاٹا اور دور چھاؤنی کا مین گیٹ نظر آنے لگا جہاں باقاعدہ فوجی گارد موجود تھی۔ وہ سب چونک کر سیدھے ہو گئے تنویر نے گیٹ پر موجود راڈ کے قریب جا کر جیپ روکی تو عمران اچھل کر نیچے اترا اور فوجی انداز میں چلتا ہوا سائیڈ پر بنے ہوئے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ کمرے میں موجود کیپٹن نے اسے دیکھتے ہی اٹھ کر باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

"کیپٹن"...... عمران نے سخت فوجی لہجے میں کہا۔

"کیپٹن نارنگ جناب"...... کیپٹن نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"کیپٹن نارنگ میرا نام میجر کنڈن ہے اور میرا تعلق کافرستان ملٹری انٹیلی جنس سے ہے۔ تم میری بات کرنل درگا رام سے کراؤ"...... عمران نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر"...... کیپٹن نارنگ نے کہا اور عمران میز کی دوسری طرف موجود کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ کیپٹن نارنگ نے جلدی سے میز پر موجود انٹرکام اٹھایا اور اس کے تین بٹن دبا دیئے۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"چیک پوسٹ نمبر دن سے سیکورٹی آفیسر کیپٹن نارنگ بول رہا ہوں جناب۔ کافرستان ملٹری انٹیلی جنس کے میجر کنڈن جیپ پر تشریف لائے ہیں اور آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... کیپٹن نارنگ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میجر کنڈن۔ ملٹری انٹیلی جنس۔ ٹھیک ہے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے قدرے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"یہ لیجئے جناب بات کر لیجئے کرنل صاحب سے"...... کیپٹن نارنگ نے رسیور عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو...... میجر کنڈن آف ملٹری انٹیلی جنس سیکشن تھری سپیشل کوڈ ایکس دن ایکس زیڈ۔ بول رہا ہوں"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ یس میجر کنڈن۔ فرمایئے"...... دوسری طرف سے نرم لہجے میں کہا

"آپ سے فوری ملاقات چاہیے کرنل۔ ٹاپ سیکرٹ اوور"...... ان نے جواب دیا۔

"آپ اکیلے ہیں یا......" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میرے ساتھ پانچ کیپٹن بھی ہیں"...... عمران نے جواب دیتے رئے کہا۔

"اوہ کے آپ اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر تشریف لے آئیں"...... رنل درگا رام نے کہا۔

"سوری کرنل ان کی موجودگی بھی بات چیت کے دوران ضروری ہے ونکہ سپیشل ایشو ان سے ہی متعلق ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ رسیور کیپٹن نارنگ کو دیجئے"...... دوسری رف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور کیپٹن نارنگ کی طرف بڑھا دیا۔ لیپٹن نارنگ دوسری طرف سے آنے والی بات سنتا رہا۔

"یس سر"...... آخر کیپٹن نارنگ نے کہا اور رسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کرنل صاحب اس وقت نارجر سیل بلاک میں ہیں۔ اور انہوں نے حکم دیا ہے کہ آپ کو وہیں لے آیا جائے وہ وہیں آپ سے گفتگو فرمائیں گے لیئے میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں"...... کیپٹن نارنگ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کیپٹن نارنگ اپنی جیپ میں بیٹھا ان کی رہنمائی کر رہا تھا۔ چھاؤنی کچھ زیادہ بڑی نہ تھی۔ صرف چار بیرکوں پر

مشتعل تھی۔ ایک بیرک کے سامنے کیپٹن نارنگ کی جیپ رکی تو تنویر نے بھی اپنی جیپ روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے اور پھر کیپٹن نارنگ کی رہنمائی میں وہ ایک راہداری میں چلتے ہوئے نیچے جاتی سیڑھیوں سے اتر کر ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جسے دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ وہاں کرنل درگام رام موجود تھا۔ وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کی بڑی بڑی مونچھیں اور آنکھیں میں اس طرح سرخی تھی جیسے آنکھوں میں باقاعدہ الاؤ جل رہا ہو

"میجر کنڈن"........ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"کرنل درگارام"....... کرنل درگارام نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اس طرح عمران سے مصافحہ کیا جیسے وہ جبراً ایسا کر رہا ہو۔

کیپٹن نارنگ واپس چلا گیا تھا اس لئے اب وہ اس دفتر میں اکیلے تھے۔ کرنل نے صرف عمران سے مصافحہ کیا تھا باقی کسی سے مصافحہ نہ کیا تھا۔

"بیٹھو"....... کرنل درگارام نے سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی بڑی سی دفتری میز کے پیچھے بیٹھ گیا۔ اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن دبائے تو دروازے کے اوپر سیاہ رنگ کی کسی دھات کی چادر آ گئی۔

"ہاں اب تم کھل کر بات کر سکتے ہو۔ لیکن پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے مجھے سیلوٹ کیوں نہیں کیا جب کہ فوجی ضابطے کے مطابق سیلوٹ کرنا چاہیے تھا اور تمہارے ساتھیوں نے بھی سیلوٹ نہیں کیا"......

نل درگارام نے خشمگیں لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اچھا ہوا تم نے پوچھ لیا۔ یہ دیکھو کارڈ"....... عمران نے جیب سے یک کارڈ نکال کر کرنل کے سامنے پھینکتے ہوئے کہا۔

"جنرل اوہ۔ اوہ تو آپ جنرل ہیں۔ اوہ۔ آئی۔ ایم۔ سوری"...... رنل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا اور اس نے باقاعدہ عمران کو فوجی سیلوٹ کر دیا۔

"بیٹھ جاؤ اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو شاید اس بات کو اوپن بھی نہ کرتا لیکن تمہارے پوچھنے پر مجھے اوپن کرنا پڑا"........ عمران نے مدبرانہ سے لہجے میں کہا۔

"یس سر"....... کرنل نے واپس کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اب میری بات غور سے سنو۔ انٹیلی جنس کو ایک مصدقہ خبر ملی ہے کہ یہاں راہولی میں بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر میں کوئی ایسا غدار موجود ہے جو بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں اطلاعات آزاد مشکبار بھیجتا رہتا ہے۔ حکومت آزاد مشکبار بلیک ہاؤنڈز کے خاتمے کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ اگر ان کی یہ کوشش کامیاب ہو گئی تو نتیجہ یہ کہ اس مخبر کے ذریعے وہ بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیں گے اس لئے ہم اس مخبر کی گرفتاری کے لئے آئے ہیں لیکن مسئلہ یہ بن گیا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کے سربراہ جناب مینن نے اپنے ہیڈ کوارٹر کو انٹیلی جنس پر اوپن کرنے سے انکار کر دیا ہے اس لئے ہمیں یہ خفیہ مشن سونپا گیا ہے کہ ہم آپ کے ساتھ مل کر اس ہیڈ کوارٹر

میں اس مخبر کو خود تلاش کر کے اس کا خاتمہ کریں ۔اب آپ بتائیں کہ آپ اس سلسلے میں ہماری کیا مدد کر سکتے ہیں "...... عمران نے کہا۔

" بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر اور یہاں راہولی میں ۔ نہیں جناب ان کا ہیڈ کوارٹر تو یہاں سرے سے ہے ہی نہیں ۔آپ کی سروس کو غلط اطلاع دی گئی ہے ۔ان کا ایک اڈہ البتہ یہاں ضرور موجود ہے اور اس کا انچارج کورو ہے ۔کورو میرا دوست ہے ۔ہیڈ کوارٹر کا تو کسی کو علم نہیں ہے ۔ البتہ اتنا علم ضرور ہے کہ وہ دگام میں ہے ۔یہاں نہیں ہے "...... کرنل درگارام نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کورو کا اڈہ کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" وہ راجہ ہٹ بازار کے آخری سرے پر ایک خاکی رنگ کی عمارت ہے بظاہر وہ ایک رہائشی مکان ہے اور کورو اس کا مالک ہے لیکن وہ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کا اڈہ ہے "...... کرنل درگارام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔اس کا مطلب ہے ہمیں واقعی غلط اطلاع ملی ہے ۔شکریہ چلیں یہ مسئلہ تو ختم ہو گیا ۔اب آپ بتائیں آج کل یہاں تحریک کی کیا پوزیشن ہے "۔عمران نے کہا۔

" تحریک کو ہم لوگ سختی سے کچل رہے ہیں پہلے یہاں راہولی میں تحریک کا خاصا زور تھا لیکن اب ہماری سخت کارروائیوں کی وجہ سے یہاں تحریک کا زور ٹوٹ گیا ہے کورو نے یہاں کے چار لیڈروں کو ہلاک کر دیا ہے جب کہ ہم نے یہاں کے مسلمانوں پر بے حد ظلم و ستم کر کے ان کو

دبایا ہے اس وقت بھی چھاؤنی کے ٹارچر سیل میں چار ایسے آدمی ہیں جن کے متعلق اطلاع ملی تھی کہ ان کا تعلق حریت پسندوں کے کسی گروپ سے ہے ۔ہم ان سے ان کے ساتھیوں کے نام وغیرہ اگلوا رہے ہیں اس لئے میں نے آپ سے ملاقات بھی نہیں کی ہے "...... کرنل درگارام نے کہا۔

" کہاں ہیں وہ چار آدمی "...... عمران نے کہا۔

" ساتھ ہی ٹارچر سیل ہے ۔آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں آئیے میرے ساتھ "...... کرنل درگارام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن دبایا تو دروازے پر موجود سیاہ رنگ کی چادر سرسراہٹ کی تیز آواز کے ساتھ غائب ہو گئی ۔

" آئیے میرے ساتھ "...... کرنل درگارام نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران بھی اٹھ کھڑا ہوا ۔اس کے ساتھی پہلے ہی ایک طرف کھڑے ہوئے تھے اس لئے وہ ان کے پیچھے چلتے ہوئے دروازے سے باہر نکلے اور پھر ایک راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے سے دروازے پر پہنچے جس پر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا ۔کرنل درگارام نے دروازے کی دہلیز میں ایک جگہ مخصوص انداز میں پیر مارا تو سرخ بلب بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بھی خود بخود کھلتا چلا گیا اور دروازہ کھلتے ہی ان کے کانوں سے انتہائی کربناک انسانی چیخیں ٹکرائیں اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے دوسرے لمحے وہ اندر داخل ہوئے تو انہوں نے چار مقامی آدمیوں کو ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں سے بندھے لٹکے ہوئے دیکھا اور چار دیو نما آدمی جلتی ہوئی مشعلیں اٹھائے ان کے ننگے جسموں کو جگہ جگہ سے داغنے

میں مصروف تھے۔

"رک جاؤ"...... اچانک عمران نے چیختے ہوئے کہا اور چاروں دیو نما آدمی یکلخت مڑے اور پھر کرنل درگا رام کا اشارہ دیکھ کر وہ پیچھے ہٹ گئے۔ عمران ان لٹکے ہوئے افراد کی طرف بڑھا۔ ان چاروں کے جسم جگہ جگہ سے جلے ہوئے تھے۔ اس کے علاوہ ان کے جسموں پر کئی جگہ زخم تھے جن میں نمک بھرا گیا تھا۔ پیروں پر تیزاب ڈالا گیا تھا۔ ان کے چہرے بھی پھٹے ہوئے تھے اور وہ انتہائی کربناک حالت سے دوچار مسلسل کراہ رہے تھے لیکن ان کی حالت نیم بے ہوشی کی سی تھی۔

"اس قدر تشدد یہ برداشت کیسے کر رہے ہیں۔ انہیں تو مر جانا چاہیے تھا"...... عمران نے کہا۔

"یہ ہماری خاص ترکیب ہے جناب۔ ہم پہلے انہیں ایک مخصوص انجکشن لگاتے ہیں جس سے ان کی جسمانی قوت مدافعت کئی گنا بڑھ جاتی ہیں اس کے بعد ان پر تشدد کرتے ہیں"...... کرنل درگا رام نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"یہ چاروں مقامی لوگ ہیں اور ان کے متعلق مخبروں نے اطلاع دی ہے کہ ان کا تعلق حریت پسندوں کے کسی گروپ سے ہے، لیکن ابھی تک انہوں نے زبان نہیں کھولی۔ لیکن کب تک نہ کھولیں گے۔ میں ان کی روح سے بھی اصل بات اگلوا لوں گا اور اگر یہ زیادہ بہادر بنے تو پھر ان کے سامنے ان کی بیٹیوں اور بہوؤں کو بے آبرو کیا جائے گا"...... کرنل درگا

رام نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنا بہت شاندار کارنامہ بیان کر رہا ہو۔

"کرنل یہاں چھاؤنی میں کتنے فوجی ہیں"...... اچانک عمران نے پوچھا۔

"سو کے قریب نفری ہو گی کیوں"...... کرنل نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"او۔ کے...... کھلوا انہیں اور ان کی بینڈیج کراؤ"...... عمران نے یکلخت خشک لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا۔ یہ آپ کہہ رہے ہیں"...... کرنل درگا رام نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا، لیکن دوسرے لمحے وہ بھیانک انداز میں چیختا ہوا اچھل کر دور جا گرا۔ عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما تھا اور اس کا بھرپور تھپڑ کرنل درگا رام کے چہرے پر اس طرح پڑا تھا کہ ٹھوس جسم رکھنے کے باوجود وہ کسی گیند کی طرح اچھلتا ہوا دو فٹ دور جا گرا تھا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ مشین پسٹلز کے مخصوص دھماکوں اور کمرے میں موجود ان چاروں دیو قامت جلادوں کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ یہ فائرنگ تنویر اور صدیقی کی طرف سے ہوئی تھی۔ کرنل درگا رام نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کرنل درگا رام باوجود بچنے کی کوشش کے عمران کے تھپڑ کی ضرب سے نہ بچ سکا اور ایک بار پھر چیختا ہوا اچھل کر نیچے جا گرا۔ مگر دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر مشین پسٹل کی آواز سے گونجا اور نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا کرنل درگا رام ایک بار پھر دھماکے سے نیچے گرا۔ اس کی کھوپڑی سینکڑوں حصوں

میں بہہ کر فرش پر پھیل گئی تھی۔

"اس بھیڑیئے کو اتنی آسان موت کیوں مارا ہے تم نے"...... عمران نے مڑ کر انتہائی سخت لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں اس بھیڑیئے کو مزید برداشت نہیں کر سکتا تھا"...... تنویر نے بھی غراتے ہوئے جواب دیا۔

"بہر حال اب ان چاروں کو نیچے اتارو اور صفدر تم ایسا کرو کہ اس ٹارچر سیل میں چارجر بم لگا دو"...... عمران نے کہا اور دیوار کے ساتھ لٹکے ہوئے ان چاروں مظلوم افراد کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی آگے بڑھے اور چند لمحوں بعد انہیں اتار کر نیچے لٹا دیا گیا۔

"ان لوگوں کے لباس ادھر کونے میں پڑے ہیں وہ انہیں پہنا دو۔ ویسے اگر تم کرنل درگا رام کو نہ مارتے تو میں پہلے ان کی بینڈیج وغیرہ کراتا لیکن اب ایسا ممکن نہیں ہے اس لئے ہمیں انہیں ساتھ لے کر جانا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب باہر فوجی موجود ہیں وہ ہمیں ان کے ساتھ کیسے جانے دیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"ارے ہاں کیپٹن شکیل تمہارا قد و قامت اس کرنل سے ملتا ہے۔ تنویر نے عقل مندی کی ہے کہ اس کی کھوپڑی اڑا دی ہے اس لئے اس کی یونیفارم محفوظ ہے۔ تم کرنل درگا رام بن سکتے ہو۔ میک اپ باکس میرے پاس موجود ہے۔ میں تمہارا چہرہ تبدیل کرتا ہوں بالوں کا رنگ اور سٹائل بدلنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سر پر کیپ آجائے گی جو یہ

وہاں اس دفتر میں میز پر چھوڑ آیا تھا"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ کرنل درگا رام کی یونیفارم پہن چکا تھا۔ عمران نے جیب سے ایک چپٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس نے کیپٹن شکیل کے چہرے پر میک اپ شروع کر دیا۔ اس دوران باقی ساتھیوں نے ان چاروں کو ان کے لباس پہنا دیئے۔

"چلو اب ان زخمیوں کو اٹھاؤ اور اس دفتر میں لے چلو"...... عمران نے میک اپ سے فارغ ہو کر کہا۔ صفدر اس دوران ایک چھوٹا لیکن انتہائی طاقتور وائرلیس چارجر بم اس ٹارچر سیل میں ایک مناسب جگہ پر فٹ کر کے اسے آن کر چکا تھا۔ اس لئے وہ بھی ان کے ساتھ ہی اس ٹارچر سیل سے باہر آگیا۔ دفتر میں پہنچ کر کیپٹن شکیل نے میز پر موجود کرنل کی کیپ اٹھا کر سر پر رکھی اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے بائیں کنارے پر لگی ہوئی گھنٹی کے مخصوص بٹن کو پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک فوجی اندر داخل ہوا۔ اس نے پہلے تو حیرت سے دروازے کی سائیڈ پر پڑے کراہتے ہوئے ان چاروں مقامی افراد کو دیکھا اور پھر اٹن شن کھڑا ہو گیا۔

"ان چاروں کی بینڈیج کرنی ہے۔ جاؤ بندوبست کرو"...... کیپٹن شکیل کے بولنے سے پہلے ہی عمران نے اس آنے والے فوجی سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یس سر۔ میں ڈاکٹر بھیم کو بلا لاتا ہوں سر"...... فوجی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تم کرنل کے لہجے میں بولو"...... عمران نے فوجی کے جاتے ہی کیپٹن شکیل سے کہا۔

"مجھے اس درندے کے روپ میں بھی اپنے آپ سے شرم آرہی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کرنل درگارام کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا اور عمران نے اسے سمجھانا شروع کر دیا اور کیپٹن شکیل نے تھوڑی سی پریکٹس کے بعد کرنل درگارام سے ملتا جلتا لہجہ اور آواز بنالی تو عمران مطمئن ہو گیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک فوجی ڈاکٹر اور اس کے پیچھے اس کے دو اسسٹنٹ اندر داخل ہوئے۔

"ڈاکٹر ان کی بینڈیج کرو۔ میں نے انہیں فوری طور پر ساتھ لے جانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یس سر"...... ڈاکٹر نے کہا اور پھر اس نے بیگ کھولا اور اپنے ساتھیوں کی مدد سے اس نے پہلے انہیں کئی انجکشن لگائے پھر اس نے ان کے لباس اتارے۔ ان کے زخموں پر ادویات لگا کر باقاعدہ بینڈیج کی اور ایک بار پھر ان کو لباس پہنا دیئے۔

"سر پانچ منٹ بعد یہ پوری طرح ہوش میں آجائیں گے"...... ڈاکٹر نے بیگ بند کرتے ہوئے کہا۔

"او کے"...... کیپٹن شکیل نے مختصر سے الفاظ میں کہا اور ڈاکٹر اور اس کے اسسٹنٹ دفتر کے باہر جانے کے بعد اس نے ایک بار پھر گھنٹی کا بٹن دبا دیا۔ دروازہ کھلا اور وہی فوجی دوبارہ اندر داخل ہوا۔

"جیپ تیار کراؤ مجھے ان لوگوں کے ساتھ جانا ہے"...... کیپٹن

شکیل نے کہا۔

"یس سر"...... اس فوجی نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا اور واقعی پانچ منٹ بعد وہ چاروں پوری طرح ہوش میں آکر آہستہ آہستہ اٹھ کر بیٹھنے میں کامیاب ہو گئے، لیکن ان کے چہروں پر تکلیف اور خوف کے تاثرات جیسے منجمد ہوئے نظر آرہے تھے وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے پہلی بار انہیں کچھ نظر آنے لگا ہو۔

"کھڑے ہو جاؤ"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور وہ چاروں لڑکھڑاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"اپنے نام بتاؤ"...... کیپٹن شکیل نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"میرا نام عاصم ہے۔ اور یہ نادر۔ یہ سکندر اور یہ الفت دین ہے۔ ہم بے قصور ہیں جناب ہمارا مجاہدین سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... ایک آدمی نے باقاعدہ ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

"ہمیں یقین آگیا ہے۔ لیکن ابھی ہم نے مزید تحقیق کرنی ہے اس لئے تم ہمارے ساتھ جاؤ گے اور سنو۔ اگر تم نے راستے میں کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو نہ صرف تم بلکہ تمہارے پورے خاندانوں کو جلا کر راکھ کر دیا جائے گا"...... کیپٹن شکیل نے انتہائی فیصلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"ہم کوئی حرکت نہیں کریں گے جناب"...... عاصم نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور وہی فوجی اندر داخل ہوا۔

"جیپ تیار ہے جناب"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلیں میجر"...... کیپٹن شکیل نے اٹھتے ہوئے سامنے بیٹھے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں چلیں"...... عمران نے کہا۔

"انہیں ساتھ لے چلو اور جیپ میں بٹھاؤ۔ کیپٹن شکیل نے اس فوجی سے کہا اور وہ ان لوگوں کی طرف مڑ گیا۔

"چلو"...... اس فوجی کا لہجہ ان مقامی افراد سے مخاطب ہوتے ہی بدل گیا تھا۔ اب وہ کسی بھیڑیئے کی طرح غرا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دو جیپیں آگے پیچھے چلتی ہوئیں اس چھاؤنی سے باہر آگئیں...... پہلی جیپ کو کیپٹن شکیل بطور کرنل درگا رام بذات خود چلا رہا تھا اور چاروں زخمی اسی جیپ میں تھے۔ البتہ سائیڈ سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جب کہ عقبی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر اور سائیڈ پر صفدر تھا جب کہ باقی ساتھی عقبی سیٹوں پر موجود تھے۔ کرنل درگا رام کا رعب و دبدبہ ایسا تھا کہ کسی نے بھی راستے میں کوئی اشارہ کرنے یا روکنے کی جرأت تک نہ کی تھی۔

"اب کہاں جانا ہے"...... کیپٹن شکیل نے چھاؤنی سے باہر نکلتے ہی عمران سے پوچھا۔ لہجہ وہی درگا رام جیسا ہی تھا۔

"فی الحال تو شہر سے باہر نکلو۔ کسی پہاڑی علاقے میں ورنہ کرنل درگا رام کی جیپ کی فوراً مخبری ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دونوں جیپیں تیزی سے آگے پیچھے دوڑتی

ہوئیں شہر سے باہر جانے والی سڑک کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ شہر سے کافی دور نکل آنے کے بعد عمران کے اشارے پر کیپٹن شکیل نے سڑک سے جیپ نیچے اتاری اور پہاڑی راستے پر اسے ڈال دیا۔ پیچھے آنے والی جیپ بھی ان کی پیروی کر رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک ویران پہاڑی علاقے میں پہنچ کر انہوں نے جیپیں روکیں اور پھر وہ سب جیپوں سے نیچے اتر آئے ان چاروں مقامی افراد کو بھی نیچے اتار دیا گیا۔ وہ ابھی تک سہمے ہوئے اور انتہائی خوفزدہ تھے اور سارے راستے آہستہ آہستہ کراہتے ہوئے آئے تھے۔

"اب وہ بم ڈی چارج کر دو تاکہ ہمارے مشن کا باقاعدہ افتتاح تو ہو سکے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے مقامی زبان میں صفدر سے کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول آلہ نکالا۔

یہ مجھے دو...... میں مشکباری ہوں اس لئے اس مشن کا افتتاح کرنا میرا حق ہے"...... تنویر نے کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے آلہ تنویر کے ہاتھ میں دے دیا۔ تنویر کا چہرہ جذبات کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس نے جلدی سے آلے پر موجود ایک بٹن دبایا تو آلے پر موجود سبز رنگ کا بلب جل اٹھا اور تنویر نے دوسرا بٹن پریس کر دیا۔ سبز رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سرخ ہوا اور پھر بجھ گیا اور تنویر نے بے اختیار آلے کو چوم کر ایک طرف گہرائی میں پھینک دیا۔ دوسرے لمحے دور سے انتہائی ہولناک دھماکوں اور گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے پورا راہولی شہر اچانک کسی خفتہ آتش فشاں کی طرح اچانک

پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ تو اس چھاؤنی میں اسلحہ کا ذخیرہ بھی تھا"...... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب یونیفارمز اتار دو اور انہیں جیپوں میں ڈال کر جیپیں گہرائی میں دھکیل دو۔ ان جیپوں کی تلاش ابھی شروع ہو جائے گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی یونیفارم بھی اتارنی شروع کر دی۔

"آپ۔ آپ کون ہیں"...... ان مقامی افراد نے جو انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے۔ ایسے لہجے میں پوچھا جیسے انہیں اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہم یہاں مجاہدین کی امداد کے لئے آئے ہیں۔ ہم نے یہ فوجی چھاؤنی بھی اڑا دی ہے اور اس سفاک درندے کرنل درگارام کا بھی خاتمہ کر دیا ہے۔ ہم تمہیں اس چھاؤنی سے نکال لائے ہیں اب تم اپنے اپنے گھروں کو جا سکتے ہو بلکہ بہتر یہی ہے تم راہولی سے کسی اور شہر کی طرف نکل جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مگر مگر کرنل"...... عاصم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کیپٹن شکیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ کرنل کے میک اپ میں ہے۔ اور یہ میک اپ ہمیں اس لئے کرنا پڑا ہے تاکہ تم چاروں کو وہاں سے نکالا جا سکے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میک اپ باکس کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دیا تاکہ وہ اس کی مدد سے کرنل درگارام کا میک اپ اتار سکے۔ عمران کے سب ساتھیوں نے یونیفارمز اتاریں انہیں جیپوں میں ڈالا اور پھر مل کر انہوں نے جیپوں کو گہرائی میں دھکیل دیا۔ دھماکوں کے ساتھ دونوں جیپیں گہرائی میں گر کر پھٹیں اور پھر دھڑا دھڑ جلنے لگ گئیں۔

"سنیں اب ہمیں یقین آ گیا ہے آپ واقعی کافرستانی فوجی نہیں ہیں۔ آپ میرے ساتھ چلیں میرا تعلق واقعی مجاہدین کے ایک گوریلا گروپ الرحمت سے ہے۔ ہمارا سردار علی شاہ آپ کو یہاں ہر ممکن مدد دے سکتا ہے"...... عاصم نے آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں فی الحال ہمارے پاس کہیں جانے کا وقت نہیں ہے ہم نے ایک اور مشن مکمل کرنا ہے تم مجھے اپنے سردار کا پتہ بتا دو ہم فارغ ہوتے ہی اس سے مل لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہاں سے قریب ہی ہمارا اڈہ ہے جناب آپ ہمارے ساتھ چلیں۔ اب آپ کا شہر جانا انتہائی خطرناک ہو گا۔ وہاں موجود فوج اور پولیس اب پاگل ہو چکی ہو گی اور ہر اس آدمی کو گولی مار دیں گے جو انہیں سڑک پر نظر آئے گا"...... عاصم نے جواب دیا۔

"یہ درست کہہ رہا ہے فوجی چھاؤنی کی اس طرح تباہی واقعی ان لوگوں کو پاگل کر دے گی"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو"...... عمران نے رضامند ہوتے ہوئے کہا۔ باقی تینوں عام لوگ تھے اس لئے عاصم کے کہنے پر وہ واپس چلے گئے جب کہ عاصم انہیں ساتھ لئے ہوئے پہاڑیوں کے اندر آگے بڑھنے لگا۔ عاصم سے چونکہ پوری طرح چلا نہ جا رہا تھا اور ان چاروں میں سے وہی سب سے زیادہ

زخمی بھی تھا اس لئے صفدر نے اسے سہارا دے رکھا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ویران پہاڑی میں پہنچے تو عاصم رک گیا اور پھر اس نے منہ میں دو انگلیاں ڈال کر مخصوص انداز میں سیٹی بجائی تو دور سے اسی طرح سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے یہ آواز پہاڑی کے ہر پتھر سے نکل رہی ہو۔ عاصم نے دوبارہ سیٹی بجائی لیکن اس بار آواز مختلف تھی اور چند لمحوں بعد ایک چٹان کی اوٹ سے ایک آدمی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے کود کر سامنے آیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگا۔

"تم۔ تم عاصم۔ تمہیں تو وہ کرنل پکڑ کر لے گیا تھا"...... اس آدمی نے قریب آکر حیرت سے عاصم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... مگر دیکھ لو اس کے باوجود ہم یہاں زندہ سلامت کھڑے ہیں اور فوجی چھاؤنی بھی تباہ ہو چکی ہے اور خونی بھیڑیا بھی ہلاک ہو چکا ہے یہ ہمارے پاکیشیائی مہمان ہیں۔ یہ سب کچھ ان کی وجہ سے ہوا ہے میں انہیں سردار سے ملانے لے آیا ہوں"...... عاصم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو یہ ہمارے محسن ہوئے...... آؤ...... اس آدمی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک زیر زمین اڈے میں پہنچ چکے تھے۔ یہ اڈہ خاصا وسیع و عریض تھا اور یہاں چار آدمی موجود تھے جن میں سے ایک لمبا تڑنگا اور بڑی بڑی مونچھوں والا سردار علی شاہ تھا۔ عاصم نے جب سردار علی شاہ کو پورا حال سنایا تو وہ انتہائی خلوص سے عمران اور اس کے ساتھیوں سے ملا۔

میں آپ لوگوں کو خوش آمدید کہتا ہوں...... آپ نے واقعی ایک بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اس فوجی چھاؤنی کی تباہی سے تحریک کو یقیناً بے حد قوت ملے گی۔ لیکن آپ پاکیشیا سے یہاں پہنچ بھی گئے اور آپ نے یہاں کارنامہ بھی سرانجام دے دیا جب کہ ہمیں اس کی خبر تک نہ ہو سکی۔ ویسے مجھے علی عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا انتظار تھا میں نے اپنی پوری تنظیم کو کہہ رکھا ہے کہ جیسے ہی علی عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کا پتہ چلے مجھے فوراً اطلاع دیں۔ کیا آپ کا تعلق بھی علی عمران صاحب اور اس کے ساتھیوں سے ہے یا آپ کا علیحدہ گروپ ہے"...... علی شاہ نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ علی عمران سے واقف ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کاش میں ان جیسے عظیم انسان سے واقف ہوتا تو مجھے یقیناً اپنے آپ پر فخر ہوتا۔ کافرستان میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا فارن ایجنٹ فیصل جان میرا دوست ہے میں اسلحہ کے حصول کے لئے خفیہ طور پر کافرستان جاتا رہتا ہوں اور فیصل جان کی مدد سے ہی ہم انتہائی خطرناک اسلحہ سستے داموں خرید کر لے آتے ہیں فیصل جان نے مجھے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے علی عمران صاحب پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ بلیک ہاؤنڈز کے خاتمے کے لئے مشکبار پہنچے ہوئے ہیں اس نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے باس نے انہیں نادر گروپ کی ٹپ دی ہوئی ہے۔ میں نے نادر گروپ کے چیف یعقوب کو بھی کہا ہوا ہے کہ

جیسے ہی یہ لوگ ان سے رابطہ کریں مجھے ان کے متعلق ضرور بتایا جائے۔ ویسے فیصل جان نے پہلے عمران صاحب اور ان کے ساتھیوں کے متعلق جو کچھ بتایا ہے اس سے مجھے ان سے بے پناہ عقیدت ہو گئی ہے لیکن ابھی تک ان کے متعلق کہیں سے بھی کوئی پتہ نہیں مل سکا۔ اب آپ نے کہا ہے کہ آپ کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور عاصم نے جس طرح آپ کے کارنامے کے متعلق بتایا ہے تو مجھے عمران صاحب اور ان کے ساتھی یاد آگئے ہیں۔ علی شاہ نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

تم تو عمران کے متعلق ایسے بات کر رہے ہو جیسے وہ تمہارا پیر ہو" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب تو بہت عظیم انسان ہیں۔ مشکباریوں کی مدد کے لئے اگر کوئی چھوٹے سے چھوٹا آدمی بھی کوئی کام کرے تو میں اس کے پیر دھو کر پینا اپنے لئے فخر محسوس کروں گا" ...... علی شاہ نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا اچانک اڈے کے ایک کونے سے ٹرانسمیٹر کی تیز آواز سنائی دی اور علی شاہ چونک کر مڑ اور تیزی سے اس کونے کی طرف بڑھ گیا عمران بھی ادھر متوجہ ہو گیا۔ وہاں کونے میں واقعی ایک جدید قسم کا لانگ رینج ٹرانسمیٹر موجود تھا علی شاہ نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا۔

"ہیلو ہیلو اے۔ اے۔ ٹو کالنگ زیڈ اوور" ...... بٹن دباتے ہی ایک تیز آواز سنائی دی۔

"یس ...... زیڈ اٹنڈنگ یو اوور" ...... علی شاہ نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"زیڈ۔ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اے کو کافرستانی فوجی اس کی دکان سے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ میں نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تو اچانک فوجی چھاؤنی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی۔ یہاں خوفناک تباہی ہوئی ہے۔ چھاؤنی میں موجود تقریباً ڈیڑھ دو سو فوجی ہلاک ہو گئے ہیں جو چند زخمی حالت میں ملے ہیں۔ انہوں نے پولیس کو بتایا ہے کہ تباہی سے پہلے کرنل درگا رام چار مقامی افراد پر ٹارچر سیل میں ٹارچنگ کر رہا تھا کہ ایک فوجی جیپ میں پانچ چھ فوجی افسر وہاں پہنچے اور پھر انہیں کرنل کے پاس لے جایا گیا۔ اس کے بعد کرنل درگا رام نے ان چاروں آدمیوں کی بینڈیج کرائی اور انہیں جیپ میں بٹھا کر اپنے ساتھ چھاؤنی سے باہر لے گیا۔ وہ فوجی جو آئے تھے وہ بھی اس کے ساتھ دوسری جیپ میں چلے گئے اس کے بعد اچانک چھاؤنی میں خوفناک دھماکہ ہوا اور پھر یہ دھماکے بڑھتے چلے گئے کیونکہ وہاں اسلحے کا ایک خفیہ ڈپو بھی تھا۔ بہر حال سب کچھ تباہ ہو گیا ہے اور شہر میں کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ میری حیثیت کا تمہیں علم ہے اس لئے میں نے بہر حال معلومات حاصل کر لی ہیں کہ وہ چار آدمی جو ٹارچر سیل میں تھے ان میں سے ایک عاصم تھا جس کا تعلق تم سے ہے۔ میں نے تمہیں کال اس لئے کیا ہے کہ شاید تمہیں معلوم ہو کہ کرنل درگا رام عاصم کو لے کر کہاں گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ عاصم کو کرنل وہیں لے گیا ہو گا جہاں انہوں نے اے کو رکھا ہو گا اوور" ...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اے پر تو آج تک کسی کو شک ہی نہ ہو سکا تھا اور بڑے بڑے فوجی افسر اس کے دوست تھے۔ پھر اچانک یہ کیسے ہو گیا اوور"...... علی شاہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے، لیکن دراصل ایک اور چکر چل گیا ہے جس کی وجہ سے مجھے زیادہ فکر لاحق ہو گئی ہے۔ اے۔ سے اچانک چند پاکیشیائی ایجنٹ ملے۔ اور چیف نے دگام سے ان کی بھرپور مدد کرنے کی ہدایت کر دی اور۔ اے نے انہیں اپنے ایک خاص اڈے میں رکھا اور۔ اے کے کہنے پر میں نے ایک فوجی جیپ بھی اڑا کر اس اڈے پر پہنچائی اور فوجی یونیفارمز بھی مہیا کر دیں اور میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں اس کے مطابق چھاؤنی میں جانے والی جیپ وہی تھی جو میں نے حاصل کی تھی لیکن بعد کی جو رپورٹ ملی اس کے مطابق تو ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے۔ یہ لوگ دراصل کافرستانی فوجی ہی تھے۔ تبھی تو کرنل درگا رام ان سے ملا بھی اور پھر ان کے ساتھ چھاؤنی سے باہر گیا، اور ان کے چھاؤنی سے باہر جانے کے بعد ہی۔ اے کو بھی فوجی اٹھا کر لے گئے ہیں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ...... تمہارے چیف نے بھی ان سے تعاون کی ہدایت کی تھی کیا تم درست کہہ رہے ہو اوور"...... علی شاہ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔ اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ہاتھ اٹھا کر علی شاہ کو بولنے سے

منع کرتے ہوئے خود بٹن دبا کر بات کی۔

"ہیلو میں وہی پاکیشیائی ایجنٹ بول رہا ہوں۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس وقت زیڈ کے ایک خفیہ اڈے میں موجود ہوں۔ چھاؤنی کو ہم نے تباہ کیا ہے اور عاصم اور اس کے ساتھ تین دوسرے افراد کو بھی ہم چھاؤنی سے نکال لائے ہیں۔ کرنل درگا رام کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ جو کرنل درگا رام چھاؤنی سے باہر گیا تھا وہ ہمارا ساتھی تھا جس پر ہم نے کرنل درگا رام کا میک اپ کیا ہوا تھا۔ میں تمہیں یہ باتیں اس لئے بتا رہا ہوں تاکہ تمہیں معلوم ہو جائے کہ ہم کافرستانی فوج کے ایجنٹ نہیں ہیں اگر تمہارا مطلب اے سے آصف ہے تو پھر واقعی یہ حیران کن بات ہے کہ آصف کو کیوں اغوا کیا گیا ہے اور کس نے کیا ہے۔ تم ہمیں بتاؤ کیا آئیڈیا ہے کہ آصف کہاں ہو سکتا ہے۔ اسے چھڑانا ضروری ہے اوور"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ سر...... پھر تو واقعی جو کچھ میں سوچ رہا تھا وہ غلط تھا۔ آصف صاحب کے اغوا کے بعد ایک اور بات کا بھی پتہ چلا ہے کہ راہولی شہر کے عقبی طرف پہاڑیوں میں آصف کے چچا رحمت علی کی لاش بھی دستیاب ہوئی ہے۔ وہ کھائی میں گر کر ہلاک ہوا ہے۔ اس کے جسم پر کسی گولی کا نشان نہیں ہے، لیکن میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ رحمت علی یہاں کا قدیمی باشندہ ہے۔ اس آدمی کا کھائی میں گرنا حیرت انگیز ہی کہا جا سکتا ہے میں نے اپنے ایک آدمی کو رحمت علی کی بستی میں بھیجا تو وہاں سے ایک نئی اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک آدمی پہنچا جس نے اپنے آپ کو کافرستانی

فوج کا افسر بتایا۔ رحمت علی کی بیٹی صابرہ اور بستی کے لوگوں سے اس نے پوچھا کہ چھ فوجی ادھر آئے ہیں اور بستی والوں نے انہیں چھپا رکھا ہے لیکن جب بستی والوں نے انکار کیا تو اس نے پوری بستی کو جلا دینے کی دھمکیاں دینی شروع کر دیں۔ اس وقت رحمت علی وہاں پہنچ گیا اور رحمت علی نے اسے بتایا کہ اس نے چھ سیاہ پوشوں کو دور سے پہاڑیوں کے اندر راہولی کی طرف جاتے دیکھا ہے جس پر وہ افسر رحمت علی کو ساتھ لے کر راہولی کی طرف چل پڑا اور اس کے بعد آصف صاحب بھی اغوا ہو گئے اور رحمت علی کی لاش بھی ملی اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران یہ بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"اس افسر کا کوئی حلیہ وغیرہ معلوم ہوا ہے اوور"...... عمران نے پوچھا اور جب جواب میں دوسری طرف سے حلیہ بتایا گیا تو عمران کے ہونٹ بے اختیار بھینچ گئے کیونکہ یہ صریحاً منوہر کا حلیہ تھا جسے وہ غار میں مردہ چھوڑ آئے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے اوور"...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

"میرا نام عابد ہے جناب میں آصف صاحب کا اسسٹنٹ ہوں اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تو پھر سنو وہ افسر بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور کا چیف منوہر ہے۔ ہم اسے ایک غار میں مردہ سمجھ کر چھوڑ آئے تھے وہ ہمارے متعلق ہی پوچھ رہا تھا۔ یقیناً ہم سے غلطی ہوئی ہے کہ ہم نے اسے مردہ سمجھ لیا تھا، وہ زندہ ہو

گا اور اس نے یقیناً رحمت علی کو ہلاک کیا ہو گا اور رحمت علی نے ہی ہمیں آصف سے ملوایا تھا اس لئے اس نے رحمت علی سے اس بارے میں معلوم کر لیا ہو گا۔ بہرحال تم فکر نہ کرو۔ اگر آصف زندہ ہے تو ہم جلد ہی اسے برآمد کر لیں گے اوور"...... عمران نے کہا۔

"میں خود بھی کوشش کر رہا ہوں جناب۔ اگر مجھے آصف صاحب کے متعلق معلوم ہوا تو میں یہاں اطلاع کر دوں گا۔ اور اگر آپ کو اس کا پتہ چل جائے تو آپ پلیز ذوالفقار کو بتا دیں وہ مجھے کال کر دیں گے اور پھر میں انہیں چھڑوانے کی کوشش کروں گا اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ کا نام ذوالفقار ہے"...... عمران نے مڑ کر ساتھ کھڑے علی شاہ سے پوچھا۔

"جی ہاں میرا پورا نام ذوالفقار علی شاہ ہے۔ ویسے عام طور پر میں علی شاہ کے نام سے مشہور ہوں تو کیا آپ"...... علی شاہ نے بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہاں...... میرا ہی نام علی عمران ہے"...... عمران نے کہا تو علی شاہ بے اختیار اچھل پڑا...... اس کے چہرے پر انتہائی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اوہ اوہ مجھے پہلے ہی شک ہو رہا تھا ورنہ کوئی عام ایجنٹ کبھی بھی اس طرح اس چھاؤنی کو تباہ نہیں کر سکتا۔ حالانکہ ہمارا ساتھی عاصم ان کی قید

میں تھا اور ہمیں معلوم ہے کہ وہ لوگ سفاک درندے ہیں لیکن ہم میں بھی جرأت نہ تھی کہ ہم اس چھاؤنی پر حملہ کر سکتے "...... علی شاہ نے کہا۔

" باتیں بعد میں ہوں گی پہلے آصف کی برآمدگی ضروری ہے ورنہ نادر گروپ کا خاتمہ ہو جائے گا"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اس کی آپ فکر نہ کریں آصف کی چاہے وہ لوگ ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دیں اس کی زبان نہ کھلے گی لیکن اس کے باوجود آصف کی برآمدگی ضروری ہے کیونکہ اس کی وجہ سے مجاہدین کی تحریک کو بے حد قوت حاصل ہے اور اس سلسلے میں آپ جو بھی پلاننگ بنائیں، میں اور میرا پورا گروپ غلاموں کی طرح آپ کے حکم کی تعمیل کرے گا"...... علی شاہ نے کہا۔

" اب منوہر کے سامنے آنے کے بعد یہ بات تو طے ہو چکی ہے کہ آصف کو بلیک ہاؤنڈز نے اغوا کیا ہے۔ میں نے کرنل درگا رام سے ان کا مقامی اڈہ معلوم کر لیا ہے۔ یہ اڈہ راجہ بٹ بازار کے آخری سرے پر خاکی رنگ کی عمارت ہے۔ آصف کو یقیناً وہیں رکھا گیا ہو گا لیکن اب مسئلہ یہ ہے کہ شہر میں کرفیو نافذ ہے اس لئے ہمارا وہاں تک پہنچنا ہی اصل مسئلہ ہو گا۔ کیا تم کوئی ایسا راستہ بتا سکتے ہو جس سے ہم کسی کی نظروں میں آئے بغیر وہاں تک پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

" اوہ نہیں۔ راجہ بٹ بازار تو شہر کے وسط میں ہے۔ وہاں تک پہنچتے پہنچتے ہمیں سینکڑوں جگہ پر چیک کیا جائے گا"...... علی شاہ نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کرفیو کے دوران چیکنگ فوج کر رہی ہو گی یا پولیس"...... عمران نے پوچھا۔

" دونوں"...... علی شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران یہ وقت سوچنے کا اور پلاننگ کا نہیں ہے۔ اگر ہم نے آصف کو واقعی چھڑوانا ہے تو ہمیں اس کے لئے کوئی اندھا اقدام کرنا ہو گا"...... یکلخت تنویر نے کہا۔

" علی شاہ تم ہمیں پولیس یونیفارمز مہیا کر سکتے ہو"...... عمران نے علی شاہ سے پوچھا۔

" اس وقت تو ممکن نہیں ہے"...... علی شاہ نے جواب دیا۔

" اوہ۔ کے پھر ایسا کرو کہ ہمیں وہاں تک پہنچا دو جہاں سے چیکنگ شروع ہوتی ہے۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے۔ ارے ہاں عابد کہہ رہا تھا کہ اس کی کوئی خاص حیثیت ہے۔ کیا حیثیت ہے اس کی"...... عمران نے پوچھا۔

" وہ فوجی مخبر ہے اور بظاہر ہندو بنا رہتا ہے"...... علی شاہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا وہ یہاں آ سکے گا"...... عمران نے پوچھا۔

" نہیں اس وقت اس کا یہاں آنا خطرناک ہو گا۔ البتہ میں آپ کو اس کے ایک خاص اڈے تک پہنچا سکتا ہوں"...... علی شاہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ چلو یہاں سے تو نکلیں اور ہمیں اسلحہ بھی چاہیے"...... عمران نے کہا۔

"اسلحہ مل جائے گا۔اس کی آپ فکر نہ کریں"........ علی شاہ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تہہ خانہ آصف کی کربناک چیخوں سے گونج رہا تھا۔آصف کی حالت انتہائی دگرگوں ہو رہی تھی اس کا پورا جسم زخموں سے پر تھا۔چہرہ اس قدر سوج گیا تھا کہ اس کی آنکھیں بھی غائب ہو گئی تھیں۔اس کے جسم پر جگہ جگہ سے خون بہہ رہا تھا اور وہ کمرے کے درمیان زنجیروں سے ہوا میں لٹکا ہوا پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا۔اس کے سامنے منوہر اور کورو کھڑے تھے۔منوہر کے ہاتھ میں ایک خاردار کوڑا تھا۔جب کہ کورو کے ہاتھ میں ایک خون آلود خنجر تھا۔

"بولو...... کہاں ہیں وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں چھپایا ہے تم نے انہیں"........ منوہر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"مم۔مم۔مجھے نہیں معلوم"........ آصف نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم کیا تمہاری روح بھی بتائے گی"........ منوہر نے چیختے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر پاگلوں اور وحشیوں کی طرح آصف پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے اور آصف کی انتہائی کربناک چیخوں سے کمرہ لرزنے لگا وہ بار بار بے ہوش ہوتا۔ پھر کوڑے کی ضربوں سے ہوش میں آکر چیخنے لگ جاتا۔

" اس کے پیروں کے نیچے آگ جلاؤ کورو۔ اس کے پورے جسم کا گوشت جلا ڈالو میں دیکھتا ہوں یہ کب تک برداشت کر سکتا ہے "......... منوہر نے چیختے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کر وہ ہانپنے لگا۔

" باس اگر آپ کہیں تو میں اس کے زخموں میں مرچیں اور نمک بھر دوں "....... کورو نے کہا۔

" ہاں ...... ٹھیک ہے ...... لے آؤ مرچیں اور نمک لے آؤ "......... منوہر نے چیختے ہوئے کہا اور کورو تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" تم بتاؤ گے ۔ ضرور بتاؤ گے "........ منوہر نے زنجیروں سے لٹکے ہوئے آصف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مم ۔ مم ۔ میں کچھ نہیں جانتا "........ آصف کے منہ سے آہستہ آہستہ الفاظ نکلے اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" نجانے یہ لوگ کسی مٹی کے بنے ہوئے ہیں ...... زبان ہی نہیں کھولتے "....... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور کورو بھاگتا ہوا اندر آیا۔

" جناب جناب غضب ہو گیا۔ پوری چھاؤنی اسلحہ ڈپو سمیت دھماکے

سے اڑ گئی ہے "....... کورو نے انتہائی دہشت زدہ لہجے میں کہا تو منوہر بھی بے اختیار اچھل پڑا۔

" کیا ...... کیا کہہ رہے ہو کیا تم پاگل ہو گئے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے " .... منوہر نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں جناب شہر پر قیامت گزر گئی ہے ۔ نہ صرف چھاؤنی بلکہ فوج کے ڈیڑھ دو سو سپاہی بھی مر گئے ہیں اور یہاں موجود فوج اور پولیس اس وقت انتہائی خوفزدہ نظر آرہی ہے ۔ لیکن سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ کرنل درگا رام اس تباہی سے پہلے چھاؤنی سے باہر چلا گیا اور اب تک اسے تلاش نہیں کیا جا سکا "......... کورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ وری بیڈ یہ سازش ہے ۔ کوئی بہت بڑی سازش ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہی کیا دھرا ہو گا ۔ آؤ میرے ساتھ ہمیں فوراً وہاں پہنچ کر ان کو تلاش کرنا ہے ۔ منوہر نے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے نکل کر راہداری میں سے گزرتا ہوا اوپر جاتی ہوئی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ چکا تھا۔

" جناب جناب ...... ہم نے ایک ٹرانسمیٹر کال کیچ کی ہے ۔ جناب اس میں چھاؤنی کی تباہی کا ذکر موجود ہے "........ ایک آدمی نے تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کورو اور منوہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اوہ اوہ ...... کہاں ہے اس کی ٹیپ ...... مجھے سنواؤ "........ منوہر نے چیخ کر کہا اور دروازے کی طرف دوڑ پڑا ۔ کورو بھی اس کے ساتھ تھا اور

تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور چھوٹے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے جہاں دیوار کے ساتھ ایک بڑی مشین نصب تھی اور دو آدمی اسے آپریٹ کر رہے تھے

"لگاؤ وہ ٹیپ"........ کورو نے کہا۔ اور ان میں سے ایک نے سر ہلاتے ہوئے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو اے۔ اے۔ ٹو کالنگ زیڈ اوور"...... ایک آواز سنائی دے رہی تھی۔

"یہ تو واقعی پراسرار کال ہے جو اکثر سنائی دیتی رہتی ہے لیکن آج تک ٹریس نہیں ہو سکی"........ کورو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یس زیڈ اٹنڈنگ یو اوور"........ چند لمحوں کے بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"زیڈ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے کہ اے کو کافرستانی فوجی اس کی دکان سے اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ میں نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی تو اچانک فوجی چھاؤنی خوفناک دھماکوں سے تباہ ہو گئی"........ اے۔ اے۔ ٹو اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ کسی کو تفصیلی رپورٹ دے رہا ہو۔ منوہر کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور چہرہ ستا گیا تھا لیکن وہ خاموشی سے ٹیپ سنتا رہا اور پھر جب درمیان میں اس پاکیشیائی ایجنٹ کی آواز ابھری تو منوہر بے اختیار اچھل پڑا۔ کورو کے چہرے پر بھی حیرت تھی کیونکہ جو تفصیل بتائی جا رہی تھی اس سے اب یہ بات واضح ہو گئی تھی کہ کرنل درگا رام کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے اور چھاؤنی بھی ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے ہی تباہ کی ہے۔

"ہونہہ........ تو میرا خیال درست نکلا یہ کارروائی پاکیشیائی ایجنٹ نے کی ہے اور یہ آصف جو کچھ نہیں بتا رہا۔ اب اس کا نام بھی سامنے آ گیا ہے۔ یہ گروپ لیڈر ہے اور اس کی وجہ سے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو چھاؤنی تباہ کرنے کا موقع ملا ہے"........ منوہر نے دانت پیستے ہوئے کہا

"اسے گولیوں سے چھلنی نہ کر دیا جائے"........ کورو نے کہا۔

"نہیں یہ ہمارے پاس ترپ کا پتہ ہے۔ اب اس کے ذریعے ہم ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیں گے۔ تم ایسا کرو کہ اس کے جسم میں ایس۔ ایس ڈکٹا فون لگا دو اور اسے اس کی دکان پر پہنچا دو۔ لازماً یہ پاکیشیائی ایجنٹ اس سے ملیں گے اور اس طرح ہم انہیں آسانی سے ٹریس کر لیں گے"........ منوہر نے کہا۔

"اوہ یس باس........ یہ بہترین ترکیب ہے"........ کورو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور منوہر نے سر ہلا دیا۔

"اس کی بینڈیج بھی کرا دینا۔ کہیں وہ مر ہی نہ جائے اب اس کی زندگی ہمارے لئے اس کی موت سے زیادہ قیمتی ہے اور جلد از جلد یہ سارے کام کر ڈالو۔ اس کے علاوہ گفتگو میں ذوالفقار نامی آدمی کو بھی ٹریس کرنا پڑے گا۔ جسے زیڈ کہا گیا ہے۔ یہ بھی اہم آدمی ہے اور پاکیشیائی ایجنٹ اس کی پناہ میں ہیں۔ کیا یہاں تمہارا کوئی ایسا مخبر ہے جس سے اس بارے میں کوئی کلیو مل سکے"........ منوہر نے کہا۔

"یس باس۔ جمال پورہ کے علاقے میں جو شہر کے شمال مغرب میں واقع ہے۔ ایک ہوٹل کا مالک موہن میرا خاص مخبر ہے۔ وہ یہاں کا قدیمی

باشندہ ہے اور ایک ایک آدمی کے بارے میں جانتا ہے۔ اگر آپ حکم دیں تو اسے یہاں بلوالیا جائے "...... کورو نے کہا۔

"نہیں میں خود وہیں جاؤں گا۔ اس طرح بات چیت زیادہ اچھے ماحول میں ہو سکے گی۔ تم ایسا کرو ٹیپ مجھے دے دو ہو سکتا ہے موہن آواز سن کر پہچان جائے اور اپنے کسی ایسے آدمی کو میرے ساتھ بھیج دو جو اس علاقے اور موہن کو اچھی طرح جانتا ہو۔ اس کے ساتھ ساتھ تم سپیشل پاس بھی ملٹری سے حاصل کر لو تاکہ ہمیں راستے میں روکا نہ جائے "...... منوہر نے کہا۔

"میں ساجن کو آپ کے ساتھ بھیج دیتا ہوں...... وہ اسے جانتا بھی ہے اور بہترین ڈرائیور بھی ہے۔ پاس کے لئے مجھے کرنل درگا رام کی جگہ ملٹری انچارج کا معلوم کرنا ہوگا۔ پولیس کمشنر کو معلوم ہوگا۔ میں اسے فون کرتا ہوں "...... کورو نے کہا۔ وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے ٹرانسمیٹر چیکنگ روم سے نکل کر دوبارہ اسی پہلے والے دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے تھے۔ کورو نے آگے بڑھ کر میز پر موجود فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے جب کہ منوہر دفتر سے ملحقہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

"پولیس کمشنر آفس "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"بی۔ایچ بول رہا ہوں۔ کمشنر سے بات کراؤ "...... کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر...... ہولڈ آن کریں "...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو پولیس کمشنر آنند بول رہا ہوں "...... چند لمحوں بعد ایک آواز سنائی دی۔

"بی۔ایچ بول رہا ہوں۔ چھاؤنی کی تباہی کے بعد اب فوج کا انچارج کون ہے "...... کورو نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"جناب کرنل درگا رام تو اب تک دستیاب نہیں ہو سکے۔ ویسے باقی ماندہ فوج کا سربراہ ان کی عدم موجودگی میں میجر دیے ہیں۔ انہوں نے دگام سے مزید فوج بھی طلب کر لی ہے "...... پولیس کمشنر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میجر دیے اس وقت کہاں ہیں "...... کورو نے پوچھا۔

"انہوں نے اپنی کوٹھی کو ہی عارضی طور پر اپنا دفتر بنا لیا ہے "...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"ان کا فون نمبر کیا ہے "...... کورو نے پوچھا اور دوسری طرف سے فون نمبر بتا دیا گیا۔ کورو نے او۔کے کہہ کر کریڈل دبا دیا۔ اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے پولیس کمشنر کے بتاتے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس "...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"بی۔ایچ بول رہا ہوں۔ میجر دیے سے بات کرائیں "...... کورو نے

اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو........ میجر وجے بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"میجر وجے........ میں پی۔ ایچ بول رہا ہوں۔ مجھے چھاؤنی کی تباہی کی اطلاع مل چکی ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ اس تباہی کا ذمہ دار کون ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ کرنل درگا رام کو چھاؤنی کے اندر ٹارچر سیل میں ہلاک کر دیا گیا تھا۔ وہ فوجی جو جیپ میں آئے تھے وہ غیر ملکی ایجنٹ تھے اور جو کرنل درگا رام ان کے ساتھ باہر گیا تھا وہ ان کا ہی ساتھی تھا۔ انہوں نے اس کے چہرے پر کرنل درگا رام کا میک اپ کر دیا تھا۔ ہم اب ان غیر ملکی ایجنٹوں کو گرفتار کرنا چاہتے ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم اپنی مخصوص یونیفارم استعمال نہیں کر سکتے کیونکہ اس طرح وہ ایجنٹ ہمیں فوراً پہچان لیں گے اور عام لباس میں ہم باہر نہیں نکل سکتے کہ باہر آپ حضرات نے کرفیو لگا رکھا ہے اس لئے آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر سپیشل پاس ہمیں بھجوا دیں اور اپنے تمام فوجیوں کو مطلع کر دیں کہ وہ اس سپیشل پاس کو دیکھ کر ہمارے آدمیوں سے کوئی بات نہ کریں"........ کورو نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ مگر کیا آپ ہمیں نہ بتائیں گے کہ یہ غیر ملکی ایجنٹ کون ہیں آپ اگر ان کی تفصیل ہمیں بتا دیں تو ہم خود بھی انہیں پکڑنے کی کوشش کر سکتے ہیں"........ میجر وجے نے کہا۔

"وہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں میجر وجے........ وہ آپ لوگوں کے بس کے نہیں ہیں۔ ان سے ہم ہی نمٹ سکتے ہیں۔ آپ صرف اتنا کریں کہ سپیشل پاس بنا کر پولیس کمشنر کو بھجوا دیں اسے وہاں سے حاصل کر لیا جائے گا"........ کورو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور کورو نے ایک بار پھر کریڈل دبا کر لائن کاٹی اور دوبارہ پولیس کمشنر کے نمبر ڈائل کر کے اسے میجر وجے کی طرف سے آنے والے پاس کے متعلق بتایا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے منوہر باتھ روم سے باہر آیا تو اس نے میک اپ کر کے چہرہ بدل لیا تھا۔

"میں نے تمہاری گفتگو سن لی ہے۔ اب میں ساجن کے ساتھ جا کر پولیس کمشنر سے پاس لے لوں گا۔ تم جا کر اس آصف کے بارے میں میری ہدایت پر عمل کرو"........ منوہر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک جیپ میں بیٹھا اس عمارت سے باہر نکلا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر کورو کا آدمی ساجن تھا۔ ٹرانسمیٹر گفتگو کی ٹیپ منوہر کی جیب میں تھی اور منوہر نے ساجن کو پولیس کمشنر سے پاس حاصل کرنے اور اس کے بعد جمال پورہ پہنچ کر موہن سے ملنے کے بارے میں ہدایات دے دی تھیں۔ اور جیپ تھوڑی دیر بعد قریب واقع پولیس کمشنر کے دفتر پہنچ گئی۔ پی۔ ایچ کا نام سنتے ہی منوہر کو پولیس کمشنر کے دفتر میں پہنچا دیا گیا۔ پولیس کمشنر نے اٹھ کر باقاعدہ منوہر کو سلیوٹ کیا۔

"آپ بی۔ایچ سیکشن چیف ہیں۔مجھے ابھی بی۔ایچ نے فون کر کے اطلاع دی ہے کہ آپ میرے دفتر تشریف لا رہے ہیں۔میں آپ کو اپنے دفتر میں خوش آمدید کہتا ہوں"...... پولیس کمشنر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔وہ سپیشل پاس آگیا ہے"...... منوہر نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"ابھی پہنچا تو نہیں لیکن میجر دجے کا فون آیا تھا کہ وہ سپیشل پاس بھجوا رہے ہیں۔ویسے جناب آپ پولیس فورس کو حکم کریں۔پولیس فورس آپ کے حکم کی تعمیل میں اپنی جانیں لڑا دے گی"...... پولیس کمشنر نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"جب ضرورت پڑی تو میں آپ کو کال کر دوں گا"...... منوہر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔تھوڑی دیر بعد ایک پولیس آفیسر نے اندر آ کر کارڈ پولیس کمشنر کو دیا تو اس نے وہ کارڈ منوہر کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"...... منوہر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔تھوڑی دیر بعد اس کی جیپ پولیس آفس سے نکل کر جمال پورہ کی طرف بڑھنے لگی۔ساجن نے سپیشل پاس جیپ کی فرنٹ سکرین پر لگا دیا تھا۔اس لئے راستے میں انہیں روکنے کی بجائے فوج کے سپاہی باقاعدہ سیلوٹ کرتے جا رہے تھے۔

"تقریباً ایک گھنٹے کے بعد جیپ ایک قدیم ٹائپ کے علاقے میں داخل ہو کر لکڑی کے بنے ہوئے ایک بڑے سے ہوٹل کے سامنے پہنچ کر

رک گئی۔ہوٹل کا دروازہ آدھا بند تھا اور ہوٹل کا ہال بالکل خالی نظر آ رہا تھا۔

"میں بلا لاؤں موہن کو"...... ساجن نے جیپ روکتے ہی پوچھا۔

"نہیں...... اندر چل کر اس سے بات کرتے ہیں"...... منوہر نے کہا اور پھر وہ ساجن کے ساتھ چلتا ہوا ہوٹل میں داخل ہو گیا۔چند لمحوں بعد موہن ان کے سامنے تھا۔وہ درمیانے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن چہرے سے ہی شیطان صفت آدمی لگتا تھا ساجن کو دیکھ کر وہ چونک پڑا۔

"موہن یہ سیکشن چیف ہیں"...... ساجن نے منوہر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر...... یس سر...... مجھے کورو صاحب نے فون پر آپ کی آمد کی اطلاع دے دی ہے"...... موہن نے بڑے مؤدبانہ انداز میں منوہر کو سلام کرتے ہوئے کہا۔

"ساجن تم باہر جاؤ مجھے موہن سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... منوہر نے ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا اور ڈرائیور سر ہلاتا ہوا خاموشی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"آیئے جناب ادھر دفتر میں بیٹھتے ہیں جناب"...... موہن نے ایک دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور منوہر سر ہلاتا ہوا اس کے پیچھے چل پڑا۔چند لمحوں بعد وہ ایک صاف ستھرے کمرے میں پہنچ گئے۔

"کیا سیوا کروں جناب"...... موہن نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو موہن حالات انتہائی مخدوش ہیں اور مجھے اس وقت تمہاری ضرورت ہے۔ کورو نے مجھے بتایا ہے کہ تم انتہائی ہوشیار مخبر ہو"........ منوہر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ان کی مہربانی ہے جناب کہ وہ مجھے ایسا سمجھتے ہیں...... ویسے آپ حکم فرمائیں۔ مجھ سے جو سیوا بھی ہو سکے گی میں اس میں دریغ نہ کروں گا" .... موہن نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کسی ذوالفقار نامی آدمی کو جانتے ہو"...... منوہر نے پوچھا۔

"ذوالفقار...... اس نام کے چار پانچ آدمیوں کو تو جانتا ہوں .... موہن نے کہا تو منوہر چونک پڑا۔

"تمہارے پاس ٹیپ ریکارڈر ہے"...... منوہر نے پوچھا۔

"جی ہاں ہے"........ موہن نے جواب دیا۔

"لے آؤ میں تمہیں ایک کیسٹ سناتا ہوں۔ اس میں ایک آدمی کا نام ذوالفقار لیا گیا ہے۔ ہو سکتا ہے تم اسے آواز سے پہچان جاؤ"......... منوہر نے کہا اور موہن اٹھ کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ منوہر نے جیب سے وہ کیسٹ نکالا جو وہ آنے سے پہلے وہاں سے ساتھ لے آیا تھا جس میں ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو موجود تھی۔

موہن نے الماری سے ایک ٹیپ ریکارڈر نکال کر میز پر رکھی تو منوہر نے اس میں ٹیپ لگایا اور پھر ٹیپ ریکارڈر آن کر دیا۔

"یہ۔ یہ۔ آدمی جو اپنے آپ کو زیڈ کہہ رہا ہے۔ اس کا آخر میں اس کا نام ذوالفقار بتایا گیا ہے"....... منوہر نے ایک آواز کے برآمد ہوتے ہوئے ہی کہا۔

"ایک منٹ جناب بات چیت آگے چلنے دیجئے"...... موہن نے کہا اور منوہر خاموش ہو گیا۔ موہن بڑے غور سے گفتگو سن رہا تھا۔

"یس سر میں سمجھ گیا ہوں یہ علی شاہ کی آواز ہے۔ اس کا پورا نام ذوالفقار علی شاہ ہے۔ ویسے یہ علی شاہ کے نام سے مشہور ہے"........ موہن نے تھوڑی دیر بعد بڑے حتمی لہجے میں کہا تو منوہر نے ٹیپ ریکارڈر آف کر دیا۔

"کون ہے یہ آدمی اور کہاں رہتا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ"....... منوہر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ علی شاہ فروٹ مرچنٹ ہے جناب۔ پہلے یہ کافرستان میں کسی سرکاری محکمے میں ملازم تھا۔ پھر وہاں سے نوکری چھوڑ کر یہاں آگیا اور اس نے خشک فروٹ کا تھوک کا کام شروع کر دیا۔ اس کی دکان کشوعہ بازار میں ہے۔ میں اسے اس لئے پہچانتا ہوں کہ اس کا ملازم میرا دوست ہے اور یہاں ہوٹل میں اکثر آتا رہتا ہے۔ کبھی کبھی علی شاہ بھی اس کے ساتھ یہاں آجاتا ہے"....... موہن نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش کہاں ہے"......... منوہر نے پوچھا۔

"رہائش کا تو میں نے کبھی پوچھا نہیں۔ ویسے میں معلوم کرا سکتا ہوں" ...... موہن نے کہا۔

"کیسے معلوم کراؤ گے"....... منوہر نے پوچھا۔

"اس کا ملازم اس محلے میں رہتا ہے۔ اس کا نام جابر ہے۔ میں اسے بلا

لاتا ہوں "........ موہن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور منوہر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور موہن تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد ہوئی تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔

"جناب میں نے جابر کو بتا دیا ہے کہ آپ فوج کے افسر ہیں "...... موہن نے کہا۔

"تمہارا نام جابر ہے ۔ اور تم علی شاہ کے ملازم ہو "...... منوہر نے غور سے جابر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں، جناب میں ان کا منیجر ہوں "...... جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"علی شاہ اس وقت کہاں ہے "...... منوہر نے پوچھا۔

"وہ تو ایک ہفتے سے کافرستان گئے ہوئے ہیں جناب، ویسے وہ چند روز میں واپس آنے والے ہیں "...... جابر نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش کہاں ہے "...... منوہر نے پوچھا۔

"دکان کے پیچھے ہی دو کمرے بنے ہوئے ہیں ۔ وہ اسی میں رہتے ہیں ۔ غیر شادی شدہ ہیں اور اکیلے رہتے ہیں "...... جابر نے جواب دیا۔

"او کے آؤ میرے ساتھ میں اس کی دکان دیکھنا چاہتا ہوں "...... منوہر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مگر جناب دکان تو بند ہے ۔ کرفیو کی وجہ سے "...... جابر نے چونک کر کہا۔

"موہن نے تمہیں بتایا تھا کہ میرا تعلق فوج سے ہے "...... منوہر کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"جی ہاں ۔ جی ہاں جناب بتایا ہے "...... جابر نے قدرے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کے باوجود تم حکم کی تعمیل کرنے کی بجائے آگے سے بکواس کر رہے ہو "...... جابر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں جناب میں معافی چاہتا ہوں میں نے تو "...... جابر بے حد خوفزدہ سا ہو گیا تھا۔

"چلو "...... منوہر نے بیزار سے لہجے میں اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باہر جیپ میں ساجن موجود تھا۔ موہن انہیں جیپ تک چھوڑنے آیا تھا۔ منوہر نے جابر کو جیپ میں بٹھایا اور پھر ساجن کو جیپ واپس اڈے پر لے چلنے کے لئے کہا۔

"جناب کٹوعہ تو اس طرف ہے "...... اچانک جابر نے ایک سائیڈ پر جاتی ہوئی سڑک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو ۔ پہلے ہم ایک دفتر میں جائیں گے اور پھر وہاں سے کٹوعہ "...... منوہر نے سخت لہجے میں کہا اور جابر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے اڈے میں پہنچ گئے۔

"میں نے آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کر دیا ہے جناب "...... کور دنے جیپ کے رکتے ہی آگے بڑھ کر منوہر کا استقبال کرتے ہوئے کہا وہ پہلے سے ہی برآمدے میں موجود تھا۔

"یہ جابر ہے ۔ علی شاہ کا منیجر ۔ اسے ٹارچر سیل میں لے جاؤ "....... منوہر نے سرہلاتے ہوئے کورو سے کہا۔

"علی شاہ "....... کورو نے چونک کر پوچھا۔

" ذوالفقار کا پورا نام ذوالفقار علی شاہ ہے ۔ ویسے وہ علی شاہ کے نام سے مشہور ہے "....... منوہر نے جواب دیا۔ اور کورو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اور پھر اس نے دو مسلح آدمیوں کو اشارے سے بلایا۔

" اسے ٹارچر سیل میں لے جاؤ اور فکس کر دو "....... کورو نے ان دونوں سے کہا۔

"چلو "....... ان دونوں نے جابر کا ایک ایک بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم مگر "....... جابر نے احتجاج کرنا چاہا لیکن وہ دونوں اسے اس طرح پکڑے کھینچتے ہوئے نیچے تہہ خانے کی طرف لے گئے۔

" تم نے اب ایس ۔ ایس ڈی کا فون کو ہر لمحے چیک کرنا ہے ۔ خاص طور پر کاشن کا محل وقوع ۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چل جائے گا۔ میں اس دوران اس جابر کی زبان کھلواتا ہوں "....... منوہر نے کہا اور کورو کے سرہلانے پر وہ مڑ کر تیزی سے راہداری میں داخل ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس تہہ خانے میں پہنچ گیا جسے ٹارچر سیل کہا جاتا تھا۔ جابر کو ایک دیوار کے ساتھ زنجیروں سے باندھ دیا گیا۔ وہ مسلسل چیخ رہا تھا۔

"یہ بہت شور مچا رہا ہے جناب "....... منوہر کے اندر داخل ہوتے ہی اسے لے آنے والے دونوں مسلح افراد میں سے ایک نے کہا۔

"جناب آخر میں نے کیا قصور کیا ہے ۔ آپ مجھے کیوں یہ سزا دے رہے ہیں "....... جابر نے روتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ واقعی خوف سے تھر تھر کانپ رہا تھا ۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر منوہر سمجھ گیا کہ یہ شخص ایک عام سا ملازم ہے ۔ اس کا تعلق کسی گوریلا تنظیم سے نہیں ہو سکتا۔

" تم نے مجھ سے غلط بیانی ہے کہ علی شاہ کافرستان گیا ہوا ہے جب کہ آج ہی اس کی گفتگو ہم نے ایک جگہ سنی ہے ۔ اگر تم سچ سچ بتا دو کہ علی شاہ کہاں ہے تو میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ورنہ تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی "....... منوہر نے کرخت لہجے میں کہا۔ اسی لمحے مسلح آدمی نے کوڑا لا کر منوہر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"سچ .... جناب .... میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ انہوں نے خود مجھے بتایا تھا کہ وہ کافرستان جا رہے ہیں اور وہ اکثر وہاں کاروبار کے سلسلے میں جاتے رہتے ہیں "....... جابر نے جواب دیتے ہوئے کہا، لیکن دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی جابر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور اس کا بندھا ہوا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ منوہر نے پوری قوت سے پہلا کوڑا رسید کر دیا تھا۔

" مم ۔ مم میں سچ کہہ رہا ہوں میں سچ کہہ رہا ہوں جناب "....... جابر نے بری طرح کراہتے اور چیختے ہوئے کہا لیکن اس کا جواب سنتے ہی منوہر پر جیسے دیوانگی سی سوار ہو گئی ۔ اس نے مشین کی طرح جابر کے جسم پر کوڑے برسانے شروع کر دیئے ۔ جابر تکلیف کی شدت سے دوبار بے ہوش بھی ہو گیا لیکن منوہر کے خوفناک کوڑوں کی ضربیں اسے دوبارہ ہوش میں

لے آئیں ۔ اس کا جسم زخموں سے بھر گیا تھا۔

" اس کے زخموں میں نمک اور سرخ مرچیں بھر دو "...... منوہر نے ہاتھ روکتے ہوئے چیخ کر کہا۔

" مت مارو مجھے مت مارو ۔ وہ پہاڑی اڈے میں ہے ۔ وہ پہاڑی اڈے میں ہے "...... جابر نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے الفاظ خود بخود اس کی زبان سے پھسلتے ہوئے باہر آ رہے ہوں اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" اسے پانی پلواؤ "...... منوہر نے ایک آدمی سے کہا اور وہ آدمی دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا ہوا مگ موجود تھا۔ منوہر کے اشارے پر اس نے جابر کے جبڑے بھینچ کر اور اس کا منہ اونچا کر کے تھوڑا سا پانی اس کے حلق میں انڈیلا اور باقی پانی اس کے جسم پر پھینک دیا اور چند لمحوں بعد جابر کراہتا ہوا ہوش میں آگیا۔

" بولو کہاں ہے وہ پہاڑی اڈہ ورنہ اس بار میرا ہاتھ نہ رکے گا۔ بولو ۔ اگر تم سب کچھ سچ سچ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہارا علاج بھی کراؤں گا اور تمہیں بے شمار انعام و اکرام بھی دوں گا "...... منوہر نے کہا۔

" پہاڑی اڈہ ...... کون سا پہاڑی اڈہ ...... مجھے کیا معلوم تم کیا کہہ رہے ہو ۔ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے ۔ جب میں اور کچھ جانتا ہی نہیں تو بتاؤں گا کیا "...... جابر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" تم ۔ تمہاری یہ جرات کہ اس طرح انکار کرو "...... منوہر جابر کے

اس جواب پر غصے سے پاگل ہو گیا اور دوسرے لمحے کمرے میں کوڑوں کی شڑاپ شڑاپ کی آوازوں کے ساتھ ہی جابر کی کربناک چیخوں کا جیسے طوفان سا آگیا۔ پھر یہ چیخیں ڈوبتی چلی گئیں لیکن منوہر اسی طرح پاگلوں کے سے انداز میں مسلسل کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔

" جناب ...... یہ آدمی مر چکا ہے "...... ایک مسلح آدمی نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

" اوہ مر گیا ۔ اتنی جلدی اس قدر بزدل اور کمزور آدمی تھا ۔ ہونہہ "...... منوہر نے ہاتھ روک کر ہانپتے ہوئے کہا۔ مسلسل کوڑے برسانے کی وجہ سے وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔

" جناب یہ آدمی جسمانی طور پر کمزور نہ تھا لیکن آپ انتہائی طاقتور ہیں آپ کی طاقت کی وجہ سے یہ مر گیا ہے "...... اس آدمی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا اور منوہر کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

" تم ٹھیک کہتے ہو ۔ جاؤ کورو کو بلا لاؤ اب میں اس کی لاش سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں "...... منوہر نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ آدمی تیزی سے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ کورو اندر داخل ہوا ۔ اس کا چہرہ جوش سے سرخ پڑ رہا تھا۔

" جناب ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چل گیا ہے وہ سونار نامی پہاڑی علاقے میں موجود ہیں "...... کورو نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اوہ کیسے ...... کیسے پتہ چلا "...... منوہر نے چونک کر پوچھا۔

" جناب ٹرانسمیٹر پر گفتگو ہوئی جس میں اس اے ۔ اے ٹو نے زیڈ

کو اطلاع دی کہ اسے زخمی حالت میں واپس دکان پر پہنچا دیا گیا ہے جس پر اس پاکیشیائی ایجنٹ نے کہا کہ کیا وہ اسے کو زیڈ کے پاس اس طرح بھجوا سکتا ہے کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ لیکن اے۔ اے۔ ٹونے کہا کہ اسے زیڈ کے اڈے کا علم نہیں ہے چنانچہ اس زیڈ نے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس کا اڈہ سونار پہاڑی علاقے میں ہے۔ وہ اسے کو سونار پہاڑی علاقے کے درمیان واقع دو کونوں والی چٹان پر پہنچا دے۔ وہاں سے اس کے آدمی اسے اڈے میں لے جائیں گے "........ اس پر اے۔ اے۔ ٹونے رضا مندی ظاہر کر دی ہے۔ چنانچہ جناب اس طرح یہ اڈہ سامنے آگیا ہے"۔ .... کورو نے کہا۔

"اوہ تمہیں فوراً اپنے آدمی اس علاقے میں بھیج دینے چاہئیں "........ منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں جناب........ آصف کے جسم میں ایس۔ ایس ڈکٹا فون موجود ہے۔ جیسے ہی وہ اس اڈے میں پہنچے گا ہمیں اس کا درست محل وقوع بیٹھے بیٹھے معلوم ہو جائے گا اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی پھر ہم اس اڈے کو فوج کی مدد سے گھیر لیں گے "........ کورو نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں مجھے اس کا تو خیال ہی نہ آیا تھا یہ زیادہ اچھا ہے کہ جب آصف وہاں پہنچے تو وہاں ہمارا کوئی آدمی موجود نہ ہو۔ تاکہ انہیں کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے۔ ویسے تم اس میجر دیے کو کہہ کر فوج کا ایک دستہ جس کے پاس انتہائی طاقتور میزائل بم۔ گنیں اور دوسرا اسلحہ ہو یہاں منگوا لو۔ جیسے ہی

آصف اڈے میں پہنچے گا ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے اور سنو ہم نے انہیں اس بار کوئی مہلت نہیں دینی۔ اس پورے اڈے کو بموں سے اڑا دینا ہے۔ سمجھے "........ منوہر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ایسے ہی ہو گا۔ میں انتظامات کرتا ہوں "........ کورو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

"اس کی لاش کو باہر لے جا کر کسی کھائی میں پھینکوا دو، اب اس کی ضرورت نہیں رہی "........ منوہر نے ان دو مسلح آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کورو کے پیچھے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا چہرہ مسرت کی زیادتی سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔

عمران کی نظریں آصف پر جمی ہوئی تھیں، جس کا پورا جسم پٹیوں میں لپٹا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر بھی زخم تھے، لیکن اس کی آنکھوں میں فتحمندی کے چراغ روشن تھے۔

"بے پناہ درندگی سے کام لیا گیا ہے"........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ ہیں ہی ایسے جناب لیکن مجھے اپنے زخموں کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ مادر وطن کے لئے میں اس سے دوگنے زخم کھانے کے لئے تیار ہوں اصل خوشی مجھے اس بات پر ہے کہ میں نے انہیں آپ کے متعلق کچھ نہیں بتایا اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے ان کا وہ اڈہ بھی چیک کر لیا ہے۔ اب میں اس اڈے کو کسی بھی لمحے تباہ کرا سکتا ہوں"........ آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جس نے تم پر تشدد کیا ہے اس کا نام اور حلیہ"........ عمران نے

پوچھا۔

"اس کا نام منوہر لیا گیا تھا۔ مجھے عابد نے تفصیل بتا دی ہے۔ اس منوہر نے میرے چچا رحمت علی کو ہلاک کیا ہے اور اس نے مجھ پر یہ ہولناک اور غیر انسانی تشدد کیا ہے۔ کورو اس کا ماتحت ہے۔ بہرحال اب یہ منوہر کورو اور اس کے ساتھی میرے انتقام سے نہ بچ سکیں گے۔ ویسے آپ نے جس طرح یہاں کی چھاؤنی کو تباہ کیا ہے میں اس پر بے حد خوش ہوں اور آپ کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میرے وطن کے لئے ایک یادگار کارنامہ سرانجام دیا ہے"........ آصف نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اگر تمہارے ساتھی کی ٹرانسمیٹر کال چند منٹ مزید نہ آتی تو ہم اس اڈے پر ریڈ کرنے کی پوری تیاری کر چکے تھے، کیونکہ میں نے کرنل درگا رام سے اس اڈے کی تفصیلات معلوم کر لی تھی، لیکن اب تمہاری باتوں سے یہ بات کنفرم ہو گئی ہے۔ میں نے تمہیں یہاں اس لئے بلوایا ہے کہ تم ہمیں اس اڈے کی اندرونی تفصیلات بتا دو۔ میں اس منوہر کو دراصل زندہ پکڑنا چاہتا ہوں تاکہ اس سے بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر اور دوسرے سیکشنز کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ ہمارا اصل مشن بلیک ہاؤنڈز کی پوری تنظیم کا خاتمہ ہے۔ اس اڈے کی اندرونی تفصیلات معلوم ہو جانے سے ہم اسے زندہ پکڑ سکتے۔ ورنہ ہمیں لامحالہ پورا اڈہ تباہ کرنا پڑتا اور اس طرح یہ منوہر بھی مر جاتا"........ عمران نے کہا۔

"میں آپ کو بتا دیتا ہوں۔ ویسے بھی میں ایک بار پہلے بھی اس

عمارت میں جا چکا ہوں۔ پہلے اس عمارت میں اس کا مالک رہتا تھا۔ وہ میرا دوست تھا پھر وہ کافرستان شفٹ ہو گیا اور سنا گیا کہ کورو نام کے آدمی نے یہ عمارت کرائے پر لی ہے لیکن چونکہ کورو کبھی سامنے نہ آیا تھا اس لئے ہمیں اس عمارت پر اور اس کورو پر شک نہ پڑا تھا "...... آصف نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور آصف نے اسے تفصیل سے اس عمارت کے اندرونی محل وقوع کے متعلق بتانا شروع کر دیا لیکن اسی لمحے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

" باس باس فوجی آرہے ہیں۔ بے شمار فوجی۔ وہ اس علاقے کی طرف آ رہے ہیں۔ ان کے پاس میزائل گنیں بھی ہیں۔ ان کے ساتھ دو سویلین لباس میں افراد بھی ہیں "...... اس آدمی نے تیز لہجے میں علی شاہ سے کہا تو غار میں موجود سب افراد بری طرح چونک پڑے۔

" اس کا مطلب ہے کہ آصف کو یہاں آتے ہوئے چیک کر لیا گیا ہے ہمیں فوری یہاں سے نکلنا ہوں گا "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" نہیں آصف کو یہاں آتے چیک نہیں کیا گیا۔ میرے آدمی اوپر چوٹی پر موجود تھے اور دور تک کوئی آدمی نہ تھا۔ اگر ہوتا تو میرے آدمیوں کی نظروں سے نہ بچ سکتا۔ یہ کوئی اور پراسرار چکر ہے "...... علی شاہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

چکر اوہ...... اوہ...... ایک منٹ۔ اوہ...... ہو سکتا ہے۔ بالکل ہو سکتا ہے۔ آصف تم نے اب بالکل زبان سے کوئی بات نہیں نکالنی اور نہ کوئی دوسرا آدمی بولے گا۔ جب تک ہم کسی خاص پناہ گاہ تک نہ پہنچ جائیں

اگر بولنا ناگزیر ہو تو دوسرے کے کان کے قریب سرگوشی کے انداز میں بات کی جائے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں لیکن سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو علی شاہ اور آصف دونوں حیرت سے منہ پھاڑے عمران کو دیکھنے لگ گئے۔

" کیا یہاں سے نکلنے کا کوئی خفیہ راستہ ہے "...... عمران نے علی شاہ کے کان کے قریب منہ لے جا کر سرگوشیانہ لہجے میں پوچھا۔

" یہاں ایسے کئی راستے ہیں۔ وہ ہمیں نہ پا سکیں گے "...... علی شاہ نے بھی اسی انداز میں جواب دیا۔ اور عمران نے اس انداز میں سر ہلایا جیسے اسے اب سمجھ آئی ہو کہ علی شاہ فوج کی آمد کی اطلاع کے باوجود مطمئن کیوں تھا۔

اور پھر چند لمحوں بعد علی شاہ اپنے سب ساتھیوں سمیت اڈے کا سارا سامان سمیٹ کر ایک خفیہ سرنگ نما راستے میں داخل ہو گیا۔ صفدر نے آصف کو کاندھے پر لادا اور وہ سب بھی علی شاہ کے ساتھ اس سرنگ میں داخل ہو گئے۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل اور تیز سفر کے بعد وہ ایک اور بڑی سی غار میں پہنچ گئے۔ لیکن یہ غار خالی پڑی ہوئی تھی۔ علی شاہ نے اس غار کے ایک کونے میں موجود پتھر کو زور سے دبایا تو سرنگ نما ایک اور راستہ نمودار ہو گیا اور وہ ایک بار پھر سرنگ میں داخل ہو گئے۔ یہ سرنگ پہلے کی نسبت کافی کشادہ اور بڑی تھی۔ لیکن یہ سب تھیں قدرتی۔ پہاڑوں میں ایسی غاریں اور سرنگیں چونکہ عام ہوتی ہیں اس لئے ان میں سے کسی کو بھی اس پر حیرت نہ ہوئی تھی۔ ابھی وہ سرنگ میں کچھ دور ہی

گئے تھے کہ انہیں دور سے دھماکوں کی ہلکی ہلکی آوازیں آنے لگیں اور اس کے ساتھ ہی زمین اس طرح ہلنے لگی جیسے زلزلے کے ہلکے سے جھٹکے لگ رہے ہوں۔

"اڈے پر میزائل فائر کیے جا رہے ہیں"....... عمران نے آہستہ سے کہا اور علی شاہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ باقی لوگ خاموش رہے، لیکن ان کی رفتار میں کوئی فرق نہ آیا تھا۔ سرنگ کا اختتام ایک اور غار میں ہوا جس کے دہانے سے روشنی نظر آ رہی تھی۔

"اب ہم یہاں پوری طرح محفوظ ہیں"....... علی شاہ نے عمران کی ہدایت کے مطابق اس کے کان کے قریب منہ لے جا کر سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"جب انہیں وہاں لاشیں نہیں ملیں گی تو وہ اس سارے علاقے کو چیک کریں گے اس لئے ہمیں اس علاقے سے کافی دور نکل جانا چاہئے"....... عمران نے اسی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آیئے....... پھر یہاں سے بھی نکلتے ہیں، لیکن اب ہمیں باہر کا سفر کرنا ہوگا"....... علی شاہ نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور پھر وہ سب اس غار سے باہر نکلے اور تیزی سے چلتے ہوئے علی شاہ کی رہنمائی میں آگے بڑھتے چلے گئے تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک پہاڑی جنگل میں داخل ہو گئے۔ جنگل میں ایک پہاڑی جھرنے کے قریب پہنچ کر وہ سارے تھک کر بیٹھ گئے۔

"آصف تم خاموش رہو گے"....... عمران نے آہستہ سے کہا اور اس

کے ساتھ ہی اس نے اس کی گردن کے گرد لپٹی ہوئی پٹیاں اتارنی شروع کر دیں۔

"یہ۔ یہ"....... آصف نے حیران ہو کر کچھ کہنا چاہا مگر عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کرا دیا۔ گردن کے عقبی حصے پر ہاتھ پھیرتے ہی عمران کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکالا اور دوسرے لمحے آصف کے حلق سے بے اختیار ہلکی سی چیخ نکلی لیکن وہ تڑپا نہ تھا۔ چند لمحوں بعد عمران کے ہاتھ ایک چھوٹا سا خون آلود بٹن تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جھرنے کے پانی سے اسے صاف کیا اور اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس نے بٹن کو ایک پتھر پر رکھا اور ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر اس نے پوری قوت سے بٹن پر مارا اور بٹن کے پرزے اڑ گئے۔

"یہ ایس۔ ایس ڈکٹا فون تھا۔ اس کی مدد سے انہوں نے اڈے کا کھوج لگایا ہے۔ کیپٹن شکیل آصف کی بینڈیج کر دو۔ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ اس بٹن کی وجہ سے آصف زندہ ہے۔ ورنہ کسی صورت بھی اسے زندہ واپس نہ بھیجتے"....... عمران نے اونچی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"ایس۔ ایس ڈکٹا فون۔ یہ کیا ہوتا ہے عمران صاحب"....... علی شاہ نے حیران ہو کر پوچھا اور عمران اسے تفصیل بتانے لگا۔

"اوہ یہ تو انتہائی خطرناک چیز ہے"....... علی شاہ نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عابد کے ساتھ ہماری ٹرانسمیٹر ٹاک باقاعدہ سنی گئی ہے"....... عمران نے کہا۔

"ٹرانسمیٹر ٹاک اوہ پھر تو ہم سب شدید خطرے میں رہے ہیں۔ ہمارا خیال تھا کہ ٹرانسمیٹر پر ہونے والی بات چیت نہیں سنی جا سکتی پہلے بھی ہم بات چیت کرتے رہے ہیں لیکن اس سے پہلے تو کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا"...... علی شاہ نے کہا۔

"ان کے پاس صرف گفتگو سننے والی مشین ہے ایسی مشین نہیں ہے کہ جس سے وہ اس جگہ کا کھوج نکال سکیں جہاں ٹرانسمیٹر موجود ہوتا ہے لیکن اس بار مسلسل ہماری گفتگو کھل کر ہوئی ہے اس لئے انہوں نے اس کا فائدہ یہ اٹھایا کہ آصف کے جسم میں ایس۔ ایس ڈکٹا فون لگا کر اسے واپس بھجوا دیا اور جب دوسری گفتگو میں ہم نے عابد کو کہا کہ وہ آصف کو یہاں بھجوا دے تو اس ڈکٹا فون کی وجہ سے انہوں نے ہمارے اڈے کا کھوج لگا لیا۔ بہرحال اب یہ آنکھ مچولی ختم ہونی چاہئے۔ منوہر کو زندہ پکڑنے کے چکر میں ہمارا کافی وقت ضائع ہو چکا ہے۔ اب مزید وقت ضائع نہیں ہونا چاہئے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر ہم اس طرح چھپ چھپ کر بھاگتے رہے اور سوچ بچار کرتے رہے تو پھر اسی طرح وقت ضائع ہوتا رہے گا۔ جب ان کے اڈے کا ہمیں علم ہے تو ہمیں اس پر فوری ریڈ کرنا ہوگا۔ تب ہی بات بن سکے گی"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہے ہو تنویر واقعی اب ڈائریکٹ ایکشن سے ہی کام چلے گا۔ علی شاہ تمہارے پاس کوئی دوسرا اڈہ تو ہوگا"...... عمران نے تنویر کو جواب دیتے ہوئے علی شاہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ہے یہاں سے کچھ دور ہے"...... علی شاہ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ کے تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں چلے جاؤ۔ آصف کو بھی ساتھ لے جاؤ۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ اب اس اڈے کی طرف جا رہا ہوں۔ تم صرف اتنا کرو کہ اپنا ایک ایسا آدمی ہمارے ساتھ بھیج دو جو ہماری وہاں تک رہنمائی کر سکے"...... عمران نے کہا

"لیکن جناب وہاں شہر میں تو کرفیو نافذ ہے اور ہر جگہ پولیس اور فوج پھیلی ہوئی ہے اور اب تو فوج عقبی طرف پہاڑیوں میں بھی موجود ہے۔ ایسی صورت میں تو آپ کا باہر نکلنا انتہائی خطرناک ہوگا"...... علی شاہ نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہم یہاں کام کرنے آئے ہیں سیاحت کرنے نہیں کہ خطرے کو دیکھ کر غاروں میں چھپ کر بیٹھے رہیں"...... عمران کے بولنے سے پہلے ہی تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ پہاڑی علاقہ ہے علی شاہ۔ اس لئے یہاں موجود فوج کی نظروں سے چھپ کر شہر میں داخل ہوا جا سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب...... جیسے آپ کی مرضی۔ میرا آدمی آپ کے ساتھ رہے گا اور جب آپ واپس آنا چاہیں گے تو یہ آپ کو میرے دوسرے اڈے تک بھی لے آئے گا"...... علی شاہ نے کہا اور پھر اس نے اپنے ایک نوجوان ساتھی کو اشارے سے بلایا۔

"حسن...... تم عمران صاحب کے ساتھ جاؤ گے اور ان کے حکم کی تعمیل تمہیں اپنی جان دے کر بھی کرنی پڑے تو دریغ نہ کرنا"...... علی

شاہ نے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بالکل باس ایسے ہی ہوگا"....... حسن نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ تم ہمیں کسی ایسے راستے سے شہر کے قریب لے جاؤ کہ راستے میں ہمارا فوج یا پولیس سے کم سے کم ٹکراؤ ہو سکے اور دوسری بات یہ کہ تم نے ہماری رہنمائی پولیس کی کسی ایک چیک پوسٹ تک کرنی ہے۔ جہاں ہمیں پولیس کی یونیفارمز اور ان کی جیپ وغیرہ مل سکے"....... عمران نے کہا۔

"اوہ...... پھر تو ہمیں راگوری چیک پوسٹ پر جانا ہوگا۔ وہاں دس بارہ پولیس والے ہر وقت رہتے ہیں اور ایک جیپ بھی موجود ہوتی ہے"....... حسن نے جواب دیا۔

"کہاں ہے یہ چیک پوسٹ....... کیا شہر میں ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"نہیں عمران صاحب یہ چیک پوسٹ قریبی شہر آغا نگر سے راہولی آنے والی سڑک پر واقع ہے۔ ان کا کام آنے جانے والوں کو چیک کرنا ہے"....... علی شاہ نے جواب دیا۔

"اوہ گڈ یہ بہتر رہے گا۔ چلو پھر"....... عمران نے کہا اور علی شاہ اور آصف سے مصافحہ کرکے وہ مڑا اور حسن کی رہنمائی میں ایک طرف کو بڑھ گیا۔ جب کہ اس کے ساتھی بھی اس کے ساتھ تھے۔

پہاڑی علاقے میں تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک ایسی

پہاڑی پر پہنچ گئے جہاں سے وہ سڑک اور چیک پوسٹ صاف دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ایک پولیس جیپ بھی کھڑی نظر آرہی تھی اور چار پانچ مسلح پولیس والے بھی موجود تھے۔ ایک سائیڈ پر ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے بڑے سے روشندان سے روشنی باہر آرہی تھی۔ بجلی کا پول بھی وہاں موجود تھا۔

"ٹھیک ہے....... تم لوگ یہیں رکو۔ صرف تنویر میرے ساتھ جائے گا"....... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تنویر کو اشارہ کر کے وہ بڑے بڑے پتھروں کی اوٹ لیتا ہوا نیچے اترتا چلا گیا۔ تنویر بھی اس کے ساتھ تھا۔ چوکی سے تھوڑا پہلے پہاڑی ختم ہو رہی تھی اور اس کے بعد چوکی تک صاف قطعہ تھا۔ لیکن چونکہ وہ کمروں کی عقبی طرف پر تھی اس لئے اس طرف کوئی آدمی نہ تھا۔ ان دونوں کے ہاتھوں میں سائلنسر لگے ہوئے ریوالور موجود تھے۔ چوکی کے قریب پہنچ کر وہ چند لمحوں تک رک کر حالات کا جائزہ لیتے رہے۔

"ہم نے ان کی یونیفارمز حاصل کرنی ہیں اس لئے گولی چلاتے وقت خیال رکھنا کہ صرف کھوپڑی اڑے۔ وردی خراب نہ ہو"....... عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ بڑا مشکل کام ہے...... ایک دو ہوں تو چلو آدمی احتیاط کر لے یہاں تو دس بارہ ہوں گے۔ سوری میں اس قدر احتیاط کا طوطا نہیں پال سکتا"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے صاف جواب دے دیا۔

"ایک یہنا ہی کافی ہے۔ دوسری پالنے کے چکر میں پڑ گئے تو سر پر ہاتھ

رکھ کر رو دو گے اس لئے مجبوری ہے تنویر ڈیئر اب طوطا پالنا ہی ہو گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے تو محاورتاً کہا تھا........ یہ تم نے کیا بکواس شروع کر دی ہے"........ تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ لو۔ پھر پینا کے سامنے مکر نہ جانا۔ تم اسے بکواس کہہ رہے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پینا کے سامنے۔ کون پینا"........ تنویر نے اور زیادہ جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"واہ اسے کہتے ہیں بے نیازی۔ رہا پینا کا مطلب تو وہ تم خوب جانتے ہو"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ پتھر کی اوٹ سے نکل کر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا کمرے کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد وہ کمرے کی عقبی دیوار سے پشت لگائے کھڑا تھا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے دوڑتا ہوا وہاں پہنچ گیا اور عمران نے جیب سے ایک چھوٹی ایک ڈبیا نکالی۔ اس کا ڈھکنا ہٹا کر اس نے اس میں سے ایک سرخ رنگ کا کیپسول نکالا اور ڈبیا کا ڈھکنا بند کر کے اس نے ڈبیا کو جیب میں ڈالا اور دوسرے لمحے اس کا بازو گھوما اور سرخ رنگ کا کیپسول بڑے روشندان سے اندر جا گرا۔

"اب کھل کر فائرنگ کرو"........ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دائیں طرف کو مڑ گیا۔ جب کہ تنویر سر ہلاتا ہوا بائیں طرف کو مڑا۔ کمرے کی عقبی دیوار کے اختتام پر عمران رکا اور اس نے سر آگے کر کے سائیڈ پر دیکھا۔ تین سپاہی وہاں موجود تھے۔ وہ آپس

میں گفتگو میں مصروف تھے۔ جب کہ عمران نے پہلے پانچ افراد کو چیک کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یا تو وہ ہٹ کر کھڑے تھے یا پھر وہ کیبن کے اندر چلے گئے تھے۔ عمران نے ریوالور سیدھا کیا اور دوسرے لمحے ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی ان میں سے ایک جس کی پشت عمران کی طرف تھی۔ اچھل کر اوندھے منہ نیچے گرا اور سائیڈوں پر کھڑے ہوئے دونوں آدمی چونک کر پیچھے ہٹے ہی تھے کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور اس بار ٹھک ٹھک کی آوازیں دو بار ابھریں اور وہ دونوں بھی اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرے اور پھر سیدھے ہو کر ساکت ہو گئے۔ گولیوں نے واقعی ان تینوں کی کھوپڑیاں اڑا دی تھیں۔ عمران دوڑتا ہوا آگے بڑھا اور پھر سائیڈ کی دیوار سے اس نے سر باہر نکال کر دیکھا تو دو آدمی کمرے کے سامنے گرے پڑے تھے۔ انہیں یقیناً تنویر نے ہٹ کیا تھا۔ کمرے میں خاموشی تھی۔

"آجاؤ تنویر میدان صاف ہے"........ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ اسی لمحے تنویر بھی دوسری طرف سے سامنے آ گیا اور وہ دونوں کمرے کے کھلے دروازے کی طرف بڑھے تو وہاں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے چار آدمی موجود تھے لیکن ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں وہ کیپسول سے نکلنے والی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے۔

"اپنے ساتھیوں کو بلاؤ ہم نے ان کی یونیفارم اتار کر پہننی ہیں جلدی کرو"........ عمران نے کہا اور تیزی سے ایک کرسی پر بے ہوش پڑے آدمی کی طرف بڑھا کیونکہ اس کا قد و قامت ایسا تھا کہ عمران کو یقین تھا کہ اس

کی یونیفارم اس کے لباس کے اوپر فٹ آجائے گی ویسے اس کے کاندھوں پر موجود ستار بتا رہے تھے کہ وہ انچارج ہے۔ عمران نے اسے گھسیٹ کر کرسی سے نیچے گرا دیا اور پھر برق رفتاری سے اس کی یونیفارم اتارنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد عمران کے ساتھی بھی وہاں پہنچ گئے۔

"ایسی یونیفارمز منتخب کرنا جو تمہارے لباسوں کے اوپر فٹ آسکیں"...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوتے ہوئے مصروف ہو گئے۔ حسن۔ صفدر اور صدیقی نے باہر موجود افراد کی یونیفارمز لی تھیں جب کہ تنویر نعمانی اور کیپٹن شکیل کو کمرے کے اندر موجود یونیفارمز فٹ آ گئی تھیں۔

"باہر موجود لاشوں کو اٹھا کر عقبی طرف کسی کھائی میں ڈال دو اور اس کے ساتھ ہی باہر کا خیال رکھو میں اس افسر صاحب کا انٹرویو لے لوں"...... عمران نے کہا اور اس افسر پر جھک گیا جس کی یونیفارم اس نے پہنی ہوئی تھی۔ اس نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد اس کو ہوش آنے لگ گیا تو عمران سیدھا ہو گیا۔ کیپسول میں موجود گیس ایسی نوعیت کی تھی کہ اس کے اثرات زیادہ دیر تک انسانی جسم پر نہ رہتے تھے اس لئے اس کے شکار کو عام طریقے سے ہوش میں لایا جا سکتا تھا اور اگر نہ بھی لایا جائے تو دو گھنٹوں بعد وہ خود بخود ہوش میں آجاتا تھا۔

"م۔ م۔ یہ۔ تم۔ تم کون ہو۔ یہ"...... اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کر بیٹھے ہوئے سامنے کھڑے عمران

اور ساتھ ہی پڑے ہوئے اپنے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ"...... عمران نے سائلنسر لگے ریوالور کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا اور وہ آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر صرف بنیان اور پتلون کے نیچے پہنے جانے والا اونی پاجامہ تھا

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"شیام۔ میرا نام شیام ہے۔ مگر تم کون ہو۔ اور یہ میری یونیفارم اور یہ"...... شیام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اس کا ذہن ابھی پوری طرح سنبھل نہ پا رہا تھا۔

"عہدہ کیا ہے تمہارا"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"کیپٹن۔ میں پولیس کیپٹن ہوں مگر"...... شیام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے دوسری طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ جلدی کرو ورنہ گولی مار دوں گا"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور کیپٹن شیام تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی عمران کا بازو حرکت میں آیا اور مڑی ہوئی انگلی کا ہک کنپٹی پر کھا کر وہ چیختا ہوا نیچے گرا ہی تھا کہ عمران کی لات چلی اور کیپٹن شیام ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ اسی لمحے عمران کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔

"تمام لاشیں ٹھکانے لگا دی ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ان چاروں کے ہاتھ پیر باندھ کر اور منہ میں کپڑے ٹھونس کر انہیں

بھی دور ڈال آؤ جلدی کرو ہمارا یہاں زیادہ دیر رکنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے"۔ ...... عمران نے مڑ کر ساتھیوں سے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا دہ کرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے حکم کی تعمیل ہو چکی تھی۔

"حسن اب تم نے ڈرائیونگ کرنی ہے۔ ہم نے راجہ بٹ بازار کے آخری کونے میں موجود عمارت پر جانا ہے۔ راستے میں کسی نے کوئی بات نہیں کرنی۔ میں خود بات کروں گا"...... عمران نے جیپ کی طرف بڑھتے ہوئے حسن اور اپنے ساتھیوں سے کہا اور تھوڑی دیر بعد جیپ انہیں اٹھائے تیزی سے راہولی شہر کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک انتہائی یادگار اور انوکھا ایڈونچر

بلیک ہاؤنڈز حصہ دوم

مصنف۔ مظہر کلیم ایم اے

○ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بلیک ہاؤنڈز کے خلاف جدوجہد اپنے عروج پر پہنچ گئی۔

○ بلیک ہاؤنڈز کے چاروں سیکشنز جب کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف میدان میں اترے تو عمران اور اس کے ساتھیوں کو قدم قدم پر موت سے دیوانہ وار جنگ کرنی پڑی۔ اس جنگ کا نتیجہ کیا نکلا؟

○ کیا عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاؤنڈز کے ظالم طاقتور اور انتہائی تربیت یافتہ سیکشنز کا خاتمہ کر سکے یا خود اپنے انجام کو پہنچ گئے؟

○ بلیک ہاؤنڈز کے سربراہ کی تلاش میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ایک ناقابل تسخیر فوجی چھاؤنی کو تسخیر کرنا پڑا۔ ایک ایسی چھاؤنی جہاں ہر قدم پر موت اپنے جبڑے کھولے موجود تھی۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔ یا۔؟

○ بلیک ہاؤنڈز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے درمیان ہونے والی ایسی شدید تیز رفتار اور خونریز جنگ جس کا ہر لمحہ قیامت کا لمحہ ثابت ہوا۔ مسلسل اور تیز رفتار ایکشن لمحہ بہ لمحہ بدلنے والے جان لیوا حالات۔ اعصاب کو منجمد کر دینے والا سسپنس۔ ایک ایسا مشن جو یقیناً یادگار حیثیت رکھتا ہے۔

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

غدار جولیا ــــــ مکمل
کاروانِ دہشت ــــــ اول
کاروانِ دہشت ــــــ دوم
جیالے جاسوس ــــــ اول
جیالے جاسوس ــــــ دوم
کیمپ ریکرز ــــــ اول
کیمپ بلاسٹ ــــــ دوم
وائلڈ ٹائیگر ــــــ مکمل
ادھورا فارمولا ــــــ اول
موت کا دائرہ ــــــ دوم
رابن ہڈ ــــــ اول
رابن ہڈ ــــــ دوم
بانکے مجرم ــــــ مکمل
ڈائمنڈ آف ڈیتھ ــــــ مکمل
ٹاپ راک ــــــ اول

ٹاپ راک ــــــ دوم
جولیا فائٹ گروپ ــــــ اول
جولیا فائٹ گروپ ــــــ دوم
پاور لینڈ ــــــ اول
پاور لینڈ ــــــ دوم
جوانا ان ایکشن ــــــ اول
جوانا ان ایکشن ــــــ دوم
اسٹار ٹریک ــــــ اول
اسٹار ٹریک ــــــ دوم
لٹل ڈیولز ــــــ مکمل
فیس آف ڈیتھ ــــــ اول
فیس آف ڈیتھ ــــــ دوم
بلیک ڈیتھ ــــــ اول
بلیک ڈیتھ ــــــ دوم
ہاٹ ناٹ ۔ اول ۔ ہاٹ ناٹ ۔ دوم

یوسف برادرز ۔ پاک گیٹ ملتان

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام مقام کردار، واقعات اور
پیش کردہ سچوایشنز قطعی فرضی ہیں کسی قسم کی جزوی
یا کلی مطابقت اتفاقیہ ہو گی جس کے لئے پبلشرز،
مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون .... " بلیک ہاونڈز " کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اسے پڑھنے کے لئے انتہائی بے چین ہو رہے ہوں گے ۔ کیونکہ کہانی اب اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے ۔ لیکن اس سے پہلے آپ اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی میں کسی سے کم نہیں ہیں ۔

شہر کا نام لکھے بغیر محترم محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں ...... " آپ اپنے ہر ناول کو جاسوسی ادب میں ایک نیا ناول کہتے ہیں حالانکہ آپ کے ناول ایک جیسے ہوتے ہیں سب میں جاسوسی موجود ہوتی ہے ۔ عمران کا کردار عمرو عیار جیسا ہے جس طرح عمرو عیار کی زنبیل سے سب کچھ نکل آتا ہے اسی طرح عمران کی جیب سے بھی سب کچھ نکلتا ہے دوسرے قارئین نجانے کیوں آپ کو عظیم جاسوسی ادیب سمجھتے ہیں ۔ میں تو ہرگز ایسا نہیں سمجھتا اس لئے آپ میرا قیمتی مشورہ مانیں اور جاسوسی ادب لکھنا چھوڑ دیں ۔

محترم محمد ابراہیم صاحب ۔ خط لکھنے اور قیمتی مشورے کا بے حد شکریہ ۔ واقعی یہ بات قابل غور ہے کہ جاسوسی ادب کے ہر ناول میں جاسوسی کیوں ہوتی ہے لیکن آپ نے یہ وضاحت نہیں کی کہ جاسوسی

ادب میں جاسوسی کی بجائے کیا شامل ہونا چاہیئے۔ امید ہے آپ اپنے آئندہ خط میں ضرور اس کی وضاحت کریں گے۔ جہاں تک عمران اور عمرو عیار کے کرداروں میں یکسانیت کا تعلق ہے۔ تو ان دونوں کرداروں کے تو نام تک ملتے ہیں اگر آپ کو عمرو عیار کی کہانیاں پسند ہیں تو آپ عمران کو جدید دور کا عمرو عیار سمجھ کر کتاب پڑھ لیا کریں تو یقیناً آپ زیادہ محظوظ ہوا کریں گے جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ آپ مجھے عظیم جاسوسی ادیب نہیں سمجھتے تو یہ آپ کی مہربانی ہے میں خود اپنے آپ کو عظیم جاسوسی ادیب نہیں سمجھتا آپ دوسروں کی فکر ہر گز نہ کریں دوسرے سمجھتے ہیں تو سمجھنے دیں آپ کا اور میرا کیا بگڑتا ہے باقی رہا آپ کا قیمتی مشورہ تو واقعی یہ انتہائی قیمتی ہے اور میں یقیناً اتنا قیمتی مشورہ قبول کرنے کی استطاعت ہی نہیں رکھتا۔ مجبوری ہے امید ہے آپ آئندہ خط لکھتے وقت شہر کا نام ضرور لکھا کریں گے۔

قادر پور راں سے غضنفر عباس صاحب لکھتے ہیں...... "ویسے تو آپ کا ہر ناول شاہکار کہلائے جانے کا حقدار ہے لیکن "مثالی دنیا" پڑھنے کے بعد ہمیں آپ کی قلم کی عظمت کا صحیح معنوں میں اوراک ہوا ہے جاسوسی ادب میں ایسے بے مثال ناول لکھنے پر ہماری طرف سے مبارک باد قبول فرمائیں۔ ایک شکایت آپ کی وساطت سے دکاندار اور لائبریرین حضرات تک پہنچانا چاہتا ہوں کہ وہ آپ کے نام کا ناجائز فائدہ اٹھا کر ہم قارئین سے قیمت اور کرایہ زیادہ وصول کرتے ہیں۔ آپ ان کو روکیئے ورنہ ہم تو بہر حال آپ کے ناول پڑھنے کے لئے مجبور ہیں۔

محترم غضنفر عباس صاحب...... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی شکایت کا تعلق ہے تو اگر واقعی دکاندار صاحبان اور لائبریرین حضرات قیمت اور کرایہ زیادہ وصول کرتے ہیں تو انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھانے کو اسلام میں سختی سے منع کیا گیا ہے اور ہم سب الحمد اللہ مسلمان ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آئندہ آپ کو ایسی شکایت نہ ہوگی۔

ڈیرہ غازی خان سے نام لکھے بغیر ایک محترمہ لکھتی ہیں...... آپ کی کتب میری پسندیدہ کتب ہیں اور میں انتہائی شوق سے آپ کی کتب پڑھتی ہوں۔ آپ کے ناولوں میں اکثر عمران اور اس کے ساتھی میک اپ استعمال کر کے اپنی شکلیں تبدیل کر لیتے ہیں میرے ساتھ بھی ایک ایسی مشکل پیش آئی ہے کہ میں بھی کچھ عرصہ کے لئے اپنی شکل تبدیل کرنا چاہتی ہوں آپ مجھے ان دکانوں یا کمپنیوں کا نام لکھ کر بھیجیں جہاں سے ماسک وغیرہ ملتے ہوں۔ امید ہے آپ ضرور توجہ کریں گے۔

محترمہ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ماسک یا میک اپ سے شکل تبدیل کر لینا ایک فن ہے جسے باقاعدہ طویل عرصے تک سیکھنا پڑتا ہے۔ جہاں تک آپ کے ساتھ کسی مشکل پیش آنے کا تعلق ہے تو مشکل کا مقابلہ شکل تبدیل کر لینے سے نہیں کیا جا

سکتا مشکل کا مقابلہ ہمت حوصلے اور جدوجہد سے کیا جاتا ہے اس لئے آپ بھی اپنی مشکل کا مقابلہ ہمت حوصلے اور جدوجہد سے کریں تو آپ کو شکل تبدیل کرنے کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ امید ہے بات آپ کی سمجھ میں آگئی ہوگی۔

میلسی سے شیخ ظفر وحید صاحب لکھتے ہیں: آپ کے ناولوں کا خاموش قاری ہوں۔ آپ کے تمام ناول میری ذاتی لائبریری میں موجود ہیں۔ آپ کے ایک ناول "حشرات الارض" میں ایک خط ساہیوال کی عالیہ سسٹرز کی طرف سے شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے سائنس لائبریری کے قیام کا مشورہ دیا تھا مجھے یہ مشورہ بے حد پسند آیا ہے میں سائنس لائبریری میلسی میں بنانے کا خواہش مند ہوں۔ آپ عالیہ سسٹرز کا مکمل پتہ مجھے روانہ کر دیں تاکہ میں ان سے مشورہ کر سکوں

محترم شیخ ظفر وحید صاحب...... خط لکھنے اور ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ سائنس لائبریری کا قیام واقعی ایک احسن اقدام ہے تاکہ ہمارے ملک میں سائنس کو زیادہ سے زیادہ فروغ مل سکے۔ لیکن اس کے لئے کسی مشورے کی کیا ضرورت ہے۔ سائنس کے موضوعات پر کتابیں بازار سے ملتی ہیں ان سے آسانی سے آپ سائنس لائبریری بنا سکتے ہیں۔ اب اجازت دیجئے۔

والسلام۔

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

منوہر کا چہرہ غصے سے تانبے کی طرح سرخ نظر آرہا تھا۔ منوہر کے حکم پر فوجیوں نے اس پورے علاقے پر قیامت خیز بمباری کی لیکن اس ساری بمباری کا نتیجہ کچھ بھی برآمد نہ ہوا تھا۔ ایک خفیہ اڈے کا کچھ حصہ سامنے ضرور آیا تھا جس میں کمبل اور خوراک کے ٹوٹے ہوئے ڈبے موجود تھے لیکن اس پورے اڈے پر موجود پتھر ہٹانے کے باوجود وہاں سے ایک لاش بھی نہ ملی تھی۔ اڈے کی پوزیشن بہرحال بتا رہی تھی کہ یہ وہی اڈہ ہے جس کی تلاش میں وہ آئے تھے لیکن پاکیشیائی ایجنٹ اور اس کے ساتھی سب یہاں سے غائب ہو چکے تھے۔ منوہر کے کہنے پر فوج نے دور دور تک کے علاقے کو اچھی طرح چیک کر لیا تھا لیکن دو گھنٹے گزرنے کے باوجود ابھی تک سوائے ناکامی کے کچھ حاصل نہ ہوا تھا۔

"یہاں یقیناً خفیہ راستے ہوں گے اور ان لوگوں نے پہرے داری کا انتظام بھی کیا ہوا ہوگا اس لئے دور سے ہی وہ فوج کو آتے دیکھ کر ان خفیہ

راستوں سے نکل گئے ہوں گے لیکن آپ بے فکر رہیں آصف کے جسم میں ڈکٹافون کی موجودگی سے یہ بچ کر نہ جاسکیں گے "...... منوہر کے ساتھ کھڑے کورو نے کہا۔

" وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی تک اس ڈکٹافون نے بھی کوئی گفتگو ریکارڈ نہیں کی "...... منوہر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کورو کوئی جواب دیتا۔ اس کے ہاتھ میں موجود چھوٹے سے ٹرانسمیٹر پر کال آنی شروع ہو گئی یہ فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر تھا۔

" ہیلو ہیلو دوشا کالنگ اوور "...... کورو کے بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر سے آواز نکلی۔ دوشا ٹرانسمیٹر مشینری کا انچارج تھا۔

" یس...... کورو اٹنڈنگ یو۔ کوئی خاص کاشن ملا اوور "...... کورو نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

" نہیں سر...... بلکہ ڈکٹافون ہی آف ہو چکا ہے اوور "...... دوشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آف ہو گیا...... کیا مطلب اوور "...... کورو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس کا رابطہ ختم ہو گیا ہے جناب دو ہی صورتیں ہو سکتی ہے یا تو وہ خراب ہو گیا ہے یا پھر اسے علیحدہ کر کے توڑ دیا گیا ہے اوور "...... دوشا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" انہوں نے یقیناً اسے چیک کر لیا ہو گا اس لئے آف کر دیا۔ اس کا مطلب ہے وہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں ورنہ عام ایجنٹوں کو تو اس

کے بارے میں علم ہی نہیں ہو سکتا۔ چلو اب واپس چلیں۔ اب ہمیں کوئی اور پلاننگ کرنی ہو گی "...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا تو کورو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور فوجیوں کو واپسی کی ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا اور وہ سب واپس راہولی کی طرف چلنے لگے۔ چونکہ ان کی جیپ کافی دور موجود تھی اس لئے انہیں جیپ تک پہنچتے پہنچتے کافی وقت لگ گیا۔ اب کہاں جانا ہے باس "...... کورو نے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" واپس چلو اور کیا کرنا ہے...... ایک اچھا موقع ملا تھا وہ بھی ضائع ہو گیا۔ بہرحال ہمیں دوبارہ اس آصف کو تلاش کرنا پڑے گا۔ وہ زخمی ہے اس لئے وہ زیادہ دور نہ جاسکے گا "...... منوہر نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے باس...... پورے راہولی شہر کے ایک ایک گھر کی باقاعدہ فوج اور پولیس کے ذریعے تلاشی لی جائے وہ زیادہ عرصے تک غاروں میں چھپے نہیں رہ سکتے "...... کورو نے جیپ سٹارٹ کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اب مجھے میجر دیے کو تفصیلی ہدایات دینی ہوں گی اس پورے علاقے کی ناکہ بندی ضروری ہے تاکہ وہ راہولی سے باہر نہ جاسکیں۔ اس کے بعد واقعی ایک ایک گھر کی تلاشی بھی لی جائے گی "...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" سر...... آپ نے بتایا تھا کہ وہ بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش

میں یہاں آئے ہیں تو وہ لازماً اسے تلاش کرنے کی کوشش کریں گے اس لئے ایسی تمام عمارتیں جن پر انہیں ہیڈ کوارٹر کا شک گزرے کی پوری طرح نگرانی کرانی چاہیے"...... کورو نے جواب دیا۔

اوہ ہاں...... گڈ آئیڈیا۔ واقعی اس طرح وہ آسانی سے پکڑے جاسکیں گے ٹھیک ہے میں میجر وجے کو اس کی بھی ہدایت کردوں گا"...... منوہر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

جیپ ابھی شہر کے اندر داخل ہو کر تھوڑا سا آگے بڑھی تھی کہ یکلخت ایک پولیس جیپ ایک سائیڈ روڈ سے نکلی اور ان کی جیپ کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگی۔ پولیس جیپ پر کمشنر آنند موجود تھا۔ اس نے ہاتھ اٹھا کر منوہر کو سلام کرنے کے ساتھ ساتھ جیپ روکنے کا اشارہ کیا اور کورو نے اس کا اشارہ دیکھ کر جیپ روک دی۔

"جناب آغا نگر جانے والی سڑک پر واقع پولیس چیک پوسٹ پر حریت پسندوں نے بڑا خوفناک حملہ کیا ہے۔ وہاں سے سارے پولیس والوں کو پولیس جیپ سمیت اغوا کر لیا گیا ہے میں ادھر ہی جارہا ہوں۔ ایسے واقعات یہاں پہلے کبھی نہیں ہوئے۔ میری سمجھ میں نہیں آرہا کہ اچانک یہاں یہ سب کچھ کیسے ہونے لگ گیا ہے۔ پہلے فوجی چھاؤنی تباہ ہوئی اور پولیس چوکی پر یہ واردات ہوئی ہے۔ پولیس کمشنر آنند نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہو تمہیں کیسے اطلاع ملی ہے"...... منوہر نے چونک کر پوچھا۔

"گشتی پولیس ٹیم وہاں پہنچی تو چوکی خالی پڑی تھی۔ جیپ بھی غائب تھی اور سپاہی بھی۔ البتہ وہاں خون کے نشانات بھی موجود ہیں اور انسانی کھوپڑیوں کے ٹکڑے بھی...... یوں لگتا ہے جیسے وہاں کوئی خوفناک واردات ہوئی ہے آفیسر نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے میں وہیں جارہا تھا کہ آپ کی جیپ نظر آ گئی۔ آنند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ...... ہم بھی ساتھ چلتے ہیں۔ چلو آگے"...... منوہر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور آنند نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے اس کی جیپ آگے بڑھ گئی اور کورو نے اپنی جیپ اس کے پیچھے لگا دی۔

یہ حملہ ضرور ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہوگا۔ کورو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے لیکن سپاہیوں کو وہ اغوا کر کے کیوں لے گئے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ وہ انہیں ہلاک کر دیتے"...... منوہر نے کہا اور کورو خاموش رہا اس نے منوہر کی بات کا کوئی جواب نہ دیا تھا۔ دونوں جیپیں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں تھوڑی دیر بعد پولیس چوکی پر پہنچ گئیں۔ وہاں پولیس کی ایک جیپ اور چھ مسلح سپاہی موجود تھے آنند کے نیچے اترتے ہی انہوں نے باقاعدہ سیلوٹ کئے۔

"انسپکٹر...... تم نے اردگرد کا علاقہ چیک کیا ہے"...... آنند نے ایک انسپکٹر سے مخاطب ہو کر سخت اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اردگرد کا علاقہ مگر جناب وہ حریت پسند اغوا کے بعد یہاں کیوں رکیں گے"...... انسپکٹر نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے آنند نے اس سے کوئی بچگانہ بات کر دی ہے۔

"اوہ تم احمق آدمی ...... بھاؤ اردگرد کا علاقہ چیک کرو۔ جلدی کرو" ...... آنند نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور انسپکٹر سر ہلاتا ہوا اپنے ساتھیوں سمیت پہاڑی علاقے کی طرف بڑھ گیا۔ منوہر اور کورا جیپ سے اترتے ہی کمرے میں داخل ہو گئے تھے۔

"یہاں تو خون کے دھبے نظر نہیں آرہے" ...... منوہر نے پولیس کمشنر آنند کے کمرے میں داخل ہوتے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو انسپکٹر نے رپورٹ دی تھی۔ شاید باہر ہوں" ...... آنند نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور منوہر کمرے سے باہر کی طرف چل پڑا۔ اسی لمحے دور سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور وہ سب ادھر متوجہ ہو گئے ایک سپاہی چیختا ہوا اور دوڑتا ہوا انہی کی طرف ہی آرہا تھا۔

"جناب جناب ...... ادھر پانچ لاشیں بھی پڑی ہیں اور چار آدمی زندہ بھی موجود ہیں ان کے ہاتھ اور پیر بھی بندھے ہوئے ہیں اور منہ میں کپڑے ٹھنسے ہوئے ہیں وہ بے ہوش ہیں" ...... سپاہی نے قریب آکر تیز تیز سانس لیتے ہوئے کہا تو وہ سب ادھر کو دوڑ پڑے۔ سپاہی نے جو کچھ بتایا تھا واقعی وہاں یہ سب کچھ موجود تھا۔ البتہ منوہر نے دیکھا کہ ان میں سے سات افراد کی یونیفارمز غائب تھیں۔

"اوہ اوہ ...... یہ حملہ یقیناً پاکیشیائی ایجنٹوں نے کیا ہے۔ ان کی یونیفارمز حاصل کرنے کے لئے۔ اوہ۔ اوہ۔ فوراً اپنی پوری فورس کو الرٹ کر دو کہ اجنبی پولیس افسروں کو گرفتار کر لیا جائے یا گولی مار دی جائے اور سنو ادھر آغا نگر میں بھی اطلاع کر دو ہو سکتا ہے وہ جیپ لے کر ادھر کو نکل گئے ہوں۔ جلدی کرو" ...... منوہر نے چیختے ہوئے کہا۔

"مگر۔ مگر جناب ......" پولیس کمشنر آنند نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہی کرو۔ جلدی کرو۔ وہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ کہیں فرار نہ ہو جائیں" ...... منوہر نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ اور آنند تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا جیپ کی طرف جانے لگا۔ ٹرانسمیٹر شاید اس کی جیپ میں تھا اس لئے وہ ادھر ہی جا رہا تھا۔ اس دوران ان بے ہوش افراد کو نہ صرف کھول دیا گیا تھا بلکہ انہیں ہوش میں لانے کی کوشش بھی کی جا رہی تھی اور پھر ایک ایک کر کے چاروں افراد ہوش میں آگئے۔

"کیا ہوا کیپٹن شیام یہاں کیا ہوا تھا" ...... انسپکٹر نے ایک آدمی کے ہوش میں آتے ہی اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اوہ اوہ ...... تم انسپکٹر ...... اوہ وہ لوگ چلے گئے" ...... اس آدمی جسے کیپٹن شیام کہہ کر پکارا گیا تھا، اٹھ کر بیٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون لوگ۔ تم کن ...... کی بات کر رہے ہو" ...... منوہر نے آگے بڑھ کر اس سے پوچھا۔

"آپ۔ آپ کون ہیں" ...... کیپٹن شیام نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے حیرت سے کہا۔

"یہ کمشنر صاحب کے ساتھ آئے ہیں" ...... انسپکٹر نے کیپٹن شیام

سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہمارا تعلق پی۔ ایچ سے ہے"...... منوہر نے خشک لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر...... میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ چوکی کے اندر موجود تھا کہ اچانک ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد مجھے ہوش نہ رہا۔ ہوش آیا تو میرے جسم پر یونیفارم موجود نہ تھا۔ جب کہ ایک مقامی آدمی میرے سامنے میری یونیفارم پہنے ہوئے کھڑا تھا۔ میرے ساتھی بھی فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اس آدمی کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا۔ اس نے مجھ سے میرا نام اور عہدہ پوچھا اور پھر مجھے مڑنے کے لئے کہا، جیسے ہی میں مڑا میری کنپٹی پر ضرب لگی میں نیچے گرا تو دوسری ضرب لگی اور پھر مجھے ہوش نہ رہا۔ اب مجھے ہوش آیا ہے تو آپ سامنے موجود ہیں"...... کیپٹن شیام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کی ہدایت پر عمل کر دیا ہے جناب...... ہاں کیپٹن شیام کیا ہوا کون لوگ یہاں آئے تھے"...... اس دوران آنند نے وہاں آ کر پہلے منوہر سے بات کی اور پھر وہ کیپٹن شیام سے مخاطب ہو گیا لیکن کیپٹن شیام کے بولنے سے پہلے منوہر نے کیپٹن شیام کی بات دوہرا دی۔

"آپ واقعی بے حد عقلمند ہیں جناب۔ آپ کا ذہن انتہائی تیز رفتاری سے درست نتیجہ نکالتا ہے۔ اب مجھے بھی یقین آگیا ہے کہ آپ نے جو کچھ کہا ہے وہی ہوا ہوگا بہر حال اب فکر کی کوئی بات نہیں وہ لوگ کہیں چھپ نہیں سکتے"...... پولیس کمشنر نے منوہر سے مخاطب ہو کر کہا اور منوہر نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور واپس جیپ

کی طرف بڑھنے لگا۔

"نام اور عہدہ پوچھنے کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہوگی اور میں حیران ہوں کہ ان لوگوں نے انہیں زندہ کیوں رہنے دیا۔ وہ آسانی سے انہیں ہلاک کر سکتے تھے"...... کورو نے ساتھ چلتے ہوئے منوہر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"انہی باتوں پر میں بھی غور کر رہا ہوں لیکن اس کا کوئی مثبت جواب سمجھ میں نہیں آرہا۔ بہر حال اب ہمیں واپس چلنا ہے"...... منوہر نے جواب دیا اور تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ تیز رفتاری سے واپس شہر کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔ ابھی جیپ تھوڑا ہی آگے بڑھی تھی کہ کورو کی جیب میں موجود ٹرانسمیٹر سے کال آنی شروع ہو گئی۔ اور کورو اور منوہر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ کورو نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور منوہر نے اس کے ہاتھ سے ٹرانسمیٹر جھپٹ لیا۔

"تم جیپ چلاؤ پہاڑی علاقہ ہے کہیں کسی کھائی میں نہ جا پڑیں میں خود کال اٹنڈ کرتا ہوں"...... منوہر نے ٹرانسمیٹر جھپٹتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو...... دوشا کالنگ اوور"...... بٹن دبتے ہی دوشا کی آواز سنائی دی۔

"یس چیف اٹنڈنگ یو اوور"...... منوہر نے کہا۔

"جناب ہم نے سات پولیس والوں کو پکڑ لیا ہے وہ ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کرنا چاہتے تھے اور انہوں نے ہمارے چار آدمی مار ڈالے ہیں اوور"......

دوسری طرف سے دوشانے کہا تو منوہر بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کون پولیس والے۔ کیسے قبضہ کرنا چاہتے تھے پوری تفصیل بتاؤ اوور"...... منوہر نے چیختے ہوئے کہا۔

"جناب میں نیچے کنٹرول روم میں تھا اوپر چار افراد موجود تھے کہ میں نے چیکنگ مشین پر بیرونی گیٹ پر ایک پولیس جیپ کو رکتے ہوئے دیکھا۔ اس میں سے ایک سپاہی نے اتر کر کال بیل کا بٹن دبایا۔ ہمارے ایک آدمی نے جب پھاٹک کھولا تو وہ اسے زبردستی دھکیلتے ہوئے اندر آ گئے اور جناب انہوں نے انتہائی برق رفتاری سے اوپر موجود چاروں افراد کو سائیلنسر لگے ریوالوروں سے ہلاک کر دیا اور ہیڈ کوارٹر میں پھیل گئے۔ میں چیکنگ مشین پر یہ سب کچھ دیکھ رہا تھا چونکہ اوپر ایک بھی آدمی زندہ نہ بچا تھا۔ اس لئے وہ سب جب ادھر ادھر سے گھوم کر ہال میں پہنچے میں نے وہاں ان پر ریڈ فائر کر دیا۔ اور وہ سب بے ہوش ہو گئے اور اب بھی وہیں بے ہوش پڑے ہیں۔ اگر یہ پولیس والے نہ ہوتے تو میں یقیناً انہیں ہلاک کر دیتا لیکن میں نے سوچا کہ پہلے آپ سے بات کر لوں کہ اچانک پولیس والے ہمارے خلاف کیوں ایکشن میں آ گئے ہیں اوور"...... دوشا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور منوہر کا چہرہ مسرت سے چمک اٹھا۔

تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ دوشا...... بہت بڑا کارنامہ تمہیں اس کا انعام ملے گا تمہارے تصور سے بھی زیادہ بڑا انعام۔ یہ پولیس والے نہیں ہیں پاکیشیائی ایجنٹ ہیں انہوں نے ایک پولیس چوکی پر حملہ کر کے وہاں موجود پولیس والوں کو ہلاک کر کے ان کی یونیفارمز بھی

ہوئی ہیں اور یہ جیپ بھی انہوں نے وہاں سے ہی اڑائی ہے۔ اوہ تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے اوور"...... منوہر نے مسرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ۔ تو میں انہیں ہلاک کر دوں اوور"...... دوشا کے لہجے میں بھی مسرت نمایاں تھی۔

"میں اور کورو وہیں آ رہے ہیں۔ میں انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گا ریڈ فائر کی وجہ سے یہ خود بخود ہوش میں نہیں آ سکتے اس لئے اب ان کی طرف سے فوری کوئی خطرہ نہیں۔ گڈ۔ شو...... دوشا تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے اوور اینڈ آل"...... منوہر کی حالت دیکھنے والی تھی۔ مسرت کی زیادتی سے اس سے صحیح طریقے سے بات بھی نہ ہو پا رہی تھی۔

"دوشا نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے چیف ورنہ یہ خطرناک لوگ آسانی سے ہمارے اڈے پر قبضہ کر لیتے اور ہم پکے ہوئے پھلوں کی طرح ان کی جھولی میں جا گرتے"...... کورو نے کہا۔ اس کے لہجے میں بھی مسرت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"ہاں...... لیکن یہ بتاؤ کہ انہیں ہمارے اس خفیہ اڈے کا کیسے علم ہو گیا کہ وہ سیدھے اس پر چڑھ دوڑے"...... منوہر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس اس اڈے کے متعلق میرے اور میرے ساتھیوں کے علاوہ صرف کرنل درگا رام کو علم تھا کیونکہ وہ ملٹری کا چیف تھا۔ اسے سرکاری

طور پر بتایا گیا تھا اور تو کوئی نہ جانتا تھا۔ کورو نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ....... تو اڈے کی متعلق انہیں کرنل درگارام سے معلوم ہوا ہونہہ....... اب بات سمجھ میں آرہی ہے۔ انہوں نے پولیس چوکی پر قبضہ کر کے وہاں سے جیپ اور یونیفارمز اس لئے حاصل کیں کہ پولیس یونیفارمز کی وجہ سے انہیں شہر میں روکا نہ جاسکے گا۔ اس طرح وہ آسانی سے اڈے تک پہنچ گئے۔ منوہر نے کہا اور کورو نے بھی اثبات میں سرہلا دیا تھوڑی دیر بعد جیپ اڈے کے پھاٹک پر پہنچ کر رک گئی۔ کورو نے نیچے اتر کر کال بیل کا بٹن پریس کیا تو چھوٹا پھاٹک کھلا اور دوشا کا چہرہ نظر آیا۔

"آپ آگئے باس میں پھاٹک کھولتا ہوں"....... دوشا نے باہر جھانکتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور کورو نے جو اس دوران دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا جیپ آگے بڑھا دی۔ پورچ میں ایک پولیس جیپ موجود تھی۔ اس کے قریب جا کر کورو نے جیپ روکی تو منوہر چھلانگ لگا کر نیچے اتر آیا۔

"کہاں ہیں وہ لوگ"....... منوہر نے چیخ کر پھاٹک بند کر کے واپس آتے ہوئے دوشا سے پوچھا۔

"میں نے انہیں اٹھا کر ٹارچر سیل میں پہنچا دیا ہے اور زنجیروں سے بھی جکڑ دیا ہے میرا خیال تھا کہ شاید آپ ان سے حریت پسندوں کے اڈوں کے بارے میں پوچھ گچھ کریں گے"....... دوشا نے قریب آتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ہاں ویری گڈ واقعی اس سے ان حریت پسندوں کے اڈوں کے

بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں۔ گڈ شو۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو"....... منوہر نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا اس طرف کو بڑھ گیا جہاں سے سیڑھیاں نیچے تہہ خانے میں جاتی تھیں جہاں ٹارچر سیل تھا۔ کورو اور دوشا بھی اس کے پیچھے تھے۔

درد کی ایک تیز لہر جسم . . . میں دوڑتے ہی عمران کے تاریک ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ دوسرے لمحے اس کے ہونٹ بھینچ گئے۔ کیونکہ ایک لمحے میں وہ ساری صورت حال کو بھانپ گیا تھا۔ اس کا جسم دیوار کے ساتھ فولادی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی قطار کی صورت میں اس کے ساتھی بھی اسی حالت میں موجود تھے۔ اور ایک نوجوان اس کے ساتھیوں کو انجکشن لگانے میں مصروف تھا جب کہ سامنے منوہر ہاتھ میں ایک کوڑا اٹھائے بڑے جابرانہ انداز میں کھڑا تھا اس کے ساتھ ایک اور آدمی تھا اور عمران کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے سارے واقعات بے اختیار گھوم گئے۔ پولیس جیپ میں وہ آسانی سے اڈے تک پہنچ گئے تھے۔ راستے میں کسی نے انہیں نہ روکا تھا۔ کال بیل کے جواب میں ایک آدمی نے پھاٹک کھولا تو عمران اسے دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی

اندر آ گئے۔ یہاں تین اور افراد موجود تھے۔ سائیلنسر لگے ریوالوروں کی وجہ سے چند لمحوں میں ان کا خاتمہ کر دیا گیا اور پھر پھاٹک کھول کر جیپ کو اندر لے آیا گیا۔ انہوں نے ساری عمارت گھوم ڈالی لیکن ان چار افراد کے علاوہ اور کوئی آدمی وہاں نظر نہ آیا اور پھر وہ ایک بڑے کمرے میں اکٹھے ہوئے ہی تھے کہ اچانک کمرے کی چھت سے سرخ روشنی ان پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن تاریک ہو گیا۔ اور اب اسے اس حالت میں ہوش آیا تھا اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اب بری طرح پھنس چکے تھے۔ لیکن عمران کو کم از کم یہ اطمینان ضرور تھا کہ انہیں فوری طور پر ہلاک نہیں کیا گیا اور ہوش میں لانے کا بھی تکلف کیا گیا ہے اور منوہر کے ہاتھ میں کوڑے کی موجودگی بتا رہی تھی کہ وہ ان پر تشدد کر کے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہے اور شاید اسے سب کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا اس لئے وہ عمران کو ہوش میں دیکھنے کے باوجود خاموش کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ اوپر لٹکی ہوئی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے اور دونوں پیروں کے گرد بھی زنجیریں موجود تھیں عمران نے موقع غنیمت جانا اور سر اٹھا کر اس نے ہاتھوں کے گرد موجود فولادی کڑوں کا جائزہ لینا شروع کر دیا لیکن کڑے کھلے نہ تھے اس لئے اس کی کلائیوں کو سختی سے جکڑے ہوئے تھے زنجیر اوپر دیوار میں نصب فولادی کڑوں میں جا کر ختم ہو رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہے ہو۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم ان زنجیروں سے آزاد ہو سکو گے"....... اسی لمحے منوہر کی آواز سنائی دی اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

میں تو یہ دیکھ رہا ہوں کہ یہاں حریت پسندوں نے ایسے ا خطرناک انتظامات رکھے ہیں اور پولیس کو اس کی خبر تک نہیں" ۔ عمر نے منہ بناتے ہوئے کہا اور منوہر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بہت خوب ...... تو تم سمجھ رہے ہو کہ ہمیں ابھی تک تمہار اصلیت کا علم نہیں ہو سکا۔ ہم اس چوکی کا چکر لگا کر آئے ہیں جہاں سے نے یہ یونیفارم اور پولیس جیپ حاصل کی ہے اس لئے اب اس ڈرامے جاری رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے" ...... منوہر نے بڑے طنزیہ میں کہا۔

"باس واقعی اگر ہمیں راستے میں پولیس کمشنر نہ ملتا اور ہم اس چوکی نہ جاتے تو یہ لوگ یقیناً ہمیں چکر دے دیتے" ...... منوہر کے کھڑے ہوئے اس آدمی نے کہا اور عمران نے بے اختیار طویل سانس ا اب اسے سمجھ آئی تھی کہ یہ لوگ اتنی جلدی اس چوکی تک کیسے پہنچ ہیں۔

"تمہارا باس کون ہے" ...... منوہر نے سب کی طرف دیکھتے ہو کہا۔

"جو تمہیں شکل سے سب سے زیادہ احمق نظر آرہا ہو وہی باس ہے تم بھی باس ہو اس لئے مجھے یقین ہے کہ تم جلدی پہچان لو گے" ...... عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ تم ہی بکواس کر رہے ہو، اس لئے تم ان کے لیڈر ہو" ...... منوہر نے غصیلے لہجے میں کہا اور عمران اس کا فقرہ سن کر بے اختیار مس

دیا کیونکہ منوہر نے اس بار لفظ باس کی بجائے لیڈر استعمال کیا تھا۔

"گڈ ...... یہ ایک اور پہچان بتا دی ہے تم نے باس یا لیڈر کی۔ لیکن تم شاید باس کی اصل پہچان نہ جانتے ہوگے وہ میں بتا دوں کہ باس وہی ہوتا ہے جو مرنے کے بعد زندہ ہو جاتا ہے" ...... عمران نے کہا اور منوہر بے اختیار چونک پڑا اور پھر ہنسنے لگا۔

"ہاں ...... تم نے درست کہا ہے۔ واقعی میں مرنے کے بعد زندہ ہوا ہوں۔ تم مجھے مردہ سمجھ کر غار میں چھوڑ آئے تھے لیکن میں جب تک تمہارا خاتمہ نہ کر لیتا میں کیسے مر سکتا تھا۔ اور یہ بھی سن لو کہ میں نے تمہیں زندہ صرف اس لئے رکھا ہے کہ تم اب مجھے حریت پسندوں کے ان اڈوں اور ان لوگوں کے بارے میں پوری تفصیلات بتاؤ گے جنہوں نے تمہیں یہاں پناہ دی ہے۔ اور یہ بھی سن لو کہ اس ٹارچر سیل میں پتھر بھی بولنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اگر یقین نہ آئے تو فرش پر موجود خون کے دھبوں کو دیکھ لو۔ یہ تمہیں سب کہانی بتا دیں گے" ...... منوہر نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"میری بجائے اگر تم یہ بات کرنل درگا رام سے پوچھتے تو زیادہ بہتر تھا جو اس وقت تمہارے چیف مینن کے پاس بیٹھا تمہاری کارکردگی کی تفصیلات بتا رہا ہوگا" ...... عمران نے جان بوجھ کر اسے ایک دوسری راہ دکھاتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں اپنے آپ کو آزاد کرنے کا ایک طریقہ آیا تھا اور وہ اس کے لئے وقت چاہتا تھا۔

"مجھے چکر دینے کی ضرورت نہیں ہے میرا نام منوہر ہے۔ مجھے تسلیم ہے

کہ تم لوگ میری توقع سے کہیں زیادہ ہوشیار۔ تیز اور عیار ثابت ہوئے ہو۔ لیکن بہرحال تم میرے ہاتھوں سے زندہ بچ کر نہ جا سکتے تھے"......... منوہر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارے سب سوالوں کے جواب دینے کے لئے تیار ہوں۔ تمہیں حریت پسندوں کے سارے اڈوں اور سب افراد کے نام وپتے تفصیل سے بتا سکتا ہوں، لیکن شرط یہ ہے کہ تم مجھے یہ بتادو کہ بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور اس کا محل وقوع کیا ہے"......... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم وعدہ کرتے ہو کہ واقعی سب کچھ بتا دو گے"......... منوہر نے چونک کر پوچھا۔

"بالکل وعدہ"......... عمران نے جواب دیا۔

"تو سنو بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر دگام میں ہے۔ میں اس کا چیف ہے اور بس اس سے زیادہ اور کوئی کچھ نہیں جانتا۔ چیف سے ہماری بات چیت ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر ہوتی ہے۔ وہی ٹرانسمیٹر جسے تم غار کی دیوار کے پاس چھوڑ آئے تھے۔ اور اگر کبھی چیف نے میٹنگ کرنی ہو تو وہ کسی بھی سیکشن ہیڈ کوارٹر میں خود پہنچ کر میٹنگ کر لیتا ہے"......... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ...... اس کا مطلب ہے کہ اصل اہمیت ہیڈ کوارٹر کی نہیں ہے بلکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کی ہے اور تمہارے کہنے کے مطابق تو یہ بھی دگام میں ہی ہوں گے لیکن میری اطلاع کے مطابق تمہارا سیکشن ہیڈ کوارٹر راہولی میں ہونا چاہئے"......... عمران نے کہا۔

"تمہیں جس نے بھی اطلاع دی ہے اس نے کسی حد تک درست اطلاع دی ہے۔ پہلے میرا سیکشن ہیڈ کوارٹر اس عمارت میں ہی تھا۔ کیونکہ بلیک ہاؤنڈز کے قیام کے وقت وادی کو چار زونوں میں تقسیم کر کے ایک ایک زون ایک ایک سیکشن کے ذمے لگایا گیا تھا اور سیکشن فور کے ذمے جو زون لگا تھا اس کا مرکز راہولی ہی تھا اس لئے میں نے سیکشن ہیڈ کوارٹر یہاں بنایا تھا، لیکن پھر اس تقسیم کو ختم کرا دیا گیا اور ہر سیکشن کے ذمے مختلف کام لگا دیئے گئے اور پوری وادی ان کی رینج میں دے دی گئی اور تمام سیکشنز ہیڈ کوارٹرز دگام میں شفٹ کر دیئے گئے"......... منوہر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے اب بات سمجھ میں آگئی ہے۔ لیکن کیا تم تفصیل بتاؤ گے کہ بلیک ہاؤنڈز کے چاروں سیکشنز کے ذمے کیا کیا کام لگائے گئے ہیں"......... عمران نے کہا۔

"بس...... اب بہت باتیں پوچھ لی ہیں تم نے۔ اب تم مجھے یہ بتادو کہ حریت پسندوں کے اڈے کہاں کہاں ہیں"......... منوہر نے غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے کوڑے کو فضا میں جھٹکا دے کر اس سے شڑاپ کی خوفناک آواز پیدا کی۔ اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم سیکشن فور کے چیف ہو لیکن تمہارا انداز بالکل بچوں جیسا ہے۔

کیا تمہارا خیال ہے کہ ہم کوڑوں سے ڈر کر تمہیں سب کچھ بتا دیں۔ سنو منوہر ہم یہاں ایک خاص مقصد کی وجہ سے آئے ہیں اور اگر مقصد کو واقعی جاننا چاہتے ہو تو پھر میری جیب میں سے وہ کارڈ نکال کی میں نے اب تک اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کی ہے۔ گھبر میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ میں تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کارڈ کیسا کارڈ۔ کورو جا کر اس کی تلاشی لو"....... منوہر نے چ کہا اور منوہر کے ساتھ کھڑا ہوا آدمی تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اسی طرح اطمینان سے کھڑا رہا۔ کورو نے عمران کے لباس کی تا شروع کر دی اور چند لمحوں بعد وہ واقعی اس کی جیب سے کارڈ برآ میں کامیاب ہو گیا مگر کارڈ دیکھتے ہی کورو بے اختیار اچھل پڑا۔

"باس یہ تو آپ کا کارڈ ہے۔ یہ اس کی جیب میں کیسے آ گیا"..... نے کارڈ لے کر واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ مجھے اسے چیک کرنے کا خیال ہی نہ آیا تھا۔ اس نے یقیہ اس وقت میری جیب سے نکالا ہو گا جب یہ مجھے مردہ سمجھ کر غار میں آئے تھے"....... منوہر نے جلدی سے آگے بڑھ کر کورو کے ہاتھ چھینتے ہوئے کہا۔

"اب کورو اتنا احمق بھی نہیں ہے کہ وہ اصلی اور نقلی یا کیشیائی میں پہچان نہ کر سکے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ک اختیار تیزی سے منوہر کی طرف مڑا۔ اس کے چہرے پر لاشعوری

تذبذب کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔

"کیا بکواس ہے۔ کورو مجھے جانتا ہے۔ تم اسے چکر نہیں دے سکتے"....... منوہر نے غصے سے بھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہاں میک اپ مشین موجود ہے اور کورو اس کا استعمال بھی جانتا ہے ابھی اصلیت سامنے آجائے گی"....... عمران نے یکلخت سرد لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے کورو نے یکلخت ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ منوہر کی طرف کر دیا۔

"سوری باس اب مجھے چیکنگ کرنی ہو گی۔ اس کی جیب سے آپ کے خصوصی کارڈ کا برآمد ہونا اور آپ کے پہلے مجھ سے اس کا ذکر نہ کرنا یہ سب مشکوک ہے"....... کورو نے تیز لہجے میں کہا۔

"کیا....... کیا....... تم مجھ پر شک کر رہے ہو....... مجھ پر"....... منوہر نے پیچھے ہٹتے ہوئے غصے سے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس کا کوڑے والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور تہہ خانہ کورو کی چیخ سے گونج اٹھا۔ منوہر نے واقعی انتہائی مہارت سے کوڑا کورو کے اس ہاتھ پر مارا تھا جس میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا اور کورو ابھی ضرب کھا کر سنبھلا بھی نہ تھا کہ منوہر نے اس طرف چھلانگ لگا دی جدھر ریوالور پڑا ہوا تھا اور ریوالور اس کے ہاتھ سے نکل کر ایک طرف جا گرا مگر اس سے پہلے کہ وہ ریوالور اٹھاتا کورو نے بھی اس پر چھلانگ لگا دی اور وہ ایک دوسرے سے ٹکرا کر نیچے

گرے اور پھر اس ریوالور کے حصول کے لئے ان دونوں کے درمیـ خوفناک جدوجہد شروع ہو گئی اور وہ آدمی جس نے عمران اور اس ساتھیوں کو انجکشن لگائے تھے، ایک طرف خاموش کھڑا انتہائی حیر بھرے انداز میں یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا ج اسے سمجھ نہ آرہا ہو کہ وہ کس کا ساتھ دے لیکن اسی لمحے دھماکہ ہوا اور کے ساتھ ہی کمرہ اس آدمی کی چیخ سے گونج اٹھا۔ جدوجہد کے دو ریوالور چل گیا تھا اور گولی اس آدمی کے سینے میں جا لگی تھی۔ اس دھمـ اور چیخ نے منوہر اور کورو دونوں پر مختلف رد عمل کیا اور وہ دونوں ہی اختیار اچھل کر علیحدہ علیحدہ ہوگئے۔ دونوں ہی بری طرح ہانپ رہے ریوالور چلنے کی وجہ سے جو اچانک جھٹکا لگا تھا اس کی وجہ ریوالور ان ہاتھوں سے نکل کر ایک کونے میں جا گرا تھا۔

"تم۔ تمہاری یہ جرات کہ تم منوہر کے منہ آؤ"...... منوہر نے پھکا چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی ماہرانہ انداز میں کور چھلانگ لگا دی لیکن کورو بجلی کی سی تیزی سے ایک طرف کو ہوا اور منـ اسی طرح چیختا ہوا سیدھا سائیڈ کی دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا دوسرے لمحے الٹ کر نیچے گرا۔ اس نے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کورو نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ما اور منوہر چیختا ہوا ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"گڈ شو کورو۔ تم نے واقعی سیکشن فور کی لاج رکھ لی ہے"... عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم۔ کیا تم واقعی"...... کورو نے بری طرح ہانپتے ہوئے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر کی طرح سرخ پڑا ہوا تھا۔

"گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے کورو۔ جا کر میک اپ واشر لے آؤ اور م دونوں کے چہرے واش کر کے دیکھ لو۔ ابھی اصلیت تمہارے سامنے جائے گی"...... عمران نے کہا اور کورو چند لمحے ہونٹ چباتا ہوا کھڑا رہا ہر تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف دوڑتا چلا گیا۔

"یہ۔ یہ کیا چکر چلا دیا ہے تم نے۔ اس کا کیا فائدہ ہو گا"...... کورو کے باہر جاتے ہی تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چکر چلائے بغیر یہاں سے ہماری روحیں ہی نکل سکتی تھیں، لیکن تم ب خاموش رہو گے"...... عمران نے جواب دیا اور چند لمحوں بعد کورو دوڑتا ہوا واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ترین میک اپ واشر جود تھا۔

"پہلے میرا چہرہ چیک کرو"...... عمران نے کہا اور کورو سر ہلاتا ہو! ران کی طرف بڑھا۔ اس نے مشین کو نیچے زمین پر رکھا اور اس کے اتھ منسلک کنٹوپ عمران کے سر پر چڑھانے کے لئے اس کے سامنے کھڑا ا ہی تھا کہ یکلخت عمران نے سر کو جھٹکا دے کر پوری قوت سے اس کی ل پر دے مارا۔ کورو کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ضرب کھا کر بے اختیار ثت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ اس کے حلق سے پہلے سے بھی زیادہ ہناک چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی پلٹ کر وہ پہلو کے بل گرا اور چند یے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔

"یہ ۔ یہ سب کیسے ہو گیا ۔ کیا تم واقعی جادوگر ہو "....... تنویر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس میں جادوگری والی کون سی بات ہے تنویر ۔ عمران صاحب نے واقعی انتہائی ذہانت سے پلاننگ بنائی ہے ۔ تم نے دیکھا نہیں کہ میک اپ واشر مشین پر دو ہینڈل سیدھے لگے ہوئے ہیں ۔ جب کورو پشت کے بل ان پر گرا تو اس کا یہی حشر ہونا تھا جو سامنے نظر آ رہا ہے "....... صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" حیرت ہے ۔ کیا تمہیں یقین تھا کہ وہ مشین رکھے گا اور اس طرح اس پر گرے گا "....... تنویر نے کہا۔

" پلاننگ کبھی حتمی نہیں ہوتی ۔ اندازوں پر اس کی بنیادیں قائم کی جاتی ہیں ۔ اور جو کچھ ہوا ہے ۔ اس کی پلاننگ میں نے اس طرح نہ کی تھی بلکہ حالات کے ساتھ ساتھ اسے بدلا تھا ۔ پہلے میں صرف وقت حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے منوہر کو باتوں میں الجھانے کی کوشش کی پھر میں نے پلاننگ کی کہ کسی طرح منوہر میرے قریب آئے تو میں گھٹنے کی ضرب لگا کر اسے اچھال کر اس کا سر اپنے ہاتھوں تک پہنچانا چاہتا تھا تاکہ دونوں ہاتھوں میں اس کی گردن پکڑ کر اسے ختم کرنے کی دھمکی دے کر کورو اور اس کے ساتھی کو اپنی رہائی پر مجبور کر سکوں ۔ لیکن جب منوہر نے اپنی بجائے کورو کو میری تلاشی کے لئے بھیج دیا تو میں نے یہ پلاننگ بدل دی کیونکہ کورو کو اس طرح پکڑنے سے منوہر پر کوئی اثر نہ پڑتا ۔ پھر جب کورو نے کارڈ نکالا اور اس کے چہرے اور لہجے میں جو حیرت میں نے محسوس

ں سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ اس کارڈ کے بارے میں منوہر نے اسے کچھ نہیں بتایا ۔ چنانچہ اس سے میں نے فائدہ اٹھانے کی پلاننگ کی ۔ ہر کی فطرت کو کسی حد تک میں سمجھنے لگا تھا ، اس لئے میری پلاننگ ، حد تک کامیاب ہو گئی اور وہ آپس میں الجھ پڑے ۔ پھر حالات خود بخود ں گئے ۔ ان کا ایک آدمی ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا اور منوہر بے ہوش لیا ۔ اس کے بعد میں نے میک اپ واشر منگوایا ۔ اس وقت میرے ں میں یہ پلاننگ تھی کہ اگر زیرو ون ٹائپ میک اپ واشر ہوا تو اس موجود گیس سے فائدہ اٹھاؤں گا ، لیکن یہ دوسری ساخت کا میک اپ تھا ۔ چنانچہ میں نے فوراً ہی پلاننگ بدل دی اور وہی ترکیب استعمال نے کے بارے میں سوچا جو اس سے پہلے میں منوہر کے ساتھ استعمال چاہتا تھا کہ اسے گھٹنے کی ضرب سے اوپر اچھالوں اور دونوں ہاتھوں اس کے سر پر ضرب لگاؤں یا اس کی گردن پکڑ لوں ۔ اس لئے میں نے ۔ اسے اپنا میک اپ چیک کرنے کے لئے کہا کیونکہ اگر وہ پہلے منوہر کا ب اپ چیک کر لیتا تو ظاہر ہے ساری گیم ہی ختم ہو جاتی ۔ پھر جب اس ، میک اپ چیک کرنے کے لئے مشین نیچے رکھی اور جس انداز میں وہ وپ لے کر میرے سامنے آیا ۔ میں نے مشین کی جگہ اور اس کے انداز دیکھتے ہوئے پلاننگ بدل دی اور اسے سر کی ضرب لگا کر اس مشین پر انے کی پلاننگ کی اور اب دیکھو نتیجہ تمہارے سامنے ہے "....... عمران نہ جانے کیوں پوری تفصیل بتا دی ۔

" واقعی تمہاری ذہانت تک پہنچنا میرے بس کی بات نہیں ہے "........

تنویر نے کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"عمران صاحب ان دونوں کو یا ان میں کسی کو بھی کسی وقت سکتا ہے اور ہم اسی طرح بے بس کھڑے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اب سارے کام میں نے ہی کرنے ہیں۔ تم بھی کوئی پلاننگ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جہاں آپ نے اتنا کام کر دیا ہے۔ اب یہ چھوٹا سا کام بھی آپ کر دیں"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"واقعی یہ چھوٹا سا کام ہے۔ تم نے ٹھیک کہا ہے"...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک ہاتھ کو اوپر اٹھا کر زنجیر کو پکڑا اور دوسرے لمحے اس کا جسم اس زنجیر کے سہارے اوپر کو اٹھتا گیا جہاں تک پیروں میں موجود زنجیروں نے اجازت دی۔ اس کا جسم کو اٹھا، لیکن اب اس کے دوسرے ہاتھ کی زنجیر خاصی نیچے تک لٹک گئی تھی اور عمران نے اپنے ہاتھ کو موڑا اور اس کی انگلیاں تیزی سے اس کڑے پر حرکت کرنے لگیں جو اس کی کلائی میں پیوست تھا۔ جسم کے کافی اوپر اٹھ جانے کی وجہ سے اب وہ یہ سب کچھ آسانی سے کر سکتا تھا۔ اور دوسرے لمحے کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی کڑا کھل گیا اور عمران کا ایک ہاتھ زنجیر کی گرفت سے آزاد ہو چکا تھا اسکے ساتھ ہی عمران ایک جھٹکے سے نیچے زمین پر کھڑا ہوا اور اس کا آزاد ہاتھ تیزی سے دوسرے ہاتھ کے کڑے کی طرف لپکا اور چند لمحوں بعد دوسرا کڑا بھی کھل چکا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے جھک کر پیروں کے کڑے بھی کھول دیئے۔

"آؤ اب یہ چھوٹا سا کام تمہارے ساتھ بھی کر دوں تاکہ تم یہ چھوٹا

باقی ساتھیوں کے ساتھ کر سکو"...... عمران نے آزاد ہوتے ہی ساتھ کھڑے صفدر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے واقعی یہ چھوٹا سا کام تھا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران ہنس پڑا۔ چند لمحوں بعد عمران نے صفدر کو زنجیروں سے آزادی دلائی اور پھر وہ مڑ کر اس کونے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ ریوالور پڑا ہوا تھا جسے حاصل کرنے کے لئے منوہر اور کورو کے درمیان کشمکش ہوتی رہی تھی۔ اس نے ریوالور اٹھایا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گیا۔ مگر اس سے پہلے ہی وہ یہاں موجود سب افراد کو ہلاک کر چکے تھے لیکن جس طرح انہیں بے ہوش کیا گیا تھا اس سے عمران سمجھ گیا تھا کہ اس کے نیچے تہہ خانے ہیں اور وہاں یقیناً کچھ افراد موجود ہو سکتے ہیں۔ باہر آ کر وہ مختلف کمروں میں گھومتا رہا اور پھر ایک کمرے میں اسے فرش کا ایک حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھا ہوا نظر آیا تو وہ اس کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے یہ بند تھا۔ یقیناً نیچے سے کوئی اوپر آیا تھا۔ عمران ریوالور ہاتھ میں پکڑے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا تو وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ وہاں مشینری موجود تھی لیکن آدمی کوئی نہ تھا۔ عمران نے مشینری کو ایک نظر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کے ریوالور نے گولیاں اگلنی شروع کر دیں اور مشینری دھماکوں سے پھٹنی شروع ہو گئی جب ریوالور خالی ہو گیا تو عمران نے اسے وہیں پھینکا اور پھر واپس مڑ کر وہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ اس کے سب ساتھی آزاد ہو چکے تھے اور ان کی جگہ منوہر اور کورو زنجیروں سے جکڑے ہوئے نظر آ رہے

تھے۔

"گڈ...... تم نے انہیں اب صحیح جگہ پر فکس کر دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم تمہارا انتظار کر رہے تھے ورنہ میں اب تک ان کی کھال ادھیڑ ہوتا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ کام کرنے میں تم واقعی مہارت کا درجہ رکھتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باہر کی کیا صورت حال ہے عمران صاحب"...... صفدر نے شاید موضوع بدلنے کیلئے فوراً ہی بات کر دی۔

"امن سکون ہے نیچے ایک تہہ خانہ ہے جس میں جدید مشینری فٹ تھی اور یہ شخص یقیناً اسی تہہ خانے میں موجود تھا۔ اس نے وہیں سے ہمیں بے ہوش کیا تھا بہر حال میں نے تنویر والے ہاتھ دکھائے ہیں اور مشینری کی کھال ادھڑ چکی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا ضرورت تھی اس کی...... خالی مشینری نے ہمارا کیا بگاڑ لینا تھا"...... تنویر نے اسی طرح بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب یقیناً تمہارا موڈ مخصوص کام کرنے کیلئے صحیح طور بگڑ چکا ہو گا اس لئے کوڑا اٹھاؤ اور اس منوہر کی کھال اتارنا شروع کر دو"۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ کیا واقعی"...... تنویر نے یکلخت خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں...... ہم نے اس سے بلیک ہاؤنڈز کے بارے میں تفصیلی

ت حاصل کرنی ہے اس لئے اب تک ساری بھاگ دوڑ کی گئی ہے غدر تم یہاں سے میک اپ باکس تلاش کرو اور منوہر کا میک اپ اپ پر کر لو۔ کورد کا میک اپ صدیقی کرے گا۔ البتہ ان پولیس ارمز کا کام اب ختم ہو گیا ہے۔ انہیں اتار دو"...... عمران نے کہا اور اور اس کے ساتھی سرہلاتے ہوئے تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف گئے۔

جناب...... اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں اس منوہر سے ساری یلات اگلوا لوں آپ یقین کریں کہ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا"...... ب ایک طرف کھڑے حسن نے کہا اور عمران اور تنویر دونوں چونک ں کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا تم اس پر کوڑے برسانا چاہتے ہو"...... عمران نے کہا۔ وہ واقعی کھا تھا کہ فطری نفرت کی وجہ سے وہ تنویر کی بجائے یہ کام خود کرنا نا ہے۔

"اس کی ضرورت نہ پڑے گی۔ ویسے یہ بلیک ہاؤنڈز سے متعلق لوگ ئی سخت جان واقع ہوئے ہیں ہمیں اس کا تجربہ ہے ان کی بوٹیاں کیوں ڑا دی جائیں یہ زبان نہیں کھولتے۔ ہم نے بھی ان کے دو آدمی پکڑے اور ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا لیکن انہوں نے زبان نہ کھولی تو پھر ان پر ب طریقہ استعمال کیا گیا اور انہوں نے آسانی سے زبان کھول دی۔ یہ یقہ یہاں کا قدیم ترین طریقہ ہے"...... حسن نے جواب دیا۔

"عقرب طریقہ...... وہ کیا ہوتا ہے عقرب تو بچھو کو کہتے ہیں کیا تم اس

کو بچھوؤں کے ڈنک لگواؤ گے "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں
"اوہ نہیں جناب یہ تو اس کا نام ہے ۔ ویسے اصل طریقہ اور ہے
آپ اجازت دیں تو میں آپ کے سامنے اس کا مظاہرہ کر دوں "......
نے شعبدہ بازوں کے سے انداز میں کہا۔
" تم اس کورو پر یہ طریقہ آزماؤ ایسا نہ ہو کہ آزمائش آزمائش کے چکر
ہم منہ ہی سے ہاتھ دھو بیٹھیں "...... عمران نے کہا اور حسن سر ہلا
کورو کی طرف بڑھ گیا۔ پہلے تو اس نے اس کے چہرے پر زوردار تھپڑ
تاکہ کورو ہوش میں آسکے ۔ اور پھر جیسے ہی کورو ہوش میں آیا حسن
ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں اس نے
اس کی دائیں آنکھ کے اوپر اور نچلے حصے پر رکھیں اور اس کے ساتھ
کی انگلیوں نے مخصوص انداز میں حرکت کی تو کورو کے حلق سے
انتہائی بھیانک چیخ نکلی اور اس کا زنجیروں میں جکڑا ہوا جسم بری
پھڑکنے لگا۔
" بتاؤ یہاں کتنے افراد ہیں بلیک ہاؤنڈز کے "۔ حسن نے غراتے
کہا۔ اس کے ساتھ اس کی انگلیاں مخصوص انداز میں حرکت کرتی رہ
کمرہ کورو کے حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں سے گونجنے لگا۔
" بتاؤ ورنہ "...... حسن نے انگلیوں کی حرکت روکتے ہوئے کہا۔
" بتاتا ہوں خدا کیلئے اپنا ہاتھ ہٹالو...... میں بتاتا ہوں......
بتاتا ہوں "...... کورو نے انتہائی ہراساں لہجے میں کہا اور حسن پیچھے
گیا۔ عمران نے دیکھا کہ اس کی دائیں آنکھ ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہ

لگ رہا تھا جیسے کسی نے اس کی آنکھ میں سرخ رنگ پھیر دیا ہو ۔ اور
اس کی آنکھ سے تیزی سے نکلنے لگ گیا تھا اور کورو مسلسل اپنی آنکھ
پٹ رہا تھا۔
" بتاؤ...... ورنہ اس بار میں پیچھے نہ ہٹوں گا "...... حسن نے تیز لہجے
کہا۔
" یہاں اڈے پر ہم چھ افراد تھے میرے علاوہ سب ہلاک ہو چکے ہیں ۔
یہاں ہمارے مخبر ہیں "...... کورو نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔
" سب مخبروں کے بارے میں تفصیل بتاؤ۔ ورنہ "...... حسن نے آگے
جھکتے ہوئے کہا۔
" رک جاؤ...... خدا کیلئے رک جاؤ...... میں اسے برداشت نہیں
سکتا...... رک جاؤ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں یہ تو موت سے بھی بدتر
عذاب ہے "...... کورو نے گھگھیاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
مخبروں کے بارے میں بتانا شروع کر دیا۔ حسن ان کے بارے میں
سوال کرتا رہا اور کورو اس طرح جواب دیتا رہا جیسے اس نے سب کچھ
دینے کا تہیہ کر لیا ہو۔
" دیکھا جناب آپ نے...... یہ کس طرح بولا ہے ۔ ورنہ آپ اس کی
دھجیاں اڑا دیتے یہ تفصیل نہ بتاتا "...... حسن نے بڑے فخریہ لہجے میں
عمران اور تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
" واقعی تم نے کمال کر دیا ہے ۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح
بھی کسی کی زبان کھلوائی جاسکتی ہے لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ یہ

طریقہ سب سے آسان اور انتہائی نتیجہ خیز ہے"....... عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یہ آخر طریقہ کیا ہے۔ میری سمجھ میں تو نہیں آیا"...... تنویر نے ج بھرے لہجے میں کہا۔

"آنکھ کی رگوں کا تعلق براہ راست دماغ سے ہوتا ہے اور دماغ جس حصے سے ان کا تعلق ہوتا ہے وہیں انسانی حسیات کا مرکز ہوتا ہے انسانی جسم پر موجود اعصاب کو حرکت میں لانے کے احکامات بھی دیا وہی حصہ دیتا ہے اور ان احکامات پر عمل کرانا حرام مغز کا کام ہوتا ہے اعصاب کا عملی کنٹرولر ہوتا ہے اگر ان رگوں کو جو آنکھ سے دماغ کی ط جاتی ہیں مخصوص انداز میں رگیدا جائے تو اس کے اثرات دماغ کے حصے پر انتہائی شدت سے پڑتے ہیں اور انسانی حسیات اور انسانی اعص کا چونکہ مرکز بھی وہی حصہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے اثرات انسان صرف جسم بلکہ روح تک قبول کرتی ہے اور یہ اثرات اس قدر سخت ہو ہیں کہ انسانی اعصاب اور حسیات انہیں برداشت نہیں کر سکتے"۔۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے۔ کیا تم انسانی ذہن کی سائنس جانتے ہو"...... تنویر حیرت بھرے لہجے میں حسن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے تو جناب یہ سب کچھ معلوم نہیں ہے۔ ہمارے اس علاقے قدیم زمانے سے انسانوں سے راز اگلوانے کیلئے اس طریقے کو استعمال جاتا تھا اور اسے عقرب طریقہ کہتے ہیں البتہ اسے باقاعدہ سیکھنا پڑتا ہے

آدمی اسے استعمال نہیں کر سکتا"...... حسن نے کہا۔

"نام تو اس کا صحیح رکھا گیا ہے۔ یوں سمجھو کہ ان رگوں کو مخصوص انداز رگیدنے میں سے انسانی ذہن کے اس حصے پر ایسا رد عمل ہوتا ہے جیسے کسی بچھو کے کاٹنے سے انسانی اعصاب اثر قبول کرتا ہے لیکن چونکہ یہ اثر براہ راست دماغ کا اندرونی حصہ قبول کرتا ہے اس لئے یوں سمجھو کہ بچھو کا زہر براہ راست انسانی دماغ کے اس حصے انجکٹ میں کر دیا جاتا ہے اور انسانی اعصاب کے ساتھ ساتھ چونکہ انسانی حسیات کا مرکز بھی وہیں ہوتا ہے اس لئے انسانی جسم پر اس کاری ایکشن ناقابل برداشت حد تک پڑتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ اجازت دیں تو اس منوہر پر بھی اسے آزماؤں"........ حسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں اس پر یہ طریقہ میں آزماؤں گا"........ عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پہلے تو منوہر کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب منوہر کو ہوش آنے لگا تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔

"یہ..... یہ..... یہ سب کیا ہے..... اوہ..... اوہ یہ سب تم نے کیسے کر دیا"....... منوہر نے ہوش میں آتے ہی ادھر ادھر دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"یہ سب پلاننگ کا نتیجہ ہے اور اس کی تفصیل میں پہلے ہی تنویر کو بتا چکا ہوں۔ دوبارہ اسے دوہرانے کا میرے پاس وقت نہیں ہے۔ اب تم مجھے بتاؤ کہ دگام میں بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن ہیڈ کوارٹر کہاں کہاں ہیں اور ان کی کیا تفصیلات ہیں"........ عمران نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ سب کچھ بتا دوں گا"...... منوہر نے مضحکہ اڑانے والے انداز میں جواب دیا۔

"چلو تجربہ کر کے دیکھنے میں کیا حرج ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے منوہر کے سر پر ہاتھ رکھا اور دوسرے ہاتھ کی انگلیاں موڑ کر اس نے انہیں حسن کے انداز میں منوہر کی دائیں آنکھ کے اوپر نیچے رکھ کر انہیں بالکل اسی انداز میں حرکت دینا شروع کر دی۔

"یہ کیا کر رہے ہو۔ کیا تم پاگل ہو"...... یکلخت منوہر نے جھٹکا دے کر اپنا سر چھڑوانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں کسی تکلیف کا کوئی شائبہ موجود نہ تھا۔

"صاحب آپ نے نیچے والی دوسری انگلی غلط جگہ پر رکھی ہوئی ہے۔ اسے آنکھ کے بالکل درمیان میں نیچے رکھیں"...... حسن نے آگے بڑھ کر کہا اور عمران نے انگلی کو حرکت دے کر حسن کے کہنے کے مطابق آنکھ کے درمیان نچلے حصے میں رکھا اور اس بار جیسے ہی اس نے انگلیوں کو دبا کر مخصوص انداز میں حرکت دی منوہر کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور پھر جیسے چیخوں کا ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اس کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا تھا لیکن عمران نے چونکہ مضبوطی سے اس کا سر پکڑ رکھا تھا اس لئے اس کا چہرہ حرکت نہ کر سکتا تھا۔

"بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے انگلیوں کو اور زیادہ دبا کر حرکت

دیتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ فار گاڈ سیک ہٹ جاؤ بتاتا ہوں۔ مم۔ مم۔ یہ کیا عذاب ہے۔ رک جاؤ۔ پلیز رک جاؤ۔ مجھے مار ڈالو۔ میری بوٹیاں اڑا دو مگر یہ عذاب نہ دو۔ ہٹ جاؤ"...... اچانک منوہر نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ منوہر کی دائیں آنکھ کا بھی وہی حشر ہو رہا تھا جو اس سے پہلے کورو کا نظر آیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ سب کیا ہے۔ یہ تم نے کیا کیا ہے۔ یہ یہ تو ناقابل برداشت عذاب ہے"...... منوہر نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اسے یہاں مقامی طور پر تو عقرب طریقہ کہتے ہیں...... لیکن میں اسے چشم زدنی کا نام دوں گا۔ کیونکہ اس طریقے کے استعمال کے وقت کی حالت ایسی ہو جاتی ہے جیسے اسے ضرب لگائی گئی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ یہ تم نے آخر کیا کیا ہے۔ مم مم میں بتا نہیں سکتا کہ یہ کیسا عذاب ہے۔ اوہ۔ سنو مجھے مار ڈالو۔ میری بوٹیاں اڑا دو مگر یہ عذاب مجھے نہ دو"...... منوہر نے اپنے سر کو دائیں بائیں پٹختے ہوئے کہا۔

"اب ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے منوہر کہ یہ دیکھتے رہیں کہ تمہیں کتنی تکلیف ہوئی ہے یا کتنی ہو رہی ہے۔ جو کچھ میں نے پوچھا ہے وہ بتاؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم...... مجھے کچھ نہیں معلوم۔ مجھے مار ڈالو۔ مجھے مار ڈالو"...... یکلخت منوہر نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور عمران

ایک بار پھر اس کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے ایک بار پھر منوہر کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"میں بتاتا ہوں ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں ۔ فار گاڈ سیک رک جاؤ۔ رک جاؤ میں کہتا ہوں رک جاؤ"....... منوہر نے پاگلوں کے سے انداز میں چیخ چیخ کر کہنا شروع کر دیا۔

"بولو...... بولتے جاؤ ۔ ورنہ"....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور انگلیوں کا دباؤ کم کر دیا اور پھر واقعی جیسے ریکارڈ بجنا شروع ہو جاتا ہے ۔ اس طرح منوہر نے تفصیلات بتانی شروع کر دیں ۔ لیکن کچھ دیر بعد اس کی زبان رک گئی اور عمران سمجھ گیا کہ ہولناک تکلیف کی شدت ختم ہو گئی ہے ۔ اس نے دوبارہ دباؤ ڈال کر انگلیوں کو حرکت دی تو منوہر کی زبان ایک بار پھر رواں ہو گئی ۔ یوں لگتا تھا جیسے عمران نے اس کے لاشعور کو اپنے تابع کر لیا ہو ۔ اور پھر عمران سوال کرتا رہا اور منوہر اس کے جواب دیتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد جب عمران نے محسوس کیا کہ جو کچھ منوہر جانتا تھا وہ سب کچھ بتا چکا ہے تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"حسن تم نے آج مجھے اپنا شاگرد بنا لیا ہے ۔ یہ طریقہ راز اگلوانے کے لئے سب سے کامیاب طریقہ ہے ۔ انتہائی کامیاب"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے باقاعدہ حسن کے شانے پر تھپکی دی۔

"شکریہ ویسے مجھے حیرت ہے کہ آپ نے اس قدر جلد اسے سیکھ لیا ورنہ مجھے اسے سیکھنے کے لئے پورے دو ماہ محنت کرنی پڑی تھی"....... حسن نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اب اس استادی شاگردی کا راگ ہی الاپا جاتا رہے گا یا کوئی مزید اقدام بھی کرنا ہے"....... تنویر نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اسی لمحے صفدر اور دوسرے ساتھی اندر آ گئے ۔ صفدر منوہر کے روپ میں جب کہ صدیقی کورو کے روپ میں تھا ۔ باقی ساتھی اسی پہلے والے میک اپ میں تھے ۔ ان سب نے یونیفارمز اتار دی تھیں اور وہ اسی لباس میں تھے جن میں وہ علی شاہ کے اڈے سے نکلے تھے ۔

"کیا ہوا آپ نے ابھی تک پوچھ گچھ شروع ہی نہیں کی"....... صفدر نے منوہر کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"پوچھ گچھ مکمل بھی ہو گئی...... البتہ تنویر کی کوڑے مارنے والی حسرت اس کے دل میں ہی رہ گئی"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب کیا انہوں نے بغیر تشدد کے سب کچھ بتا دیا ہے"....... صفدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم نے محسوس نہیں کیا کہ ان دونوں کی دائیں آنکھوں کا کیا حشر ہو رہا ہے ۔ ان پر چشم زدنی تشدد ہوا ہے ۔ اب تم خود سوچ سکتے ہو کہ اس تشدد کا نام کس قدر درست ہے کہ چشم زدن میں سب کچھ معلوم ہو جاتا ہے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ واقعی ان کی آنکھیں تو عجیب انداز میں سرخ ہو رہی ہیں اور سوجی ہوئی سی لگ رہی ہیں ، لیکن اس کا تشدد سے کیا تعلق"....... صفدر نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے اسے تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"اوہ انتہائی حیرت انگیز طریقہ ہے۔ اسے تو باقاعدہ سیکھنا چاہئے۔ بہرحال اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہمیں اب باقی کارروائی دگام میں کرنی ہو گی۔ حسن نے کورو سے یہاں کے مخبروں کی تفصیل حاصل کر لی ہے۔ ان لوگوں سے یہ خود چھٹکارا حاصل کرتے رہیں گے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے ساتھ باہر آگئے تھے۔ جب کہ منوہر اور کورو اسی طرح ٹارچر سیل میں ہی بندھے کھڑے رہے تھے۔

"ان دونوں کو تم نے زندہ چھوڑ دیا ہے۔ ان کی زندگی تو ہمارے خلاف جائے گی"...... تنویر نے کہا۔

"انہیں زندہ چھوڑنا تو خودکشی کرنے کے برابر ہے، لیکن میں چاہتا تھا کہ پہلے یہاں سے نکلنے کے تمام انتظامات کر لئے جائیں اس کے بعد انہیں ختم کیا جائے۔ ان کی جیپ موجود ہے اور اس کے شیشے پر لگا ہوا ایک کارڈ بھی میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ فوج کی طرف سے جاری کیا گیا ہے اس لئے اب ہمیں اس جیپ میں سفر کر کے فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہو گا۔ میں دراصل اس پولیس جیپ کے بارے میں سوچ رہا ہوں جس میں ہم آئے تھے کہ اس کا کیا کیا جائے۔ اس کی یہاں موجودگی پولیس والوں کو منوہر اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی مشکوک کر دے گی اور یہ کام آئندہ ہمارے لئے خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے اور اس جیپ کی تلاش

بھی پورے شہر میں ہو رہی ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اسے میں لے جاتا ہوں جناب آتے ہوئے میں نے چیک کر لیا ہے۔ پولیس کی پہلی چیک پوسٹ سے پہلے ہی ایک راستہ ایسا موجود ہے۔ جس طرف آگے جا کر گہری کھائیاں ہیں۔ میں جیپ کو وہاں پھینک کر خود آگے اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ جاؤں گا"...... حسن نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تو سارے مسئلے حل ہو گئے۔ ارے ہاں ایک مسئلہ ابھی رہتا ہے۔ تم پہلے ہمیں بتاؤ کہ اس جیپ کے ذریعے راہولی سے باہر نکلنے کے بعد ہمیں دگام پہنچنے کے لئے کیا کرنا ہو گا۔ کیا اس جیپ کے علاوہ کوئی اور راستہ ہے دگام پہنچنے کا"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"یہی سڑک کا ہی راستہ ہے۔ لیکن پورے راستے میں آج کل جگہ جگہ انتہائی سخت چیکنگ ہوتی ہے۔ تلاشی لی جاتی ہے اور ذرا کسی پر شک پڑ جائے تو اسے گولی سے اڑا دیا جاتا ہے"...... حسن نے جواب دیا۔

"ہم منوہر اور کورو کے میک اپ میں اس کارڈ کی موجودگی میں آسانی سے دگام پہنچ جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں صفدر تمہارا اور صدیقی کا یہ میک اپ صرف راہولی سے باہر نکلنے کے لئے ہے۔ یہ انتہائی منظم تنظیم ہے اور انتہائی جدید ترین آلات استعمال کر رہی ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں کسی بھی طرح سے معلوم ہو جائے کہ اصل منوہر اور کورو مارے جا چکے ہیں تو ہم آسانی سے شکار کر لئے جائیں گے۔ میں دگام اس طرح پہنچنا چاہتا ہوں کہ کسی کو ہماری وہاں موجودگی کا علم نہ ہو سکے"...... عمران نے کہا۔

"جناب اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آغا نگر میں فوج کی ایک چھوٹی سی چھاؤنی ہے۔ یہ چھاؤنی دراصل وہاں موجود اسلحے کے ایک بڑے ڈپو کی حفاظت کے لئے بنائی گئی ہے۔ وہاں ہیلی کاپٹر بھی ہوتے ہیں۔ اگر آپ کسی طرح کوئی فوجی ہیلی کاپٹر حاصل کر لیں تو پھر بغیر کسی روک ٹوک کے آپ دگام پہنچ سکتے ہیں اور وہاں پہنچ کر آپ ہیلی کاپٹر کہیں بھی چھوڑ سکتے ہیں"......... حسن نے کہا۔

"تم تو واقعی کام کے آدمی ہو حسن۔ سارے مسئلے چٹکیوں میں حل کیے جا رہے ہو"......... عمران نے تعریف بھرے لہجے میں کہا اور حسن مسکرا دیا۔

"حسن کو ساتھ کیوں نہ لے چلیں۔ وہاں دگام میں بھی یہ ہمارے کام آ سکتا ہے"......... صفدر نے کہا۔

"نہیں جناب میں یہاں انتہائی اہم ڈیوٹی پر مامور ہوں۔ مجاہدین کے بے شمار گروپوں کو سپلائی ہونے والے اسلحے کی تمام تر ذمہ داری مجھ پر ہے اس لئے میں آپ کے ساتھ دگام نہیں جا سکتا"......... حسن نے فوراً ہی معذرت کرتے ہوئے کہا۔

"تم ہمیں آغا نگر اور وہاں موجود چھاؤنی اور اسلحہ ڈپو کے بارے میں تو تفصیل بتا سکتے ہو"......... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں"......... حسن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔ عمران نے اس سے کئی سوالات کئے اور جب وہ مطمئن ہو گیا تو اس نے حسن کو جیپ لے جانے

کی اجازت دے دی۔ حسن کے جسم پر ابھی پولیس یونیفارم موجود تھی اور یہ جیپ میں جانے کی حد تک ضروری تھا۔ ورنہ ایک عام آدمی کو پولیس جیپ چلاتے دیکھ کر عام آدمی بھی مشکوک ہو سکتا تھا۔ حسن نے سب سے مصافحہ کیا اور پھر وہ پولیس جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران کے اشارے پر کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر پھاٹک کھول دیا اور حسن جیپ چلاتا پھاٹک سے باہر نکل گیا تو کیپٹن شکیل نے پھاٹک بند کر دیا۔

یہ ایک ڈرائنگ روم کے انداز میں سجا ہوا کمرہ تھا جس میں صوفوں پر اس وقت تین افراد بیٹھے گفتگو میں مصروف تھے لیکن ان کی نظریں بار بار ایک طرف بند دروازے کی طرف اس طرح اٹھ رہی تھیں جیسے انہیں کسی کی آمد کا انتظار ہو۔

"سٹور والا مشن بھی ختم ہو گیا اور اس باجوڑا گروپ کا بھی خاتمہ ہو گیا لیکن منوہر نظر نہیں آ رہا وہ کس چکر میں الجھا ہوا ہے"...... ایک آدمی نے کہا تو باقی دو میں سے ایک آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ جب کہ دوسرا اسی طرح مطمئن انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔

"ارے ہاں سورما میں بھی کل سوچ رہا تھا کہ منوہر سے ملاقات نہیں ہوئی"...... دوسرے نے کہا۔

"وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کرنے میں مصروف ہے"...... تیسرے نے مسکراتے ہوئے کہا تو پہلے دونوں تقریباً اچھل سے پڑے۔

"کیا کیا کہہ رہے ہو ارجن پاکیشیائی ایجنٹوں کی گرفتاری۔ کون پاکیشیائی ایجنٹ" دوسرے نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مجھے چیف باس نے بتایا تھا کہ جس باجوڑا گروپ کا خاتمہ کیا گیا ہے اس کا ایک آدمی بچ نکلنے میں کامیاب ہو گیا اور وہ آدمی آزاد مشکبار پہنچا اور پھر وہاں سے پاکیشیا چلا گیا۔ منوہر اس کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا۔ اسے اطلاع ملی کہ وہ چند پاکیشیائی ایجنٹوں کو ساتھ لے کر واپس آزاد مشکبار آیا ہے اور وہ کسی خفیہ مقام سے سرحد کراس کر کے یہاں داخل ہونا چاہتے تھے کہ منوہر نے انہیں سمگل کرنے والے ایک آدمی کا کھوج نکال لیا اور پھر اس راستے پکٹنگ پر کر دی لیکن وہ بچ کر نکل گئے اور کوئی فوجی ہیلی کاپٹر اغوا کر کے وہ راہولی کی طرف آئے اور حیرت انگیز بات یہ بھی باس نے بتائی کہ انہوں نے منوہر کو بھی اغوا کر لیا تھا لیکن منوہر ان کی گرفت سے بچ نکلا اور اب ان کے پیچھے ہے۔ یہ کئی دن پہلے کی بات ہے۔ ویسے اب تک تو وہ ان کا خاتمہ بھی کر چکا ہو گا"...... ارجن نے جواب دیا۔

"اگر ان پاکیشیائی ایجنٹوں نے منوہر کو بھی اغوا کر لیا تھا تو پھر یہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہوں گے اور پاکیشیا میں انتہائی خطرناک ایجنٹ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہی ہیں"...... دوسرے آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کرشن"...... باقی دونوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں...... میں درست کہہ رہا ہوں میرا تعلق کافرستان ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور میں ان کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں ۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں ۔ کافرستان کی سیکرٹ سروس اور ملٹری انٹیلی جنس بے شمار باران سے ٹکرا چکی ہے اور مجھے اعتراف ہے کہ ہمیشہ کامیابی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو حاصل رہی ہے"...... کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کرشن کی بات کا جواب دیتا دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا وہ تینوں بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"بیٹھو مجھے کچھ دیر ہو گئی ہے آنے میں ۔ تم بور تو نہیں ہوئے...... آنے والے نے کہا۔

"نہیں باس ایسی کوئی بات نہیں"...... ان تینوں نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے یہ ہنگامی میٹنگ اس لئے کال کی ہے کہ تنظیم بلیک ہاؤنڈز شدید خطرے میں گھر چکی ہے ۔ منوہر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور اس کے قاتل غائب ہیں"...... باس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"منوہر کو ہلاک کر دیا گیا ہے وہ کیسے ۔ کس نے کیا ہے"...... ان تینوں نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

یقیناً یہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہی کیا دھرا ہو گا ۔ میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں"...... باس نے کہا۔

"جو کچھ آپ نے مجھے بتایا تھا باس وہ میں پہلے ہی انہیں بتا چکا ہوں ہم

آپ کے آنے سے پہلے منوہر کی ہی بات کر رہے تھے لیکن یہ بات البتہ اب معلوم ہوئی ہے کہ منوہر کو ہلاک کیا جا چکا ہے"......... کرشن نے کہا۔

"منوہر سے میری سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی ۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی گرفت سے نکل آیا ہے اور اب ان کا تعاقب کر رہا ہے میں مطمئن ہو گیا کیونکہ میں منوہر کی صلاحیتوں سے واقف ہوں لیکن پھر منوہر کی طرف سے جب کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے اس سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کرنا چاہی مگر سپیشل ٹرانسمیٹر ڈیڈ ہو چکا تھا ۔ اب مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ منوہر کہاں ہے ۔ اس لئے ظاہر ہے میں خاموش ہو گیا اور پھر جو اطلاع ملی وہ منوہر کی ہلاکت کی تھی اور یہ اطلاع راہولی کے ملٹری انچارج میجر دجے نے دی ہے"...... باس نے کہا۔

"کیا میجر دجے نے آپ کو براہ راست کال کیا تھا ۔ باس"...... سورما نے چونک کر پوچھا۔

"نہیں وہ مجھ سے براہ راست کال کیسے کر سکتا تھا اسے میرا نمبر ہی معلوم نہ تھا اس نے چیف کمانڈر کو اطلاع دی اور چیف کمانڈر نے مجھے اطلاع دی اور اسی کی اطلاع پر میں نے خود میجر دجے سے رابطہ قائم کیا تو مجھے تفصیلات کا پتہ چلا تفصیلات کے مطابق راہولی میں ملٹری کی چھاؤنی اور اسلحے کے چھوٹے سے ڈپو کو ڈائنامیٹ سے اڑا دیا گیا اور چھاؤنی کا انچارج کرنل درگارام جو تباہی سے پہلے جیپ میں بیٹھ کر گیا تھا غائب ہو گیا ۔ اس چھاؤنی کی تباہی کی وجہ سے راہولی میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ۔ پھر راہولی میں بلیک ہاؤنڈز کے اڈے کی طرف سے میجر دجے کو فون کر کے

کہا گیا کہ وہ سپیشل کارڈ ایشو کر کے پولیس کمشنر آنند کو پہنچا دے۔ سے چنانچہ میجر وجے نے کارڈ بھجوا دیا۔ پھر پولیس کمشنر نے میجر وجے کو اطلاع دی کہ آغا نگر کی طرف جانے والی سڑک پر موجود چوکی پر حملہ کیا گیا ہے اور ایک پولیس جیپ اور چند پولیس والوں کی یونیفارمز غائب ہیں۔ اس کے بعد میجر وجے کو آغا نگر سے اطلاع ملی کہ وہاں سے ایک فوجی ہیلی کاپٹر غائب ہو گیا ہے اور انتہائی پراسرار انداز میں ملٹری کا اسلحے کا ڈپو بھی تباہ ہو گیا ہے اور وہیں سے ایک جیپ ملی جس میں دو لاشیں موجود تھیں اور جیپ پر میجر وجے کی طرف سے جاری کردہ سپیشل کارڈ بھی موجود تھا۔ میجر وجے پولیس کمشنر کے ساتھ وہاں پہنچا تو پولیس کمشنر نے دونوں لاشوں کو پہچان لیا۔ ایک راہولی میں بلیک ہاؤنڈز کے اڈے کا انچارج کورو تھا جب کہ دوسرے کے متعلق اس نے میجر وجے کو بتایا کہ اس سے کارڈ لینے یہی شخص آیا تھا اور اس نے اپنے آپ کو بلیک ہاؤنڈز سیکشن فور کا چیف بتایا تھا۔ پھر اس کی جیپ سے اس کا مخصوص کارڈ بھی مل گیا۔ اس طرح یہ ثابت ہو گیا کہ دوسری لاش منوہر کی ہے جس پر میجر وجے نے چیف کمانڈر کو اطلاع دی چیف کمانڈر نے مجھے اطلاع دی چنانچہ جب میں نے میجر وجے سے بات کی تو اس دوران وہ اور پولیس کمشنر مزید انکوائری کر چکے تھے انکوائری کے مطابق بلیک ہاؤنڈز کے اڈے میں کئی افراد کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ تہہ خانے میں موجود مشینری کو گولیاں مار کر تباہ کر دیا گیا تھا۔ اغوا شدہ پولیس جیپ بھی اسی دوران ایک کھائی سے برآمد ہو چکی تھی اور سب سے حیرت انگیز خبر یہ تھی کہ آغا نگر میں جس جیپ میں سے

منوہر اور کورو کی لاشیں ملی تھیں اسی جیپ میں منوہر اور کورو اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ خود آغا نگر گئے تھے راستے میں پولیس نے انہیں دیکھا تھا اور اغوا شدہ ہیلی کاپٹر بھی دریافت ہو گیا تھا۔ وہ ہیلی کاپٹر یہاں دگام کے نواحی پہاڑی علاقے میں ایک جگہ صحیح سلامت کھڑا تھا۔ ان ساری اطلاعات سے میں نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ سب کام ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا ہے جن کا تعاقب منوہر کر رہا تھا اور منوہر اور کورو کی اس طرح موت بتا رہی ہے کہ یہ لوگ دراصل بلیک ہاؤنڈز کے خلاف کام کر رہے ہیں"..... باس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"باس..... یہ یقیناً پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم ہے اور آپ کی بات درست ہے کہ یہ بلیک ہاؤنڈز کے خلاف کام کر رہے ہیں اور میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا ہو گا"..... کرشن نے کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اوہ تو جناب صدر کا خدشہ درست تھا"..... باس نے چونک کر کہا۔

"جناب صدر کا خدشہ..... تو کیا جناب صدر تک یہ ساری رپورٹ پہنچ چکی ہے"..... ارجن اور سورما نے حیران ہو کر پوچھا۔

"نہیں جب ایک میٹنگ میں منوہر اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے درمیان ہونے والی کشمکش کا ذکر ہوا تو جناب صدر نے یہ خدشہ ظاہر کیا کہ یہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا گروپ نہ ہو اور ان کے خیال کے مطابق یہ انتہائی خطرناک گروپ ہے اور میں نے سپیشل ٹرانسمیٹر پر ان کے سامنے منوہر کو کال کیا تھا اور منوہر نے جب بتایا کہ اس نے ان کا ایک

آدمی بھی ہلاک کر دیا ہے اور ان کے قبضے سے بھی نکل آنے میں کامیاب ہو گیا ہے تو جناب صدر نے اپنا خیال بدل دیا لیکن اب تم کہہ رہے ہو کہ یہ پاکیشیائی سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں"...... باس نے کہا۔

"یس سر...... جناب صدر کا خدشہ درست تھا کیونکہ وہ اس سروس کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں۔ منوہر کا چونکہ پہلے کبھی ان سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ اس لئے اسے ان کی کارکردگی کے بارے میں علم نہ تھا اور اسی لاعلمی کی وجہ سے وہ مارا بھی گیا۔ میرا تعلق ملٹری انٹیلی جنس سے ہے اور انٹیلی جنس کئی بار اس ٹیم سے ٹکرا چکی ہے۔ اس لئے مجھے معلوم ہے کہ یہ لوگ کس انداز میں کام کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میں اس سارے واقعہ کا درست طور پر اندازہ لگا سکتا ہوں۔ ہوا یہ ہوگا کہ یہ گروہ راہول پہنچا۔ منوہر بلیک ہاؤنڈز کے اڈے میں پہنچ گیا۔ اس گروپ نے پولیس چوکی پر حملہ کر کے وہاں سے جیپ اور پولیس یونیفارمز اڑائیں اور اس اڈے پر حملہ کر دیا۔ جہاں منوہر اور کورو کے علاوہ سب مارے گئے ہوں گے۔ منوہر اور کورو زندہ گرفتار ہوئے ہوں گے اور ان پر تشدد کر کے انہوں نے لازماً بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر اور سیکشنز ہیڈ کوارٹرز کے بارے میں تفصیلات معلوم کی ہوں گی۔ اس کے بعد انہوں نے انہیں بے ہوش کر کے یا ہلاک کر کے جیپ میں ڈالا ہوگا اور ان دونوں کا میک اپ کر کے وہ اس جیپ میں اور اس سپیشل کارڈ کا فائدہ اٹھا کر راہول سے نکلے اور آغا نگر پہنچ گئے۔ وہاں انہوں نے اسلحہ ڈپو تباہ کیا اور ہیلی کاپٹر اغوا کر کے جیپ منوہر اور کورو کی لاشیں وہیں چھوڑ کر وہ اس ہیلی کاپٹر کے

ذریعے سیدھے وگام پہنچے اور نواحی علاقے میں ہیلی کاپٹر چھوڑ کر وہ پیدل یہاں داخل ہوئے اور اب یہاں کسی جگہ چھپے ہوئے ہوں گے"...... کرشن نے تفصیل سے اپنا اندازہ بتاتے ہوئے کہا۔

"یقیناً ایسا ہی ہوا ہوگا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن ہیڈ کوارٹرز شدید خطرے میں ہیں۔ وہ کسی بھی لمحے ان پر ریڈ کر کے انہیں تباہ کر سکتے ہیں۔ مین ہیڈ کوارٹر کی میں بات اس لئے نہیں کر رہا کہ منوہر کو بھی مین ہیڈ کوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے اس لئے انہیں بھی اس کا علم نہیں ہو سکتا"...... باس نے کہا۔

"باس...... یہ دنیا کا انتہائی خطرناک ترین گروپ ہے اس لئے ان کے مقابلے کے لئے ہمیں خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے بلکہ میرا خیال ہے کہ آپ صدر مملکت سے بات کر کے کافرستان سے سیکرٹ سروس یا ملٹری جنس کو یہاں طلب کر لیں تاکہ وہ ان کا صحیح طور پر مقابلہ کر سکیں"...... کرشن نے کہا۔

"نہیں...... میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اس طرح بلیک ہاؤنڈز کی کارکردگی اعلیٰ حکام کی نظروں میں زیرو ہو کر رہ جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ ان کا خاتمہ بلیک ہاؤنڈز کے ہاتھوں ہی ہو۔ اور یہ میرا حتمی فیصلہ ہے"...... باس نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"باس...... ہم سب مل کر آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ یہاں وگام میں ہماری بے حد وسیع تنظیم ہے جب کہ ان کی تعداد چار پانچ سے زیادہ تو نہ ہوگی"...... سورما نے کہا۔

"لیکن ہمیں اپنی حفاظت سے بھی غافل نہیں رہنا چاہئے ۔ سیکشن فو
کو میں نے توڑنے کا حکم صادر کر دیا ہے ۔ اب بلیک ہاؤنڈز کے تین سیکش
ہوں گے ۔ اب سب سے پہلے ہم تمام سیکشن ہیڈ کوارٹرز خالی کر دیں گ
اور ان کی باقاعدہ نگرانی کرنی ہو گی تاکہ جیسے ہی یہ ان میں سے کسی پر حم
کریں انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کرایا جائے اور اگر خاتمہ نہ ہو سکے
سیکشن ہیڈ کوارٹر تباہی سے بچ سکے اس لئے اب فوری طور پر اپنے اپ
سیکشن ہیڈ کوارٹر کو نمبر نو پر شفٹ کرا دیں اور اپنے اپنے سیکشنز کے آدم
ان کی نگرانی پر لگا دیں انہیں اس گروپ کے بارے میں اچھی طرح بریف
کر دیں "....... تینوں نے کہا۔

" اور ان ایجنٹوں کو ٹریس کرنے اور ان کا خاتمہ کرنے کا کام کرش
کرے گا کیونکہ کرشن ان سے ٹکرا چکا ہے اس لئے یہ آسانی سے انہیں ڈی
کر سکے گا اور آپ دونوں کرشن کی ہدایات پر عمل کریں گے اور کرش
سپیشل ٹرانسمیٹر پر مجھ سے باقاعدہ رابطہ رکھے گا "....... باس نے فیص
کن لہجے میں کہا۔

" یس باس "....... سورما اور ارجن دونوں نے اثبات میں سر ہلا
ہوئے کہا۔

" باس آپ مجھے اتنی اجازت دے دیں کہ میں اپنے طور پر ان کے خا
کے لئے کوئی پلاننگ کر سکوں ۔ پھر ان کا خاتمہ ہمارے ہاتھوں یقینی
جائے گا "....... کرشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ تمہیں اس کی مکمل اجازت ہے ۔ جس طرح چا

پلاننگ کرو مجھے بہرحال اس گروپ کی لاشیں چاہئیں "....... باس نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ اس کے اٹھتے ہی تینوں سیکشنز چیفس بھی اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

" آپ لوگ رکیں میں آپ سے تفصیلی بات کرنا چاہتا ہوں "....... کرشن نے جو سیکشن ون کا چیف تھا ، دوسرے دو ساتھیوں کو روکتے ہوئے کہا اور وہ دونوں آگے بڑھتے بڑھتے رک گئے ۔ جب باس کمرے سے باہر چلا گیا تو کرشن نے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا اور خود بھی صوفے پر بیٹھ گیا۔

" میری بات غور سے سنو....... باس یا تم لوگوں کو ابھی احساس نہیں ہے کہ ہم کس قدر خطرناک سچوئشن میں ہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں روسیاہ ایکریمیا اور دوسری سپر پاورز حتیٰ کہ اسرائیل کی ایجنسیاں بھی آج تک نہیں ٹھہر سکیں یہ لوگ عام انداز میں کام نہیں کرتے ۔ ان کے کام کرنے کا انداز یکسر مختلف ہوتا ہے "....... کرشن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" کیا مطلب .... مختلف انداز سے تمہارا کیا مطلب ہے "....... ارجن نے ہونٹ دبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

" دیکھو عام تنظیمیں باقاعدہ ایک پلاننگ بنا کر کام کرتی ہیں اور ان کا ہر قدم اس پلاننگ کے تحت ہی آگے بڑھتا ہے ، لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس صرف اپنے مشن کو سامنے رکھتی ہے اور پلاننگ ساتھ ساتھ بناتی چلی جاتی ہے اس لئے کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ کس وقت کیا کرے گی اور کس وقت کیا ۔ اس لئے اگر ہم نے پاکیشیائی سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا

ہے تو ہمیں بھی اس مشن کو سامنے رکھنا ہوگا جس مشن پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کام کر رہی ہے"...... کرشن نے کہا۔

"باس نے بتایا تو ہے کہ ان کا مشن بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ ہے"...... سورما نے کہا۔

"مجھے اس میں شک ہے۔ میں اپنی وضاحت کرتا ہوں۔ سب سے پہلے باس نے میٹنگ کال کی۔ اس میں ہمیں بتایا گیا کہ حریت پسندوں کا ایک گروپ جسے باجوڑا گروپ کہا جاتا ہے۔ کافرستانی فوج کے وادی مشکبار میں سب سے بڑے اسلحے کے سٹور کو اڑانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے اور ہو سکتا ہے اس کے لئے اس نے پاکیشیا یا دوسرے کسی اسلامی ممالک سے تربیت یافتہ افراد کی خدمات حاصل کی ہوں۔ چنانچہ تیز سیکشنز کی ڈیوٹی اس سٹور پر لگائی گئی اور سیکشن فور کے ذمے اس باجوڑا گروپ کے خاتمے کی ڈیوٹی لگا دی گئی سیکشن فور کا انچارج منوہر اس گروپ کے خلاف حرکت میں آ گیا۔ گروپ ختم ہو گیا مگر ایک آدمی اس مشکبار سے ہوتا ہوا پاکیشیا پہنچا اور پھر وہ اپنے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو لے آیا۔ منوہر سے ان کا مقابلہ ہوا اور نجانے کیوں وہ دگام یا کسی اس علاقے کی طرف آنے کی بجائے راہولی پہنچ گیا۔ بہرحال منوہر اور راہولی میں اس کے اڈے کا خاتمہ ہو گیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ گروپ دگام پہنچ گیا۔ اب آپ خود سوچیں کہ ان کا اصل مشن کیا ہوگا۔ کیا اسلحے کے سٹور کا خاتمہ یا بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ"...... کرشن نے کہا۔

"دونوں بھی ہو سکتے ہیں اور ایک بھی"...... سورما نے جواب دیا

"مجھے یقین ہے کہ اصل مشن اس سٹور کا خاتمہ ہوگا اور انہوں نے پیش بندی کے طور پر پلاننگ یہ کی ہو گی کہ پہلے بلیک ہاؤنڈز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا جائے اس طرح بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ ہو جائے گا تو پھر اطمینان سے اسلحے کے سٹور کو تباہ کر کے کافرستانی فوج کی کمر ہی توڑ دی جائے"...... کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات میں وزن ہے۔ لیکن تم دراصل کہنا کیا چاہتے ہو"...... ارجن نے کہا۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم تینوں کو اپنے اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر تو میں منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ اس سٹور کی نگرانی کرنی چاہئے۔ یہ لوگ لازماً اس سٹور پر حملہ کریں گے اور وہاں اگر ہم پہلے سے ہوشیار ہوئے تو ہم انتہائی آسانی سے ان کا خاتمہ کر سکیں گے۔ انہیں یہ توقع ہی نہ ہوگی کہ ہم وہاں ان کے استقبال کے لئے موجود ہیں"...... کرشن نے کہا تو ارجن اور سورما دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"گڈ...... تم نے درست کہا ہے۔ واقعی تم ذہین آدمی ہو"...... ان دونوں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ میری پلاننگ یہ ہے کہ سورما یہاں دگام میں تینوں سیکشنز کو کنٹرول کر کے ان لوگوں کا یہاں سراغ لگائے اور ان کے خاتمے کی کوشش کرے۔ کیونکہ سورما کے سیکشن تھری کا یہاں دگام کے مقامی افراد میں خاصا اثر ورسوخ ہے۔ ارجن اپنے سیکشن کی ایک ٹیم لے کر راجوری شہر میں ڈیرہ لگا لے اور اگر یہ لوگ یہاں سے نکل کر راجوری

پہنچیں تو ارجن وہاں آسانی سے انہیں ڈیل کر لے گا کیونکہ ارجن
راجوری کا رہنے والا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ اس کے سیکشن ٹو میں زی
افراد کا تعلق بھی راجوری اور اس سے ملحقہ علاقوں سے ہی ہے۔اس طر
راجوری میں سیکشن ٹو زیادہ تیز رفتاری سے کام کرے گا۔میں اپنے گرو
کے ساتھ اسلحہ ڈپو پر موجود رہوں گا۔ہم تینوں کا آپس میں رابطہ رہے
اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا یہ گروپ سیکشن تھری کے ہاتھوں نہ مارا
اور راجوری پہنچا تو سیکشن ٹو اس کا خاتمہ کر دے گا اور اگر پھر بھی وہ زن
اسلحہ ڈپو تک پہنچ جاتا ہے تو پھر میں اور میرا سیکشن اس کا خاتمہ کر دے گا
مجھے یقین ہے کہ ہماری یہ پلاننگ کامیاب رہے گی"...... کرشن نے

"بہت اچھی پلاننگ ہے۔تم فکر نہ کرو میں ان کا خاتمہ ہمیں دکام
ہی کر دوں گا"...... سورما نے کہا۔

"اوکے...... اب ہمیں چلنا چاہئے۔ایسا نہ ہو کہ ہم یہاں بیٹھے با
کرتے رہیں اور وہ لوگ اس دوران سیکشن ہیڈ کوارٹر کو ہی تباہ کر
"...... ارجن نے کہا اور وہ تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔

"پھر یہ پلاننگ طے ہو گئی"...... کرشن نے کہا اور سورما اور ا
دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے کم
کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

ایک بڑے سے کمرے میں عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھے باتوں میں مصروف تھے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔اس کے چہرے پر قدرے مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا یعقوب تمہارے چہرے پر مایوسی کیوں ہے"...... عمران نے ونک کر آنے والے سے پوچھا۔

"جن عمارتوں کا آپ نے پتہ دیا ہے۔وہ چاروں خالی پڑی ہوئی ہیں اور دوسرا یہ کہ ان چاروں کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے میرے گروپ کے چھ افراد ان نگرانی کرنے والوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گئے ہیں۔چار پکڑے گئے ہیں اور صرف دو بچ کر واپس آسکے ہیں۔یعقوب نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب پوری تفصیل بتاؤ"...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" تفصیل یہی ہے جو میں نے آپ کو بتائی ہے ۔ آپ نے چار عمارتو کو چیک کرنے کے لئے کہا تھا ۔ میں نے اس کیلئے گروپ کے بارہ افراد اس کام پر لگایا ۔ یہ انتہائی ہوشیار آدمی ہیں اور اب ان میں سے دو بچ آئے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ وہ چاروں عمارتوں میں داخل ہو میں کامیاب ہو گئے تھے ۔ انہوں نے تین تین کے گروپ بنالئے تھے ا ایک دوسرے کے ساتھ سپیشل ٹرانسمیٹر پر رابطہ رکھا ہوا تھا اور چارو نے ایک دوسرے کو بتایا کہ عمارتیں یکسر خالی پڑی ہیں لیکن واپسی وقت باہر نگرانی پر موجود افراد نے ان پر فائر کھول دیا ۔ چھ افراد ا فائرنگ سے ہلاک ہو گئے جب کہ دو بچ کر واپس آنے میں کامیاب ہو گئے ..... یعقوب نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

" جو پکڑے گئے ہیں ۔ ان کا کیا ہو گا ہے " ..... عمران نے پوچھا ۔

" کیا کہا جا سکتا ہے ۔ وہ اب کافرستانی فوج کے اذیت خانوں نجانے کب تک ایڑیاں رگڑتے رہیں گے " ..... یعقوب نے آہستہ جواب دیا ۔

" کیا مطلب کیا تم انہیں چھڑوانے کے لئے کچھ نہیں کرو گے " ..... عمران نے حیران ہو کر پوچھا ۔

" عمران صاحب ..... آپ یہاں کے حالات سے پوری طرح وا نہیں ہیں ۔ یہاں کافرستانی فوج کا جبر اس قدر ہے کہ یہاں سانس لینا بھی دشوار ہو رہا ہے ۔ خاص طور پر دگام میں کیونکہ یہ دارالحکومت ہے اس کافرستانی فوج کی سب سے زیادہ تعداد بھی یہیں ہے ۔ یہاں جگہ جگہ کافرستا

فوج نے بڑے بڑے اذیت خانے بنا رکھے ہیں ۔ جہاں مظلوم اور بے گناہ مشکباریوں پر ایسے ایسے ہولناک ظلم روا رکھے جاتے ہیں کہ اگر ان کی تفصیل بیان کی جائے تو انسانیت بھی منہ چھپا لے اور خاص طور پر اگر مجاہدین میں سے کوئی آدمی پکڑا جائے تو اس کے ساتھ تو جو کچھ ہوتا ہو گا ۔ اس کا آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں ۔ ان اذیت خانوں کی اس قدر کڑی نگرانی کی جاتی ہے کہ وہاں کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا " ..... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن جب یہ تمہارے آدمی وہاں زبان کھول دیں گے تو پھر تمہیں اور تمہارے باقی آدمیوں کو نقصان نہ پہنچے گا " ..... عمران نے پوچھا ۔

" نہیں اس خدشے کے پیش نظر ہم نے یہاں ایسا سیٹ اپ رکھا ہوا ہے کہ کوئی آدمی دوسرے سے واقف نہیں ہے ہر ایک کے فرضی نام ہوتے ہیں اور وہ سب علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں اور اچانک انہیں کوئی مشن سونپا جاتا ہے ۔ رپورٹ لینے کے لئے بھی انتہائی پیچیدہ طریقہ کار اختیار کیا جاتا ہے اس لئے وہ کچھ بھی نہ بتا سکیں گے " ..... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہیں اندازہ ہے کہ تمہارے ان آدمیوں کو کس اذیت خانے میں لے جایا جائے گا " ..... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

" یہاں سب سے بڑا اذیت خانہ آرمی اور پولیس کا مشترکہ اذیت خانہ ہے اور آرمی کی سب سے بڑی اور مضبوط چھاؤنی رمیش پور کے درمیان واقع ہے ۔ میرے اندازے کے مطابق میرے آدمیوں کو وہیں لے جایا

جائے گا۔ جس آدمی پر یہ شک پڑ جائے کہ اس کا کوئی تعلق مجاہدین سے ہے اسے رمیش پور ہی لے جایا جاتا ہے "...... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ رمیش پور چھاؤنی کے متعلق معلومات مل سکتی ہیں "......
عمران نے پوچھا۔

"مل تو سکتی ہیں لیکن اگر آپ یہ سوچ رہے ہیں کہ آپ اس چھاؤنی میں جاکر آدمیوں کو واپس لا سکیں گے تو یہ ناممکن ہے ۔ یہ چھاؤنی رمیش پور کے قدیم لیکن انتہائی مضبوط قلعے کے اندر واقع ہے اور یہ قلعہ رمیش نا پہاڑی پر بنا ہوا ہے اور اس کے اردگرد مسلح فوج کا پہرہ رہتا ہے ۔ اس جانے والی اکلوتی سڑک پر چار فوجی چیک پوسٹس ہیں ویسے بھی باقی طرف سے اس قلعے تک پہنچنا ناممکن ہے اور قلعے کے سب سے اونچے مینار باقاعدہ نگران چوکی بنی ہوئی ہے جس پر ایسے آلات فٹ ہیں جن سے کئی میل تک زمین پر رینگنے والے کیڑے اور آسمان پر اڑنے والے پرندو تک کو چیک کر لیا جاتا ہے اور قلعے کی فصیل پر چاروں طرف انتہا ہولناک میزائل گنیں فٹ ہیں جن کی رینج بے حد وسیع ہے اس لئے صرف تین آدمیوں کے لئے آپ کا وہاں جانا سوائے نقصان کے اور کچھ نہیں آپ ان تین افراد کو بھول جائیں ۔ وادی کی آزادی کے لئے اس جیس سینکڑوں مسلمان اپنی جانوں کی قربانیاں دے چکے ہیں اور نجانے اور دیتے رہیں گے "...... یعقوب نے کہا۔

"جب وہ بلڈنگز خالی ہیں تو پھر مزید ہم کیا کریں ۔ ہم یہاں اجنبی ہیں ہم از خود تو ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹرز تلاش نہیں کر سکتے ۔ یہ کام تو تمہ

یا تمہارے آدمیوں کو کرنا ہوگا اور جب تک یہ تلاش نہ ہو جائیں ہم بیکار تو نہیں بیٹھ سکتے "...... عمران نے کہا۔

"اس منوہر اور کورو کی لاشیں وہاں آغا نگر میں رہ جانے کی وجہ سے انہیں علم ہوا ہوگا "...... صفدر نے کہا۔

"ہاں اور تمہیں معلوم ہے کہ جب ہم نے ہیلی کاپٹر حاصل کیا اور چھاؤنی میں ڈائنا میٹ فٹ کئے تو ہماری پوزیشن کیا تھی ۔ ہمارے پاس اتنا وقت ہی نہ تھا کہ ہم اس جیپ تک پہنچ کر منوہر اور کورو کی لاشوں کے چہرے بگاڑ سکتے "...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اگر آپ کوئی کام کرنا چاہتے ہیں تو عمران صاحب پھر راجوری کا اسلحہ ڈپو تباہ کرنے پر کام کریں ۔ اگر یہ تباہ ہو جاتا ہے تو سمجھئے کہ کافرستانی فوج کی وادی مقبوضہ میں کمر ٹوٹ جائے گی اور تحریک کو بے پناہ تقویت ملے گی "...... یعقوب نے کہا۔

"وہ کس طرح ...... کافرستان کے پاس اسلحے کی کیا کمی ہے ۔ وہ مزید اسلحہ بھجوا دے گا "...... عمران نے چونک کر کہا۔

"آپ کی بات درست ہے ، لیکن اس کے لئے وقت چاہئے ۔ اور جتنا وقت کافرستان سے مزید اسلحہ وادی تک پہنچنے میں لگے گا اس وقت تک مجاہدین بے پناہ قوت پکڑ لیں گے "...... یعقوب نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ پاجوڑا گروپ نے بھی اس اسلحہ خانے کو تباہ کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی اور بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن فور نے اس پر

عمل ہونے سے پہلے اس گروپ کا خاتمہ کر دیا اور اسی گروپ کا آدمی روش
پاکیشیا آیا۔ وہاں بلیک ہاؤنڈز کے دو شکار پہلے ہی مجھ سے مل چکے تھے اس
لئے ہم نے بلیک ہاؤنڈز کے خاتمہ کا مشن تیار کیا اور یہاں آ گئے۔ اسلحہ
خانے کی تباہی سے زیادہ اہم بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ ہے"...... عمران نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا اس رمیش پور چھاؤنی میں اسلحہ خانہ نہیں ہے"...... صفدر نے
پوچھا۔

"ہے۔ اور کافی بڑا ہے۔ لیکن راجوری کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ راجوری
میں حکومت کافرستان نے اس قدر اسلحہ اکٹھا کر رکھا ہے کہ آپ اسے اسلحہ
کا سمندر کہہ سکتے ہیں"...... یعقوب نے کہا۔

"ٹھیک ہے...... آخری ترجیح اسے بھی دیں گے، لیکن فوری طور پر ہم
نے بلیک ہاؤنڈز کے خلاف کام کرنا ہے اور تم ایسا کرو کہ بلیک ہاؤنڈز
کے سیکشن ہیڈ کوارٹر جہاں تبدیل کئے گئے ہیں، انہیں تلاش کرا دیا
کسی ایسے آدمی کو تلاش کرو جس کا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہو۔ باقی کام
خود کر لیں گے اور جب تک یہ تلاش نہ ہو، ہم تمہارے ساتھیوں کو آز
کرانے کا مشن پورا کریں گے۔ یہ لوگ ہماری وجہ سے اذیت خانے میں
پہنچے ہیں اس لئے ہم انہیں وہاں بھیڑیوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتے
...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے یہ مشن سونپ دو
دیکھو میں اس چھاؤنی کو کس طرح تباہ کرتا ہوں"...... تنویر نے انتہا

نادبھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں...... یہاں ڈائریکٹ ایکشن کام نہیں دے گا۔ یہ فوجی چھاؤنی
قلعے کا معاملہ ہے۔ ہم سب کو مل کر وہاں کام کرنا ہوگا"...... عمران
کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اگر آپ فیصلہ کر ہی چکے ہیں تو میں آپ کو یقین دلاتا
ہوں کہ آپ میرے ذمے جو بھی خدمت لگائیں گے میں اور میرا گروپ اپنی
جان پر کھیل کر اسے پورا کریں گے اور اگر آپ اس اذیت خانے کو ختم
کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ مجاہدین پر آپ کا بہت بڑا احسان ہوگا"
...... یعقوب نے کہا وہ اب دل گرفتگی کی کیفیت سے باہر آ چکا تھا۔

"نہ صرف اذیت خانہ بلکہ اس پورے قلعے کو تباہ ہونا پڑے گا"......
عمران نے کہا اور یعقوب کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اگر ایسا ہو جائے عمران صاحب تو یہ راجوری کے اسلحہ خانے سے بھی
بڑا دھچکہ ہوگا کافرستانی فوج کے لئے"...... یعقوب نے مسرت بھرے
لہجے میں کہا۔

"اس چھاؤنی کا انچارج کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میجر جنرل گرونام اس کا انچارج ہے"...... یعقوب نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"اس چھاؤنی میں رہنے والے یا وہاں جانے والے کسی آدمی کا پتہ لگ
سکتا ہے"...... عمران نے پوچھا اور یعقوب خاموش ہو گیا۔ اس کی فراخ
پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ عمران کی بات پر

غور کر رہا ہے۔

"ہاں ایک ڈرائیور ایسا ہے جو وہاں سپلائی لے کر جاتا ہے اس
بات ہو سکتی ہے"....... چند لمحوں بعد یعقوب نے کہا۔

"ملٹری کا آدمی ہے"....... عمران نے پوچھا۔

"اوہ نہیں عمران صاحب....... پرائیویٹ آدمی ہے۔ سکھ ہے۔
بات یہ ہے کہ اس چھاؤنی میں خوراک کی سپلائی ہفتے میں ایک رو
ہے۔ دس ٹرک جاتے ہیں اور ان میں سے ایک کا ڈرائیور وہ ہے۔ یہ
ریزرو ہیں۔ ویسے ان کی سائنسی آلات سے باقاعدہ چھان بین کی جاتی
اور یقیناً انہیں زیادہ اندر تک نہ جانے دیا جاتا ہوگا"....... یعقوب

"وہ آدمی کہاں مل سکتا ہے اور کیا وہ تعاون کرے گا"....... عمران
پوچھا۔

"کچھ کہہ نہیں سکتا۔ بہرحال کوشش تو کی جا سکتی ہے"....... یع
نے کہا۔

"کہاں رہتا ہے یہ آدمی"....... عمران نے پوچھا۔

"یہ بھی مجھے معلوم نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس ڈرا
بھائی میرے کارخانے میں کام کرتا ہے اور یہ اپنے بھائی سے ملنے کار
آتا جاتا رہتا ہے اور اس سے میری ملاقات ہے اور مجھے معلوم ہے
چھاؤنی میں سپلائی پر جانے والے ٹرکوں میں سے ایک کا ڈرائیو
"....... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم ایسا کرو اس سے معلوم کر کے ہمیں بتاؤ کہ یہ سپلا

کب جائے گی اور کہاں سے ٹرک بھرے جاتے ہیں اور کس کمپنی کے ہیں۔ پوری تفصیلات معلوم کرو پھر کوئی پلاننگ بنائی جا سکتی ہے"....... عمران نے کہا اور یعقوب سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کیا آپ واقعی اس چھاؤنی پر حملہ کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں"....... یعقوب کے جاتے ہی صفدر نے پوچھا۔

"ہاں کیوں"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"لیکن اس طرح ہم اپنے مشن سے ہٹ نہ جائیں گے"....... صفدر نے کہا۔

"یہاں وادی میں کافرستانی فوج اور اس کے رابطوں کو کمزور کرنا ہی ہمارا مشن ہے تاکہ یہاں تحریک آزادی مزید قوت پکڑ سکے۔ تم سوچو اگر ہم یہ چھاؤنی تباہ کر دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو یہاں کافرستانی فوج کا مورال کس قدر ڈاؤن ہو جائے گا اور مجاہدین کا مورال کس قدر مضبوط ہو جائے گا۔ اور یہی ہمارا مشن ہے۔ بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ بھی ہمارا مشن ہے لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ اس کے لئے جو طریقہ کار ہم نے اختیار کیا ہے وہ طویل عرصہ چاہتا ہے اس لئے میرے ذہن میں ایک اور طریقہ آیا ہے کہ اگر کسی طرح اس کے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر کے اس کے چیف مین کو پکڑ لیا جائے تو اس کے ذریعے پورے بلیک ہاؤنڈز کا بیک وقت خاتمہ کیا جا سکتا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ جب منوہر جیسا آدمی بھی اس کے ہیڈ کوارٹر سے واقف نہیں ہے تو پھر اسے کس طرح ٹریس کیا جائے

اور دوسری بات یہ کہ یہاں دگام میں حالات میری توقع سے زیادہ نا ہیں۔ تم نے دیکھا کہ جب ہم ہیلی کاپٹر نواح میں چھوڑ کر دگام کی حدو داخل ہوئے تو یعقوب تک پہنچتے پہنچتے ہمیں کس قدر ٹائٹ حالات گزرنا پڑا۔ اس لئے ہم یہاں کھل کر بھی کام نہیں کر سکتے اور جہاں یعقوب اور اس کے گروپ کا تعلق ہے۔ یہ لوگ اس قدر تربیت نہیں ہیں کہ ہماری مرضی کے مطابق کام کر سکیں اس لئے میں نے اور پلان بنایا ہے کہ چھاؤنی کی تباہی کے ساتھ ساتھ اس میجر جنرل گر کو پکڑ کر اس کے ذریعے انتہائی اعلیٰ سطح پر رابطہ کر کے بلیک باؤنڈ چیف کو ٹریس کیا جائے"...... عمران نے کہا اور سارے ساتھیوں چہرے چمک اٹھے۔

"اوہ ویری گڈ واقعی یہ بہترین پلاننگ ہے۔ انتہائی شاندار" تنویر نے سب سے پہلے بولتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد یعقوب کی واپسی ہوئی تو اس کے چہرے پر چمک تھی۔

"عمران صاحب۔ قدرت شاید ہم پر بے حد مہربان ہے۔ اس سے نہ صرف ملاقات ہو گئی ہے بلکہ وہ ہمارے ساتھ تعاون کرنے پوری طرح تیار ہے مگر اس نے معاوضہ کافی بھاری طلب کیا ہے لیک چھاؤنی کی تباہی کے مقابلے میں اس معاوضے کی کوئی اہمیت نہیں سپلائی بھی آج شام کو جانے والی ہے۔ یہ سپلائی ایک کمپنی ایور گر ذمے ہے۔ اس کمپنی کے مین سٹور دگام کے نواح میں بنے ہوئے وہاں سارا ہفتہ سپلائی کیا جانے والا سامان اکٹھا کیا جاتا ہے اور

ٹرک لگا کر انہیں لوڈ کیا جاتا ہے۔ وہاں فوجیوں کا ایک گروپ موجود رہتا ہے اور ایک فوجی جیپ اس سپلائی کے ساتھ ساتھ چھاؤنی تک جاتی ہے"...... یعقوب نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس ڈرائیور سے کیا کہا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے اس سے کہا ہے کہ وہ ہمیں چھاؤنی اور قلعے کے اندرونی حالات کی تفصیل بتائے اور اس اذیت خانے کے بارے میں بھی بتائے۔ یہ ڈرائیور پہلے اس فوجی چھاؤنی میں بطور ڈرائیور کام کرتا رہا ہے۔ یہ میجر جنرل گرونام کا ذاتی ڈرائیور تھا لیکن پھر گرونام کو جب سرکاری ڈرائیور رکھنے کا حکم دیا گیا تو اس نے اسے اس کمپنی میں رکھ لیا اور اس ڈرائیور کے مطابق یہ کمپنی میجر جنرل گرونام کے بھائی اردنا سنگھ کی ہے"...... یعقوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ڈرائیور"...... عمران نے پوچھا۔

"اس نے ہمیں کمپنی کے سٹور کے قریب ایک ریسٹوران میں ملنے کے لئے کہا ہے۔ چونکہ لوڈنگ میں دو تین گھنٹے لگ جاتے ہیں اس لئے وہ ان دو تین گھنٹوں میں فارغ ہوتے ہیں، اس لئے تمام ڈرائیور اس ریسٹوران میں بیٹھ کر وقت پورا کرتے ہیں"...... یعقوب نے جواب دیا۔

"او کے...... ٹھیک ہے۔ ہمیں وہاں پہنچنا چاہئے۔ اسلحہ بھی لے لیا جائے اور میک اپ باکس بھی"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"باقی ساتھی بھی کرسیوں سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"مسئلہ تو وہاں تک پہنچنے کا ہوگا"...... صفدر نے کہا۔

"اس کی آپ فکر نہ کریں اس کا میں نے بندوبست کر لیا ہے ...... وہاں ایک بہت بڑی لانڈری ہے اور شہر سے روزانہ لانڈری کا ٹرک میلے کپڑوں کے گٹھڑ وہاں لے جاتا ہے۔ اس کا ڈرائیور ہمارے گروپ کا آدمی ہے۔ آپ تیار ہو جائیں میں آدھے گھنٹے کے اندر اس ٹرک کے ساتھ یہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر اس ٹرک میں چھپ کر ہم آسانی سے وہاں تک پہنچ جائیں گے"...... یعقوب نے کہا۔

"گڈ...... یہ اچھا انتظام ہے"...... عمران نے کہا اور اس کے بعد وہ سب اپنے اس نئے مشن کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے جب کہ یعقوب باہر چلا گیا۔

کمرے کا دروازہ کھلا تو میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے سورما نے چونک کر دروازے میں داخل ہونے والے نوجوان کی طرف دیکھا۔

"باس میں نے ایک اہم اطلاع حاصل کر لی ہے"...... آنے والے نوجوان نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیسی اطلاع"...... سورما نے چونک کر پوچھا۔

"پکڑے جانے والے افراد کا تعلق مشہور حریت پسند گروپ سے ہے اور یہاں وگام میں اس گروپ کا انچارج یعقوب ہے اور میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں"...... نوجوان نے کہا۔

"اوہ اوہ...... یہ تو واقعی انتہائی اہم اطلاع ہے آکاش۔ پوری تفصیل بتاؤ"...... سورما نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس جو آدمی شدید زخمی حالت میں پکڑے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک میرا واقف تھا۔ میں نے اسے رتیش پور جانے سے روک دیا اور اسے

لپنے ساتھ اپنی رہائش گاہ پر لے گیا۔ میں نے اس کی مرہم پٹی کر دی اور پھر جب میں نے اسے بتایا کہ میرا تعلق بھی حریت پسند کے ایک خفیہ گروپ سے ہے اور میں نے لپنے طور پر اسے اس گروپ کی تفصیل بتائی دو چار نام لئے تو وہ آدمی میرے جال میں آگیا اور پھر وہ کھل گیا۔ اس سے پتہ چلا کہ یعقوب ان کا باس ہے۔ چنانچہ میں نے اسے تو آزاد کرنے کے لئے کہا اور خود یعقوب کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ یعقوب کے پاس آج کل چند افراد آئے ہوئے ہیں جنہیں اس نے کسی خفیہ مقام پر ٹھہرایا ہوا ہے۔ چنانچہ میں سمجھ گیا کہ یہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہوں گے۔ اب اگر اس یعقوب کو پکڑ لیا جائے تو ان افراد کو آسانی سے پکڑا جا سکتا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کیا جا سکتا ہے"...... آکاش نے جواب دیا۔

"یہ یعقوب کون ہے۔ اس کی تفصیل کیا ہے"...... سورما نے پوچھ اور آکاش نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے۔ میں ابھی اسے ٹریس کراتا ہوں"...... سورما نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رام چند کارپوریشن"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سورما بول رہا ہوں رام چند سے بات کرنی ہے"...... سورما نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"رام چند بول رہا ہوں"...... بولنے والے کا لہجہ قدرے سپاٹ سا تھا۔

"رام چند ...... بھیڑوں کی اون کا کاروبار کرنے والے یعقوب کو جانتے ہو"...... سورما نے کہا۔

"ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ کیوں"...... رام چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمیں فوری طور پر مطلوب ہے۔ کیا تم اسے ٹریس کر سکتے ہو۔ معاوضہ جو تم چاہو گے وہی ملے گا"...... سورما نے کہا۔

"صرف ٹریس کرنا ہے۔ یا"...... دوسری طرف سے رام چند نے پراسرار لہجے میں کہا۔

"اگر اغوا کر سکو تو زیادہ بہتر ہے ورنہ صرف یہ بتا دو کہ وہ اس وقت کہاں ہے"...... سورما نے کہا۔

"دونوں کام ہو سکتے ہیں۔ جو تم کہو"...... رام چند نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"تو پھر اسے اس طرح اغوا کر لو کہ کسی کو اس کے اغوا کا علم نہ ہو سکے"...... سورما نے کہا۔

"ٹھیک ہے معاوضہ تین گنا ہو گا"...... رام چند نے کہا۔

"مل جائے گا"...... سورما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں پہنچاؤں اسے اور کس نمبر پر اطلاع دوں "....... رام چند نے پوچھا اور سورما نے جواب میں اسے ایک رہائشی کوٹھی کا پتہ اور اس کا فون نمبر بتا دیا۔ اور دوسری طرف سے او۔کے کی آواز سن کر سورما نے رسیور رکھ دیا۔

"تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے آکاش۔ اب اگر یہ یعقوب مل جائے تو اس گروپ کا آسانی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے اور رام چند ایسا آدمی ہے جو یہ کام آسانی سے کر سکتا ہے "...... سورما نے رسیور رکھ کر آکاش سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس میں جانتا ہوں اسے اس کی مخبر تنظیم آکٹوپس کی طرح پورے دگام میں پھیلی ہوئی ہے "...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سورما نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس رندھیر بول رہا ہوں "...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سورما بول رہا ہوں "...... سورما نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس "...... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"رام چند کو میں نے ایک آدمی کو اغوا کر کے تمہارے پاس پہنچانے کے لئے کہا ہے۔ اس لئے جیسے ہی وہ آدمی وہاں پہنچے یا رام چند کال کرے تم نے فوراً مجھے یہاں ہیڈ کوارٹر میں اطلاع دینی ہے "۔ سورما نے کہا۔

"یس باس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور سورما نے رسیور رکھ

دیا۔

"اب مجھے اجازت ہے جناب "...... آکاش نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ...... لیکن تم نے ہیڈ کوارٹر میں ہی رہنا ہے۔ میں تمہیں اس گروپ کے خاتمے تک ساتھ رکھنا چاہتا ہوں "...... سورما نے کہا۔

"یس باس "...... آکاش نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا

"پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور سورما نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... سورما نے تیز لہجے میں کہا۔

"رندھیر بول رہا ہوں باس۔ یعقوب نامی آدمی کو رام چند کے آدمی یہاں پہنچا گئے ہیں۔ وہ بے ہوش ہے "...... رندھیر نے کہا۔

"گڈ ...... مجھے اسی کال کا انتظار تھا۔ اسے ٹارچر سیل میں پہنچا کر اچھی طرح باندھ دو میں خود وہیں آ رہا ہوں "...... سورما نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہیڈ کوارٹر سے نکل کر اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں رندھیر کا اڈہ تھا۔ رندھیر کا تعلق بھی اس کے سیکشن سے تھا۔ یہ اڈے اس نے مخصوص مقاصد کے لئے قائم کیا ہوا تھا۔ کار میں آکاش بھی اس کے ساتھ ہی موجود تھا۔

تھوڑی دیر بعد کار اس کوٹھی میں پہنچ گئی۔ برآمدے میں رندھیر خود موجود تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر سورما اور آکاش کا استقبال کیا۔

"وہ ہوش میں آ گیا ہے یا ابھی تک بے ہوش ہے "...... سورما نے

پوچھا۔

"معلوم نہیں باس میں تو اسے ٹارچر سیل میں کرسی پر باندھ کر آپ کے استقبال کے لئے باہر آگیا تھا"....... رندھیر نے جواب دیا۔ اور سورما نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے ایک کمرے میں داخل ہوئے جس کی دیواروں کے ساتھ کوڑے ۔ خنجر اور ایسے ہی دوسرے تشدد کے آلات لٹکے ہوئے تھے ۔ کمرے کے درمیان ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا ایک مقامی آدمی موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ۔ اس کے سر پر ابھرا ہوا گومڑ بتا رہا تھا کہ اسے سر پر چوٹ لگا کر بے ہوش کیا گیا ہے۔

"اسے ہوش میں لے آؤ۔ رندھیر"....... سورما نے کہا اور رندھیر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس مقامی آدمی کے چہرے پر یکے بعد دیگرے تھپڑوں کی بارش کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ آدمی چیختا اور کراہتا ہوا ہوش میں آگیا اور رندھیر پیچھے ہٹ گیا۔ وہ آدمی حیرت سے سامنے کھڑے سورما۔ آکاش اور رندھیر کے ساتھ ساتھ کمرے کے ماحول کو دیکھ رہا تھا۔

"تمہارا نام یعقوب ہے اور تم اون کے تاجر ہو"....... سورما نے کہا۔

"ہاں مگر یہ سب کیا ہے"....... یعقوب نے ہونٹ بھینچتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا نام سورما ہے اور میں بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن تھری کا چیف ہوں اور تم اس وقت بلیک ہاؤنڈز کے اڈے میں ہو ۔ یہ سب کچھ میں نے تمہیں اس لئے بتا دیا ہے تاکہ تمہیں اندازہ ہو سکے کہ تم کن لوگوں میں

ہو"....... سورما نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"مگر مجھے یہاں کیوں لایا گیا ہے ۔ میں تو کافرستانی حکومت کا وفادار ہوں ۔ ٹیکس ادا کرتا ہوں"....... یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمیں معلوم ہے....... بلیک ہاؤنڈز سے کوئی چیز چھپی نہیں رہ سکتی....... ہمیں معلوم ہے کہ تم دگام میں حریت پسندوں کے سب سے خطرناک گروپ نادر گروپ کے مقامی انچارج ہو اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ بھی تمہارے پاس یہاں پہنچا ہوا ہے اور تمہیں یہاں لایا بھی اس مقصد کے لئے گیا ہے تاکہ تم اس جگہ کے بارے میں ہمیں تفصیل بتا دو جہاں تم نے اس گروپ کو رکھا ہوا ہے"....... سورما نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ سب کسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے جناب ۔ میرا کسی گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔ میں تو سیدھا سادہ سا تاجر ہوں"....... یعقوب نے جواب دیا۔

"کوڑا لے آؤ رندھیر....... میں دیکھتا ہوں اس میں برداشت کا مادہ کتنا ہے"....... سورما نے غصیلے لہجے میں کہا اور رندھیر تیزی سے ایک دیوار کی طرف بڑھا اور اس نے دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ایک کوڑا ہک سے نکالا اور واپس آکر اسے سورما کے ہاتھ میں دے دیا ۔ اور دوسرے لمحے کمرہ یعقوب کی چیخوں اور کوڑے کی خوفناک آواز سے گونج اٹھا ۔ سورما انتہائی بے دردی سے یعقوب پر کوڑے برسائے چلا جا رہا تھا۔

"بولو کہاں ہے وہ گروپ بولو ورنہ کھال اتار دوں گا"....... سورما

نے چیختے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم مجھے نہیں معلوم "...... یعقوب نے انتہائی درد بھرے لہجے میں کہا اور سورما کا ہاتھ پہلے سے زیادہ بھرپور انداز میں چلنے لگ گیا۔ یعقوب کا پورا جسم کوڑوں کی ضربوں سے زخمی ہو گیا تھا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

" اسے پانی پلاؤ "...... سورما نے ہاتھ روکتے ہوئے کہا اور رندھیر سر ہلاتا ہوا واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

" باس یہ لوگ انتہائی سخت جان ہوتے ہیں اور اپنے کاز کی خاطر جان تک دینے سے بھی گریز نہیں کرتے اور یہ ان کا لیڈر ہے اس لئے یہ اس طرح کے تشدد کے سامنے زبان نہیں کھولے گا "...... آکاش نے کہا۔

" تو پھر "...... سورما نے کہا۔

" باس اگر آپ اجازت دیں تو میں اس کی زبان کھلواؤں "...... آکاش نے کہا۔

" کس طرح "...... سورما نے چونک کر پوچھا۔

" اس کی ایک بیٹی ہے۔ اس کا نام زرینہ ہے۔ بے حد خوبصورت اور نوجوان ہے۔ اگر اسے اغوا کر کے یہاں لایا جائے اور پھر اسے دھمکی دی جائے کہ اس کی آنکھوں کے سامنے اس کی بیٹی کو بے عزت کیا جائے گا تو مجھے یقین ہے کہ یہ زبان کھول دے گا "...... آکاش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ واقعی یہ کامیاب طریقہ ہے۔ آؤ میرے ساتھ "...... سورما نے کہا

اور کوڑا وہیں پھینک کر وہ واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ آکاش بھی اس کے پیچھے تھا۔ رندھیر انہیں راستے میں ملا۔ اس کے ہاتھ میں پانی سے بھرا جگ تھا۔

" ابھی اس کی ضرورت نہیں ہے آؤ...... تم نے ایک اور کام کرنا ہے "...... سورما نے کہا اور رندھیر سر ہلاتا ہوا ان کے پیچھے واپس چل پڑا۔ ایک دفتر نما کمرے میں پہنچ کر جب سورما نے آکاش کی بات رندھیر کو بتائی تو رندھیر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" آکاش کی بات درست ہے باس...... یہ آدمی واقعی زبان کھول دے گا "...... رندھیر نے کہا۔

" تو پھر اس کی بیٹی کو اغوا کرنے کا کام تم نے کرنا ہے۔ ابھی اور اسی وقت "...... سورما نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ لیکن اس کی بیٹی کہاں رہتی ہے۔ اس کے بارے میں تفصیل "...... رندھیر نے کہا۔

" میں تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔ میں اسے اچھی طرح پہچانتا ہوں اور یعقوب کی رہائش گاہ بھی جانتا ہوں "...... آکاش نے کہا۔

" فوراً جاؤ اور جس قدر جلدی اسے اغوا کر کے لا سکو لے آؤ "...... سورما نے کہا اور آکاش اور رندھیر مڑے اور دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی لانڈری والے ٹرک میں چھپ کر جانے کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے لیکن یعقوب ٹرک لے کر نہ آیا تھا حالانکہ اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ آدھے گھنٹے کے اندر اندر ٹرک کے ساتھ یہاں پہنچ جائے گا لیکن اب ایک گھنٹے سے زیادہ وقت ہو گیا تھا۔ لیکن وہ واپس نہ آیا تھا۔

"کہیں کوئی گڑبڑ نہ ہو گئی ہو"...... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا۔

"کون ہے"...... بولنے والے کا لہجہ بے حد متوحش سا تھا۔

"یعقوب صاحب ہیں۔ میں ان کا دوست پرنس بول رہا ہوں"...... عمران نے آواز بدل کر کہا۔

"اوہ نہیں جناب...... وہ اگر یہاں ہوتے تو یہ خوفناک واقعہ نہ ہو

سکتا تھا"...... دوسری طرف سے اسی طرح متوحش لہجے میں جواب دیا گیا

"کیا...... کیا مطلب کیسا خوفناک واقعہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"جناب ابھی دس منٹ پہلے یہاں چند آدمی اچانک داخل ہوئے انہوں نے فائرنگ کر کے سب ملازمین کو ہلاک کر دیا۔ میں بھی ان کا ملازم ہوں باورچی ہوں۔ میں کچن میں تھا، فائرنگ کی آوازیں اور ملازموں کی چیخیں سن کر میں ڈر کر پینٹری میں چھپ گیا پھر میں نے یعقوب صاحب کی بیٹی زرینہ کی چیخیں سنیں۔ پھر خاموشی چھا گئی۔ جب میں باہر نکلا تو میں نے دیکھا کہ زرینہ غائب تھی۔ میں نے یعقوب صاحب کے منیجر اسلم صاحب کو فون کیا ہے اور اس دوران آپ کی کال آ گئی ہے"...... دوسری طرف سے اسی طرح متوحش لہجے میں بتایا گیا۔

"اوہ کس نے کیا ہے اغوا۔ کیا تم اندازہ لگا سکتے ہو"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"جی۔ جی۔ میں کیا کہہ سکتا ہوں"...... دوسری طرف سے ملازم نے جواب دیا۔

"سنو جیسے ہی اسلم صاحب آئیں تم انہیں کہہ دینا کہ وہ پرنس سے بات کریں وہ میرا فون نمبر جانتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اچھا جی...... اوہ ایک منٹ جناب میرا خیال ہے۔ اسلم صاحب کی کار آ رہی ہے"...... ملازم نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور علیحدہ رکھے جانے کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کون صاحب بول رہے ہو"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"تم اسلم ہو۔ میں پرنس ہوں۔ تم یعقوب صاحب کے ساتھ ہمارے پاس آئے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ ہاں جناب یہاں تو غضب ہو گیا ہے۔ یعقوب صاحب کو بھی اغوا کر لیا گیا ہے اور ان کی بیٹی زرینہ کو بھی"...... اسلم نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر تقریباً کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو تم۔ یعقوب کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ کب۔ کیسے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب یعقوب صاحب لانڈری کے ٹرک ڈرائیور سے ملنے کے لیے کیفے شامی کے باہر کھڑے تھے کہ اچانک ایک کار وہاں آ کر رکی اس میں سے دو افراد نکلے اور انہوں نے یعقوب صاحب کے سر پر راڈ مارا اور پھر انہیں کار میں ڈال کر لے گئے۔ وہاں ہمارے ایک آدمی کا بک سٹال ہے۔ اس نے مجھے اطلاع دی تو میں نے ان کا کھوج لگانے کی کوشش شروع کر دی۔ اس آدمی نے اس کار کا نمبر دیکھ لیا تھا اور ابھی یہاں آنے سے پہلے مجھے اطلاع ملی کہ اس کار کو ٹمپل کالونی کی ایک کوٹھی میں جاتے دیکھا گیا ہے۔ اسی لمحے ملازم کا فون آگیا اور مجھے فوراً یہاں آنا پڑا۔ نجانے یہ اچانک کیا چکر چل گیا ہے"...... اسلم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کا نمبر جہاں کار کو جاتے دیکھا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"جناب اس کوٹھی کا نمبر اٹھارہ بتایا گیا ہے"...... اسلم نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم زرینہ کے اغوا کے بارے میں کام کرو میں خود اس کوٹھی کو چیک کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ اب ہمیں خود ایکشن میں آنا ہوگا۔ سپیشل بیگ ساتھ لے لو"...... عمران نے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے تھے اور چند لمحوں بعد وہ سب ایک کار میں بیٹھے ہوئے یعقوب کی طرف سے مہیا کردہ اس رہائش گاہ سے نکل کر چوک کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ جب کہ صفدر اور صدیقی سائیڈ سیٹ پر اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے۔ عقبی سیٹ پر تنویر۔ کیپٹن شکیل اور نعمانی تھے کار خاصی تیز رفتاری سے کالونی کے چوک پر پہنچی اور پھر تیزی سے دائیں طرف کو جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔

"کیا آپ کو اس کالونی کے محل وقوع کا علم ہے"...... ساتھ بیٹھے ہوئے صفدر نے کہا۔

"ہاں...... میں نے نقشے کو غور سے پڑھا ہے"...... عمران نے مختصر لفظوں میں کہا اور سب ساتھی خاموش ہو گئے۔ کار خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھی کہ اچانک دور سے انہیں سڑک کے کنارے پولیس کی گاڑیاں کھڑی نظر آئیں۔ وہاں چیکنگ ہو رہی تھی۔

"آپ لوگ خاموش رہیں گے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے

کہا اور کار کو آگے بڑھاتا ہوا تیزی سے ایک پولیس کار کے قریب لے جا کر روک دی۔

"ہیلو آفیسر بلیک ہاؤنڈز سپیشل کارڈ ایمر جنسی مشن"...... عمران نے تیز لہجے میں آفیسر سے کہا۔

"اوہ یس سر آپ جا سکتے ہیں"...... آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ چیخ کر سڑک پر موجود پولیس والوں کو عمران کی کار کو راستہ دینے کا حکم دینا شروع کر دیا۔ پولیس کے سپاہی تیزی سے ادھر ادھر ہو گئے اور عمران تیزی سے کار کو آگے بڑھائے لئے چلا گیا۔

"یہ تو بڑا مسئلہ حل ہو گیا۔ یہ سپیشل کارڈ کیا ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں کسی زمانے میں سپیشل مطلب ٹیکنی کلر لباس پہننے کا بے حد شوقین تھا۔ انہوں نے میری نقل کی ہے۔ حکومت کی طرف سے بلیک ہاؤنڈز کو جو کارڈ دیا گیا ہے اس کا کوڈ نام سپیشل کارڈ رکھا گیا ہے۔ اس کارڈ کی وجہ سے فوج اور پولیس حکم کے تابع ہو جاتی ہے لیکن یہ کارڈ شک ہونے پر باقاعدہ چیک کیا جاتا ہے اس لئے میں نے ساتھ ہی ایمر جنسی مشن کا اضافہ کر دیا تھا اس لئے بات بن گئی"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"یہ یعقوب اور اس کی بیٹی کو کس نے اغوا کیا ہو گا"...... اچانک صفدر کے ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی نے پوچھا۔

"ظاہر ہے...... یہ کام بلیک ہاؤنڈز ہی کرا سکتی ہے۔ انہیں یقیناً کسی

طرح یہ علم ہو گیا ہو گا کہ ہم یعقوب کے پاس چھپے ہوئے ہیں اور میرا اندازہ ہے کہ یعقوب نے جب باوجود تشدد کے زبان نہ کھولی ہو گی تو ان درندوں نے اس کی زبان کھلوانے کے لئے اس کی بیٹی کو اغوا کرا دیا ہو گا"...... عمران نے کہا اور پھر ایک موڑ کاٹ کر جب اس نے کار آگے بڑھائی تو کار ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئی۔ کالونی کے نام کا بڑا سا بورڈ بھی چوک پر موجود تھا اور یہ وہی نام تھا جو نیجر اسلم نے عمران کو بتایا تھا۔

"ہو سکتا ہے...... اس کوٹھی میں بلیک ہاؤنڈز کا اڈہ ہو اور ہم نے انہیں زندہ پکڑنا ہے اس لئے اس کوٹھی پر پہلے بے ہوش کرنے والی گیس کے کیپسول فائر کئے جائیں گے پھر عقبی طرف سے ہم اندر جائیں گے"...... عمران نے کالونی میں داخل ہوتے ہی کہا اور صفدر نے جلدی سے اپنے سامنے رکھا ہوا سپیشل بیگ کھولنا شروع کر دیا اور جب عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی تو وہ بیگ میں سے کیپسول فائر کرنے والا پسٹل نکال چکا تھا۔ بیگ سے میگزین نکال کر اس نے اس میں فٹ کیا اور عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"ہو سکتا ہے اڈے کی نگرانی ہو رہی ہو اس لئے تم پہلے اکیلے جا کر گیس فائر کرو۔ پھر ہمیں اشارہ کر دینا"...... عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اتر گیا۔ صدیقی چونکہ دروازے کی طرف بیٹھا ہوا تھا اس لئے وہ پہلے ہی نیچے اتر گیا تھا۔ صفدر تیزی سے چلتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ مطلوبہ کوٹھی سڑک کے اس پار تقریباً سو گز دور تھی اور جہاں ہ

کوٹھی کے آمنے سامنے اور سائیڈوں میں سڑکیں موجود تھیں اس طرح ہی کوٹھی کے گرد سڑک تھی۔ صفدر سڑک پار کر کے آگے بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس کوٹھی کی سائیڈ روڈ پر مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔ کوٹھی کا پھاٹک بند تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نظریں کوٹھی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اس سڑک کے موڑ پر نمودار ہوا اور اس نے ہاتھ ہلا کر انہیں مخصوص اشارہ کیا تو وہ سب کار سے نیچے اترے اور پھر تیزی سے سڑک پار کر کے اس کوٹھی کی طرف بڑھ گئے۔

"عقبی طرف سنسان علاقہ ہے اور چار دیواری بھی زیادہ بلند نہیں ہے ...." صفدر نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے تیزی سے سائیڈ سڑک سے ہوتے ہوئے عقبی طرف کو پہنچ گئے اور چند لمحوں بعد ایک ایک کر کے وہ عقبی دیوار کراس کر کے اندر پہنچے اور تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ عمارت پر خاموشی طاری تھی۔ عمارت کی سائیڈ پر ایک پتلی سی گلی تھی۔ وہ اس گلی میں داخل ہو کر سامنے کے رخ کی طرف بڑھنے ہی لگے تھے کہ یکلخت سرر کی تیز آوازیں ان کے عقبی اور سامنے کی طرف سنائی دیں اور وہ سب یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ گلی کے عقبی طرف اور سامنے کی طرف ٹھوس فولادی چادریں آ گئی تھیں چونکہ عمارت کی طرف سے شیڈ بڑھ کر دیوار کے اوپر تک چلا گیا تھا اس لئے اوپر باقاعدہ چھت تھی اور ابھی وہ چونک کر یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے کہ انہیں چھت پر سے کرر کرر کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔

"سائیڈوں پر ہو جاؤ سائیڈوں پر" .... عمران نے سائیڈ کی دیوار کی

طرف چھلانگ لگاتے ہوئے کہا اور وہ سب پلک جھپکنے میں گلی کی سائیڈ دیواروں سے جا چپکے اور بس ایک لمحے کے ہزارویں حصے کا فرق رہ گیا ورنہ وہ سب چھت سے برسنے والی گولیوں کی زد میں آ کر ختم ہو جاتے۔ چھت میں ایک قطار کی صورت میں گنوں کے منہ دکھائی دے رہے تھے جن میں سے گولیاں تیزی سے برس رہی تھیں۔ یہ بارش چند لمحوں کے لئے ہوئی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

"اب درمیان میں آ جاؤ جلدی" .... عمران نے چیخ کر کہا اور وہ سب چابی بھرے کھلونوں کی طرح اچھل کر عین درمیان میں آ گئے۔ لیکن ان سب کے چہرے بری طرح بگڑے ہوئے تھے اور ان کی نظریں چھت سے نظر آنے والی گنوں کے دہانوں پر جمی ہوئی تھیں کیونکہ اگر اس بار فائرنگ ہوتی تو پھر ان میں سے ایک بھی نہ بچ سکتا تھا مگر دوسرے لمحے کرر کرر کی آوازوں کے ساتھ ہی گنوں کے دہانے دائیں بائیں تبدیل ہونے لگے۔ ایک دہانہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف اور اس کے ساتھ ہی ایک بار پھر راہداری فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھی۔ لیکن اس بار گولیاں درمیان میں پڑنے کی بجائے دائیں بائیں دیواروں اور سائیڈوں پر بارش کی طرح برس رہی تھیں۔

"اب جیسے ہی فائرنگ بند ہو۔ تم سب نے یہیں اس طرح ڈھیر ہو جانا ہے جیسے تم سب پہلی فائرنگ سے ہی ہٹ ہو چکے ہو" .... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن عمران صاحب انہیں جب خون نظر نہ آئے گا تو ہو سکتا ہے وہ

دوبارہ درمیان میں فائر کھول دیں "...... عمران کے ساتھ موجود صفدر نے فوراً جواب دیا۔

"فکر نہ کرو اس سسٹم میں صرف سائے نظر آتے ہیں۔ خون اور دوسری تفصیلات نہیں نظر آتیں "...... عمران نے کہا اور پھر جیسے ہی فائرنگ بند ہوئی وہ سب تیزی سے درمیان میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں گرتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد راہداری چھت سے نکلنے والی تیز روشنیوں سے بھر گئی لیکن یہ روشنیاں صرف چند سیکنڈز تک رہیں پھر غائب ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی عمران اس طرح کپڑے جھاڑتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا جیسے ڈرامے کے پردہ گرنے کے بعد مرنے کی اداکاری کرنے والے اداکار اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔

"آؤ اب ہم نے فاسٹ ایکشن کرنا ہے۔ وہ لوگ اب مطمئن ہوں گے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی جو سب کھڑے ہوئے تھے تیز تیز قدم اٹھاتے آگے موجود فولادی دیوار کی طرف بڑھنے لگے۔

"بے ہوش کر دینے والی گیس تو انتہائی زود اثر تھی اور میں نے دو کیپسول فائر کئے تھے پھر اس کا ان پر اثر کیوں نہیں ہوا "۔ صفدر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ نیچے تہہ خانوں سے کیا جا رہا ہو اور اوپر منزل میں لوگ بے ہوش پڑے ہوں بہرحال ابھی پتہ چل جائے گا "...... عمران نے کہا اور پھر وہ اس فولادی چادر کے قریب دونوں طرف دیوار سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد سرر سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی عقبی طرف اور سامنے کی طرف فولادی چادریں نیچے زمین میں

غائب ہو گئیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"تو میرا اندازہ درست ہے۔ آپریٹر نیچے ہے اور اب وہ نیچے سے اوپر آئے گا "...... عمران نے کہا اور تیزی سے دوڑتا ہوا گلی پار کر کے عمارت کے سامنے کے رخ پہنچ گیا وہاں برآمدے میں چار مسلح افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ اسی لمحے انہیں راہداری کی طرف سے دو آدمیوں کے قدموں کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ اور وہ سب برآمدے کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ دوسرے لمحے مشین گنوں سے مسلح دو آدمی تیزی سے راہداری سے باہر نکلے اور عمران اور صفدر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور ان دونوں کے حلق سے چیخیں نکلیں لیکن پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی ان کے پھڑکتے ہوئے جسم یکلخت ساکت ہو گئے اور عمران اور صفدر جنہوں نے انہیں قابو کیا ہوا تھا ایک جھٹکے سے نیچے پھینک دیا۔

"تنویر تم یہیں رکو گے "...... عمران نے راہداری کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ دوڑتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے اور تھوڑی دیر بعد جب وہ مختلف کمروں سے گزر کر ایک کمرے میں داخل ہوئے تو بری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ دیوار کے ساتھ زنجیروں سے مائیکل یعقوب جکڑا ہوا تھا۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی اور اس کے سامنے ایک نوجوان لڑکی تقریباً عریاں لیٹی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے ہاتھ اور پیر رسیوں سے باندھ دیئے گئے تھے لیکن لڑکی بھی بے ہوش پڑی ہوئی تھی۔ اس کے پھٹے ہوئے کپڑے بھی ساتھ ہی پڑے ہوئے تھے۔ ایک کرسی پر

ایک آدمی بے ہوش پڑا ہوا تھا جب کہ لڑکی کے ساتھ دو قوی ہیکل آد
بھی اس انداز میں گرے ہوئے تھے جیسے وہ اس لڑکی سے دست درازی
کو شش کرتے ہوئے اچانک بے ہوش ہو کر گر گئے ہوں ۔ عمران
اندر داخل ہوتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اپنا کوٹ اتار کر لڑکی کے جس
ڈال دیا ۔ اب اس کی پشت سے ایک پچکا سا بیگ بندھا ہوا نظر آ رہا تھا

" جاؤ جتنے لوگ بھی یہاں نظر آئیں سب کو گولیوں سے اڑا دو ۔ نیچے
خانے بھی چیک کر لینا ۔ جلدی کرو "...... عمران نے چیخ کر کہا اور
ساتھی تیزی سے مڑے اور اس کمرے سے باہر نکل گئے ۔ عمران نے آ
بڑھ کر لڑکی کے پیروں اور ہاتھوں میں بندھی ہوئی رسیاں کھول دیں ۔
کا چہرہ پتھر کی طرح سخت نظر آ رہا تھا ۔ پھر وہ تیزی سے زنجیروں سے بند
ہوئے یعقوب کی طرف بڑھا ۔ اس نے اپنی پشت پر لدے ہوئے بیگ
سے ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکنا اتار کر وہ یعقوب کی ناک
طرف بڑھاتے بڑھاتے رک گیا ۔ دوسرے لمحے اس نے ہاتھ واپس کھی
ڈھکنا لگا دیا ۔ اور شیشی بھی بیگ میں ڈال کر وہ کمرے کے بیرونی دروا
کی طرف بڑھ گیا ۔ اس لمحے اسے صفدر آتا ہوا دکھائی دیا ۔

" صفدر یعقوب کی لڑکی نیم عریاں ہے اس کے لئے یہاں سے
مردانہ قمیض ڈھونڈ لاؤ ۔ جلدی کرو "...... عمران نے دور سے صفدر
نمودار ہوتے ہی چیخ کر کہا اور صفدر رک کر مڑا اور بھاگتا ہوا واپس چلا
جب کہ عمران مڑ کر واپس اسی کمرے میں آ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد صفدر
اس کے ساتھ کیپٹن شکیل ، صدیقی اور نعمانی بھی آ گئے ۔

" بیس کے قریب افراد تھے ، سب ختم کر دیئے گئے ہیں ۔ نیچے تہہ خانے میں تو واقعی مشینری کا جال سا بچھا ہوا ہے لیکن وہاں کوئی آدمی نہیں ہے "...... نعمانی نے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ تم سب باہر جاؤ ۔ میں اس لڑکی کو ہوش میں لے آتا ہوں پھر جب یہ قمیض پہن لے گی تو پھر ہم اندر آئیں گے "...... عمران نے صفدر کے ہاتھ سے مردانہ قمیض لیتے ہوئے کہا اور پھر پشت پر موجود بیگ میں سے اس نے وہی پہلے والی شیشی نکالی اور اس کا ڈھکنا کھول کر اس کا دہانہ اس لڑکی کی ناک سے لگا دیا ۔ چند لمحوں بعد اس نے ہاتھ واپس کھینچا اور ڈھکنا لگا کر اس نے شیشی واپس جیب میں ڈال لی ۔ عمران کے ساتھی کمرے سے باہر جا چکے تھے ۔ عمران بھی قدم بڑھاتا تیزی سے کمرے کے درمیان آ کر رک گیا ۔ اسی لمحے اس نے لڑکی کے جسم میں حرکت کے آثار دیکھے اور عمران تیزی سے باہر آ کر سائیڈ میں ہو گیا ۔ عمران کے ساتھی راہداری میں ایک طرف موجود تھے ۔ اسی لمحے عمران کو لڑکی کی کراہ اور پھر چیخ کی آواز سنائی دی ۔

" مس زرینہ ہم دوست ہیں ۔ تمہارے ہاتھ اور پیر کھول دیئے گئے ہیں اور ایک مردانہ قمیض ہم نے ساتھ رکھ دی ہے ۔ ہم باہر ہیں تم پہلے یہ قمیض پہن لو "...... عمران نے اونچی آواز میں کہا ۔

" تک تک کون ہو تم ...... اوہ ۔ اوہ یہ سب کیا ہے "...... زرینہ کی دہشت بھری چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" ہم تمہارے والد یعقوب صاحب کے دوست ہیں اور تمہیں اور

تمہارے والد کو چھڑانے یہاں آئے ہیں ۔ فکر مت کرو یہاں موجود سب لوگ ہلاک ہو چکے ہیں ۔ تم جلدی سے قمیض پہن لو تاکہ میں اندر آ کر تمہارے والد کو ہوش میں لا سکوں "...... عمران نے نرم اور اونچے لہجے میں کہا۔

" اچھا ۔ اچھا ۔ اوہ خدایا تیرا شکر ہے ۔ اوہ ۔ اوہ "...... اندر سے زرینہ کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران خاموش کھڑا رہا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ بے ہوش ہونے سے پہلے جو حالات گزر رہے تھے ان کا رد عمل ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔

" آجاؤ ۔ میں نے قمیض پہن لی ہے "...... چند لمحوں بعد اندر سے زرینہ کی آواز سنائی دی اور عمران تیزی سے آگے بڑھ کر اندر داخل ہو گیا ۔ لڑکی اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی ۔ ویسے اس نے قمیض پہن لی تھی ۔ عمران نے آگے بڑھ کر اپنا کوٹ اٹھایا اور اسے پہن کر اس نے ہاتھ میں موجود چھوٹی سی شیشی کا ڈھکنا کھولا اور آگے بڑھ کر اس نے یعقوب کی ناک سے شیشی کا دہانہ لگایا اور چند لمحوں بعد ہاتھ کھینچ کر اس کا ڈھکنا بند کیا اور شیشی کو کوٹ کی جیب میں ڈال لیا ۔ عمران کے ساتھی بھی اندر آ چکے تھے جب کہ لڑکی ایک طرف ہو کر کھڑی ہو گئی تھی ۔ ویسے اس کے چہرے پر ابھی تک خوف کے تاثرات نمایاں تھے ۔ چند لمحوں بعد ہی یعقوب کے جسم میں حرکت ہوئی اور پھر اس کی آنکھیں کھل گئیں مگر اس کے ساتھ ہی وہ ہذیانی انداز میں چیخنے لگا۔

" یہ ظلم مت کرو میری معصوم بیٹی کے ساتھ یہ ظلم مت کرو "......

یعقوب نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" فکر مت کرو یعقوب تمہاری بیٹی محفوظ ہے "...... عمران نے نرم لہجے میں کہا تو یعقوب نے یکلخت آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو دیکھنا شروع کر دیا۔

" اوہ ۔ اوہ آپ ۔ آپ ۔ پرنس ۔ اوہ آپ ۔ اوہ آپ یہاں پہنچ گئے ۔ یعقوب نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو ۔ اور عمران نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھوں کے گرد موجود کلپ کے کڑوں کے بٹن دبا کر انہیں کھول دیا۔

" اب اپنے پیروں کے کڑے خود کھول لو "...... عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اسی لمحے زرینہ دوڑتی ہوئی آگے بڑھی اور نیچے جھکتے ہوئے باپ سے جا کر لپٹ گئی۔

" بابا ۔ بابا یہ رحمت کے فرشتے ہیں بابا "...... زرینہ نے سسکیاں لے لے کر کہنا شروع کر دیا۔

" ہاں بیٹی یہ واقعی رحمت کے فرشتے ہیں "...... یعقوب نے مسکراتے ہوئے اس کی پشت پر تھپکی دیتے ہوئے کہا اور زرینہ پیچھے ہٹ گئی پھر یعقوب نیچے جھکا اور اس نے کڑوں کو کھول کر اپنے پیر آزاد کرا لئے۔

" یعقوب اب یہ بتاؤ کہ یہ کرسی پر بیٹھا ہوا آدمی کون ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ سو رہا ہے ۔ بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن تھری کا انچارج "...... یعقوب نے کہا اور پھر اپنے اغوا ہونے سے یہاں آنے اور اپنے پر ہونے والے تشدد

اور پھر زرینہ کو یہاں لانے اور اس کا لباس پھاڑنے تک کے سارے حالات بتا دیئے۔

"یہ اتنا بڑا صدمہ تھا کہ میں بے ہوش ہو گیا اور اب مجھے ہوش آیا ہے"...... یعقوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"صفدر اس سورما کو یعقوب کی جگہ زنجیروں میں جکڑ دو"...... عمران نے کہا اور صفدر کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے سورما کو اٹھا کر اس طرف کو بڑھا جدھر زنجیریں تھیں اور صدیقی اور نعمانی نے آگے بڑھ کر اس کے ساتھ اور پیر زنجیروں میں جکڑ دیئے۔ کیپٹن شکیل بھی اندر آ چکا تھا۔

"ان دونوں کو اٹھا کر باہر لے جاؤ اور انہیں آف کر دو"...... عمران نے زرینہ کی طرف دیکھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ عمران زرینہ کی وجہ سے انہیں یہاں ہلاک نہ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہ آگے بڑھے اور پھر صدیقی اور نعمانی انہیں گھسیٹتے ہوئے کمرے سے باہر کی طرف لے گئے۔

"صفدر یہاں فون ہو گا۔ یعقوب صاحب زخمی ہیں۔ پہلے ان کے زخموں کی بینڈیج کرو اور پھر انہیں فون کراؤ تاکہ یہ اپنے مینجر اور دوسرے لوگوں کو تسلی دے سکیں"...... عمران نے صفدر نے کہا۔

"آیئے یعقوب صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"یعقوب صاحب بس یہ خیال رکھیں کہ کسی کو یہاں کا پتہ نہ بتائیں"...... عمران نے یعقوب سے مخاطب ہو کر کہا اور یعقوب نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر زرینہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے باہر کی طرف

چل پڑا جب کہ عمران نے جیب سے وہی شیشی نکالی اور ساتھ کھڑے کیپٹن شکیل کی طرف بڑھا دی۔

"اسے ہوش میں لے آؤ کیپٹن"...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل نے اس کے ہاتھ سے شیشی لی اور زنجیروں میں بندھے ہوئے سورما کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا ڈھکنا کھولا اور اس کا دہانہ اس کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اس کا ڈھکنا لگا کر اسے واپس عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اب یہ کوڑا اٹھا لو۔ تاکہ اس سورما کی قوت برداشت چیک ہو سکے"...... عمران نے شیشی لیتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ اس پر عام انداز میں تشدد کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہاں یہ اسی قابل ہے۔ اس نے زرینہ کو اغوا کر کے اس کے باپ کے سامنے اسے اپنے آدمیوں سے بے عزت کرانے کی کوشش کر کے اپنے آپ کو انسانیت کے درجے سے نکال کر جانوروں کے درجے میں پہنچا دیا۔ اگر ہم چند لمحے مزید لیٹ ہو جاتے تو شاید یہ باپ بیٹی دونوں پھر زندہ نہ رہ سکتے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور خون آلود کوڑا اٹھا لیا۔ اسی لمحے سورما ہوش میں آنے لگ گیا اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور دوسرے لمحے وہ انتہائی حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"کک کک...... یہ کیا۔ یہ میں بندھا ہوا۔ اوہ کون ہو تم۔ کون ہو"

.... سورما نے انتہائی حیرت بھری آواز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام سورما ہے اور تم بلیک پاؤنڈز کے سیکشن تھری کے انچارج ہو"..... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ ۔ تم کون ہو"....... سورما نے یکلخت ہونٹ دبا کر بات کرتے ہوئے کہا۔ اب وہ ذہنی طور پر سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"میرا نام پرنس ہے اور میں وہی ہوں جس کی تلاش کے لئے تم نے یعقوب کو اغوا کرایا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"اوہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہو ۔ مگر یہاں ۔ مم میرے ساتھی وہ کہاں ہیں ۔ تم اندر کیسے آ سکے ہو ۔ یہاں تو زبردست سائنسی نظام"...... سورما نے حیران ہو کر کہا۔

تمہارے سائنسی نظام نے واقعی ہمیں موت کے دہانے پر پہنچا دیا تھا۔ ہم نے پہلے باہر سے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول یہاں فائر کئے تھے ۔ اس سے یہاں اوپر موجود افراد تم سمیت تو بے ہوش ہو گئے لیکن نیچے تہہ خانے میں جو تم نے مشین روم بنا رکھا ہے وہاں تک اس کے اثرات نہ پہنچ سکے اس لئے وہاں موجود تمہارے دو آدمی ہوش میں رہے اور پھر جب ہم عقبی دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے تو سائیڈ گلی بند کر کے تمہارے آدمیوں نے ہم پر چھت سے گولیوں کی بارش کر دی لیکن اب یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ تم نے یہاں کافی پرانا نظام فٹ کر رکھا ہے لہ بہرحال میں اس نظام سے واقف تھا اس لئے پہلے ہم سائیڈوں میں ہو گئے اور گولیوں کی بارش درمیان میں ہوتی رہی ۔ پھر ہم درمیان میں ہو گئے

اور گولیوں کی بارش سائیڈوں میں ہوتی رہی ۔ پھر ہم درمیان میں ٹیڑھے میڑھے انداز میں لیٹ گئے جیسے ہم ہٹ ہو گئے ہوں ۔ تمہارے آدمیوں نے ہمیں چیک کیا اور یقیناً انہوں نے ہمیں مردہ سمجھا اس لئے انہوں نے سائیڈیں کھولیں اور ہم کوٹھی کے اندر آ گئے اور تمہارے آدمی مشین روم سے باہر آئے تو ہم نے ان کا خاتمہ کر دیا اور اس کے ساتھ ہی تمہارے علاوہ یہاں موجود ہر آدمی کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"...... عمران نے سرد لہجے میں اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ...... کرشن درست کہہ رہا تھا تم انتہائی خطرناک لوگ ہو ۔ بہرحال اب تم کیا چاہتے ہو"...... سورما نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کرشن کون ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سیکشن ون کا انچارج"....... سورما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سیکشن فور کا انچارج منوہر تھا۔ اس کا تو ہم نے خاتمہ کر دیا تم سیکشن تھری کے انچارج ہو اور کرشن سیکشن ون کا لیکن سیکشن ٹو کا انچارج کون ہے"...... عمران نے کہا۔

"ارجن"...... سورما نے جواب دیا۔

"اوکے اب تم یہ بتاؤ کہ تم نے سیکشنز ہیڈ کوارٹرز کو کہاں شفٹ کر دیا ہے ۔ پوری تفصیلات بتا دو"....... عمران نے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ تم میری زبان کھلوا سکو گے کوشش کر کے دیکھ لو"...... سورما نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے منوہر کی زبان کھلوائی تھی، لیکن اس کے جسم پر خراش تک

نہ آئی تھی۔ اگر تم یعقوب کی نوجوان بیٹی کو اغوا کر کے یہاں اس کے باپ کے سامنے اسے بے عزت کرنے کی ناپاک کوشش نہ کرتے تو تمہارے ساتھ بھی میں وہی طریقہ استعمال کرتا کیونکہ مجھے معلومات سے غرض تم پر تشدد کرنے سے نہیں۔ لیکن تم نے یہ گھناؤنی حرکت کر کے اپنے آپ کو انسانیت کی صف سے نکال دیا، اس لئے تم پر تشدد بھی ایسا ہی ہوگا جیسے جانوروں پر ہوتا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم جو چاہے کر لو...... میری زبان نہیں کھل سکتی۔ اور یہ بھی سن لو کہ تم یہاں زیادہ دیر تک زندہ نہ رہ سکو گے"...... سورما نے جواب دیا۔

"چلو کیپٹن شکیل شروع ہو جاؤ اور جب تک اس کی زبان نہ کھلے تمہارا ہاتھ نہیں رکنا چاہئے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا کہ یہ مرنے نہ پائے"...... عمران نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ سب کام آپ کی مرضی کے مطابق ہی ہوں گے"...... کیپٹن نے جواب دیا اور دوسرے لمحے شڑاپ کی تیز آواز کے ساتھ ہی کمرہ سورما کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا اور پھر تو جیسے کوئی مشین چل پڑتی ہے۔ اس طرح کیپٹن شکیل کا بازو مسلسل حرکت میں آ گیا اور کمرہ سورما کی کربناک مسلسل چیخوں سے گونجنے لگ گیا۔ عمران اطمینان سے پیچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ پندرہ بیس کوڑے کھانے کے بعد سورما بے ہوش ہو گیا اور کیپٹن شکیل نے کوڑا وہیں پھینکا اور آگے بڑھ کر اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ اور چند لمحوں بعد سورما ہوش میں آنے لگا تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹا اور اس نے جھک کر

ایک بار پھر کوڑا اٹھا لیا۔ سورما چیختا ہوا دوبارہ ہوش میں آ گیا۔ اس کے پورے جسم پر زخم ہی زخم تھے لیکن یہ زخم گہرے نہ تھے کہ اس کی موت واقع ہو سکتی۔ کیپٹن شکیل نے کوڑے کو ایسے انداز میں استعمال کیا تھا کہ سورما کو جسمانی تکلیف تو پہنچے لیکن اس کی موت واقع نہ ہو سکے۔

"تم۔ تم۔ کچھ کر لو تم"...... سورما نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے کیپٹن شکیل کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس بار سورما کے حلق سے نکلنے والی چیخ انتہائی کربناک تھی اس کا زنجیروں میں بندھا ہوا جسم پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنے لگا تھا۔ کیپٹن شکیل نے اس بار کوڑا اس انداز میں مارا تھا کہ سورما کی دائیں آنکھ بھی اڑ گئی تھی۔

"گڈ شو۔ اب دوسری آنکھ بھی برابر کر دو"...... عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے کیپٹن شکیل نے کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہو اور کیپٹن شکیل کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت میں آیا۔ لیکن اس بار بائیں آنکھ کی بجائے اس کی ناک پر کوڑا پڑا اور آدھی سے زیادہ ناک بھی اڑ گئی اور ساتھ ہی گالوں پر زخم کی لکیر سی پڑ گئی۔

"ارے کیا ہوا۔ کیا نشانہ صحیح نہیں رہا۔ آنکھ برابر کرو آنکھ"...... عمران نے کہا۔

"رک جاؤ...... رک جاؤ...... میں بتاتا ہوں...... رک جاؤ...... مجھے اندھا نہ کرو...... رک جاؤ"...... سورما نے یکلخت گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر کیپٹن شکیل کو روکا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ سورما کی طرف بڑھ گیا۔

"بتاؤ کہاں بنائے ہیں سیکشن ہیڈ کوارٹرز"........ عمران نے انتہا
سرد لہجے میں پوچھا۔

"پپ پپ پانی ۔ مجھے پانی پلواؤ میں مرجاؤں گا مجھے پانی پلواؤ"......
سورما نے ڈوبتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی

"پانی لے آؤ کیپٹن شکیل"........ عمران نے مڑ کر کیپٹن شکیل سے
کہا اور کیپٹن شکیل کوڑا وہیں پھینک کر دروازے کی طرف بڑھ گیا
عمران واپس آکر کرسی پر بیٹھ گیا۔اسی لمحے یعقوب اندر داخل ہوا۔

"میں نے زرینہ کو واپس بھجوا دیا ہے۔اس کا زیادہ دیر یہاں رہنا غلط
بات تھی۔آپ کے ایک ساتھی اسے چھوڑنے گئے ہیں"........ یعقوب
نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کے ساتھ ہی صفدر اور نعمانی بھی اند
داخل ہوئے۔کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں پانی کا جگ تھا۔اس نے آگے
بڑھ کر ایک ہاتھ سے بے ہوش سورما کے جبڑے بھینچے اور پھر اس کا چ
اوپر کی طرف کر کے اس نے اس کے کھلے منہ میں پانی انڈیلنا شروع کر
جب کافی سارا پانی اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو کیپٹن شکیل پیچھے ہٹا
اس نے جگ میں موجود پانی اس کے جسم پر انڈیل دیا اور سورما نے چ
لمحوں بعد کراہتے ہوئے اپنی اکلوتی آنکھ کھول دی۔اس کا چہرہ زخمی ہو
کے ساتھ ساتھ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو رہا تھا۔اکلوتی آنکھ
بھی تکلیف کی شدت سے سرخ ہو رہی تھی۔

"بولو ورنہ"........ عمران نے کرسی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھ

ہوئے کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم ۔ بیشک مجھے اندھا کر دو ۔ مار ڈالو لیکن میں
بلیک ہاؤنڈز سے غداری نہیں کر سکتا"........ سورما نے کہا وہ ذہنی طور پر
ایک بار پھر سنبھل چکا تھا۔

"ہونہہ تو تم واقعی سورما بننے کی کوشش کر رہے ہو"........ عمران
نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں کچھ نہیں جانتا"........ سورما نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"دیوار کے ساتھ خنجر لٹکا ہوا ہے وہ اتار کر مجھے دو"........ عمران نے مڑ
کر نعمانی سے کہا اور نعمانی تیزی سے دیوار کی طرف بڑھ گیا۔سورما نے
آنکھ بند کر رکھی تھی اور وہ اس طرح لمبے لمبے سانس لے رہا تھا جیسے اپنی
قوت مدافعت کو طاقتور بنانے کی کوشش کر رہا ہو۔چند لمحوں بعد خنجر
عمران کے ہاتھوں میں پہنچ چکا تھا اور خنجر ہاتھ میں پکڑتے ہی عمران کا ہاتھ
حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ سورما کی چیخ سے گونج اٹھا۔عمران
نے اس کی آدھی سے زیادہ غائب شدہ ناک کے باقی ماندہ دائیں حصے پر
خنجر سے کٹ لگایا تھا اور سورما کا جسم بری طرح تڑپنے لگا۔عمران کا ہاتھ
ایک بار پھر حرکت میں آیا اور ناک کی دوسری طرف کے باقی حصے کا بھی
یہی حشر ہوا اور عمران نے خنجر ایک طرف پھینک دیا۔

"اب تم تو کیا تمہارے فرشتے بھی بولیں گے"........ عمران نے غراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک سورما کی
پیشانی پر ابھر آنے والی رگ پر پڑا اور سورما کے حلق سے اس بار ایسی چیخ

نکلی جیسے یہ چیخ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے نکلی ہو۔

"بولو"........ عمران نے دوسری ضرب لگائی۔

"بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں رک جاؤ۔ ایسا ہولناک عذاب۔ رک جاؤ بتاتا ہوں"........ اس بار سورما نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"بولتے جاؤ ورنہ تیسری ضرب تمہیں جہنم کے سب سے نچلے حصے میں جا پھینکے گی"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور پھر دوسرے لمحے سورما کی زبان حرکت میں آ گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے وہ لاشعوری انداز میں بولے چلا جا رہا ہو۔ عمران نے اس سے کئی سوال کئے اور پھر اس سے سیکشن ہیڈ کوارٹرز کے اور وہاں کے انتظامات کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کر لی۔

"اب بتاؤ کہ تمہارے چیف باس کی مخصوص فریکوئنسی کیا ہے یا فون نمبر کیا ہے"........ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس کا کوئی فون نمبر نہیں ہے۔ وہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے۔ ہم نہیں کر سکتے"........ سورما نے جواب دیا۔ لیکن دوسرے لمحے عمران نے اس کی پیشانی پر ضرب لگا دی اور سورما کا جسم ایک بار پھر بری طرح تڑپنے لگا۔ اس بار اس کے حلق سے پوری طرح چیخ بھی نہ نکل سکی تھی شاید تکلیف کی شدت سے اس کا چیخ مارنے والا نظام ہی ماؤف ہو گیا تھا۔

"بولو نمبر بتاؤ ورنہ"........ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھایا۔

"بتاتا ہوں........ رک جاؤ بتاتا ہوں"........ سورما کے حلق سے آہستہ

سی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک فریکوئنسی بتا دی۔

"فون نمبر بتاؤ"........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"فون نمبر۔ مگر۔ وہ فون پر نہیں ملتا"........ سورما نے جواب دیا۔

"تم بتاؤ"........ عمران نے کہا اور سورما نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"اب سنو اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو میری تسلی کرا دو کہ تم نے صحیح فون نمبر بتایا ہے"........ عمران نے کہا۔

"میں نے صحیح بتایا ہے۔ لیکن وہ اس پر بات نہیں کرتا۔ وہ ٹرانسمیٹر پر بھی سوائے انتہائی ایمرجنسی کی صورت میں بات کرتا ہے ورنہ وہ بات کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور وہ صرف سپیشل ٹرانسمیٹر پر خود بات کرتا ہے"........ سورما نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے اسے دیکھا ہوگا........ اس کا حلیہ اس کا قد و قامت سب بتا دو"........ عمران نے کہا اور اس بار سورما نے پوری روانی سے سب کچھ بتا دیا۔

"فون یہاں لے آؤ"........ عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور نعمانی واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے فون پیس لے لیا۔

"یہاں انکوائری کے نمبر بتائیں"........ عمران نے یعقوب سے پوچھا اور یعقوب نے نمبر بتا دیئے۔ عمران نے وہ نمبر پریس کر دیئے۔

"انکوائری پلیز"........ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"میجر جنرل گرونام بول رہا ہوں"........ عمران نے بدلے ہوئے لہجے

میں کہا۔

"اوہ یس سر۔ یس سر۔ حکم سر"....... دوسری طرف سے آپریٹر نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک نمبر بتا رہا ہوں۔ اس کے متعلق تفصیل بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر نصب ہے"....... عمران نے پہلے کی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر....... فرمائیں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے سورما کا بتایا ہوا نمبر دوہرا دیا۔ سورما کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی وہ بے ہوش ہو چکا تھا اس لئے عمران اس کی طرف سے مطمئن تھا۔

"ایک منٹ سر ابھی چیک کر کے بتاتا ہوں سر"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہیلو سر"....... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"....... عمران نے کہا۔

"سر یہ نمبر پلامہ روڈ پر واقع کرگل کلب کا ہے۔ مجھے پہلے سے معلوم تھا سر لیکن اس کے باوجود میں نے اسے چیک کر کے بتایا ہے"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے"....... عمران نے کہا اور بٹن دبا کر رابطہ آف کر دیا۔

"کرگل کلب....... اس کا مطلب ہے۔ باقاعدہ ہوشیاری سے کام لیا گیا ہے"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کرگل کلب"....... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کلب کے مالک جناب مینن صاحب سے ملنا ہے"....... عمران نے لہجہ تبدیل کرتے ہوئے کہا۔

"مینن صاحب تو کلب کے مالک نہیں ہیں جناب۔ کلب کی مالک تو مادام ریتا ہیں"....... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"چلیں مادام سے ہی بات کرا دیں۔ میں کافرستان سے بول رہا ہوں"....... عمران نے کہا۔

"مادام ریتا تو اس وقت اپنی رہائش گاہ پر ہوں گی جناب وہ صرف شام کو تشریف لاتی ہیں اور وہ بھی کبھی"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یہ رہائش گاہ کہاں ہے ہو سکتا ہے مجھے اپنا آدمی بھیجنا پڑے"....... عمران نے پوچھا۔

"گولڈن کالونی کوٹھی نمبر پندرہ"....... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

"اس مادام ریتا کا تعلق یقیناً مینن سے ہے۔ اس لئے اس کا فون نمبر دیا گیا ہے"....... عمران نے فون پیس واپس نعمانی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا پروگرام ہے"....... صفدر نے پوچھا۔

"اس ریتا کو اس طرح اغوا ہونا چاہئے کہ کسی کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ پھر اس سے تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکتی ہے"....... عمران نے کہا۔

"کار موجود ہے لے آتے ہیں اسے ۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیں گے پہلے اور پھر اٹھا لائیں گے اسے ۔ کیا ہمیں لے آنا ہے اسے "....... صفدر نے کہا۔

"تم یعقوب اور تنویر کو ساتھ لے آؤ۔ لیکن پہلے یہاں سے ہمیں اپنی رہائش گاہ پر شفٹ ہونا پڑے گا کیونکہ یہ ان کا مخصوص اڈہ ہے کسی بھی لمحے کوئی یہاں آسکتا ہے یا یہاں سے رابطہ کر سکتا ہے "....... عمران نے کہا اور سارے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس سورما کا کیا کرنا ہے "....... نعمانی نے کہا۔

"خاتمہ بالخیر اور ساری عمارت میں وائرلیس چارجر ڈائنامیٹ لگا دو "....... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"صدیقی مس زرینہ کو چھوڑنے گیا ہے کار پر۔ وہ ابھی واپس آجائے گا اس دوران میں ڈائنامیٹ نصب کر دوں پھر اکٹھے یہاں سے چلیں گے "....... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد صدیقی کار لے کر واپس آگیا۔ اسی دوران صفدر بھی اپنے کام سے فارغ ہو چکا تھا۔ سورما کا خاتمہ یعقوب نے خود کر دیا تھا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے اس علاقے سے باہر آچکے تھے۔ صفدر نے وائرلیس ڈی چارجر ہاتھ میں لے لیا اور پھر جیسے ہی عمران نے کار ایک چوک پر موڑی صفدر نے بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دور سے انتہائی خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ دھماکے اس قدر خوفناک تھے کہ جیسے پورا اسلحہ خانہ پھٹ پڑا ہو۔

"میرا خیال ہے ۔ اس عمارت میں کہیں کوئی خفیہ اسلحہ خانہ بھی تھا ورنہ عمارت کی تباہی سے اس قدر خوفناک دھماکے نہیں ہو سکتے "....... تنویر نے کہا۔ اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے آپ کس طرف جا رہے ہیں پرنس "....... پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گولڈن کالونی ۔ میں نے سوچا کہ گولڈن کو ساتھ ہی لے جاؤں ۔ آج کل زمانے کا اعتبار نہیں ہے "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے ۔ راستے میں گو کہیں کوئی چیکنگ نہ ہو رہی تھی اس کے باوجود فاصلہ کافی ہونے کی وجہ سے انہیں گولڈن کالونی پہنچتے پہنچتے ایک گھنٹہ لگ گیا کوٹھی نمبر پندرہ بے حد وسیع و عریض اور شاندار تھی ۔ اس کا جہازی سائز کا پھاٹک بند تھا لیکن باہر دو باوردی مسلح دربان بڑے چوکنا انداز میں کھڑے تھے ۔ ان کے کاندھوں سے جدید قسم کی مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں اور وہ اپنے انداز سے عام سے دربانوں کی بجائے تربیت یافتہ گوریلے لگتے تھے ۔ عمران کار آگے بڑھائے لے گیا۔

"ان دربانوں کو دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کے چیف کی رہائش گاہ بھی یہی ہے ۔ ورنہ کسی کلب کی مالکہ کو تربیت یافتہ گوریلے نما دربانوں کو عمارت کے باہر کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں ہو سکتی "....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اندر بھی ایسا ہی پہرہ ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ سائنسی انتظامات بھی ہوں "....... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ اس نے کار کافی آگے ایک ریسٹوران کی سائیڈ پر روک دی تھی کار کے سائیڈ مرر سے کوٹھی کا بند پھاٹک اسے واضح طور پر نظر آ رہا تھا۔

"اس کوٹھی پر ہماری پہلے والی پلاننگ تو کامیاب نہیں ہو سکتی اور یہاں آمد و رفت بھی کافی ہے۔ معمولی سی فائرنگ سے یہاں سینکڑوں لوگ اکٹھے ہو جائیں گے"...... صفدر نے کہا۔

"سائیلنسر لگا ریوالور تو استعمال کیا جا سکتا ہے اور وہ میرے پاس موجود ہے"...... تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات کرتا عمران جو کہ سائیڈ مرر میں کوٹھی کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نے کوٹھی کا بڑا سا پھاٹک کھلتے اور دونوں دربانوں کو اٹین شن ہو کر کھڑے ہوتے دیکھا۔ چند لمحوں بعد سفید رنگ کی نئے ماڈل کی مرسیڈیز کار کوٹھی سے نکلی اور تیزی سے مڑ کر اسی سمت کو آنے لگی جدھر عمران کی کار کھڑی تھی۔ باقی ساتھی بھی چونکہ عمران کو سائیڈ مرر کی طرف متوجہ ہو کر چونکتے ہوئے دیکھ چکے تھے اس لئے وہ سب بھی گردنیں موڑ کر اسی طرح دیکھنے لگے اور ظاہر ہے انہوں نے بھی پھاٹک سے کار کو نکل کر اپنی طرف آتے دیکھا۔ چند لمحوں بعد کار ان کے قریب سے گزر کر آگے بڑھتی چلی گئی۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے لیکن چونکہ کار پھاٹک سے مڑ کر عمران کی کار کی طرف آئی تھی اس لئے عمران نے فرنٹ سکرین سے اندر موجود افراد کی ایک جھلک واضح طور پر دیکھ لی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور تھا جب کہ عقبی سیٹ کے ایک کونے میں ایک گنجا سر چمکتا ہوا اسے نظر آیا تھا بیٹھنے والا شاید جان

بوجھ کر نیچے کی طرف جھک کر بیٹھا ہوا تھا تاکہ فرنٹ سکرین سے بھی اسے پوری طرح نہ دیکھا جا سکے اس لئے عمران کو صرف گنجا سر نظر آیا تھا۔

"ایک گنجا سر عقبی سیٹ پر رکھا ہوا نظر آیا ہے اور کم از کم یہاں کی عورتیں اتنی بدذوق نہیں ہو سکتیں کہ گنجی ہو جائیں۔ اس لئے یہ تو طے ہے کہ کار میں مادام رہتا نہیں ہے۔ سورما نے جو حلیہ بتایا تھا اس میں اس نے گنجے پن کا کوئی حوالہ نہ دیا تھا۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کوئی اور غیر متعلقہ آدمی ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پہچان سے بچنے کے لئے وہ کار میں گنجا ہو کر بیٹھتا ہو اور کسی خاص جگہ پہنچ کر وہ سر پر کوئی وگ رکھ لیتا ہو عام آدمی کو اس طرح کے کلرڈ شیشوں کی کیا ضرورت ہے جب کہ یہاں دگام میں اب تک کوئی کار بھی کلرڈ شیشوں والی نظر نہیں آئی کہ ہم سمجھیں کہ کلرڈ شیشے یہاں فیشن میں شامل ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"تمہاری بات واقعی سمجھ میں آتی ہے۔ چلو چیک کر لیتے ہیں کہ یہ گنجے صاحب کہاں جاتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو سٹارٹ کر کے سڑک کی طرف موڑا اور پھر آگے بڑھنے لگا۔ سڑک پر خاصی ٹریفک تھی لیکن عمران کار کو خاصی تیز رفتاری سے آگے بڑھائے لئے گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے سفید مرسیڈیز کو دور سے چیک کر لیا اور یہ اچھا ہوا کہ وہ بروقت پہنچ گئے تھے ورنہ آگے چوک پر آ کر کار کسی طرف کو مڑ جاتی تو وہ پھنس جاتے لیکن اب کار ان کی نظروں کے سامنے تھی۔ عمران نے سفید کار دیکھتے ہی کار کی رفتار آہستہ کر لی۔ درمیان میں

چار کاریں تھیں اس لئے عمران ان کاروں کے پیچھے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ چوک پر مڑنے کے بعد درمیان میں دو کاریں رہ گئیں۔ کافی دور جا کر سفید کار دائیں طرف جانے والی ایک بائی روڈ پر مڑ کر ان کی نظروں سے غائب ہو گئی بائی روڈ کے آغاز پر ایک بڑا سا بورڈ نصب تھا جس پر کسی پولٹری فیڈز بنانے والی کمپنی کا نام لکھا ہوا تھا۔ عمران کی کار سے آگے جانے والی کاریں اس بائی روڈ پر مڑے بغیر آگے بڑھ گئیں مگر عمران نے کار کو اس بائی روڈ کی طرف موڑ دیا۔ دونوں طرف گھنے درخت تھے اور درمیان میں سڑک بھی بل کھاتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی عمران خاموشی سے کار دوڑاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر ایک ڈھلوان اترتے ہوئے اسے نیچے گہرائی میں ایک سفید رنگ کی عمارت کے گیٹ میں کار داخل ہوتی نظر آ گئی۔ پولٹری فیڈز والی کمپنی کا بورڈ اس گیٹ کے ساتھ ہی لگا ہوا تھا۔ جب کہ سڑک اس عمارت سے آگے جا رہی تھی۔ عمران نے کار کی رفتار بڑھا دی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس سفید رنگ کی عمارت کے بند گیٹ کے سامنے سے گزر رہا تھا۔ عمران نے کار آگے لے جا کر درختوں کے ایک جھنڈ میں روک دی۔

" وہ سفید کار اس عمارت میں گئی ہے۔ اس لئے اب ہمیں اندر جانا ہو گا"...... عمران نے کہا اور وہ سب سرہلاتے ہوئے کار سے نیچے اتر آئے۔

" صفدر تم عمارت کی عقبی طرف جاؤ اور تنویر سائیڈ کی طرف دونوں چار چار بے ہوش کرنے والے کیپسول اندر فائر کرو گے اور پھر دس منٹ بعد اندر کود کر اندر کی صورت حال معلوم کر کے باہر آؤ گے۔ پہلے صفدر اندر جائے گا اور پھر تنویر۔ تاکہ اگر اندر اس سورما والے اڈے کی طرح کوئی سائنسی انتظام ہو تو اس سے نمٹا جا سکے"...... عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر اپنے بیگوں میں سے کیپسول فائر کرنے والے مخصوص پسٹلز لے کر تیزی سے اس عمارت کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"کار کے قریب صدیقی اور یعقوب رہیں گے۔ باقی میرے ساتھ آئیں"۔ ...... عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور نعمانی اس کے ساتھ درختوں سے نکل کر آگے بڑھتے گئے۔ تنویر عمارت کی دائیں طرف تھا اس لئے عمران کیپٹن شکیل اور نعمانی سمت سڑک کراس کر کے عمارت کی بائیں طرف کو بڑھ گیا جب کہ کیپٹن شکیل کو اس نے ایک درخت کی اوٹ میں رک کر سامنے پھاٹک پر نظر رکھنے کے لئے کہہ دیا۔ تقریباً نصف گھنٹے بعد پھاٹک کھلا اور اس کے ساتھ ہی صفدر اور تنویر دونوں ہی پھاٹک سے باہر نکلے اور مخصوص انداز میں ادھر کے کا اشارہ دینے لگے تو کیپٹن شکیل نے آواز دے کر بائیں طرف موجود عمران اور نعمانی کو بلا لیا اور چند لمحوں بعد وہ سب پھاٹک پر پہنچ چکے تھے۔

" اندر چھ افراد ہیں۔ چار برآمدے میں اور دو اندر علیحدہ علیحدہ کمروں میں بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک سر سے گنجا ہے۔ کار کے اندر ڈرائیور بھی بے ہوش پڑا ہوا ہے"...... صفدر نے کہا۔

" اس کا مطلب ہے تمہارا اوگ والا آئیڈیا غلط ثابت ہوا۔ بہرحال آؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک دفتر نما کمرے میں پہنچ گیا جہاں میز کے پیچھے ایک

گنجا آدمی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ لیکن اس آدمی کا قدوقامت سورما کے بتائے ہوئے قدوقامت سے بالکل مختلف تھا۔ سامنے میز پر ایک انتہائی جدید ساخت کا ٹرانسمیٹر موجود تھا۔ عمران نے جھک کر اس کو چیک کیا لیکن اس کے ڈائل پر کوئی فریکوئنسی نظر نہ آ رہی تھی۔

"ہو سکتا ہے سورما نے جان بوجھ کر غلط قدوقامت بتایا ہو۔ ٹرانسمیٹر سے تو شک پڑتا ہے کہ یہی مینن ہو سکتا ہے۔ تم سب تہہ خانے وغیرہ چیک کر دیں اسے ہوش میں لے آتا ہوں"...... عمران نے کہا اور باقی ساتھی خاموشی سے مڑے اور اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ عمران نے اس گنجے کے کوٹ کو اس کے عقبی طرف سے کھینچ کر اس کی طرح نیچے کر دیا کہ آدھے بازوؤں کی حد تک کوٹ پیچھے کی طرف سے اتر گیا۔ اب ہوش میں آنے کے بعد وہ آدمی اس کوٹ ہتھکڑی کی وجہ سے اپنے بازوؤں کو استعمال نہ کر سکتا تھا اور نہ ہی کاندھوں کو جھٹکا دے کر کوٹ کو اوپر لے جا سکتا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے جیب سے وہی شیشی نکالی جو اس سے پہلے وہ سورما کے اڈے میں استعمال کر چکا تھا اور چند لمحوں بعد وہ آدمی ہوش میں آ چکا تھا۔ اس نے ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اپنے کاندھوں کو جھٹکا دے کر کوٹ کو اوپر ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے۔ ایسا ممکن نہ تھا چنانچہ وہ بے اختیار اٹھ کر کھڑا ہو گیا لیکن عمران نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے زبردستی واپس کرسی پر بٹھا دیا۔

"اٹھنے کی ضرورت نہیں ہے مینن۔ تم بیٹھ کر بھی میرے سوالوں کے جواب دے سکتے ہو"...... عمران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رخ اس کی طرف کرتے ہوئے خشک لہجے میں کہا۔

"گگ گگ کون ہو تم۔ میرا نام تو رابندر ہے۔ میں اس کمپنی کا مالک ہوں"...... اس آدمی نے حیرت اور گھبراہٹ سے ملے جلے لہجے میں کہا اور عمران کے ہونٹ بے اختیار بھنچ گئے کیونکہ اس آدمی کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔ اسی لمحے عمران کے ساتھی اندر آ گئے۔

"نیچے بڑے بڑے تہہ خانے ہیں لیکن ان میں پولٹری فیڈز کی بوریاں بھری ہوئی ہیں"...... صفدر نے کہا تو عمران کے بھنچے ہوئے ہونٹ اور زیادہ بھنچ گئے۔

"جدید ترین ٹرانسمیٹر کی یہاں موجودگی اس بات کی دلیل ہے کہ تم ہی بلیک ہاؤنڈز کے خفیہ سربراہ ہو"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"یقین کرو میرا کسی بلیک ہاؤنڈز سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ تمہیں یقیناً غلط فہمی ہوئی ہے۔ یہ ٹرانسمیٹر میں پوری دنیا میں پھیلے ہوئے کاروبار کے لئے استعمال کرتا ہوں"...... رابندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر تم یہی چاہتے ہو کہ تم پر تشدد کیا جائے تو ٹھیک ہے۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تم سربراہ ہو اس لئے تمہاری اتنی عزت تو کی جائے کہ تم پر تشدد نہ کیا جائے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ نہیں نہیں"...... رابندر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا لیکن عمران نے ریوالور ساتھ کھڑے اپنے ساتھی کو دیا۔ اور دوسرے لمحے اس کا ایک ہاتھ رابندر کے سر پر اور دوسرا اس کی دائیں آنکھ پر مخصوص انداز میں پہنچ چکا تھا۔ اور پھر جیسے ہی عمران نے انگلیوں کو مخصوص انداز

میں حرکت دینی شروع کی رابندر کا جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔ اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخیں نکلنے لگیں۔

"بتاؤ ۔۔ ورنہ یہ عذاب بڑھتا جائے گا" عمران نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھ پر موجود اپنی انگلیوں کو اور زیادہ دبا دیا۔

"بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔۔۔ رک جاؤ دیوتاؤں کے لئے رک جاؤ میں یہ ہولناک عذاب نہیں جھیل سکتا رک جاؤ"۔۔۔۔۔۔۔ رابندر نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ رابندر کا نہ صرف چہرہ بلکہ پورا جسم پسینے سے بھیگ گیا تھا۔ اس کی دائیں آنکھ خون کبوتر کی طرح سرخ ہو رہی تھی اور اس میں سے پانی بہنے لگا تھا۔ تکلیف کی وجہ سے اس کی حالت بے حد خستہ ہو رہی تھی۔

"بولو ورنہ"۔۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ہاتھ کو ایک بار پھر رابندر کی طرف بڑھایا۔

"وعدہ کرو کہ مجھے چھوڑ دو گے پہلے وعدہ کرو پھر میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں"۔۔۔۔۔۔۔ رابندر نے کراہتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سب کچھ سچ بتا دو گے تو وعدہ کہ میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میرا نام رابندر ہی ہے۔ میں بلیک ہاؤنڈز کے چیف کا خاص مخبر ہوں"۔۔۔۔۔۔ رابندر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"خاص مخبر سے تمہارا کیا مطلب ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے ہونٹ

ہوئے پوچھا۔

"بلیک ہاؤنڈز کا چیف دراصل رمیش پور چھاؤنی کے انچارج میجر جنرل گردنام کا بھائی میمن ہے۔ وہ رمیش پور چھاؤنی میں ہی رہتا ہے اور اس نے وہیں بلیک ہاؤنڈز کا ہیڈ کوارٹر قائم کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے ماتحتوں سے مخصوص ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے۔ البتہ انتہائی ایمرجنسی کے لئے میری بیوی ریتا کے کرنگل کلب کا نمبر دیا گیا ہے۔ جب بھی کوئی کلب فون کرتا ہے اور میمن سے بات کرنا چاہتا ہے تو اسے ایک مخصوص فون پر منتقل کر دیا جاتا ہے جس کا نمبر ایکس چینج میں نہیں ہے۔ میں میمن کے لہجے میں بات کرتا ہوں اور اگر کوئی انتہائی ایمرجنسی ہو تو میں ٹرانسمیٹر پر میمن سے رابطہ کر کے اسے اطلاع پہنچا دیتا ہوں۔ ویسے اس کے علاوہ میری ماتحتی میں ایک اور خفیہ ایجنسی ہے جس کا براہ راست کوئی تعلق بلیک ہاؤنڈز سے نہیں ہے۔ اس کا نام بلیک آئی ہے۔ اس کے آدمی پورے دگام میں پھیلے ہوئے ہیں اور شہر میں ہونے والے کسی بھی خاص واقعے کی مجھے اطلاع دیتے ہیں۔ اگر اس اطلاع کا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہو تو اس کی اطلاع میمن کو دے دیتا ہوں۔ بلیک آئی کے ایک ایجنٹ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ شیل کالونی میں بلیک ہاؤنڈز کے سیکشن تھری کا ایک اہم ترین اڈہ اور انتہائی جدید ترین اسلحے کے خفیہ سٹور میں اچانک دھماکے شروع ہوئے اور دیکھتے ہی دیکھتے پوری عمارت نہ صرف راکھ کا ڈھیر بن گئی بلکہ اردگرد کی کئی کوٹھیاں بھی تباہ ہو گئی ہیں۔ یہ انتہائی اہم اطلاع تھی اس لئے میں یہاں آیا۔ یہ میرا ہیڈ آفس ہے۔ میں نے یہاں آکر میمن سے اس

ٹرانسمیٹر پر رابطہ قائم کیا اور اسے یہ اطلاع دی ۔ ابھی میں اطلاع دیکر ہی ہوا تھا کہ اچانک میرا دماغ چکرانے لگا اور میں بے ہوش ہو گیا ... بعد مجھے ہوش آیا تو تم میرے سامنے تھے "........ رابندر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" میٹن سے دوبارہ رابطہ کرو اور اسے بتاؤ کہ تمہارے مخبر نے اطلاع دی ہے کہ اس تباہ ہونے والے سٹور میں سیکشن تھری کا چیف سونا ہلاک ہوا ہے اور اس کی جلی ہوئی لاش ملبے سے نکلی ہے لیکن اسے ... سکتا ہے ۔ اس طرح مجھے معلوم ہو جائے گا کہ تم نے جو کچھ کہا ہے وہ ... کہا ہے اور یہ درست ثابت ہوا تو ہم سب خاموشی سے واپس چلے جائیں گے ورنہ "........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" میں نے بالکل سچ بتایا ہے ۔ میں تصدیق کر دیتا ہوں ، لیکن اگر میں یہ اطلاع غلط ثابت ہوئی تو میرے لئے مسئلہ بن جائے گا ۔ چیف انتہائی سفاک آدمی ہے "........ رابندر نے کہا۔

" اطلاع درست ہے ۔ اس لئے درست ہے کہ یہ اڈہ ہمارے ہاتھوں تباہ ہوا ہے "........ عمران نے جواب دیا تو رابندر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی خوف کے تاثرات ابھر آئے ۔

" اوہ اوہ .... تو تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو ۔ اوہ "........ رابندر نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

" تم تو اس طرح خوفزدہ ہو گئے ہو جیسے پاکیشیائی ایجنٹ بھوت پریت ہوتے ہیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مگر تم تو انتہائی سفاک لوگ ہو ۔ تم تو مجھے مار ڈالو گے "........ رابندر نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا۔

" ہم سفاک صرف ان لوگوں کے لئے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رابندر کا خوف سے سکڑا ہوا چہرہ بحال ہونے لگ گیا۔

" پھر میں بات کروں چیف سے "........ رابندر نے اجازت طلب نظروں سے کہا۔

" ہاں لیکن خیال رکھنا اگر تم نے اسے کوئی اشارہ دینے یا کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے "........ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" مم مم .... میں جانتا ہوں میں کوئی دھوکہ نہ کروں گا "........ رابندر نے کہا اور اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔

" یس پی ۔ اتھ چیف اٹنڈنگ یو اوور "........ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی لہجہ بے حد سخت تھا اور جواب میں رابندر نے وہی بات دوہرا دی جو عمران نے اسے بتائی تھی ۔

" اوہ .... اس کا مطلب ہے ۔ حالات انتہائی مخدوش ہوتے جا رہے ہیں ۔ تم ایسا کرو کہ بلیک آئی کے سب افراد کو حکم دے دو کہ وہ دگام میں نظر آنے والے ہر مشکوک آدمی کی نگرانی کریں اور جس پر شک پختہ ہو جائے اسے اغوا کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں تم اس پر تشدد کر کے

ان سے یا کیشیائی ایجنٹوں کا پتہ پوچھو گے اور پھر کوئی اہم بات سامنے آئی تو مجھے اطلاع دینا اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور رابندر نے سر اوور کہہ کر جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سن کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب تو تمہیں یقین آگیا ہوگا"...... رابندر نے کہا۔

"اب تم یہ بتاؤ کہ کیا تم کبھی رمیش پور چھاؤنی گئے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہاں سوائے خاص لوگوں کے اور کوئی نہیں جا سکتا اور ہال کے ڈیوٹی آفیسران کو بھی سپیشل پاس دیئے جاتے ہیں اور ان کی باقاعدہ چیکنگ ہوتی ہے"...... رابندر نے جواب دیا۔

"اس میجر جنرل گرونام کا فون نمبر کہاں سے ملے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"ڈائرکٹری میں ہوگا۔ مجھے تو کبھی ضرورت نہیں پڑی"...... رابندر نے کہا۔

"اوکے...... اب تم یہاں بیٹھو گے جب تک ہم باہر نہ چلے جائیں پھر تم جس طرح جی چاہے اپنا کوٹ ٹھیک کر لینا"...... عمران نے کہا اور میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر وہ بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"شش شکریہ تم واقعی شریف آدمی ہو"...... رابندر نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تنویر اس پر میری شرافت ثابت کر دو۔ ورنہ بعد میں میری دھجیاں

اڑانے میں مصروف ہو جائے گا"...... کمرے سے باہر آتے ہی عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"انہیں یونہی پڑے رہنے دو۔ انہوں نے تو ہمیں دیکھا ہی نہیں۔ گیس کا اثر جب تین چار گھنٹوں بعد ختم ہوگا یہ خود ہی ہوش میں آ جائیں گے"...... عمران نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا اور وہ سب چلتے ہوئے پھاٹک سے باہر نکلے اور اپنی کار کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر بھی ان کے ساتھ آن ملا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ ان کے سیکشن ہیڈ کوارٹرز کا تو پتہ چل گیا ہے اب باری باری انہیں تباہ نہ کر دیا جائے"...... صفدر نے کہا۔

"فی الحال تو اپنی رہائش گاہ پر چلتے ہیں پھر کوئی پلاننگ بنائیں گے"...... عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کار مڑ کر تیزی سے واپس جا رہی تھی۔

کرشن چھوٹے سے کمرے میں بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا اس کے چہرے پر سرخی نمایاں تھی۔ اس نے ہونٹ اتنی سختی سے بھینچ رکھے تھے جیسے اسے خطرہ ہو کہ کہیں منہ کے راستے سانس باہر نہ نکل جائے۔ وہ بار بار اپنی مٹھیاں بھینچ اور کھول رہا تھا۔ کمرے میں موجود میز پر فون موجود تھا اور کرشن کی نظریں بار بار فون کی طرف اٹھ رہی تھیں اور پھر تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی۔ کرشن نے جھپٹ کر فون کا رسیور اٹھالیا۔

"یس"........ کرشن نے تیز لہجے میں کہا۔

"ارجن بول رہا ہوں"........ دوسری طرف سے سیکشن ٹو کے چیف ارجن کی آواز سنائی دی۔

"ہاں کیا ہوا۔ کچھ پتہ چلا سورما کا"........ کرشن نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"ہاں........ چیف کو ملنے والی اطلاع درست تھی۔ سورما کی جلی ہوئی لاش ملبے سے نکلی ہے اور ایک انگوٹھی کی وجہ اسے پہچان لیا گیا ہے اور دوسری اہم بات یہ ہے کہ دگام کے نواح میں پولٹری فیڈز کمپنی کے مالک رابندر کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور تم جانتے تو ہو گے کہ یہ رابندر دراصل کون ہے"........ ارجن نے کہا۔

"رابندر وہ مادام ریتا کا شوہر........ کرگل کلب کی مالکہ مادام ریتا کا شوہر ہے اتنا تو مجھے معلوم ہے کیا وہ کوئی اور خاص اہمیت رکھتا ہے"........ کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے تمہیں معلوم نہیں۔ دراصل میرے سیکشن کا زیادہ تعلق اس کی مخصوص فیلڈ سے رہا ہے اس لئے مجھے اس کی اصل حیثیت کا علم ہے۔ وہ وہی خاص مخبر ہے جس نے چیف کو سیکشن تھری کے اڈے کی تباہی کی خبر دی اور بعد میں سورما کی ہلاکت کی بھی خبر دی اس نے چیف کو جو رپورٹ دی اس کے مطابق سورما کا چہرہ پہچانا جا سکتا تھا لیکن اصل بات یہ ہے کہ سورما کی لاش اس قدر جل چکی ہے کہ اسے چہرے سے کسی طور پر بھی نہیں پہچانا جا سکتا۔ اسے صرف اس کی انگلی میں موجود مخصوص انگوٹھی سے پہچانا گیا ہے میں نے جب چیف کو یہ بات بتائی تو چیف حیران رہ گئے چنانچہ انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں فوری طور پر رابندر سے مل کر یہ معلوم کروں کہ اس نے اس قدر غلط رپورٹ کیوں دی ہے چنانچہ چیف کے حکم پر میں نے جب اس کی رہائش گاہ پر فون کیا تو اس کی بیوی مادام ریتا نے بتایا کہ وہ کسی غیر ملک میں ایمرجنسی کال کے لئے اپنی کمپنی کے

ہیڈ کوارٹر گیا ہے اور ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی ۔ میں اس ہیڈ کوارٹر کو جانتا تھا چنانچہ میں نے وہاں فون کیا لیکن جب کسی نے کال رسیو نہ کی تو میں خود وہاں گیا اور وہاں پہنچ کر میں حیرت زدہ رہ گیا۔ عمارت کا پھاٹک کھلا ہوا تھا ۔ اندر موجود افراد مختلف جگہوں پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے جب کہ رابندر اپنے دفتر میں کرسی پر مرا پڑا تھا ۔ اس کا کوٹ پیچھے کی طرف سے آدھے سے زیادہ نیچے تھا ۔ اس کی دائیں آنکھ کے اوپر اور نیچے ایسے نشانات تھے جیسے وہاں کسی نے کیل ٹھوکے ہوں گولی اس کے دل میں ماری گئی تھی جب کہ اس کی سفید مرسیڈیز بھی وہیں موجود تھی اور اس کے آدمیوں کو کسی گیس سے بے ہوش کیا گیا تھا بہر حال میری کوشش کے بعد ایک آدمی کو ہوش آگیا اور اس نے بتایا کہ وہ لوگ مستقل اسی عمارت میں رہتے ہیں ۔ رابندر اچانک بغیر کسی اطلاع کے آیا ۔ اور اپنے دفتر میں چلا گیا ۔ اس کے بعد ہلکی ہلکی آوازیں انہیں سنائی دیں جیسے غبارے پھٹتے ہیں اس کے بعد وہ بے ہوش ہو گئے ۔ دلچسپ میں نے اپنے طور پر چیک کیا ہے ۔ وہاں اس سفید مرسیڈیز کے علاوہ اور کسی گاڑی کے نشانات نظر نہیں آئے ۔ البتہ چند افراد کے عقبی طرف کی سائیڈ کی دیوار کے ساتھ پیروں کے واضح نشانات نظر آئے ہیں ۔ اس سے میں نے اندازہ لگایا ہے کہ پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول کیے گئے پھر کچھ لوگ اندر آئے ۔ انہوں نے یقیناً رابندر سے پوچھ گچھ کی اور پھر اسے گولی مار کر خاموشی سے واپس چلے گئے اور مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے جنہوں نے سورما کو ہلاک اور اس کے اڈے

تباہ کیا ہے "...... ارجن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" لیکن تم کہنا کیا چاہتے ہو ۔ پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس رابندر سے کیا معلومات مل سکتی ہیں "...... کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اتنی تفصیل کے باوجود تم بات نہیں سمجھے ۔ تمہیں میں نے پہلے بتایا ہے کہ باس کو سورما کے بارے میں رابندر نے غلط اطلاع دی اور وہ خصوصی ٹرانسمیٹر بھی اس عمارت سے نہیں مل سکا ۔ ظاہر ہے ۔ پہلی اطلاع رابندر نے خود دی تھی لیکن دوسری اطلاع اس نے یقیناً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے کہنے پر دی ہو گی اور اس بات سے مجھے یقین ہے کہ دراصل یہ پاکیشیائی ایجنٹ رابندر سے چیف کے متعلق ملنے والی معلومات کی تصدیق کرنا چاہتے تھے ۔ کیونکہ رابندر چیف کے متعلق ہم سے بھی زیادہ جانتا تھا "...... ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ اوہ ...... میں سمجھ گیا واقعی تم نے انتہائی گہری بات سوچی ہے ۔ یقیناً ایسا ہی ہوا ہو گا ۔ چیف کو تم نے اطلاع دی "......... کرشن نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" ہاں اور چیف نے بھی میرے تجزیے سے اتفاق کیا ہے اور ساتھ ہی چیف نے حکم بھی دیا ہے کہ تم اپنے سیکشن کی ٹیم کے ساتھ فوری طور پر مین ہیڈ کوارٹر پہنچو ۔ کیونکہ چیف کو یقین ہے کہ رابندر سے معلومات ملنے کے بعد یہ پاکیشیائی ایجنٹ لازماً مین ہیڈ کوارٹر پر حملہ کریں گے "........ ارجن نے کہا۔

" کہاں ہے مین ہیڈ کوارٹر ۔ کیا تمہیں معلوم ہے "...... کرشن نے

حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج سے پہلے مجھے بھی معلوم نہ تھا۔ اب چیف نے خود بتایا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کا مین ہیڈ کوارٹر رمیش پور چھاؤنی میں ہے"...... ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رمیش پور چھاؤنی۔ جو قلعہ کے اندر ہے۔ اوہ پھر وہاں میرے جانے کی کیا ضرورت ہے۔ وہ تو انتہائی محفوظ ترین جگہ ہے"...... کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ وہ واقعی محفوظ ترین جگہ ہے۔ لیکن چیف کا خیال ہے کہ فوجیوں کو یہ پاکیشیائی ایجنٹ آسانی سے دھوکہ دے سکتے ہیں اس لئے چیف نے سوچا ہے کہ تم اپنی ٹیم کے ساتھ وہاں پہنچو اور ان مخصوص پوائنٹس پر جہاں چیف مناسب سمجھے گا تمہیں اور تمہارے آدمیوں کو تعینات کر دے گا۔ میرے ذمے اس نے دگام میں ان ایجنٹوں کو تلاش کر کے ختم کرنے کا مشن لگایا ہے"...... ارجن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے وہاں راجوری میں جو فون کیا تھا۔ اس میں تم نے حالات بتاتے ہوئے کسی اون کے تاجر یعقوب کے متعلق بتایا تھا جسے سورما نے رام چند کارپوریشن کے آدمیوں کے ذریعے اغوا کر کے اسی اڈے پر پہنچایا تھا جو تباہ ہوا ہے اس کا کچھ پتہ چلا"...... کرشن نے کہا۔

"نہیں وہ۔ اس کی بیٹی۔ سب غائب ہیں۔ بہرحال میں انہیں ٹریس کر رہا ہوں۔ جلد ہی ان کا پتہ چل جائے گا"...... ارجن نے جواب دیتے

ہوئے کہا۔

"او۔ کے ٹھیک ہے۔ میں پھر ٹیم لے کر وہاں چلا جاتا ہوں لیکن چیف سے رابطہ کیسے ہو گا"...... کرشن نے کہا۔

"میجر جنرل گردنام کو فون کر کے جب تم بلیک ہاؤنڈز کا حوالہ دو گے تو چیف سے بات کرا دی جائے گی"...... دوسری طرف سے ارجن نے کہا اور کرشن نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ فون اٹنڈ کرنے کے دوران وہ میز کے پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا تھا اس لئے رسیور رکھتے ہی اس نے سر کرسی کی پشت سے ٹکایا اور آنکھیں بند کر لیں اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

"چیف نے زیادتی کی ہے۔ مجھے سائیڈ پر کر دیا ہے اور ارجن کو مجھ پر ترجیح دے کر فیلڈ میں ان ایجنٹوں کے خلاف کام کرنے کے لئے اکیلا چھوڑ دیا ہے"...... کرشن نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور پھر آگے کی طرف جھک کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس گپتا اینڈ سنز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں کرشن بول رہا ہوں گپتا سے بات کراؤ"...... کرشن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز ابھری۔

"ہیلو کرشن گپتا بول رہا ہوں ۔ خیریت ہے ۔ آج اتنے عرصے بعد کیسے یاد کر لیا"...... بولنے والے کے لہجے میں بے تکلفی تھی ۔

"سچی بات یہ ہے کہ آج تمہاری ضرورت پڑ گئی ہے"...... کرشن نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے گپتا اونچی آواز میں ہنس پڑا ۔

"چلو ٹھیک ہے تم نے گھما پھرا کر بات کرنے کی بجائے صاف بات کر دی ۔ حکم کرو"...... گپتا نے ہنستے ہوئے کہا ۔

"تمہیں یہ تو معلوم ہے کہ میرا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہے"...... کرشن نے کہا ۔

"ہاں اچھی طرح معلوم ہے کیوں"...... گپتا نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا ۔

"آج کل بلیک ہاؤنڈز کے ستارے گردش میں ہیں ...... پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایک گروپ یہاں آیا ہوا ہے ۔ بلیک ہاؤنڈز کے خاتمے کے لئے"...... کرشن نے کہا ۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ...... کیا تمہارا مطلب علی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہے"...... گپتا کی حیرت سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔

"ظاہر ہے وہی ہوگا ۔ میں ملٹری انٹیلی جنس میں رہا ہوں ۔ ملٹری انٹیلی جنس کا واسطہ عمران اور اس کے آدمیوں سے بہت کم پڑا ہے ۔ جب کہ تم کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق رہے ہو اس لئے تم اس گروپ کے بارے میں مجھ سے زیادہ جانتے ہو گے"...... کرشن نے کہا ۔

"ہاں واقعی ...... تمہاری بات درست ہے ۔ میں واقعی ان کے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں ۔ چیف شاگل کے ساتھ بے شمار بار ان سے ٹکراؤ ہو چکا ہے مگر میرا کام براہ راست فیلڈ سے متعلق نہ تھا لیکن سیکرٹ سروس ہیڈ کوارٹر میں رہتے ہوئے مجھے ان کے بارے میں بہت کچھ معلوم ہے اور یہ بھی بتا دوں کرشن کہ اگر واقعی عمران اور اس کے ساتھی بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ کرنے یہاں آئے ہیں تو پھر تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم فوری طور پر بلیک ہاؤنڈز سے مستعفی ہو کر مشکبار سے فرار ہو جاؤ"...... گپتا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"اس کا مطلب ہے کہ تمہیں فون کرنا بیکار ثابت ہوا"...... کرشن نے منہ بناتے ہوئے کہا ۔

"کیا مطلب ...... میں سمجھا نہیں"...... گپتا کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

"سنو گپتا میں بزدل نہیں ہوں ۔ موت تو بہرحال کسی نہ کسی روز آنی ہے اس لئے مجھے اس کی بھی پرواہ نہیں ہے ۔ عمران اور اس کے ساتھی بہرحال انسان ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ میں اپنے ہاتھوں سے کروں گا لیکن ایک اور مسئلہ آ گیا ہے ۔ چیف نے میری اور میرے گروپ کی ڈیوٹی رمیش پور چھاؤنی میں لگا دی ہے جب کہ بلیک ہاؤنڈز کے ایک اور سیکشن کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابلے کی اجازت دی ہے ۔ میں نے تمہیں فون اس لئے کیا تھا کہ تم میری مدد کرو تو میں دوسرے سیکشن جس کا سربراہ ارجن ہے ، سے

پہلے عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر کے سرخرو ہو سکوں "....... کرشن نے کہا۔

" تمہیں تو جان بچانے کا قدرت کی طرف سے چانس مل رہا تھا ۔ بہرحال تم ناراض ہو رہے ہو اس لئے میں اپنی بات نہیں دوہراتا ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم فطری طور پر ضدی آدمی ہو اس لئے میرے کہنے پر باز ہی نہ آؤ گے لیکن میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہوں تمہیں معلوم ہی ہے کہ میں نے جب سے سیکرٹ سروس چھوڑی ہے اس سے متعلقہ ہر قسم کا کام بھی بند کر کے اپنے بزنس کی طرف متوجہ رہا ہوں "....... گپتا نے کہا۔

" تمہارے یہاں تاجر طبقہ سے بڑے گہرے تعلقات ہیں ۔ اون کے ایک بین الاقوامی تاجر یعقوب کے متعلق مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس کا تعلق حریت پسندوں کے کسی گروپ سے ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس نے پناہ دے رکھی ہے ۔ ادارجن یعقوب کو تلاش کر رہا ہے لیکن وہ مل نہیں رہا اگر وہ مل جائے تو انتہائی آسانی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کیا جا سکتا ہے اور ایک بار وہ ٹریس ہو جائیں تو پھر ان کا خاتمہ میرے لئے مشکل نہ ہو گا "....... کرشن نے جواب دیا۔

" یعقوب ...... اوہ ٹھیک ہے ۔ مجھے بھی ایسی اطلاعات ملی تھیں کہ وہ حریت پسندوں کے کسی بڑے گروپ سے متعلق ہے اور میں یہ بھی سمجھ گیا ہوں کہ تم لوگوں کو اس کے متعلق کیسے پتہ چلا ہو گا اس کی لڑکی زرینہ کو اغوا کیا گیا تھا ۔ اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کیا گیا تھا اور وہاں موجود تمام ملازمین کو ہلاک کر دیا گیا تھا ۔ بعد میں پتہ چلا کہ زرینہ کو بے ہوشی

کے عالم میں پولیس نے کسی باغ میں پڑا ہوا پایا ہے ۔ زرینہ نے بتایا کہ اسے نقاب پوش اغوا کر کے لئے گئے تھے لیکن جب وہ ان کے نقاب پوش چیف کے سامنے پہنچی تو اس چیف نے اپنے آدمیوں سے کہا کہ وہ غلط لڑکی کو پکڑ لائے ہیں چنانچہ اسے بے ہوش کر دیا گیا اور پھر اس کی آنکھ ہسپتال میں کھلی ۔ مجھے یہ تفصیل اس لئے معلوم ہے کہ میں دگام کی انجمن تاجران کا صدر ہوں اور یعقوب بھی انجمن کا اعلیٰ عہدے دار ہے اس لئے اس کے منیجر نے فوراً مجھے اس واقع سے مطلع کیا تھا بقول اس کے یعقوب بیرون ملک گیا ہوا ہے اس لئے میں نے پولیس سے رابطہ قائم کیا تھا اور پھر پولیس نے مجھے زرینہ کی بازیابی کی خبر دی تھی اور میں مطمئن ہو گیا لیکن اب تمہاری بات سن کر مجھے یقین ہو گیا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز نے اسے اغوا کیا ہو گا اور اس سے یقیناً تم لوگوں نے اس کے باپ یعقوب کے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور شاید اس لئے یعقوب غائب ہو گیا ہو گا "....... گپتا نے کہا۔

" یہ کام سورما نے کیا ہو گا ۔ اور شاید اسی وجہ سے وہ خود بھی مارا گیا ہے سورما بلیک ہاؤنڈز کے ایک سیکشن کا انچارج تھا ۔ بہرحال تم بتاؤ کہ تم یعقوب کو تلاش کرنے میں میری مدد کر سکتے ہو ۔ ویسے یہ بتا دوں کہ یعقوب ملک سے باہر نہیں گیا کیونکہ اس سورما نے یعقوب کو یہاں کے ایک اور گروہ کے ذریعے اغوا کرا کر اس اڈے پر منگوایا تھا ۔ اس کے بعد اس کی لڑکی کو شاید اس لئے اس نے اغوا کرایا ہو گا کہ اس کی وجہ سے یعقوب کی زبان کھلوائی جا سکے ۔ اور اب میں بات سمجھ گیا ہوں کہ

پاکیشیائی ایجنٹوں کو اس کی بیٹی کے اغوا اور اس اڈے پر پہنچنے کا علم ہو گیا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے وہاں ریڈ کیا۔ اور یعقوب اور زرینہ کو چھڑوا لیا اور سورما کو بھی ہلاک کر دیا اور اڈے کو بھی تباہ کر دیا۔ پولیس کے سامنے کہانی بنانے کے لئے زرینہ کو اس انداز میں سامنے لایا گیا ہو گا"........ کرشن نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا بہرحال اب یعقوب کو تلاش کرنا ہے"........ گپتا نے کہا۔

"ہاں"........ کرشن نے جواب دیا۔

"تم فکر نہ کرو زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر میں معلوم کر لوں گا کہ یعقوب کہاں ہے۔ تم اپنا فون نمبر بتا دو میں تمہیں فون کر دوں گا"........ گپتا نے کہا۔ اور کرشن نے اسے اپنا موجودہ فون نمبر بتا کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ گپتا تیز آدمی ہے۔ ضرور اس کا کھوج نکال لے گا۔ میں چیف سے بات کر لوں تاکہ ایک دو روز مزید وہاں جانے کے مل جائیں"........ کرشن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے انکوائری کے نمبر ڈائل کر کے وہاں سے رمیش پور چھاؤنی کا فون نمبر معلوم کیا اور پھر آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"رمیش پور فورٹ"........ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"میرا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہے۔ میں چیف سے کرنا چاہتا ہوں"۔

.... کرشن نے کہا۔

"آپ کا نام اور سیکشن"........ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"کرشن چیف آف سیکشن ون"........ کرشن نے جواب دیا۔

"او۔ کے ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد چیف کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو کرشن........ ارجن نے تمہیں تفصیلات بتا دی ہوں گی"........ چیف نے کہا۔

"یس باس"........ کرشن نے جواب دیا۔

"مجھے یقین ہے کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ رمیش پور چھاؤنی میں گھس کر مین ہیڈ کوارٹر تباہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس لئے یہاں چیکنگ کے لئے میں نے تمہارا اور تمہارے گروپ کا انتخاب کیا ہے۔ اس طرح مجھے تسلی رہے گی"........ چیف نے کہا۔

"یہ آپ کی مہربانی ہے جناب کہ آپ نے مجھ پر اعتماد کیا ہے لیکن اگر وہ لوگ ادھر نہ آئے تو میں وہاں بیکار بیٹھا رہوں گا اس لئے اگر آپ پسند فرمائیں تو میں اپنا سپیشل گروپ وہاں بھجوا دوں اور خود دوسرے گروپ کے ساتھ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے خاتمے کے لئے کام کروں"........ کرشن نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا کر لو"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"شکریہ جناب آپ بے فکر رہیں میں انہیں اس قابل ہی نہ چھوڑوں گا کہ وہ آپ کی طرف رخ کر سکیں۔ آپ مجھے بتا دیں کہ میں گروپ کو کہاں

بھیجوں "...... کرشن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور چیف نے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"یس سر میں ابھی گروپ کو بھجوا دیتا ہوں "...... کرشن نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کی آواز سن کر اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر اپنے نمبر ٹو کو کال کرنے میں مصروف ہو گیا۔ رابطہ قائم ہونے پر اس نے گروپ تیار کرنے اور اسے رمیش پور چھاؤنی بھجوانے کے بارے میں ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر ان ہدایات سے فارغ ہو کر اس نے رسیور رکھا ہی تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اور کرشن نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... کرشن نے کہا۔

"گپتا بول رہا ہوں "...... دوسری طرف سے گپتا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ اتنی جلدی تو مجھے تمہاری کال کا خیال تک نہ تھا "...... کرشن نے چونک کر کہا۔

"ہاں اتفاق سے میری پہلی کوشش ہی کامیاب رہی ہے اور نہ صرف میں نے یعقوب بلکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کا بھی پتہ چلا لیا ہے اور یہ تمہارے لئے انتہائی سنہری موقع ہے "...... گپتا نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوہ اوہ جلدی بتاؤ۔ کیا تفصیل ہے "...... کرشن کا لہجہ بھی قدرتی طور پر پرجوش ہو گیا تھا۔

"یعقوب اس وقت بادامی باغ کی ایک کوٹھی نمبر بیس میں موجود ہے

اور عمران اور اس کے ساتھی بھی وہیں موجود ہیں "...... گپتا نے کہا تو کرشن اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔

"اس قدر حتمی معلومات تمہیں کیسے مل گئیں...... اور وہ بھی اس قدر جلد "...... کرشن نے کہا۔

"مجھے یقین تھا کہ تمہیں میری بات پر شک ہو گا۔ بہرحال میں تفصیل بتا رہا ہوں۔ تمہیں شاید معلوم نہ ہو کہ میں نے یہاں ایک خفیہ گروپ بنایا ہوا ہے۔ بزنس سے ہٹ کر ایک مخصوص مقصد کے لئے۔ یہ انتہائی خفیہ گروپ ہے بہرحال میں نے اس گروپ کے ذمہ یعقوب کی تلاش کا کام ڈال دیا اور پھر مجھے فوراً ہی اطلاع مل گئی کہ یعقوب کی مخصوص کار کو بادامی باغ میں دیکھا گیا، لیکن اس میں سوار آدمی کا قد و قامت تو یعقوب سے ملتا تھا لیکن چہرہ مختلف تھا یہ کار کوٹھی نمبر بیس میں چلی گئی تو میرے آدمیوں نے اندر ایک مخصوص ڈکٹا فون پہنچایا تو پتہ چل گیا کہ کار میں سوار آدمی یعقوب ہی تھا۔ اور وہاں کئی افراد کی آوازیں سنی گئی ہیں، جن میں ایک نام پرنس کا بھی لیا گیا ہے، چنانچہ مجھے اطلاع دی گئی تو میں نے تمہیں فون کر دیا "...... گپتا نے کہا۔

"پرنس "...... کرشن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران کا ایک کوڈ نام پرنس آف ڈھمپ بھی ہے "...... گپتا نے کہا تو کرشن بے اختیار کرسی پر ہی اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ ویری گڈ گپتا...... تم نے تو کمال کر دیا ہے۔ بے حد شکریہ "...... کرشن نے جلدی سے کہا اور رسیور رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور

تیزی سے دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے چہرے پر فتح اور کامیابی کے واضح تاثر موجود تھا۔

"یہ لوگ اس قدر جلد اپنے سیکشن ہیڈ کوارٹرز کیسے تبدیل کر لیتے ہیں"۔ .... صفدر نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ سب اس وقت ایک ہی کمرے میں موجود تھے۔ یعقوب نے انہیں ایک بار پھر اطلاع دی تھی کہ سورما نے جن عمارتوں کی بطور سیکشن ہیڈ کوارٹرز نشاندہی کی تھی وہ بھی خالی پڑی ہیں۔ تو عمران نے اسے ایک اور ہدایت دے کر واپس بھیج دیا تھا۔ البتہ یعقوب کے چہرے پر اس نے میک اپ کر دیا تھا تاکہ بلیک ہاؤنڈز والے اسے پہچان نہ سکیں اور وہ سب یعقوب کی واپسی کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"صرف آدمی ہی ہوتے ہیں ان کے ہیڈ کوارٹر میں۔ وہ اطمینان سے پیدل چلتے ہوئے دوسری عمارت میں چلے جاتے ہیں اور ہیڈ کوارٹر خالی ہو جاتا ہے"۔ .... عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب اس طرح آنکھ مچولی آخر کب تک چلتی رہے گی"۔ ....

نعمانی نے کہا۔

"جب تک آنکھ مستقل طور پر بند نہیں ہو جاتی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" ویسے عمران صاحب نعمانی کی بات پر مجھے بھی یاد آگیا ہے کہ بلیک ہاؤنڈز ایک خاصی بڑی تنظیم ہے۔ ہزاروں نہیں سینکڑوں لوگ تو بہرحال اس میں موجود ہوں گے اور اگر بفرض محال ہم ان سب کا خاتمہ بھی کر دیں تو کیا نئے لوگ نہیں آسکتے۔ ہم کب تک اس چکر میں پڑے رہیں گے "...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" یہ بات نہیں صفدر بلیک ہاؤنڈز کے خاتمے سے ہمارا مقصد یہ نہیں ہے جو تم سمجھے ہو۔ بلیک ہاؤنڈز نامی تنظیم مجاہدین لیڈروں کے خلاف قائم کی گئی ہے تاکہ مجاہدین کی قیادت کا خاتمہ کر کے تحریک کا خاتمہ کیا جا سکے۔ ورنہ تمام مشکباریوں اور عام مجاہدین کے لئے تو پولیس اور فوج ہی کافی تھی اور ہم بھی اس اصول پر عمل کر رہے ہیں۔ بلیک ہاؤنڈز کے لیڈروں کا خاتمہ ہی دراصل اس تنظیم کا خاتمہ ہے جب تک نئے لوگ آئیں گے جب تک نئی تنظیم بنے گی۔ تب تک شاید مشکبار کی تحریک کامیاب بھی ہو چکی ہو گی۔ اب دیکھو بلیک ہاؤنڈز کے چار سیکشنز تھے جن میں سے دو کے لیڈروں کا خاتمہ ہو چکا ہے اور یقیناً ہمارے اس معمولی سی کوشش نے بلیک ہاؤنڈز کو اس قدر الجھا دیا ہے کہ وہ اپنے مخصوص مشن پر کام کرنے کی بجائے ہمارے خلاف کام میں مصروف ہے۔ باقی دو سیکشنز کے چیفس اور چیف باس کے خاتمے کے بعد یقیناً اس تنظیم کو نئے سرے سے

لومت کا فرستان کو قائم کرنا پڑے گا اور اس میں ظاہر ہے وقت لگے گا اور س وقت تحریک جس سطح پر ہے اس میں موجودہ وقت انتہائی فیصلہ کن ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ کی بات درست ہے "...... صفدر نے کہا۔

" مجھے تو اس بات پر خوشی ہو رہی ہے کہ اس کے چیف کا ہیڈ کوارٹر بیش پور چھاؤنی میں ہے۔ جب چھاؤنی تباہ ہو گی تو یقیناً یہاں موجود کافرستانی فوج کی کمر ٹوٹ جائے گی اور یقیناً بین الاقوامی طور پر یہی سمجھا جائے گا کہ مجاہدین کی کاروائیاں اب اس سٹیج تک پہنچ گئی ہیں کہ وہ فوجی چھاؤنیاں تباہ کرنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اس لئے یقیناً تحریک آزادی کو بے پناہ قوت حاصل ہو گی "...... تنویر نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے۔ اس سے کافرستانی فوج کا مورال بے حد گر جائے گا وہ مجاہدین سے خوفزدہ ہو جائے گی اور مجاہدین کی تحریک قوت پکڑ جائے گی "...... عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" تو پھر کیوں نہ ملٹری کے ہیڈ کوارٹر کو ہی تباہ کر دیا جائے "...... صفدر نے کہا۔

" ابھی نہیں...... پہلے ہم اپنا مشن مکمل کر لیں اس کے بعد اس کے بارے میں سوچیں گے۔ ویسے ان سیکشنز ہیڈ کوارٹرز کے دوسری بار خالی ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ ہم نے سورما سے ان کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں اور ٹرانسمیٹر پر ان کے چیف کی مخصوص فریکوئنسی پر کال اٹنڈ نہ ہونے کا مطلب ہے کہ انہیں یہ بھی

معلوم ہو چکا ہے کہ ہم نے را بندر سے رمیش پور چھاؤنی کے بارے
بھی معلومات حاصل کر لی ہیں اور اب یقیناً وہاں وہ لوگ بے حد چوکنا
چکے ہوں گے "........ عمران نے کہا۔

" کہیں وہ چھاؤنی ہی خالی نہ کر دیں "........ تنویر نے چونک کر کہا

" چھاؤنیاں اتنی جلدی خالی نہیں ہوتیں ۔ دوسری بات یہ کہ یہ چھاؤنی
دفاعی لحاظ سے اس قدر مضبوط ہے کہ اسے تباہ کرنا بھی آسان نہیں
بلکہ مجھے یقین ہے کہ وہ لوگ اسے ہمارے لئے جال کے طور پر استعمال
کریں گے "........ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا
جواب دیتا ۔ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ سب چونک پڑے ۔

" یعقوب آیا ہوگا " ۔ عمران نے کہا تو صدیقی اٹھ کر کمرے سے باہر
گیا اور پھر چند لمحوں بعد یعقوب کمرے میں آ گیا ۔ چونکہ اس کا میک اپ
عمران نے کیا تھا اس لئے سب اسے اس میک اپ میں پہچان گئے تھے

" کیا رہا یعقوب "........ عمران نے پوچھا۔

" سارا انتظام مکمل ہو گیا ہے ۔ پرنس "........ یعقوب نے کرسی پر
بیٹھتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ کیا تفصیل ہے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا

" پرنس چھاؤنی کے عقبی طرف پہاڑیوں میں ایک بستی ہے ۔
نام ناگورہ ہے ۔ سارا سامان اس بستی میں پہنچا دیا جائے گا ۔ ہم دیگر
پہلے قریبی شہر سونپور جائیں گے ۔ وہاں سے جیپوں کے ذریعے ہم اس بستی
تک آسانی سے پہنچ جائیں گے "........ یعقوب نے جواب دیا اور پھر ان کے

درمیان مشن کے سلسلے میں تفصیلی بات چیت ہونے لگی ۔

" میں آپ کو رات کو آ کر لے جاؤں گا ۔ ہم رات کو سفر کریں گے اور
ایسے راستوں سے جہاں ملٹری اور پولیس کو علم نہ ہو سکے گا "........ یعقوب
نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ ویسے بھی دن کے وقت باہر ہماری تلاش زور شور سے
جاری ہو گی "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ظاہر ہے پرنس "........ یعقوب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال ہے اب کھانا کھا لیا جائے اور کچھ دیر ریسٹ کر لیا جائے
تاکہ رات کو جب ہم مشن پر روانہ ہوں تو پوری طرح تازہ دم ہوں
.... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور سارے ساتھی سر ہلاتے
ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ۔ چونکہ یہاں خوراک کے بند ڈبے یعقوب کی
طرف سے خاصی تعداد میں مہیا کر دیئے گئے تھے اس لیے تھوڑی دیر بعد وہ
سب ڈائننگ روم میں بیٹھ کر کھانا کھانے میں مصروف ہو گئے ۔ ابھی
کھانا کھایا ہی جا رہا تھا کہ اچانک عمران نے ہاتھ اٹھا کر اپنی ناک پر رکھ دیا
اور اس کے ساتھ ہی کھانا کھاتے ہوئے عمران کے ساتھیوں نے چونک
کر عمران کی طرف دیکھا اور عمران نے کوڈ کی مدد سے انہیں بتایا کہ اسے
بے ہوش کرنے والی گیس کی ہلکی سی بو محسوس ہوئی ہے ۔ اور اسی لمحے
عمران سے تیسری کرسی پر بیٹھا ہوا یعقوب یکلخت لہراتا ہوا کرسی سے نیچے جا
گرا ۔ وہ بے حس و حرکت ہو چکا تھا ۔

جبکہ باقی ساتھی اس طرح خاموش بیٹھے ہوئے تھے ۔ اس کا یہی مطلب

تھا کہ وہ عمران کا اشارہ سمجھ کر اپنا سانس روک چکے تھے۔ عمران نے آہستہ سے کرسی کو پیچھے کھسکایا اور اٹھ کر تیزی سے ڈائننگ روم کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی لیکن ان سب کے چہرے سانس روک لینے کی وجہ سے سرخ ہونے شروع ہو چکے تھے اور ان کے جسموں میں تیزی کی بجائے لڑکھڑاہٹ نمایاں تھی۔ بے ہوش کر دینے والی گیس نے ان کے ذہن پر بہرحال کچھ نہ کچھ اثر ضرور کیا تھا لیکن وہ کمرے سے باہر آ گئے۔ اسی لمحے عمران ایک اور کمرے کے دروازے سے نکلا تو اس کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ہوا ریوالور موجود تھا اور وہ سب تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران برآمدے میں پہنچتے ہی تیزی سے ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا جب کہ باقی ساتھی بھی مختلف اوٹوں میں کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے سائیڈ کی دیوار سے ایک آدمی نیچے کودا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور چہرہ اس نے رومال سے ڈھانپ رکھا تھا۔ وہ تیزی سے چلتا ہوا پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سائیڈ پھاٹک کھولا اور پھر ایک سائیڈ پر ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اسی لمحے اس سائیڈ پھاٹک سے یکے بعد دیگرے چھ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان سب نے چہرے رومالوں سے ڈھکے ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور تھا جب کہ باقی افراد کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ سب کوٹھی میں داخل ہو کر آگے بڑھنے لگے تھے کہ سائیلنسر لگے ریوالور والے نے ہاتھ اٹھا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور وہ سب وہیں رک گئے البتہ ان سب کی نظریں اندرونی عمارت کی طرف ہی لگی ہوئی تھیں۔

"اندر گیس کی بو تیز ہو گی یہ کھلی جگہ ہے اس لئے چند منٹ رک جاؤ" اچانک اسی ریوالور والے کی ہلکی سے آواز عمران کو سنائی دی۔ اور عمران سمجھ گیا کہ آنے والوں کا لیڈر یہی آدمی ہے۔ اب عمران نے آہستہ آہستہ سانس لینا شروع کر دیا تھا کیونکہ اس نے جس گیس کی ہلکی سی بو سونگھی تھی وہ اس کے متعلق اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ گیس پانچ منٹ بعد فضا میں اپنے اثرات ختم کر دیتی ہے۔ اور عمران کا اندازہ تھا کہ پانچ منٹ ہو گئے ہیں۔

"آؤ اندر چلیں"۔ اس لیڈر نے اچانک کہا اور پھر وہ سب تیزی سے برآمدے کی طرف بڑھنے لگے۔ جیسے ہی انہوں نے چند قدم اٹھائے اچانک عمران نے سائیلنسر لگے ریوالور کا ٹریگر دبایا اور پھر وہ بجلی کی سی تیزی سے مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی آنے والوں کے حلق سے بے اختیار چیخیں نکلیں اور وہ اچھل کر نیچے گرے لیکن دو آدمی تیزی سے واپس دوڑ کر صحن کے کونے میں ڈرم کی اوٹ لینے کیلئے لپکے۔ جن میں وہ ریوالور والا بھی تھا کہ دوسرے لمحے وہ دونوں بھی چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ ریوالور والا نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر سائیڈ پھاٹک کی طرف دوڑنے ہی لگا تھا کہ ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کے کولہے پر پڑی اور وہ چیختا ہوا منہ کے بل نیچے گرا اور اس نے بار بار اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر ساکت ہو گیا جب کہ پہلے گولیاں کھانے والے افراد میں سے بیشتر اب تک ساکت ہو چکے تھے جب کہ تین افراد ابھی تک پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے۔

"اس ریوالور والے کو اٹھا کر اندر لے آؤ" عمران نے ستون کی اوٹ سے نکل کر تڑپتے ہوئے افراد کی طرف بڑھتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ریوالور سے یکے بعد دیگرے تین گولیاں اور نکلیں اور تڑپتے ہوئے افراد ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گئے عمران ان کی لاشیں پھلانگتا ہوا سائیڈ پھاٹک کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے سائیڈ پھاٹک کے باہر موجود دونوں ستونوں کے درمیان رک کر سر باہر نکالا اور دائیں بائیں کا جائزہ لینا شروع کر دیا اور پھر اس کی تیز نظریں وہاں سے تقریباً پچاس گز دور نیلے رنگ کی ایک کار پر جم گئیں جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر کوئی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ عمران تیزی سے واپس مڑا۔

"باہر نیلے رنگ کی کار موجود ہے جس میں ڈرائیور بیٹھا ہوا ہے عقبی طرف سے جا کر اس کا خاتمہ کر دو اور پھر اس کی لاش کار سمیت اندر لے آؤ۔ عمران نے تنویر اور صدیقی سے کہا اور وہ دونوں سے سر ہلاتے ہوئے عقبی طرف جانے کے لئے سائیڈ گلی کی طرف دوڑ پڑے۔

"کیپٹن شکیل اور نعمانی تم باہر برآمدے میں ہی رک کر نگرانی کرو گے"....... عمران نے باقی دو ساتھیوں سے کہا اور خود وہ تیزی سے دوڑتا ہوا واپس عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھ گیا جہاں صفدر اس لیڈر کو اٹھا کر لے گیا تھا۔

"میڈیکل باکس لے آؤ صفدر اس کی گولی نکال کر بینڈیج کر دیں اسے زندہ رہنا چاہئے"....... عمران نے بڑے کمرے میں پہنچتے ہی کہا جہاں صفدر نے اس زخمی کو فرش پر لٹایا ہوا تھا اور خود وہ اس کے قریب کھڑا تھا

صفدر نے سر ہلا دیا اور تیزی سے باہر چلا گیا۔ عمران نے جھک کر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر اس کی اندرونی جیب سے ایک کارڈ نکلتے ہی وہ چونک پڑا۔ یہ بالکل ویسا ہی کارڈ تھا جیسا منوہر کی جیب سے نکلا تھا اور پھر کارڈ پر درج تحریر پڑھ کر عمران کی آنکھیں بے اختیار چمک اٹھیں۔ کارڈ پر سیکشن ون اور چیف کرشن کا نام واضح طور پر درج تھا اسی لمحے صفدر میڈیکل باکس اور پانی کی بڑی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"سیکشن ون کا چیف کرشن ہے۔ اس کی اس طرح یہاں آمد کا مطلب ہے کہ ہماری یہ رہائش گاہ کسی شدید خطرے میں ہے۔ ہمیں اسے فوری طور پر خالی کرنا ہو گا"....... عمران نے کہا۔

"ہماری عقبی طرف ایک کوٹھی پر کرایے کے لئے خالی ہے کا بورڈ موجود ہے۔ وہاں کیوں نہ شفٹ ہو جائیں"....... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اٹھاؤ اسے وہیں چل کر باقی کارروائی کریں گے"....... عمران نے کہا اور خود اس نے آگے بڑھ کر فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے یعقوب کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور مڑ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جب کہ صفدر زخمی کرشن کو کاندھے پر ڈال کر اور ایک ہاتھ سے میڈیکل باکس اٹھا کر اس کے پیچھے باہر آ گیا جب وہ دونوں برآمدے میں پہنچے تو اسی لمحے پھاٹک میں سے وہ نیلے رنگ کی کار اندر داخل ہو رہی تھی جب کہ نعمانی بڑے پھاٹک کے قریب کھڑا تھا۔

"عقبی طرف ایک کوٹھی خالی ہے۔ صرف صدیقی اور نعمانی یہاں رہیں گے۔ باقی سب ساتھی ادھر آ جائیں۔ خطرے کی صورت میں یہ

دونوں بھی بغیر کسی مزاحمت کے خاموشی سے وہاں آ جائیں گے "...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور سائیڈ گلی کی طرف مڑ گیا۔ عقبی طرف ایک دروازہ موجود تھا جو کھلا ہوا تھا کیونکہ تنویر اور صدیقی اس کے ذریعے باہر جا کر کار لے آئے تھے۔ صفدر نے دروازے میں رک کر باہر جھانکا۔

"پہلے کیپٹن شکیل کو بھیجو وہ اندر کود کر سائیڈ پھاٹک کھول دے پھر ہم جائیں گے ورنہ کاندھوں پر موجود ان افراد کی موجودگی کسی بھی طرف سے ہمیں مشکوک بنا سکتی ہے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیپٹن شکیل کو آواز دی جو سائیڈ گلی سے عقبی طرف آ رہا تھا وہ دوڑ کر قریب آیا اور پھر عمران کی بات سن کر باہر نکل گیا۔ ویسے تو عقبی سڑک خالی پڑی تھی لیکن عمران پھر بھی محتاط رہنا چاہتا تھا۔ اتنی دیر میں باقی ساتھی بھی اپنا اپنا سامان لے کر وہاں پہنچ گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب اس خالی کوٹھی میں منتقل ہو چکے تھے۔ عمران نے معمولی سا آپریشن کر کے کرشن کے کولہے سے گولی نکالی اور بینڈیج کرنے کے ساتھ ساتھ اسے چند انجکشن بھی لگا دیئے اور کرشن کراہتا ہوا ہوش میں آ گیا۔

"تم نے ہماری اس رہائش گاہ کا پتہ کیسے چلایا تھا کرشن "...... عمران نے اس کے ہوش میں آتے ہی سرد لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

" تم۔ تم بے ہوش نہیں ہوئے تھے۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... کرشن نے جواب دینے کی بجائے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے فرش سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کولہے کے زخم کی وجہ سے وہ اٹھ کر پہلو کے بل بیٹھ تو گیا لیکن کھڑا نہ ہو سکا۔ اتنی سی حرکت کرنے

میں بھی اس کے چہرے پر شدید ترین تکلیف کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے

"جو میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو "...... عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"تو تمہارا خیال ہے کہ میں تمہارے سوالوں کا جواب دینے کے لئے آیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ میری پلاننگ غلط ہو گئی ہے اس لئے تم نے میرے ساتھیوں کو ہلاک کر کے مجھ پر قابو پا لیا ہے لیکن میں تمہارے کسی سوال کا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ تمہارا جو جی چاہے مجھ سے سلوک کر لو "...... کرشن نے ہونٹ بھینچ کر انتہائی سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری جیب سے نکلنے والے کارڈ نے مجھے تمہاری حیثیت کا پتہ دے دیا ہے۔ سیکشن فور کا چیف منوہر اور سیکشن تھری کا چیف سورما میرے ہاتھوں ختم ہو چکے ہیں۔ ترتیب کے لحاظ سے تو باری سیکشن ٹو کے چیف ارجن کی تھی لیکن شاید تم نے خود ہی باری توڑ کر آگے قدم بڑھایا ہے اس لئے اب نتیجہ بھی تم خود ہی بھگتو گے۔ تم صرف اتنا بتا دو کہ تمہیں ہماری رہائش کا علم کیسے ہو گیا۔ مزید میں تم سے کوئی سوال نہ پوچھوں گا "...... عمران نے کہا۔

"میں تمہارے کسی سوال کا جواب نہیں دوں گا "...... کرشن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا تو دوسرے لمحے بری طرح چیختا ہوا پہلو کے بل نیچے گرا...... عمران نے اچانک لات کی بھرپور ضرب اس کے پہلو میں ماری تھی اور پھر جیسے ہی کرشن نیچے گرا۔ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ

کر اسے گھما دیا اور کرشن کے حلق سے بے اختیار خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے عمران کی لات پکڑنے کے لئے اٹھنے والے دونوں ہاتھ ایک جھٹکے سے نیچے گرے...... اس کا چہرہ یکلخت انتہائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے پیر تھوڑا سا واپس گھماتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ دیوتاؤں کے لئے یہ عذاب مت دو۔ یہ تو موت سے بھی بدتر ہے۔ بتاتا ہوں لیکن اس شرط کے ساتھ کہ مجھے یہ عذاب نہ دینا ویسے گولی مار دینا"...... کرشن نے اٹک اٹک کر اور رک رک کر کہا۔

"اگر تم سچ سچ بتا دو تو یقین رکھو کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ جاؤں گا۔ اگر میں نے تمہیں مارنا ہوتا تو میں پہلے تمہارے کولہے کا آپریشن نہ کرتا۔ ویسے ہی تم پر تشدد کر کے سب کچھ پوچھ لیتا"...... عمران نے پیر کو اور زیادہ پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"مم مم میں سب کچھ بتا دیتا ہوں۔ اب چھپانے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔ تمہاری رہائش گاہ کا علم مجھے کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی گپتا کے ذریعے ہوا ہے"...... کرشن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پوری تفصیل سے سب کچھ بتا دیا۔

"تم یہاں اتنے ہی ساتھیوں کے ساتھ آئے تھے یا اور ساتھی بھی باہر موجود ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"اتنے ہی ساتھی تھے۔ ہم سب اس لئے اندر آ گئے تھے کہ تم لوگ تو

بے ہوش پڑے ہو گے"...... کرشن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے تم جھوٹ بول رہے ہو۔ حالانکہ باہر نیلے رنگ کی کار میں تمہارا ایک اور ساتھی موجود تھا"...... عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔

"وہ...... وہ صرف ڈرائیور ہے۔ اس کا فیلڈ سے کوئی تعلق نہیں ہے"...... کرشن نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارجن کہاں ہے۔ اس کا پتہ بتاؤ"...... عمران نے کہا۔

"مجھے معلوم نہیں ہے۔ اس کی میری بات فون پر ہوئی تھی وہ علیحدہ کام کر رہا ہے۔ چیف نے اس کی ڈیوٹی تمہاری تلاش کے لئے لگائی تھی لیکن گپتا کی وجہ سے مجھے پہلے تمہاری رہائش گاہ کا علم ہو گیا"...... کرشن نے جواب دیا۔

"اور تمہاری ڈیوٹی کیا تھا"...... عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مم میری ڈیوٹی۔ میری بھی یہی ڈیوٹی تھی"...... کرشن نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران نے پیر کو ذرا سا گھما دیا۔ کرشن کی حالت تیزی سے بگڑنے لگ گئی۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"...... کرشن نے ہذیانی سے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر واپس کر دیا۔

"اب اگر جھوٹ بولا تو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میری ڈیوٹی چیف کے ہیڈ کوارٹر پر لگائی گئی تھی۔ لیکن میں نے چیف سے بات کی اور اپنے گروپ کو وہاں بھجوا دیا۔ کیونکہ میں ارجن سے پہلے

تمہارا خاتمہ کرنا چاہتا تھا"...... کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے گروپ کا انچارج کون ہے۔ وہ گروپ جو رمیش پور بھجوایا گیا ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"ششش شاستری۔ شاستری انچارج ہے"...... کرشن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا شاستری اور اس کا گروپ رمیش پور پہنچ چکا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں وہ پہنچ چکا ہو گا"...... کرشن نے جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ اور پوچھتا۔ اچانک باہر سے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب چونک کر کمرے اور دروازے کی طرف دیکھنے لگے۔ دوسرے لمحے صدیقی اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔

"پولیس کی گاڑیاں وہاں پہنچ گئی ہیں"...... صدیقی نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارے یہ ختم ہو گیا"...... عمران نے مڑتے ہی چونک کر کہا اور پیر اٹھا لیا۔ شاید اچانک دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اس کے پیر کا دباؤ اس قدر بڑھ گیا تھا کہ کرشن کا خاتمہ ہو گیا تھا۔

"میرے خیال میں ان لوگوں کی چیخیں سن کر کسی نے پولیس کو فون کیا ہو گا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے...... اسی لئے تو میں نے سائیلنسر لگا ریوالور استعمال کیا تھا بہر حال تیسرا سیکشن چیف بھی ختم ہو گیا۔ لیکن وہ یعقوب کی کار وہیں

کوٹھی میں تھی اور پہلے بھی اس کار کی وجہ سے ہماری نشاندہی ہوئی ہے"...... عمران نے چونک کر کہا۔

"کار میں نے باہر کافی دور لے جا کر کھڑی کر دی تھی تاکہ اچانک چھاپے کی صورت میں کار پھنس نہ جائے"...... صدیقی نے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے...... لیکن اب ہم یہ کار استعمال نہیں کر سکتے۔ یعقوب گیس سے بے ہوش ہے۔ اسے ہوش میں لے آؤ۔ ہمیں رات کا انتظار کرنے کی بجائے ابھی یہاں سے نکل جانا چاہئے۔ ایسا نہ ہو کہ پولیس اس سارے علاقے کی تلاشی لینی شروع کر دے اور پھر کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھ کر وہ ارجن اور اس کا گروپ بھی ادھر ادھر نہ پھیل جائے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔ صفدر ایک طرف بے ہوش پڑے ہوئے یعقوب کی طرف بڑھ گیا اس نے جیب سے ایک شیشی نکال کر اس کا ڈھکنا کھولا اور یعقوب کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹائی اور اسے ڈھکنا لگا کر جیب میں ڈال لیا۔ یہ وہی شیشی تھی جس سے سورما کے اڈے میں عمران نے ساتھیوں کو ہوش دلایا تھا اور یہ شیشی اس وقت سے صفدر کی جیب میں پڑی رہ گئی تھی۔ چونکہ اس سے تقریباً ہر قسم کی بے ہوش کر دینے والی گیس کے اثرات ختم کیے جا سکتے تھے اس لئے صفدر نے اسے ہی یعقوب پر استعمال کیا تھا چند لمحوں بعد یعقوب ہوش میں آ گیا اور جب اسے حالات کا علم ہوا تو اس کے چہرے پر حیرت اور خوف کے تاثرات نمایاں ہو گئے۔

"اوہ اوہ میرے ذہن میں بھی نہیں تھا۔ کار کی وجہ سے مجھے پہچان لیا

جائے گا اور یہ گپتا تو تاجروں کی انجمن کا صدر ہے۔ اس کی اس حیثیت کا تو کسی کو علم تک نہیں"...... یعقوب نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اب ہمیں رات کا انتظار کرنے کی بجائے جلد از جلد یہاں سے نکل کر ان پہاڑیوں کی طرف جانا ہے جہاں ہمارا مطلوبہ سامان پہنچ گا۔ لیکن اب مسئلہ ہے ٹرانسپورٹ کا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے جناب...... کہ ہم ایک ایک کر کے یہاں سے نکلیں اور پیدل ہی بس اڈے پر پہنچ جائیں۔ بسوں کی چیکنگ ضرور ہوتی ہے لیکن صرف اسلحے کی حد تک اگر ہم اسلحہ ساتھ نہ رکھیں تو ہم آسانی سے سوپور پہنچ سکتے ہیں۔ سوپور میں ہمیں جیپیں مل جائیں گی اور ہم ناگورہ روانہ ہو جائیں گے۔ ویسے سوپور میں ہم یہاں کی نسبت محفوظ بھی رہیں گے"...... یعقوب نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ تجویز درست ہے"...... عمران نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو بس اڈے کے راستے اور وہاں پہنچ کر سوپور کی ٹکٹ لینے کے متعلق ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔ عمران کی ہدایت کے مطابق وہ سب ایک ہی بس میں سفر کریں گے لیکن اجنبیوں کی طرح اور اسلحہ ساتھ نہ رکھیں گے چنانچہ تھوڑی دیر بعد وہ سب کمرے سے باہر نکلے اور پھر وقفہ دے کر وہ کوٹھی سے باہر جانا شروع ہو گئے۔ عقبی طرف پولیس سرے سے ہی نہ تھی اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتے چلے گئے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ارجن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ ارجن بول رہا ہوں"...... ارجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس میں رام لعل بول رہا ہوں۔ سیکشن ون کے چیف کرشن اور اس کے سیکشن کی لاشیں پولیس کو ملی ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو ارجن بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کیا...... کیا کہہ رہے ہو۔ کرشن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں"...... ارجن نے تقریباً چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس مجھے پولیس آفس سے اطلاع ملی کہ بادامی باغ کی کوٹھی نمبر بیس سے ایک کار ملی ہے جو چیف کرشن کے نام رجسٹرڈ تھی اور پولیس میں موجود میرے مخبر نے یہ نام سامنے آتے ہی مجھے فون کیا۔ کیونکہ وہ بلیک ہاؤنڈز کا بھی مخبر ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بتایا کہ جس جگہ سے کار ملی ہے وہاں سے پانچ افراد کی لاشیں بھی دستیاب ہوئی ہیں۔ اس

اطلاع پر میں فوری طور پر وہاں پہنچا اور میں نے پہچان لیا کہ یہ چیف کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں۔ اس کوٹھی کا عقبی دروازہ بھی تھا۔ چنانچہ میں عقبی طرف آیا تو دروازہ کھلا ہوا تھا اور خون کے قطرے مجھے ایک اور کوٹھی کی طرف جاتے دکھائی دیئے۔ اس کوٹھی پر کرایے کے لئے خالی ہے کا بورڈ لگا ہوا تھا۔ اور اس کوٹھی کا سائیڈ پھاٹک کھلا ہوا تھا میں اندر گیا تو ایک کمرے میں چیف کرشن کی لاش موجود تھی۔ ان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا یوں لگتا ہے جیسے ان پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہو ویسے ان کے کولہے میں زخم بھی موجود تھا جس کی باقاعدہ بینڈیج کی گئی تھی اور وہاں ایک میڈیکل باکس اور پانی کی خالی بوتل بھی پڑی ہوئی ہے اس سے میں تو یہی سمجھا ہوں کہ پہلے اس کوٹھی میں جہاں چیف کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں ملی ہیں۔ کرشن کے کولہے پر گولی ماری گئی اور پھر اسے اٹھا کر اس خالی کوٹھی میں لایا گیا۔ ان کے زخم کی بینڈیج کی گئی پھر ان پر تشدد کر کے ان سے پوچھ گچھ ہوئی اور اس تشدد کے دوران انہوں نے اپنی جان دے دی"......... رام لعل نے کہا۔

" بالکل ایسے ہی ہوا ہوگا لیکن واردات کس جگہ ہوئی ہے"...... ارجن نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"کار اور چیف کرشن کے ساتھیوں کی لاشیں بادامی باغ کی کوٹھی نمبر بیس سے ملی ہیں جب کہ چیف کرشن کی لاش کوٹھی نمبر چالیس میں پڑی ہوئی ہے"... رام لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ سب کچھ یقیناً ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا کیا دھرا ہے...... کرشن نے

ان کا کھوج لگا لیا ہوگا، لیکن وہ ان پر قابو نہ پا سکا جب کہ ہمارا پورا سیکشن ان کا اب تک کھوج نہیں لگا سکا۔ کیوں"........ ارجن نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

" باس ہم تو اپنے طور پر پوری کوشش کر رہے ہیں۔ ہر اہم جگہ پر ہمارے آدمی ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ بے شمار مشکوک افراد کو پکڑ لیا گیا لیکن کوئی بھی پاکیشیائی ایجنٹ نہیں نکلا"........ رام لعل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سنو کرشن کے اسسٹنٹ سے معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ کرشن کو ان کا سراغ کیسے ملا تھا۔ ہو سکتا ہے وہی آدمی پھر ہمارے کام بھی آ جائے۔ جلدی کرو اور مجھے کال کرو"........ ارجن نے چیختے ہوئے کہا اور ہاتھ مار کر اس نے کریڈل دبایا اور پھر رمیش پور چھاؤنی کا نمبر ڈائل کرنے لگ گیا۔ وہ چیف کو کرشن کی موت کی اطلاع دینا چاہتا تھا اسے معلوم تھا کہ چیف کے مخبر شہر میں موجود ہیں۔ اگر اس نے فوری اطلاع نہ دی تو چیف کا کوئی مخبر اسے اطلاع دے دے گا اور پھر چیف اس سے زیادہ ناراض ہوگا چند لمحوں بعد اس کی بات چیف سے کرا دی گئی۔

"چیف میں ارجن بول رہا ہوں آپ کو ایک افسوس ناک اطلاع دینی ہے"...... ارجن نے کہا۔

" کیسی اطلاع "........ دوسری طرف سے چیف نے پوچھا اور ارجن نے رام لعل کی دی ہوئی اطلاع کی تفصیل بتا دی۔

" اور ویری بیڈ...... یہ لوگ تو بلیک ہاؤنڈز کا مکمل طور پر خاتمہ

کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور ہماری حالت یہ ہے کہ ہم ان کا ایک آدمی بھی اب تک نہیں پکڑ سکے۔ پہلے منوہران کے ہاتھوں مارا گیا۔ اس کا سیکشن میں نے بند کر دیا پھر سوریا کا بھی یہی حشر ہوا۔ اب کرشن بھی مارا گیا ہے۔ یہ ہماری کارکردگی ہے کہ پانچ چھ اجنبی تو یہاں بلیک باؤنڈز کے سیکشن چیفس کا کھلے عام شکار کرتے پھر رہے ہیں اور ہم صرف ان کی موت کی خبریں سننے پر ہی بیٹھ گئے ہیں...... چیف نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا

"باس میرا سیکشن پورے دگام میں پھیلا ہوا ہے لیکن نجانے یہ لوگ کسی مٹی کے بنے ہوئے ہیں کہ ان کا سراغ تک نہیں مل رہا کرشن کو اگر ان کا سراغ مل گیا تھا تو اسے چاہیے تھا کہ وہ مجھے اطلاع کرتا اور پوری منصوبہ بندی کے ساتھ ان پر حملہ کیا جاتا لیکن وہ اکیلا ہی اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ ان پر چڑھ دوڑا اور مارا گیا"...... ارجن نے کہا۔

"سنو...... اب میں مزید کسی کی موت برداشت نہیں کر سکتا۔ اب ہمیں باقاعدہ پلاننگ بنا کر کام کرنا ہوگا۔ تم ایسا کرو کہ اپنے سیکشن کے ہر آدمی کو باہر لے آؤ اور پورے دگام کے گرد گھیرا ڈال لو اور جو مشکوک آدمی نظر آئے اس سے پوچھ گچھ کی بجائے اسے گولی سے اڑا دو۔ اب میں ہر قیمت پر ان کی لاشیں چاہتا ہوں ہر قیمت پر"...... چیف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس باس "...... ارجن نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر واقعی شدید پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے کیونکہ چیف کی یہ

بات اپنی جگہ درست کی یہ پاکیشیائی ایجنٹ مسلسل انہیں شکست پر شکست دیتے چلے جا رہے تھے اور وہ اب تک ان کا سراغ بھی نہ لگا سکے تھے۔ باس نے تو اسے سیکشن کے ہر آدمی کو باہر نکالنے کے لئے اب کہا تھا جب کہ وہ پہلے ہی یہ کام کر چکا تھا۔ باقی باس کا یہ حکم کہ ہر مشکوک آدمی کو گولی ماردی جائے۔ وہ اس حکم پر عمل نہ کر سکتا تھا کیونکہ اس طرح بے شمار مقامی لوگ مارے جاتے اور دگام میں یقیناً قیامت برپا ہو جاتی۔ اسے معلوم تھا کہ باس نے غصے کی وجہ سے ایسا حکم دے دیا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ سوچ رہا تھا آخر کس طرح ان لوگوں کا سراغ لگائے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور ارجن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ارجن بول رہا ہوں"...... ارجن نے خشک لہجے میں کہا۔

"رام لعل بول رہا ہوں جناب کرشن صاحب کو جس نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع دی تھی۔ اس کا پتہ چل گیا ہے اس کا نام گپتا ہے۔ گپتا اینڈ سنز کا مالک اور انجمن تاجران کا صدر۔ وہ کسی زمانے میں کافرستان سیکرٹ سروس سے متعلق رہا ہے لیکن انتہائی با اثر آدمی ہے۔ اس لئے میں نے خود اس سے بات نہیں کی"۔ رام لعل نے کہا

"ٹھیک ہے میں خود اس سے بات کرتا ہوں ارجن نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے تیزی سے انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"گپتا اینڈ سنز کا نمبر دو"...... ارجن نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور دوسری

طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ ارجن نے کریڈل دبا کر بتایا جانے والا نمبر ڈائل کر دیا۔

"گپتا اینڈ سنز"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں بلیک ہاؤنڈز کا سیکشن چیف بول رہا ہوں گپتا سے بات کراؤ"...... ارجن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... اس بار دوسری طرف سے بولنے والی عورت نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

ہیلو گپتا بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد رسیور سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر گپتا۔ میں بلیک ہاؤنڈز کا سیکشن چیف ارجن بول رہا ہوں۔ آپ نے سیکشن چیف کرشن کو ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں بتایا تھا ناں"...... ارجن نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"...... گپتا کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کرشن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ ارجن نے کہا

"اوہ۔ اوہ...... وری بیڈ۔ وری بیڈ...... یہ سب کیسے ہوا۔ گپتا نے انتہائی افسوس بھرے لہجے میں کہا اور ارجن نے رام لعل سے ملنے والی تفصیل دوہرا دی۔

"اوہ تو کرشن سے حماقت ہوئی۔ میں نے اسے بتایا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں اسے تو چاہیے تھا کہ اچانک اس پوری کوٹھی کو میزائلوں سے اڑا دیتا۔ وہ یقیناً انہیں زندہ

پکڑنے کے چکر میں پڑ گیا ہوگا"...... گپتا نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"کاش کرشن مجھ سے بات کر لیتا بہرحال اب میں نے کرشن کی موت کا انتقام بھی لینا ہے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا بھی ہر صورت میں خاتمہ کرنا ہے کیونکہ یہ حریت پسندوں کی حمایت میں میدان میں اترے ہیں اور ان کی کارروائیوں کی وجہ سے بلیک ہاؤنڈز کا ہی خاتمہ ہوتا جا رہا ہے۔ کیا تم مجھے کوئی کلیو دے سکتے ہو"...... ارجن نے کہا۔

"کرشن نے مجھ سے تمہارا ذکر کیا تھا ارجن اور چونکہ میں کافرستان سے محبت کرتا ہوں اس لئے میں تمہاری بھی مدد کرنے کے لئے تیار ہوں، لیکن میری ایک بات تم بھی یاد رکھنا کہ عمران اور ان کے ساتھیوں کے خلاف بغیر منصوبہ بندی کے کبھی حرکت میں نہ آنا۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ کرشن جیسا تمہارا بھی حشر ہو جائے اور اس طرح بلیک ہاؤنڈز کو ایک اور بڑا دھچکہ پہنچ جائے"...... گپتا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو گپتا تم بس مجھے ان کا کلیو دے دو پھر دیکھو میں ان کے خلاف کیسے کام کرتا ہوں"...... ارجن نے کہا۔

"ٹھیک ہے تم اپنا فون نمبر مجھے بتا دو میں ایک بار پھر انہیں تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ جیسے ہی مجھے ان کا کوئی سراغ ملا میں تمہیں اطلاع کر دوں گا"...... گپتا نے کہا اور ارجن نے اسے اپنا فون نمبر بتا دیا اور پھر دوسری طرف سے رابطہ ختم ہوتے ہی اس نے رسیور کریڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"یہ گپتا آخر کس طرح ان کا سراغ لگانے میں کامیاب ہو جاتا ہے

.... جب کہ میرے آدمی اب تک ان کا سراغ نہیں لگا سکے "........

ارجن نے بے چینی سے کمرے میں ٹہلتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ ابھی وہ ٹہلتے ہوئے اس پوائنٹ پر غور کر ہی رہا تھا کہ اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ارجن نے جلدی سے رسیور اٹھالیا۔

"یس "........ ارجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"مہاشے بول رہا ہوں باس "........ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی اور ارجن مہاشے کی آواز سن کر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ مہاشے اس کے سیکشن کا سب سے تیز اور ہوشیار آدمی تھا۔

"باس میں نے ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا سراغ لگا لیا ہے "........ دوسری طرف سے مہاشے کی آواز سنائی دی اور ارجن بے اختیار اچھل پڑا۔

"اوہ اوہ........ کہاں ہیں یہ لوگ کیسے لگایا سراغ تفصیل بتاؤ "........ ارجن نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"باس آپ کو تو معلوم ہے کہ میرا گھر سوپور میں ہے۔ مجھے گھر سے ایک ایمرجنسی کال آئی تو میں فوراً بس میں بیٹھ کر سوپور کو روانہ ہو گیا اور باس میں نے اس بس میں چند ایسے افراد کو بیٹھے ہوئے دیکھا جو ایک دوسرے سے تو اجنبی تھے لیکن ان میں سے دو نے اچانک ایک دوسرے کو مخصوص انداز میں اشارہ کیا۔ میں نے یہ اشارہ دیکھ لیا اور میں چونک پڑا، لیکن جب میں نے انہیں باقاعدہ چیک کرنا شروع کیا تو مجھے یوں احساس ہونے لگا جیسے مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔ انہوں نے پھر کوئی ایسا اشارہ نہ کیا لیکن چونکہ میرے ذہن میں الجھن موجود تھی اس لئے میں انہیں چیک کرتا رہا۔ بس سوپور کے قریب پہنچی تو میں ایک بار پھر چونک پڑا۔ کیونکہ وہ سب اس طرح اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے جیسے انہیں سوپور نہیں اترنا لیکن پھر ایک آدمی اچانک اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے اٹھتے ہی انہوں نے چونک کر اس آدمی کو دیکھا اور اس آدمی کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ سب اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر بس جیسے ہی سوپور کے اڈے پر رکی وہ نیچے اتر گئے۔ میں بھی چند دوسرے مسافروں کے ساتھ نیچے اتر آیا۔ ان کی تعداد سات تھی اور وہ اپنے انداز سے ایجنٹ ہی لگ رہے تھے۔ میں نے کافی فاصلہ رکھ کر ان کا تعاقب کرنا شروع کر دیا اور پھر تھوڑی دور آگے جانے کے بعد میرے اندازوں کی تصدیق ہو گئی۔ اب وہ سب آپس میں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے وہ ایک دوسرے کے ساتھی ہوں۔ میں ان کا تعاقب کرتا رہا۔ وہ سوپور شہر کے آخری کنارے پر ایک مکان پر پہنچے۔ گیٹ پر تالا لگا ہوا تھا لیکن ان کے پاس چابی موجود تھی وہ تالا کھول کر اندر چلے گئے ہیں اور ابھی تک اندر ہی ہیں۔ میں سوپور کا رہنے والا ہوں اس لئے مجھے معلوم ہے کہ اس مکان کا مالک اون کا ایک تاجر عبدالرحمن ہے اور سوپور کے امراء طبقے میں اس کا شمار ہوتا ہے۔ اب میں سوپور سے ہی آپ کو کال کر رہا ہوں۔ میں اپنے گھر بھی نہیں گیا حالانکہ وہاں ایمرجنسی تھی۔ میری بیوی اچانک شدید بیمار ہو گئی ہے "........ مہاشے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ........ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ تم ایسا کرو سوپور میں واقع کلب راجرم پہنچ جاؤ اور اس کے مالک اننت سنگھ سے ملو۔ میں

اسے فون کر دیتا ہوں۔وہ سوپور میں بلیک ہاؤنڈز کا ایجنٹ ہے۔میں اسے ہدایت کر دیتا ہوں وہ اس مکان کی نگرانی کا انتظام کرے گا۔پھر تم اپنے گھر چلے جانا میں اس دوران اپنے آدمیوں سمیت سوپور پہنچ کر ان کے خلاف کام شروع کر دوں گا"...... ارجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ارجن نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور جب فون کی ٹون آ گئی تو اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"راجرم کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"اننت سنگھ سے بات کراؤ۔میں ارجن بول رہا ہوں"...... ارجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک اور آواز ابھری۔

"ہیلو اننت سنگھ بول رہا ہوں"...... بولنے والے کے لہجے میں حیرت تھی۔

"اننت سنگھ میں ارجن بول رہا ہوں۔چیف آف سیکشن ٹو"...... ارجن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔یس سر...... حکم سر"...... اننت سنگھ نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اننت سنگھ میرا ایک آدمی مہاشے تمہارے پاس آ رہا ہے۔ہم سات

انتہائی خطرناک ترین پاکیشیائی ایجنٹوں کا پیچھا کر رہے ہیں اور مہاشے نے ان کا سراغ لگا لیا ہے۔یہ ساتوں خطرناک ترین ایجنٹ سوپور کے ایک خالی مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔یہ مکان سوپور کے اون کے تاجر عبدالرحمن کا ہے۔تم فوری طور پر اپنے آدمیوں کو ساتھ لے کر اس مکان کے چاروں طرف نگرانی شروع کر دو۔لیکن تم نے کسی طرح بھی معمولی سی مداخلت بھی نہیں کرنی کیونکہ یہ خطرناک ترین ایجنٹ ہیں اگر انہیں ذرا بھی شک ہو گیا تو یہ چکنی مچھلی کی طرح ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔اگر وہ اس مکان سے باہر نکلیں تو تم نے پھر بھی ان کی نگرانی کرنی ہے لیکن اس طرح کہ انہیں ذرا برابر بھی شک نہ ہو سکے۔میں اپنے آدمیوں کے ساتھ فوری طور پر سوپور پہنچ رہا ہوں۔جب میں وہاں پہنچوں تو تم نے مجھے نگرانی کی مکمل رپورٹ دینی ہے۔زیرو نمبر ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھ لینا تاکہ اگر تمہیں ان کے پیچھے کہیں جانا پڑے تو میں تم سے رابطہ رکھ سکوں۔ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ میرے وہاں پہنچنے تک کوئی ایسی حرکت نہ کرنا جس سے وہ مشکوک ہو جائیں"...... ارجن نے تیز تیز لہجے میں اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر آپ بے فکر رہیں سر۔میں آپ کی ہدایات پر پوری طرح عمل کروں گا"...... دوسری طرف سے اننت سنگھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اپنا کوئی آدمی کلب میں بٹھا آنا تاکہ جب میں وہاں پہنچوں تو وہ میری رہنمائی اس مکان تک کر سکے"...... ارجن نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ارجن نے رسیور رکھا اور

پھر تیزی سے دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر جوش اور مسرت کے واضح آثار نمایاں تھے۔

کمرے کا دروازہ دھماکے سے کھلا اور کمرے میں موجود عمران بے اختیار چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ اپنے سامنے ایک نقشہ رکھے بیٹھا ہوا تھا۔ دروازے سے صدیقی اندر داخل ہو رہا تھا۔

"کیا بات ہے جو اس طرح دھماکہ خیز انداز میں آ رہے ہو جیسے فلموں کے ہیرو آتے ہیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری بس اتفاقاً ہی زوردار انداز میں دروازہ کھل گیا۔ میں یہ اطلاع دینے آیا تھا کہ اس گھر کی باقاعدہ نگرانی ہو رہی ہے"........ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نگرانی........ اوہ"........ عمران نے چونک کر کہا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اوپر والی منزل کی کھڑکی کے پاس کھڑا شہر کی عمارتیں دیکھ رہا تھا کہ اچانک میری نظریں ایک مقامی آدمی پر پڑ گئیں جو سائیڈ گلی میں موجود

درخت کے تنے سے لگا کھڑا ہمارے مکان کی طرف بڑے پراسرار انداز میں دیکھ رہا تھا۔ میں اس کا یہ انداز دیکھ کر چونکا اور پھر میں نے باقاعدہ تین طرف کی کھڑکیوں میں جا کر چیکنگ کی اور میں نے تین اور آدمیوں کو بھی چیک کر لیا۔ سامنے کے رخ پر کچھ دور ایک درخت کے نیچے ایک کار بھی کھڑی ہے ۔ اس میں بھی ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے اور اس کی نظریں بھی اسی مکان کی طرف ہی ہیں "........ صدیقی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ اس کا مطلب ہے کہ ہماری ساری کوششوں کے باوجود یہ لوگ یہاں تک پہنچ گئے ہیں ۔ باقی ساتھی کہاں ہیں "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" وہ کھانا کھا کر آرام کر رہے ہیں اور یعقوب باہر گیا ہوا ہے "...... صدیقی نے کہا۔

" ہاں وہ جیپوں کا بندوبست کرنے گیا ہے ۔ آؤ میرے ساتھ "........ عمران نے کہا اور میز پر رکھا ہوا نقشہ اس نے اٹھا کر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ خود بھی ان نگرانی کرنے والوں کو چیک کر چکا تھا۔

" معاملہ خطرناک ہے ۔ وہ یعقوب بھی نجانے کہاں چلا گیا ہے ۔ اجنبی جگہ ہے ۔ ہم یہاں سے نکل کر بھی کہیں نہیں جا سکتے اور یہاں کوئی خفیہ راستہ بھی نہیں ہے "........ عمران نے کہا۔

" عقبی طرف جو آدمی موجود ہے ۔ وہ اکیلا ہے، اسے اغوا کیا جا سکتا ہے اگر اسے اغوا کر لیا جائے تو اس سے معلوم کیا جا سکتا ہے کہ نگرانی پر کتنے

افراد ہیں اور کہاں کہاں موجود ہیں ۔ پھر اس کے مطابق کوئی لائحہ عمل طے کر لیں گے "...... صدیقی نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔ باقی ساتھیوں کو ہوشیار کر دو ۔ اپنا سامان بھی اکٹھا کر لو ہو سکتا ہے ہمیں فوری طور پر یہ مکان چھوڑنا پڑے ۔ میں اس آدمی کو اغوا کر کے لے آتا ہوں "...... عمران نے کہا اور تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ عقبی طرف چھوٹا سا پائیں باغ تھا اور پیچھے ایک تنگ سی گلی تھی مکان کے دائیں طرف دوسرا مکان تھا جب کہ تین اطراف کھلی ہوئی تھیں عمران عقبی طرف کو بڑھتے بڑھتے تیزی سے مڑا اور دوڑتا ہوا دائیں طرف والے مکان کی طرف بڑھ گیا۔ دونوں مکانوں کی درمیانی دیوار زیادہ اونچی نہ تھی اور دونوں مکانوں کے عقبی طرف باغ تھا۔ عمران نے اچھل کر دونوں ہاتھ دیوار کے سرے پر رکھے اور دوسرے لمحے وہ دیوار پر موجود تھا۔ ایک لمحے کے لئے وہ دیوار پر رکا اور پھر اندر کی طرف لٹک کر نیچے اتر گیا۔ پھر وہ تیزی سے مکان کی سائیڈ گلی سے ہوتا ہوا اس ساتھ والے مکان کے سامنے کے رخ پر پہنچ گیا۔ سامنے کے رخ بھی کوئی آدمی موجود نہ تھا ۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا مکان کے اندر داخل ہوا تو ایک کمرے کا دروازہ کھلا ہوا نظر آیا ۔ جب کہ باقی کمروں کے دروازے بند تھے۔ کمرے کے کھلے دروازے کے قریب پہنچ کر اس نے اندر جھانکا تو اس نے ایک بوڑھے سے آدمی کو پلنگ پر لیٹے ہوئے دیکھا ۔ وہ شاید سو رہا تھا ۔ عمران دبے پاؤں اندر داخل ہوا اور اس نے جیب سے مشین پسٹل نکلا اور اسے نال کی طرف سے پکڑ کر اس نے اس سوئے ہوئے آدمی کے سر پر زور دار ضرب

لگائی۔ اس آدمی کا جسم تڑپا اور اس کی چیخ سنائی دی لیکن عمران نے فوراً ہی دوسری ضرب لگا دی اور اس آدمی کا پھڑکتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔

"مجبوری تھی بزرگوار"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر مشین پسٹل کو دستے سے پکڑ کر وہ پوری کوٹھی میں گھوم گیا، لیکن اس بوڑھے کے سوا اور کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران ایک بار پھر درمیانی دیوار پھاند کر پہلے والے اپنے مکان میں داخل ہوا اور دوڑتا ہوا سامنے کے رخ سے ہو کر اندر پہنچ گیا۔ اس کے سارے ساتھی وہاں موجود تھے۔

"ساتھ والے مکان میں ایک بوڑھا موجود تھا۔ میں نے اسے بے ہوش کر دیا ہے۔ اب تم سب درمیانی دیوار پھاند کر اس مکان میں چلے جاؤ۔ میں نگرانی کرنے والے کو بھی وہیں لے آؤں گا۔ اس طرح ہم فوری ریڈ سے بچ جائیں گے"....... عمران نے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر تیزی سے سائیڈ گلی کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے دوڑتے ہوئے سائیڈ گلی کی طرف آنے لگے۔ عمران نے عقبی دیوار میں موجود دروازہ کھولا اور پھر اس طرح باہر آ گیا جیسے ٹہلنے کے لئے نکلا ہو اسے معلوم تھا کہ گلی کے کونے میں موجود کوڑے کے ڈرم کے پیچھے نگرانی کرنے والا موجود ہے وہ اسی طرح ٹہلتا ہوا اس ڈرم کے سامنے سے گزرنے لگا لیکن ذرا سا آگے جاتے ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے ڈرم کے پیچھے موجود آدمی کراہتا ہوا اچھل کر فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی لات چلی اور کنپٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے ساکت کر دیا۔ عمران نے مشین پسٹل جیب میں ڈالا اور جھک کر اس

آدمی کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے دوڑتا ہوا واپس اسی کھلے دروازے سے اندر پائیں باغ میں آ گیا۔ اس نے اندر سے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دائیں طرف والے مکان کی طرف بڑھ گیا۔ تاکہ اگر اس کا کوئی ساتھی اس گلی میں آئے تو کھلا دروازہ دیکھ کر اسے شک نہ پڑ سکے۔ چند لمحوں بعد عمران اس آدمی سمیت دوسرے مکان میں موجود تھا۔ عمران کے ساتھیوں میں سے صرف صفدر اور تنویر نیچے موجود تھے جبکہ باقی ساتھی اس مکان کی اوپر والی منزل پر چلے گئے تھے۔ تاکہ ساتھ والے مکان اور باہر موجود افراد کی مزید نگرانی کر سکیں۔

عمران نے کاندھے پر لادے ہوئے آدمی کو نیچے فرش پر ڈالا اور پھر خود ہی اس نے جھک کر دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کر دیا جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کا تاثر نمودار ہوا تو عمران سیدھا ہو گیا پھر جیسے ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں عمران نے پیر اٹھا کر اس کی گردن پر مخصوص انداز میں رکھا اور ساتھ ہی پیر کو گھما دیا اور اس آدمی کا اٹھنے کے لئے سمٹتا ہوا جسم ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا اور اس کے دونوں بازو عمران کی لات پکڑنے کے لئے اٹھے لیکن پھر اس کی لات تک پہنچنے سے پہلے ہی واپس فرش پر جا گرے۔ اس آدمی کے حلق سے خرخراہٹ کی آواز نکلنے لگی۔ اس کا چہرہ بری طرح مسخ ہو گیا تھا۔ عمران نے پیر کو ذرا سا واپس موڑ دیا تو اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا چہرہ تیزی سے بحال ہونے لگ گیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"....... عمران نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"مم ...... مم۔موہن...... موہن" .... اس آدمی نے پھٹے پھٹے لہجے میں کہا۔

"تم کس کے آدمی ہو۔بولو" .... عمران نے اسی طرح انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ساتھ ہی پیر کو ذرا سی حرکت دی۔

"مم ...... مم مت مارو۔مت مارو میں سب کچھ بتادوں گا مجھے مت مارو" .... اس آدمی نے انتہائی تکلیف دہ لہجے میں کہا اور عمران نے پیر کو واپس موڑلیا۔

"بتاؤ کس کے آدمی ہو تم" .... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"اننت سنگھ کے ۔راجرم کلب کے مالک اننت سنگھ کے" .... موہن نے جواب دیا۔

"کتنے آدمی اس مکان کی نگرانی کر رہے ہیں اور کہاں کہاں کھڑے ہیں باقی لوگ" .... عمران نے پوچھا۔

"چار آدمی ہیں ۔اننت سنگھ ۔اننت سنگھ سامنے کی طرف کار میں بیٹھا ہوا ہے ۔میں عقبی طرف تھا۔باقی دو آدمی سائیڈوں میں ہیں ۔ہمیں نگرانی کا حکم دیا گیا تھا، لیکن ساتھ ہی کہا گیا تھا کہ ہم نے کوئی مداخلت نہیں کرنی کیونکہ باس نے کہا تھا کہ دگام سے بڑا صاحب آنے والا ہے" ...... موہن نے جواب دیا۔

"یہ بڑا صاحب کون ہے" .... عمران نے پوچھا۔

"ارجن چیف بڑا صاحب ہے ...... ہمارا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہے"

.... موہن نے جواب دیا اور عمران نے تیزی سے پیر کو پوری قوت سے موڑ دیا۔موہن کے جسم کو زور دار جھٹکا لگا اور پھر اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھ گئیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔

"ارجن کا نام سامنے آنے سے صورت حال انتہائی سنگین ہو گئی ہے۔ اب ہم نے باہر موجود باقی افراد کا تو خاتمہ کر دینا ہے اور اس اننت سنگھ کو زندہ پکڑنا ہے" .... عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر اور تنویر نے سر ہلا دیا۔

"تنویر تم باقی ساتھیوں کو بلا لاؤ ہم نے فوری اور تیز ایکشن کرنا ہے جلدی کرو اور صفدر تم اس کوٹھی کے بڑے پھاٹک کا اندر سے کنڈہ کھول دو۔تاکہ باہر سے کار اندر لے آئی جاسکے" .... عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر دونوں عمران کی ہدایت کے مطابق تیزی سے چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل گئے۔

تھوڑی دیر بعد سب ساتھی وہاں پہنچ گئے اور عمران انہیں تفصیلی ہدایات دینے لگا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے عقبی طرف کو بڑھ گئے۔ کیونکہ اب عقبی گلی خالی پڑی ہوئی تھی اور پھر اس مکان کے عقبی دروازے کو کھول کر وہ باہر نکلے اور عمران اور تنویر بائیں طرف کو جب کہ باقی ساتھی دائیں طرف کو مڑ گئے۔

عمران اور تنویر بھاگتے ہوئے تین چار کوٹھیاں کراس کرنے کے بعد سائیڈ گلی میں مڑے اور پھر سڑک پر پہنچ گئے لیکن اب وہ دونوں اس طرح

چل رہے تھے جیسے یہیں کے باشندے ہوں۔ سڑک کراس کر کے وہ دوسری طرف فٹ پاتھ پر چلتے ہوئے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر وہ کار موجود تھی۔ کار کے اندر ابھی تک ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے باقی ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ جب تک وہ کار تک پہنچیں سائیڈ میں موجود دو آدمیوں کا خاتمہ کر کے وہ گلی کے سرے پر پہنچ کر رک جائیں۔ کیونکہ کار میں موجود آدمی اننت سنگھ تھا اور وہ اسے چونکانا نہ چاہتا تھا۔ عمران اور تنویر اطمینان سے چلتے ہوئے اور آپس میں باتیں کرتے ہوئے اس کار کے قریب پہنچ گئے۔

"اوہ اننت سنگھ تم" .... اچانک عمران نے کار کی طرف بڑھتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ کسی پرانے دوست کو دیکھ کر چونک پڑا ہو اور کار میں بیٹھا ہوا آدمی چونک کر عمران کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں اجنبیت تھی اور چہرے پر حیرت۔

"تم۔ تم کون ہو۔ میں نے تو تمہیں نہیں پہچانا" .... اننت سنگھ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کمال ہے ...... اب بچپن کے دوست کو نہیں پہچانتے اننت سنگھ" .... عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اننت سنگھ کچھ سمجھتا، عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت میں آیا اور اننت سنگھ کی کنپٹی پر اس نے مخصوص انداز میں گھونسا مار دیا۔ اننت سنگھ چیخ کر جیسے ہی دوسری طرف کو گرا دوسری طرف موجود تنویر کا ہاتھ حرکت میں آیا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل کا دستہ اننت

سنگھ کی کھوپڑی پر پوری قوت سے پڑا اور اننت سنگھ کا تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا۔ عمران نے مڑ کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں اشارہ کیا جو گلی کے سرے پر موجود اس کے ساتھی تیزی سے چلتے ہوئے آگے بڑھے اور سڑک کراس کر کے کار کی طرف آنے لگے۔ اسی دوران تنویر نے انتہائی پھرتی سے بے ہوش اننت سنگھ کو گھسیٹ کر عقبی سیٹ کے سامنے والے خلا میں ڈال دیا۔

"تم ...... ادھر ادھر چھپ جاؤ میں اننت سنگھ کو کار سمیت کوٹھی کے اندر لے جا رہا ہوں۔ اس کا جسم مجھ سے ملتا ہے اور میں نے اس کی آواز اور لہجہ بھی سن لیا ہے۔ میں اس کا میک اپ کر کے باہر آؤں گا۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ اس دوران وہ ارجن یہاں پہنچ جائے اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اگر یہ لوگ کوئی ایسی حرکت کریں جس سے کوئی خطرہ ہو تو بے شک گولیوں سے اڑا دینا" .... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ تنویر کو اس نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور تنویر کے بیٹھتے ہی اس نے کار تیزی سے آگے بڑھائی اور اسے اس کوٹھی کے گیٹ کی طرف لے گیا جس میں انہوں نے جبری قبضہ کیا تھا۔ عمران نے جیسے ہی کار پھاٹک کے قریب روکی، تنویر تیزی سے نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر پھاٹک کو دھکیل کر کھول دیا۔ عمران کی ہدایت پر صفدر پہلے ہی اندر کا کنڈا ہٹا چکا تھا اس لئے تنویر کے دھکیلنے سے پھاٹک کھلتا چلا گیا اور عمران تیزی سے کار اندر پورچ میں لے گیا۔ تنویر نے پھاٹک بند کیا اور پھر دوڑتا ہوا پورچ کی طرف آیا۔

"اس بوڑھے کو چیک کرو کہیں ہوش میں نہ آگیا ہو۔ میں اس دوران میک اپ کر لوں۔ اور سنو خیال رکھنا بوڑھا بے گناہ ہے اس لئے اسے مرنا نہیں چاہئے"........ عمران نے کہا اور پھر کار کا عقبی دروازہ کھول کر اس نے اننت سنگھ کو باہر گھسیٹا اور اسے کاندھے پر لاد کر تیزی سے عمارت کے اندر ایک بڑے کمرے میں لے آیا جہاں اس کا اور اس کے ساتھیوں کا سامان موجود تھا۔ عمران نے بے ہوش اننت سنگھ کو فرش پر بچھے ہوئے قالین پر پھینکا اور تھیلے میں سے ماسک میک اپ باکس نکال کر رکھا اور اسے کھول کر اس میں سے ایک ماسک نکال کر اس نے تیزی سے اسے سر اور چہرے پر چڑھایا اور دونوں ہاتھوں سے اسے تھپتھپانا شروع کر دیا۔ باکس کے ساتھ چھوٹا سا آئینہ موجود تھا اور عمران کی نظریں اس آئینے پر جمی ہوئی تھیں چند لمحوں بعد اس کا چہرہ تقریباً اننت سنگھ جیسا ہو گیا تھا۔ اس نے اننت سنگھ کا لباس اتارنے کی کوشش نہ کی تھی کیونکہ وہ بھی عام سا لباس پہنے ہوئے تھا۔

"وہ بوڑھا بے ہوش ہے اور میں نے چیک کیا ہے اسے ابھی دو تین گھنٹے مزید ہوش نہیں آسکتا"........ اسی لمحے تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتے ہوئے قالین پر بے ہوش پڑے اننت سنگھ پر جھک گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور ناک بند کیا اور جب اننت سنگھ کو ہوش آنے لگا تو وہ سیدھا ہو گیا۔ اننت سنگھ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولی ہی تھیں کہ عمران نے پیر اس کی گردن پر رکھ کر اسے آہستہ سے گھما دیا۔

"تمہارا نام اننت سنگھ ہے اور تم راجرم کلب کے مالک ہو۔ بولو میں ٹھیک کہہ رہا ہوں"........ عمران نے پیر کو ذرا سا واپس کرتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ ہاں۔ مگر۔ تم۔ تم یہ پیر ہٹاؤ میں مر رہا ہوں۔ اوہ پیر ہٹاؤ یہ کیسا عذاب ہے۔ میری روح بھی تڑپ رہی ہے"........ اننت سنگھ نے انتہائی تکلیف بھرے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا۔

"ارجن نے تمہیں کیا کہا تھا اور کب آرہا ہے وہ پوری تفصیل بتاؤ ورنہ"........ عمران کا لہجہ پہلے سے بھی زیادہ سرد ہو گیا اور ساتھ ہی اس نے پیر کو واپس گھما دیا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں رک جاؤ پیر ہٹاؤ"........ اننت سنگھ کی حالت انتہائی تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی۔ اس کے منہ سے لفظ ٹوٹ ٹوٹ کر اور رک رک کر نکل رہے تھے اور عمران نے پیر کو واپس کر دیا اور اننت سنگھ نے لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

"ارجن سیکشن چیف نے مجھے فون کیا تھا۔ میرا تعلق بلیک ہاؤنڈز سے ہے اور میں سوپور کا انچارج ہوں۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اس کا آدمی مہاشے میرے پاس آرہا ہے اور وہ سات انتہائی خطرناک ایجنٹوں کا پیچھا کر رہے ہیں اور یہ ساتوں سوپور کے ایک مسلمان عبدالرحمن کے خالی مکان میں چھپے ہوئے ہیں۔ اس نے مجھے حکم دیا کہ میں اس مکان کی نگرانی کروں اور اپنے پاس زیرو ٹرانسمیٹر رکھ لوں۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہنچ رہا ہے۔ اس نے مجھے کہا تھا کہ اپنا آدمی کلب میں چھوڑ آؤں جو ارجن

کے وہاں پہنچنے پر اس کی رہنمائی یہاں کرے گا۔ چنانچہ میں اپنے ساتھیوں سمیت یہاں آگیا۔

"ارجن کا قد و قامت اور حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم میں اس سے پہلے کبھی نہیں ملا"...... اننت سنگھ نے جواب دیا۔

"وہ مہاشے کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"وہ مجھ سے مل کر واپس سوپور میں واقع اپنے گھر میں چلا گیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا تھا کہ اسے اپنی بیوی کی اچانک بیماری کی اطلاع ملی تھی۔ وہ بس پر سوپور آ رہا تھا کہ اس نے سات آدمیوں کو مشکوک انداز میں بس میں بیٹھے چیک کیا اور پھر وہ ساتوں سوپور میں اترے اور بس میں اجنبی تھے لیکن بس سے اترنے کے بعد وہ آپس میں باتیں کرتے رہے جس پر اس کا شک یقین میں بدل گیا کہ یہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں۔ اس لئے اس نے ان کا تعاقب کیا اور جب وہ عبدالرحمن کے خالی مکان میں پہنچے تو اس نے فون پر چیف ارجن کو اطلاع دی۔ وہ مجھ سے مل کر اپنے گھر چلا گیا ہے"...... اننت سنگھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مہاشے کا حلیہ کیا ہے اور جس آدمی کو تم ہوٹل میں چھوڑ آئے تھے اس کا حلیہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا اور جواب میں اننت سنگھ نے حلیہ بتا دیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کو تیزی سے موڑا اور چند لمحوں میں ہی اننت سنگھ کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں وہ ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران نے اس کے لباس کی تلاشی لی اور زیرو ٹرانسمیٹر نکال لیا۔

"آؤ تنویر"...... عمران نے تیزی سے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور وہ دونوں دوڑتے ہوئے پورچ میں آئے اور چند لمحوں بعد عمران کار چلاتا ہوا پھاٹک کے قریب پہنچا جب کہ تنویر دوڑتا ہوا پھاٹک تک آیا تھا۔ اس نے پھاٹک کھول دیا اور عمران نے کار باہر نکالی اور روک دی اور تنویر نے پھاٹک بند کیا اور دوڑ کر وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ چند لمحوں بعد وہ کار اس جگہ پر روک چکا تھا جہاں پہلے کار کھڑی تھی۔ عمران اور تنویر کار روک کر نیچے اتر آئے تھے اور عمران نے ادھر ادھر دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو بلانے کے لئے ہاتھ اٹھا کر مخصوص اشارہ کیا اور چند لمحوں بعد اس کے سارے ساتھی ادھر ادھر سے نکل کر اس کے قریب پہنچ گئے۔

"ارجن اپنے ساتھ نجانے کتنے آدمی لے آئے۔ ادھر یعقوب بھی غائب ہے۔ وہ بھی کسی لمحے واپس آسکتا ہے اس لئے صفدر تم دائیں طرف اس موڑ پر پہنچ کر رک جاؤ جہاں سے اس علاقے میں داخل ہوا جاتا ہے اور جیسے ہی یعقوب نظر آئے تم نے اسے وہیں روک دینا ہے۔ باقی ساتھی ادھر ادھر چھپ جائیں۔ صدیقی اور نعمانی ساتھ والی کوٹھی میں جائیں گے اور وہاں موجود اننت سنگھ کی لاش کو اٹھا کر ساتھ والی اصل کوٹھی میں پھینک دیں گے۔ میں ارجن کو اس ساتھ والی کوٹھی میں لے جاؤں گا۔ وہاں سے سامان بھی اٹھا لینا صرف وہ بے ہوش بوڑھا وہاں پڑا رہے گا۔ اپنے ہتھیار تیار کر لینا۔ جیسے ہی میں زیرو کاشن دوں۔ تم نے ارجن کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دینا ہے میں صرف ارجن کو زندہ پکڑنا چاہتا ہوں۔ سائیلنسر لگے

ریوالور استعمال کرتا اور کوشش کرنا کہ سارا کام خاموشی سے ہو جائے اور دو آدمیوں کے حلیے سن لو۔ ان میں سے ایک کا نام مہاشے ہے۔ اس آدمی نے ہمیں چیک کیا ہے اور وہ اننت سنگھ کو پہچانتا ہے۔ دوسرے کا نام تو معلوم نہیں لیکن وہ اننت سنگھ کا ساتھی ہے۔ وہ ارجن کے ساتھ یہاں پہنچے گا۔ وہ آدمی اننت سنگھ اور اس کے سب ساتھیوں کو پہچانتا ہے، اس لئے وہ ہمارے لئے انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ جب تک یہ آدمی آف نہ ہو جائے تم میں سے کسی نے سامنے نہیں آنا"........ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مہاشے اور دوسرے آدمی کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا اور سارے ساتھی تیزی سے واپس جانے لگ گئے۔

عمران دوبارہ کار میں بیٹھ گیا جب کہ تنویر ایک سائیڈ پر موجود ایک بڑے سے ڈرم کی اوٹ میں جا کر رک گیا۔ اب عمران اکیلا کار میں بیٹھا ہوا تھا۔ تقریباً دس پندرہ منٹ بعد عمران بیک مرر میں دور سے دو کاروں کو انتہائی تیز رفتاری سے اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑا۔ چند لمحوں بعد آگے والی سرخ رنگ کی کار اس کی کار کے قریب آکر رک گئی جب کہ اس کے عقب میں موجود سیاہ رنگ کی کار اس کے پیچھے رک گئی اور اس کے ساتھ ہی عمران تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے سفید رنگ کی کار کے دروازے کھلے اور چار آدمی باہر آگئے۔

" باس آپ کا لباس تبدیل ہو گیا ہے"........ سفید کار کی عقبی سیٹ سے اترنے والے آدمی نے حیرت سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران اسے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی وہ اننت سنگھ کا ساتھی ہے جسے وہ ہوٹل میں

چھوڑ آیا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اسے ذہنی طور پر پریشانی سی ہوئی کہ اس نے لباس کیوں نہ تبدیل کیا لیکن دوسرے لمحے وہ سنبھل گیا۔

" وہ خراب ہو گیا تھا اس لئے میں نے تبدیل کر لیا"........ عمران نے سادہ سے لہجے میں کہا۔

" تمہارا نام اننت سنگھ ہے۔ میں ارجن ہوں"........ ایک لمبے تڑنگے آدمی نے تیزی سے اننت سنگھ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ یہ ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ سے اترا تھا اور چونکہ کار کی دوسری طرف سے اترا تھا اس لئے گھوم کر عمران کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"اوہ باس آپ آگئے"........ عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ ظاہر ہے آواز اور لہجہ اننت سنگھ کا ہی تھا۔ عقبی سیاہ رنگ کی کار سے چار مسلح افراد بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"کیا پوزیشن ہے"........ ارجن نے قریب آکر عمران سے پوچھا۔

" وہ سب اندر ہیں۔ میرے آدمی کوٹھی کے چاروں طرف موجود ہیں۔ وہ سامنے کوٹھی ہے"........ عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے ساتھ والی کوٹھی کی طرف اشارہ کر دیا۔

" کوٹھی کے اندر کیپسول فائر کرو۔ جلدی کرو"........ ارجن نے تیزی سے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور ان میں سے دو آدمی تیزی سے سڑک کراس کر کے اس کوٹھی کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

" کتنے آدمی ہیں تمہارے نگرانی کرنے والے"........ ارجن نے عمران کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"چار ہیں۔ ایک پیچھے ہے دو سائیڈ پر اور ایک سامنے کے رخ دوسری طرف"...... عمران نے جواب دیا اور ارحن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ ارحن کے دونوں ساتھیوں نے کوٹھی کے قریب پہنچ کر جیب سے کیپسول فائر پسٹل نکالے اور دوسرے لمحے ساتھ والی کوٹھی کے اندر سرخ رنگ کے کیپسول فائر ہونے لگ گئے۔ دونوں آدمیوں نے پانچ پانچ کیپسول اندر فائر کئے اور پھر پسٹل واپس جیب میں ڈال کر وہ تیزی سے مڑے اور واپس کاروں کی طرف آنے لگے۔

"اب ہمیں دس منٹ انتظار کرنا ہوگا، تاکہ گیس کے اثرات ختم ہو جائیں اور پھر تم دونوں پہلے اندر جاؤ گے اور چیک کرو گے کہ اندر کی کیا صورت حال ہے"...... ارحن نے انہی دو آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا جنہوں نے کیپسول فائر کئے تھے اور ان دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"باس یہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں کیا کرنے آئے ہیں"...... عمران نے ارحن سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں اور حریت پسندوں کی حمایت کے لئے آئے ہیں"...... ارحن نے مختصر سا جواب دیا پھر دس منٹ تک ماحول پر خاموشی طاری رہی۔ سڑک پر اکا دکا سواریاں گزر رہی تھیں لیکن کسی نے بھی ان کی طرف توجہ نہ کی تھی۔

"جاؤ اب جا کر اندر کی صورت حال دیکھو"...... ارحن نے گھڑی دیکھ کر اپنے دونوں ساتھیوں سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ایک بار پھر کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے۔

"ارے یہ اس کا پھاٹک کھلا ہوا تھا"...... ارحن نے چونک کر اس وقت کہا جب اس کے ساتھیوں نے پھاٹک کو دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔

"اسے اندر سے بند نہ کیا گیا ہوگا"...... عمران نے جواب دیا اور ارحن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں آدمی کوٹھی کے اندر جا چکے تھے اور پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ان میں سے ایک واپس آیا اور بے تحاشا دوڑتا ہوا ارحن کی طرف بڑھنے لگا۔

"کیا ہوا"...... ارحن نے پریشان ہو کر پوچھا۔

"باس اندر ایک بوڑھا آدمی بے ہوش پڑا ہوا ہے۔ باقی ساری کوٹھی خالی ہے"...... آنے والے نے کہا۔

"ہو سکتا ہے نیچے تہہ خانے ہوں اور وہ لوگ نیچے ہوں"...... عمران نے ارحن کے بولنے سے پہلے ہی کہا۔

"اوہ ہاں...... ایسا ممکن ہے آؤ ہمیں لازماً تہہ خانے چیک کرنے ہوں گے"...... ارحن نے تیز لہجے میں کہا اور تیزی سے کوٹھی کی طرف بڑھ گیا جب کہ عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ اطلاع دینے والا بھی ان کے ساتھ ہی واپس جا رہا تھا۔

جب وہ تینوں پھاٹک میں داخل ہوئے تو ارحن کا دوسرا ساتھی برآمدے میں ہی موجود تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت اور پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران نے اپنے قدم ذرا سے سست کئے۔ اس کا ایک ہاتھ جیب میں تھا اور پھر جیسے ہی ارحن راہداری میں داخل ہوا اور اس کے دونوں ساتھی اس کے پیچھے چلتے ہوئے آگے بڑھے۔ عمران جواب

ان کے پیچھے تھا۔ اس کا ہاتھ کوٹ کی جیب سے باہر آیا اور دوسرے لمحے ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی ارجن کے پیچھے چلنے والے دونوں آدمی چیختے ہوئے اچھل کر آگے جانے والے ارجن پر جا گرے اور ارجن کے حلق سے بھی چیخ نکلی اور وہ اچانک دھکا لگنے سے اچھل کر تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ عمران زمین پر گر کر تڑپتے ہوئے آدمیوں کو پھلانگتا ہوا ارجن کے سر پر پہنچ گیا اور پھر اس سے پہلے کہ ارجن سنبھل کر مڑتا۔ عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ارجن بری طرح چیختا ہوا اچھل کر راہداری کی سائیڈ دیوار سے کسی گیند کی طرح ٹکرایا اور پھر جیسے ہی نیچے گرا۔ عمران کی لات حرکت میں آئی۔ ارجن دوسری ضرب کھا کر چیختا ہوا ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے جھکا اور اس نے بے ہوش ارجن کو گھسیٹ کر اپنے کاندھے پر لادا اور تیزی سے بڑے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ارجن کو وہاں فرش پر ڈالا اور پھر اس کی بیلٹ کھول کر اس نے ارجن کے دونوں بازو اس کی پشت پر کر کے بیلٹ سے انہیں باندھ دیا۔ اور پھر تیزی سے مڑا اور بھاگتا ہوا واپس پھاٹک کی طرف بڑھنے لگا۔ ارجن کے دونوں ساتھیوں کی لاشیں راہداری میں ہی پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے چونکہ ان کی پشت پر ایسی جگہ پر فائر کئے تھے کہ گولیاں ان کے دل تک براہ راست پہنچ گئی تھیں اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ وہ زیادہ دیر تک تڑپ بھی نہ سکے ہوں گے اس لئے عمران نے پہلے بھی اور واپسی کے وقت بھی ان کی طرف کوئی توجہ نہ کی تھی۔ چند لمحوں بعد عمران پھاٹک پر پہنچ گیا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران باہر آیا اور تیزی سے کاروں کی طرف بڑھنے لگا۔

کاروں کے پاس ارجن کے ساتھی ابھی تک کھڑے ہوئے تھے۔ وہ سب عمران کی طرف ہی متوجہ تھے۔

"تم میرے ساتھ آؤ۔ اور تم یہیں رکو گے"....... عمران نے قریب پہنچ کر اننت سنگھ کے اس ساتھی کو اپنے ساتھ آنے کے لئے کہا جسے اننت سنگھ ہوٹل میں چھوڑ کر آیا تھا اور جس نے آتے ہی عمران کے لباس پر حیرت کا اظہار کر دیا تھا۔

"یس باس"....... اس آدمی نے کہا اور عمران واپس مڑ گیا وہ آدمی اس کے پیچھے تھا۔

"چلو اندر چیف ارجن تم سے بات کرنا چاہتا ہے"....... عمران نے پھاٹک میں داخل ہوتے ہی اس آدمی سے کہا اور خود اس نے پھاٹک بند کرنا شروع کر دیا۔ وہ آدمی ایک لمحے کے لئے حیرت سے عمران کو ایسا کرتے دیکھتا رہا پھر کندھے اچکا کر مڑا اور تیزی سے عمارت کی اندرونی طرف کو بڑھنے لگا۔ اسے شاید حیرت اس بات پر ہو رہی تھی کہ اننت سنگھ خود پھاٹک بند کر رہا تھا، لیکن پھر شاید اس نے کوئی بات نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ عمران نے پھاٹک بند کیا اور پھر تیزی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔ اس کا ہاتھ ایک بار پھر کوٹ کی جیب میں تھا اور پھر جیسے ہی وہ آدمی پورچ میں داخل ہوا عمران کا ہاتھ باہر آیا اور ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی گولی اس کی پشت پر پڑی اور وہ چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے گرا۔ اور نیچے گرتے ہی اس نے جھٹکے سے اٹھنے کی کوشش کی ہی تھی کہ عمران نے دوسرا فائر کر دیا اور دوسری گولی کھا کر وہ آدمی ایک بار پھر نیچے گرا اور ساکت ہو گیا

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور واپس پھاٹک کی طرف مڑ گیا۔ وہ اس آدمی کو اس لئے ساتھ لے آیا تھا کیونکہ اس نے خود اپنے ساتھیوں کو ہدایت دی تھی کہ جب تک یہ آدمی آف نہ ہو جائے وہ سامنے نہ آئیں گے کیونکہ وہ اننت سنگھ کا ساتھی تھا اور ظاہر ہے اس کے آدمیوں کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے۔ عمران کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی وہ ہوشیار ہو جائے۔ سائیڈ پھاٹک کے ساتھ ستون کی آڑ میں رک کر عمران نے کاروں کی طرف دیکھا۔ ارجن کے ساتھی ابھی تک کاروں کے قریب موجود تھے لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی ادھر ادھر سے نکل کر انکی طرف بڑھتے دیکھ لیا تھا۔ اور پھر اچانک اسے دور سے ان افراد کے چیخنے کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں اور وہ سب ہی اچھل کر نیچے گرنے لگے سڑک کی طرف کاریں تھیں جب کہ وہ سب دوسری طرف کھڑے تھے اور سڑک بھی خالی پڑی ہوئی تھی اور چند لمحوں بعد عمران کے ساتھی ان کے سروں پر پہنچ گئے۔ ایک بار پھر ٹھک ٹھک کی ہلکی ہلکی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی عمران کے ساتھیوں نے کاروں کے دروازے کھول کر زمین پر پڑے ہوئے افراد کو اٹھا اٹھا کر کاروں کے اندر ڈالنا شروع کر دیا۔ سارا کام انتہائی خاموشی اور تیزی سے کیا جا رہا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں عمران کے ساتھیوں کے علاوہ اور کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔

"کاریں ادھر ہی لے آؤ"........ عمران نے پھاٹک سے باہر نکل کر اونچی آواز میں کہا اور واپس مڑ کر اس نے خود ہی بند پھاٹک کھولنا شروع کر

دیا۔ پھاٹک کھول کر وہ تیزی سے مڑا اور اندرونی طرف کو بڑھ گیا جہاں ارجن بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ جب وہ اس کمرے میں داخل ہوا تو اس نے ارجن کے جسم میں حرکت کے آثار دیکھے۔ وہ ہوش میں آ رہا تھا۔ اسی لمحے باہر سے کاروں کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا ہے۔ تم۔ تم اننت سنگھ۔ یہ میرے ہاتھ"........ ارجن نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اننت سنگھ اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ ساتھ تمہارے ساتھی بھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہیں ارجن"........ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا تو ارجن بے اختیار اچھل کر کھڑا ہونے کی کوشش میں دھماکے سے واپس فرش پر گر گیا۔

"بندھے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے خصوصی ٹریننگ کی ضرورت ہے ارجن اور تم تو اس قدر اناڑی ہو کہ میرے ساتھ اتنی دیر کھڑے رہے ہو لیکن میرا ماسک میک اپ ہی چیک نہیں کر سکے اور نہ ہی لباس والے پوائنٹ پر تم چونکے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ کیا تم عمران ہو"....... ارجن نے اس بار انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اٹھ کر بیٹھ گیا تھا البتہ اس نے کھڑے ہونے کی کوشش نہ کی تھی۔

"ہاں میرا نام عمران ہے"........ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے

عمران کے ساتھی اندر داخل ہوئے تو عمران ان کے ساتھ صفدر کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم آگئے۔ یعقوب کہاں ہے"...... عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ بھی آگیا ہے۔ وہ جیپ پر آرہا تھا کہ میں نے اسے روک لیا اور پھر ہم جیپ لے کر کاروں سے کچھ فاصلے پر رک گئے اور جب مشن مکمل ہو گیا تو ہم جیپ سمیت آگئے"...... صفدر نے جواب دیا اور اسی لمحے یعقوب بھی اندر داخل ہوا۔

"انہوں نے ہمارا پتہ کیسے چلالیا"...... یعقوب نے حیرت سے عمران اور پھر زمین پر بیٹھے ہوئے ارجن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے ہاں وہ مہاشے تو ابھی باہر ہے۔ کہیں وہ اچانک آکر مشکوک نہ ہو جائے اور مقامی فوج کو ہم پر چڑھا لائے۔ اسے چیک کرو"......

یعقوب کی بات سنتے ہی عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ ختم ہوتا، اچانک باہر سے ہلکے سے دھماکے کی آواز سنائی دی۔ اور دوسرے لمحے عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کا ذہن کسی لٹو کی طرح گھومنے لگا ہو وہ بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا نیچے گرا اور نیچے گرتے وقت اس نے کمرے میں موجود اپنے ساتھیوں کو بھی لڑکھڑاتے ہوئے نیچے گرتے دیکھ لیا تھا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا تھا لیکن اس کا ذہن مسلسل اور تیزی سے گھوم رہا تھا لیکن عمران ابھی تک بے ہوش نہ ہوا تھا۔ وہ اپنے ذہن کو سنبھالنے کی مسلسل بھرپور کوشش میں مصروف تھا۔ کیونکہ اسے بھی

لوم تھا کہ اگر وہ اب بے ہوش ہو گیا تو پھر شاید قیامت کے دن ہی اس آنکھ کھلے گی۔ آہستہ آہستہ اس کی کوشش کامیاب ہونا شروع ہو گئی ر ذہن میں تیزی سے گھومنے والے لٹو کی رفتار کم ہونا شروع ہو گئی۔ انس اس نے روک رکھا تھا۔ اور پھر آہستہ آہستہ وہ اپنے ذہن پر کنٹرول رنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسی لمحے ایک آدمی دوڑتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"اوہ اوہ باس ارجن۔ اوہ۔ اوہ"...... آنے والے نے چیختے ہوئے کہا اور تیزی سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز یں پڑے ہوئے جسموں کو پھلانگتا ہوا ارجن کی طرف بڑھا اور اس نے ھک کر اس کے سینے پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ عمران نے آہستہ سے سانس لیا اس آدمی کے چہرے پر چونکہ گیس ماسک موجود نہ تھا، اس لئے وہ سمجھ گیا تھا کہ بے ہوش کر دینے والی ایسی گیس کا فائر کیا گیا تھا جو انتہائی زود اثر ونے کے ساتھ ساتھ اس کے اثرات بھی فوراً ہی ختم ہو جاتے ہیں۔ اسی لمحے وہ آدمی تیزی سے سیدھا ہوا اور پھر مڑ کر کمرے میں پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھنے لگا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور عمران اسے دیکھتے ہی پہچان گیا کہ یہ مہاشے ہے۔

"باس تو بے ہوش ہیں اور انہیں ہوش میں آنے میں وقت لگے گا"......... مہاشے نے ہونٹ کاٹتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کوئی فیصلہ نہ کر پا رہا ہو۔

"یہ اجنبی یقیناً پاکیشیائی ایجنٹ ہوں گے جنہوں نے اننت سنگھ اور باس دونوں کو اغوا کر لیا۔ انہیں ختم ہونا چاہئے"...... مہاشے نے

فیصلہ کن لہجے میں کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن اس نے عمران
کے ساتھ پڑے ہوئے اس کے ساتھیوں کی طرف سیدھی کی ہی تھی کہ
عمران نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ پکڑ کر جھٹکا دیا اور
مہاشے بے اختیار چیخ کر پشت کے بل نیچے گرا ہی تھا کہ عمران اچھل کر
کھڑا ہو گیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ مہاشے اٹھتا، عمران کی لات گھومی اور
مہاشے کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور وہ ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا
عمران نے اس کی لات اس لئے پکڑ کر کھینچی تھی کہ عمران جس پوزیشن
میں پڑا ہوا تھا اس پوزیشن میں فوراً نہ اٹھ کر کھڑا ہو سکتا تھا۔ اور نہ مہاشے
پر لیٹے لیٹے جمپ لگا سکتا تھا اور اگر عمران ایسی کوشش کرتا تو یقیناً مہاشے
مشین گن کا ٹریگر اس وقفے میں دبا چکا ہوتا اور نتیجہ یقیناً عمران اور اس کے
فرش پر پڑے ہوئے بے ہوش ساتھیوں کے حق میں اچھا نہ نکلتا۔ اس لئے
فوری طور پر عمران نے بازو کو حرکت دے کر اسے نیچے گرایا اور اٹھنے کے
لئے ضروری وقفہ حاصل کر لیا۔ عمران مہاشے کے بے ہوش ہوتے ہی
تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ یہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ
مہاشے اکیلا آیا ہے یا باہر اس کے ساتھی بھی موجود ہیں لیکن باہر کاریں
موجود تھیں لیکن کوئی آدمی نہ تھا۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ عمران کے
ساتھیوں نے اسے بند نہ کیا تھا۔ اور شاید اسی وجہ سے مہاشے کو اندر کی
صورت حال کا علم ہو گیا تھا اس نے پھاٹک کے باہر آکر بھی جائزہ لیا
ماحول پر سکون تھا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پھاٹک بند
کیا اور پھر واپس مڑ کر عمارت کی طرف بڑھنے لگا لیکن اس کمرے میں جہاں

کے ساتھی ارجن اور مہاشے پڑے ہوئے تھے۔ جانے کی بجائے وہ تیز
قدم اٹھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ بوڑھا بے ہوش پڑا ہوا
...... گو اسے معلوم تھا کہ بوڑھا اگر ہوش میں بھی آیا ہو گا تو پہلے
تھا اور پھر مہاشے کی طرف سے فائر ہونے والی زود اثر گیس نے اسے
ہی بے ہوشی کا شکار بنا دیا ہو گا، لیکن وہ اس کمرے کی طرف اس لئے جا
رہا تھا کہ اس نے وہاں رسی کا ایک بنڈل پڑا دیکھا تھا جو ایک کھلی ہوئی
الماری کے خانے میں پڑا اسے نظر آیا تھا۔ بوڑھا اسی طرح پلنگ پر بے
ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران تیزی سے اس الماری کی طرف بڑھا اس نے رسی کا
بنڈل اٹھایا اور واپس بڑے کمرے میں آکر اس نے پہلے مہاشے کو اٹھا کر
ایک کرسی پر بٹھایا اور اس کے جسم کے گرد رسی باندھ کر اس نے ارجن
کو بھی نیچے سے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھایا اور پھر اس کے جسم کو بھی باقی
رسی سے اچھی طرح کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔ اس کے بعد اس نے مہاشے
کی تلاشی لینی شروع کر دی اور چند لمحوں وہ اس کی جیب سے وہ پسٹل برآمد
کر چکا تھا جس میں بے ہوش کر دینے والے کیپسول موجود تھے۔ اس نے
پسٹل کا میگزین کھولا تو میگزین میں نیلے رنگ کے تین کیپسول موجود تھے۔
اس نے ایک کیپسول باہر نکالا اور اسے غور سے دیکھنے لگا۔ اس پر ہلکی سی
تحریر موجود تھی اور یہ تحریر پڑھتے ہی عمران کے لبوں پر بے اختیار اطمینان
بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ اس نے کیپسول پر لکھی ہوئی اس
گیس کا نام پڑھ لیا تھا جو اس میں بھری ہوئی تھی، چنانچہ وہ تیزی سے اس
کمرے کے کونے میں موجود باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ

اس مخصوص گیس کے اثرات سادہ پانی سے بھی دور کئے جاسکتے تھے اور یہ ترکیب اس کی ذاتی ریسرچ کا نتیجہ تھا۔ ورنہ تو اس گیس کو سائنسی طور پر ایک مخصوص دوا سے ہی دور کیا جاسکتا تھا۔ لیکن چونکہ عمران کو اپنے ہر مشن کے دوران بے ہوش کر دینے والی گیسوں سے اکثر سابقہ پڑتا رہتا تھا اس لئے فرصت ملتے ہی وہ مخصوص ٹائپ کی گیسوں پر باقاعدہ ریسرچ کرتا رہتا تھا۔ باتھ روم میں موجود ایک جگ کو اس نے پانی سے بھرا اور پھر واپس آکر اس نے اپنے ساتھیوں کے جبڑے بھینچ کر باری باری ان کے حلق میں پانی انڈیلنا شروع کر دیا۔ سب ساتھیوں کے حلق میں پانی انڈیل کر اس نے جگ ایک طرف رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ نتیجہ ظاہر ہونے میں کم از کم پانچ منٹ لگ جائیں گے اس لئے وہ مطمئن کھڑا تھا اور پھر واقعی پانچ منٹ بعد ایک ایک کر کے اس کے ساتھی ہوش میں آگئے۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا تھا۔ یہ اچانک"...... سب سے پہلے صفدر نے ہوش میں آکر اٹھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہماری قسمت میں ہی شاید اللہ تعالیٰ نے یہ لکھ دیا ہے کہ ہماری آدھی سے زیادہ زندگی بے ہوشی میں گزرے گی اور باقی آدھی سے کم بے ہوش ہونے کی کوشش میں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر بھی ہنس پڑا۔

"اوہ یہ شاید اس آدمی کی کارروائی تھی"۔ صفدر نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کرسی پر بندھے بیٹھے مہاشے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کے سارے ساتھی ہوش میں آگئے۔

"تم لوگوں نے ایک غلطی کی اور اس کا یہ خمیازہ بھگتنا پڑا۔ اور اگر میں اپنے ذہن کو سنبھال لینے میں کامیاب نہ ہو جاتا تو شاید یہ غلطی آخری غلطی بن چکی ہوتی"...... عمران نے کہا اور اس کے سارے ساتھی چونک پڑے۔

"غلطی...... کیسی غلطی"...... تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

"تم نے پھاٹک بند نہیں کیا تھا۔ اس لئے یہ مہاشے سیدھا اندر آگیا"...... عمران نے جواب دیا۔

"سوری پرنس۔ یہ غلطی مجھ سے ہوئی ہے۔ آخر میں میں جیپ سے اترا تھا"...... یعقوب نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اب اس مہاشے سے پوچھنا چاہئے کہ اس نے یہ سب کارروائی کس طرح سرانجام دی"...... عمران نے کہا اور مہاشے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے چونکہ عمران نے ضرب لگا کر بے ہوش کیا تھا۔ اس لئے اسے ہوش میں لانے کے لئے عمران نے وہی پرانا ناک اور منہ بند کرنے والا طریقہ استعمال کیا اور چند لمحوں بعد ہی مہاشے نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

"تم عین وقت پر کیسے پہنچ گئے تھے مہاشے"...... عمران نے اننت سنگھ کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم اننت سنگھ ہو۔ اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کے ساتھ۔ یہ تو"...... مہاشے نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس پراسرار چکر کی سمجھ ہی

نہ آ رہی ہو۔

"یہ میرے ساتھی ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ نہیں ہیں۔ پاکیشیائی ایجنٹ تو نکل گئے ہیں"........ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ پھر باس ارجن بندھے ہوئے ہیں اور تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے۔ کھولو مجھے"........ مہاشے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سوری مہاشے چیف باس کے حکم پر ایسا کیا گیا ہے"........ عمران نے جواب دیا۔

"چیف باس کیا مطلب کون چیف باس"........ مہاشے نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"بلیک ہاؤنڈز کا چیف باس۔ لیکن ایک شرط پر میں تمہیں اور باس ارجن کو رہا کر سکتا ہوں کہ تم پہلے مجھے یہ بتاؤ کہ تم اچانک اندر کیسے آ گئے۔ یہ وہ کوٹھی تو نہیں ہے جس میں پاکیشیائی ایجنٹ تھے"........ عمران نے کہا۔

"میں گھر سے واپس آیا۔ میں نے کار یہاں روکی اور حالات معلوم کرنے یہاں آیا تو اصل کوٹھی پر خاموشی طاری تھی جب کہ اس کوٹھی کا پھاٹک کھلا ہوا تھا۔ اندر کاریں موجود تھیں۔ باس ارجن کی کار کو میں پہچانتا ہوں۔ جب میں اندر آیا تو میں نے کاروں میں باس ارجن کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی دیکھیں تو میں سمجھ گیا کہ اندر پاکیشیائی ایجنٹ موجود ہیں۔ باس کی کار کے ڈیش بورڈ میں بے ہوش کر دینے والی گیس والا پسٹل ہمیشہ موجود رہتا ہے۔ میں نے کار کی کھلی کھڑکی سے ہاتھ ڈال کر ڈیش بورڈ کھولا۔ اس میں پسٹل موجود تھا میں نے اسے نکالا اور اندر فائر کر دیئے۔ مجھے اس پسٹل کی کارکردگی کا علم ہے۔ اس میں موجود کیپسولوں سے نکلنے والی گیس انتہائی زود اثر ہوتی ہے اور فوری طور پر اس کے اثرات بھی ختم ہو جاتے ہیں چنانچہ فائر کرنے کے چند منٹ بعد میں اندر آیا تو یہاں کمرے میں تم سب بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ باس ارجن کے بازو عقب میں بندھے ہوئے تھے۔ میں یہی سمجھا کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور انہوں نے تمہیں اور باس ارجن کو پکڑ لیا ہے۔ چنانچہ میں نے انہیں ہلاک کرنے کا فوری فیصلہ کیا۔ مگر پھر تم نے شاید میری ٹانگ کھینچی میں گرا تو تم نے لات ماری اور میں بے ہوش ہو گیا"........ مہاشے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم اکیلے آئے تھے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں کیوں"........ مہاشے نے چونک کر پوچھا۔

"تنویر........ ارجن کا منہ کھول کر اس کے حلق میں پانی ڈالو"........ عمران نے مہاشے کی بات کا جواب دینے کی بجائے مڑ کر تنویر سے اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا تم اننت سنگھ نہیں ہو"........ مہاشے نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"اننت سنگھ اپنے اننت کو پہنچ چکا ہے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور مہاشے کا چہرہ یکلخت ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا۔ تنویر پانی کا

جگب اٹھا کر اس دوران ارجن کے حلق میں پانی انڈیل چکا تھا اور پھر پانچ منٹ بعد ارجن کو ہوش آگیا۔

"مہاشے۔ تم۔ تم بھی"...... ارجن نے ہوش میں آتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے مہاشے کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے اس مہاشے نے ہمیں واقعی خطرناک پوزیشن میں دھکیل دیا تھا۔ بہرحال ہم بچ گئے ہیں۔ تم اب مجھے صرف اتنا بتا دو کہ سفر کے دوران پولیس اور ملٹری چوکیوں کو تم کیا کوڈ بتاتے ہو۔ جس سے وہ تمہیں روکتے نہیں ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر عمران۔ تم زیادہ سے زیادہ مجھے ہلاک کر دو گے کر دو، لیکن میں بلیک ہاؤنڈز سے غداری نہیں کر سکتا"...... ارجن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تنویر۔ اس کی زبان کھلواؤ"...... عمران نے سرد لہجے میں کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا ایک بار پھر آگے بڑھا۔ اس نے بڑے اطمینان سے زمین پر رکھا ہوا جگب اٹھایا اور اسے پوری قوت سے فرش پر دے مارا۔ جگ دھماکے سے کرچی کرچی ہو گیا تو تنویر نے ایک بڑی سی کرچی اٹھائی جس کی دھار کسی خنجر کی طرح بن گئی تھی، اور دوسرے لمحے کمرہ ارجن کی انتہائی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے انتہائی سرد مہرانہ انداز میں کرچی کے نوک دار حصے کو ارجن کی دائیں آنکھ میں پوری قوت سے مار دیا تھا۔ ارجن چیخ مار کر بے ہوش ہو گیا۔ اس کی آنکھ سے خون تیزی سے بہنے لگا۔ تنویر نے کرچی کو واپس کھینچا لیکن اسی لمحے عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے

دوسرا وار کرنے سے روک دیا۔

"تم نے ارجن کا حشر دیکھا ہے مہاشے۔ تم بھی بلیک ہاؤنڈز میں ہو۔ تم بتا دو کہ کیا پاس ورڈ ہے ارجن پر باقی تشدد بعد میں ہو گا۔ تم پر پہلے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم میرے لئے غیر اہم آدمی ہو، اس لئے اگر تم سب کچھ بتا دو تو میں تمہیں زندہ چھوڑ سکتا ہوں"...... عمران نے سرد لہجے میں ارجن کے ساتھ بیٹھے ہوئے مہاشے سے مخاطب ہو کر کہا جس کے چہرے پر بے پناہ خوف کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا۔ کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے"...... مہاشے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں بشرطیکہ تم نے صحیح تعاون کیا تو"...... عمران نے جواب دیا۔

"پاس ورڈ بلیک کیٹس ہے"...... مہاشے نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ارجن کا زندہ رہنا ہمارے لئے نقصان دہ ہے اس لئے اسے گولی مار دو اور مہاشے نے چونکہ ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے۔ اس لئے صرف آف کر دو"...... عمران نے مڑ کر تنویر سے کہا اور پھر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے اس کے پیچھے کمرے سے باہر آگئے۔ اسی لمحے اندر سے مشین گن چلنے اور مہاشے کی کربناک چیخ سنائی دی لیکن عمران رکا نہیں۔

"کیا آپ کا پروگرام اب ارجن کے میک اپ میں ہیڈ کوارٹر جانے کا ہے"...... صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں...... اس طرح ہم بندھ کر رہ جائیں گے۔ وہ چیف باس مینن منوہر۔ سوربا اور کرشن کی موت پر یقیناً چوکنا ہو چکا ہو گا۔ ہماری پلاننگ وہی پہلے والی ہی رہے گی"...... عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے تنویر بھی باہر آگیا۔

"میں نے ارجن کو ہلاک اور مہاشے کو آف کر دیا ہے"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ان الفاظ کا صحیح مطلب تم ہی جانتے ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تنویر سمیت سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"یعقوب تم اس رہائشی علاقے میں جا کر کوئی ایسی کوٹھی تلاش کرو جو خالی ہو۔ تاکہ یہاں موجود لاشیں وہاں منتقل کی جا سکیں۔ ورنہ وہ بیچارہ بوڑھا جو مسلسل بے ہوش پڑا ہے۔ خواہ مخواہ عذاب میں گرفتار ہو جائے گا"...... عمران نے یعقوب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اپنے والی کوٹھی میں ڈال دیتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں وہ کسی مسلمان عبدالرحمن کی ہے۔ پھر وہ عذاب میں آجائے گا"...... عمران نے کہا اور یعقوب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں موجود ایک بھاری اور بڑی سی میز کے پیچھے بلیک ہاؤنڈز کا چیف باس مینن بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔ سامنے میز پر فون رکھا ہوا تھا اور وہ بار بار اس فون کی طرف اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی کی کال کا شدت سے انتظار ہو۔

"ارجن یقیناً اپنے مشن میں کامیاب رہے گا، لیکن اس نے اب تک مجھے خوشخبری کیوں نہیں سنائی"...... مینن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس طرح بڑبڑاتے اور انتظار کرتے کافی دیر گزر گئی لیکن کوئی کال نہ آئی تو مینن کرسی سے اٹھا اور کمرے میں بے چینی سے ٹہلنے لگ گیا ابھی اسے ٹہلتے ہوئے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مینن تیزی سے مڑ کر فون پر اس طرح جھپٹا جیسے چیل گوشت پر جھپٹتی ہے

"یس"........ مینن نے رسیور اٹھاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"سر آپ کی کال ہے۔ مسٹر شنگلا بات کرنا چاہتے ہیں"........ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"فوراً بات کراؤ"........ مینن نے کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ارجن کی بجائے شنگلا کیوں کال کر رہا ہے"........ مینن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہیلو چیف میں شنگلا بول رہا ہوں"........ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن بولنے والے کا لہجہ بجھا بجھا سا تھا۔

"ارجن نے کیوں بات نہیں کی۔ کہاں ہے ارجن، کیا ہوا"........ مینن نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"باس ارجن اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور مینن کو یوں محسوس ہوا جیسے شنگلا نے الفاظ بولنے کی بجائے اس کے ذہن میں ایٹم بم فائر کر دیئے ہوں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا بکواس کر رہے ہو۔ پہلے تو تم نے بتایا تھا کہ ارجن اپنے ساتھیوں سمیت ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کرنے سوپور گیا ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ وہ ہلاک ہو چکا ہے۔ کیا تمہارا دماغ خراب تو نہیں ہو گیا"........ مینن نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"چیف میں درست کہہ رہا ہوں۔ پہلے بھی میں نے آپ کو درست اطلاع دی تھی۔ باس ارجن دفتر میں تھا کہ ایک آدمی مہاشے نے اطلاع

دی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ملحقہ قصبے سوپور میں چیک کر لیا ہے اور وہ ایک خالی مکان میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ باس ارجن نے سوپور میں بلیک ہاؤنڈز کے ایجنٹ اننت سنگھ کو اس مکان کی نگرانی کا حکم دیا اور خود خاص ساتھیوں کو ساتھ لے کر سوپور روانہ ہو گئے لیکن پھر ان کی طرف سے کوئی کال نہ آئی جب کہ اس دوران آپ نے کال کیا تو میں نے آپ کو بتا دیا۔ آپ کے حکم پر میں فوری طور پر سوپور گیا اور باس اب میں وہیں سے آپ کو فون کر رہا ہوں۔ باس ارجن اس کے تمام ساتھیوں۔ مہاشے اننت سنگھ اور اس کے مقامی ساتھیوں کی لاشیں پولیس کو ایک خالی کوٹھی سے ملی ہیں۔ پولیس کو اطلاع کسی نامعلوم آدمی نے فون پر دی تھی میں جب وہاں پہنچا تو یہ لاشیں تھانے میں موجود تھیں۔ میں نے انہیں خود چیک کیا ہے"........ دوسری طرف سے شنگلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ........ ویری بیڈ........ یہ تو انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ بلیک ہاؤنڈز تو سمجھو انہوں نے مکمل طور پر تباہ کر کے رکھ دی ہے۔ اب مجھے کافرستانی حکومت سے بات کرنی پڑے گی"........ مینن نے خود کلامی کے سے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔ اسے شاید یہ خیال نہ رہا تھا کہ رسیور سے اس کی یہ بات دوسری طرف اس کا ماتحت شنگلا بھی سن رہا تھا

"چیف میں نے آپ کو کال کرنے سے پہلے یہاں کچھ انکوائری بھی کی ہے۔ اننت سنگھ کے کلب راجرم کے ایک آدمی سے مجھے اس کوٹھی کا علم ہو گیا جس میں یہ پاکیشیائی ایجنٹ پناہ لئے ہوئے تھے۔ میں نے اس کوٹھی کو چیک کیا تو وہ خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس کا مالک عبدالرحمن نامی

ایک مسلمان تاجر ہے ۔میں نے اسے جا کر گھیرا اور پھر تھوڑے سے تشدد کے بعد اس عبدالرحمن نے زبان کھول دی ۔اس نے بتایا ہے کہ کوٹھی اس سے دگام کے ایک اون کے تاجر یعقوب نے حاصل کی تھی ۔اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ بھی بتایا کہ یعقوب نے اس سے دو پہاڑی جیپیں بھی حاصل کی ہیں وہ ان جیپوں کو ناگورہ لے جانا چاہتا تھا۔ میں نے اس سے جیپوں کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن وہ بوڑھا آدمی دم توڑ گیا"....... شگلا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ناگورہ یہ کہاں ہے ۔اور وہ کیوں وہاں جانا چاہتے ہیں ۔میں نے تو اس کا کبھی نام بھی نہیں سنا"....... مینن نے حیران ہو کر کہا۔

"جناب یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے ۔رمیش پور چھاؤنی کے عقبی پہاڑیوں میں اور اس کا نام سن کر مجھے خیال آیا ہے کہ کہیں وہ لوگ رمیش پور چھاؤنی نہ اڑا دینا چاہتے ہوں"....... شگلا نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ۔تم انہیں سو پور میں تلاش کرو۔ہو سکتا ہے وہ وہاں چھپے ہوئے ہوں اور اگر مل جائیں تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں ہلاک کرا دو"....... مینن نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر بار بار اسے دباتا چلا گیا۔

"یس سر"....... دوسری طرف سے چھاؤنی ایکس چینج کے آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"گرونام سے بات کراؤ میری"....... مینن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو مینن میں گرونام بول رہا ہوں ۔خیریت ہے"....... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے اس کے بھائی میجر جنرل گرونام کی آواز سنائی دی۔

"میں تم سے فوری ملنا چاہتا ہوں"....... مینن نے کہا۔

"اوہ میں تو ایک اہم میٹنگ میں مصروف ہوں لیکن بات کیا ہے تم کچھ پریشان سے لگتے ہو"....... دوسری طرف سے میجر جنرل گرونام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم میٹنگ مختصر کر کے میرے پاس آجاؤ۔ معاملات انتہائی خطرناک ہیں اور تمہاری چھاؤنی شدید خطرے میں ہے"....... مینن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔اسے اپنے بھائی گرونام کے مزاج سے پوری طرح واقفیت تھی ۔چھاؤنی کے بارے میں کسی خطرے کا سن کر اب وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بھاگا چلا آئے گا اور وہی ہوا، تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ٹھوس جسم اور لمبے قد کا ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا ۔اس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اور کاندھوں پر میجر جنرل کے سٹار چمک رہے تھے۔

"کیا کہہ رہے تھے تم رمیش پور چھاؤنی خطرے میں ہے ۔یہ کیسے ممکن ہے"....... آنے والے نے جو چھاؤنی کا انچارج گرونام تھا۔ حیرت بھرے لہجے میں کہا اور میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں بلیک ہاؤنڈز کا چیف ہوں"....... مینن نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پراسرار سے لہجے میں کہا۔

"ہاں....... مگر یہ تمہیں اچانک کیا ہو گیا ہے کہ تم نے ایسی پراسرار

سی باتیں شروع کر دی ہیں "...... گرونام نے اس بار منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ بلیک ہاؤنڈز کس قدر طاقتور تنظیم ہے اور اس کے چاروں سیکشنز کے انچارج اور ان کے ساتھی کس قدر تربیت یافتہ ہیں "...... مینن نے اسی انداز میں اپنی بات جاری رکھی۔

" ہاں جانتا ہوں۔ لیکن "...... گرونام نے پہلے کی طرح حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تو سنو میرے چاروں سیکشنز کے چیف ہلاک ہو چکے ہیں۔ سیکشن ہیڈ کوارٹرز تباہ کر دیئے گئے ہیں "...... مینن نے کہا تو گرونام بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

" کیا ...... کیا کہہ رہے ہو مینن۔ کیا ایسا ممکن ہے "...... گرونام نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" میں بھی آج تک اسے ناممکن ہی سمجھتا رہا ہوں لیکن چند پاکیشیائی ایجنٹوں نے اسے ممکن بنا دیا ہے اور اب وہ رمیش پور چھاؤنی کو تباہ کرنے آ رہے ہیں "...... مینن نے کہا تو گرونام کی آنکھیں حیرت سے کانوں تک پھیلتی چلی گئیں۔

" چند ایجنٹوں نے یہ سب کچھ کیا ہے اور اب وہ چھاؤنی تباہ کرنے آ رہے ہیں۔ کیا تمہارا دماغ درست ہے۔ کہیں تم نے شراب تو زیادہ نہیں پی لی "...... اس بار گرونام نے انتہائی سخت لہجے میں کہا وہ چونکہ مینن کا بڑا بھائی تھا۔ اس لئے وہ مینن سے ایسے لہجے میں ہی بات کرتا تھا۔

" میں درست کہہ رہا ہوں۔ سنو میں تمہیں تفصیل بتاتا ہوں "...... مینن نے کہا اور پھر اس نے منوہر کی پہلی کال سے لے کر شنگلا کی آخری کال تک کی ساری روئیداد تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ اوہ اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو یہ واقعی انتہائی خطرناک ترین لوگ ہیں۔ اب مجھے سنجیدگی سے ان کے بارے میں سوچنا پڑے گا "...... گرونام نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ناگورہ بستی کی طرف ان کی روانگی کا سن کر مجھے یقین ہو چکا ہے کہ وہ رمیش پور چھاؤنی کو ہی تباہ کرنے آ رہے ہیں اور شاید اس لئے کہ میرا ہیڈ کوارٹر یہاں ہے۔ اس لئے میں نے سوچا ہے کہ میں اپنا ہیڈ کوارٹر فوری طور پر یہاں سے شفٹ کر دوں تاکہ میری وجہ سے تمہاری چھاؤنی پر کوئی آفت نہ ٹوٹ پڑے "...... مینن نے کہا۔

" اوہ نہیں مینن ...... ایسا نہیں ہو سکتا۔ اور تم شاید ان سے بری طرح مرعوب ہو چکے ہو، اس لئے تم ایسی بات کر رہے ہو۔ تم جانتے تو ہو کہ رمیش پور چھاؤنی کے انتظامات کیسے ہیں یہاں تو کوئی پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا اور ویسے بھی اب ہمیں ان کی منزل مقصود کا علم ہو چکا ہے۔ اب ان کا خاتمہ میرے لئے معمولی سی بات ہو گی۔ میں ابھی چند خاص فوجی دستے اس بستی میں بھیج دیتا ہوں۔ وہ وہاں کے سب لوگوں کو وہاں سے شفٹ کر کے وہاں قبضہ کر لیں گے اور پھر جیسے ہی یہ لوگ اس بستی میں پہنچیں گے ان کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ میں چھاؤنی کے سیکورٹی حکام کو بھی چوکنا کر دیتا ہوں۔ اب جب تک یہ ایجنٹ مارے

نہیں جاتے ۔ چھاؤنی میں کوئی آدمی داخل نہ ہو سکے گا اور نہ ہی باہر جا سکے گا میں چھاؤنی کو مکمل طور پر سیلڈ کرا دیتا ہوں "...... گردنام نے جواب دیا

" سوپور اور ناگورہ کے درمیان یقیناً فوجی چیک پوسٹس موجود ہوں گی تم انہیں بھی ہوشیار کر دو ۔ وہ لوگ دو جیپوں پر آرہے ہیں اور یہ دونوں جیپیں انہوں نے سوپور کے ایک تاجر سے حاصل کی ہیں اس لئے یقیناً ان پر سوپور کے نمبر یا پھر دگام کے نمبر ہوں گے ۔ ایسی جیپوں کو خاص طور پر چیک کیا جائے اور مشکوک ہونے کی صورت میں ان کا خاتمہ کر دیا جائے بلکہ ہو سکتا ہے ان لوگوں نے فوجی یونیفارمز حاصل کر لی ہوں ۔ یہ انتہائی تربیت یافتہ لوگ ہیں ۔ جب پہلی بار ان کا فون آیا تھا تو صدر مملکت ان سے انتہائی دہشت زدہ تھے لیکن اس وقت میں ان کی دہشت کی وجہ نہ سمجھ سکا تھا، لیکن اب ان کی کارکردگی دیکھ کر میرے اپنے ذہن پر ان کی دہشت قائم ہو گئی ہے "...... مینن نے کہا ۔

" تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا ۔ میں ان کی لاشیں تمہارے سامنے لا ڈالوں گا اور پھر انہیں صدر مملکت کو بھجوا دینا ۔ اس طرح حکومت کی نظروں میں تمہاری عزت اور بڑھ جائے گی ۔ تم فکر نہ کرو سب ٹھیک ہو جائے گا "...... گردنام نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا اور مینن کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ چھاؤنی کے انتظامات واقعی اس قدر سخت ہیں کہ یہاں پرندہ بھی پر نہیں مار سکتا تھا اور اب تو گردنام چوکنا ہو چکا ہے اس لئے لازماً یہ ایجنٹ مارے جائیں گے اور چونکہ گردنام نے خود ہی اس کا

کریڈٹ اسے دینے کی آفر کر دی ہے اس لئے جب وہ پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں صدر اور وزیر اعظم کے سامنے پیش کرے گا تو یقیناً اسے اس سے بھی بڑا عہدہ بخش دیا جائے گا ۔

ویران پہاڑی علاقے میں دو جیپیں خاصی تیزی سے تنگ سی سڑک پر دوڑتی ہوئیں آگے بڑھی چلی جارہی تھیں۔ آگے والی جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک مقامی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا نام رفیق تھا اور یہ سوپور کا ہی رہنے والا تھا۔ یعقوب کے مطابق اس کا تعلق مجاہدین کے ایک گروپ سے تھا اور چونکہ یہ ان سارے پہاڑی علاقوں کا نہ صرف کیڑا تھا بلکہ اس کی پیدائش ناگورہ بستی کی ہی تھی۔ رفیق رمیش پور چھاؤنی میں بھی بطور جیپ ڈرائیور ملازم رہا تھا۔ خاصا تیز۔ ذہین اور ہوشیار آدمی تھا۔ اس لئے عمران نے اسے بطور گائیڈ ساتھ رکھ لیا تھا۔ رفیق کے ساتھ والی سیٹ پر عمران بیٹھا ہوا تھا جب کہ عقبی سیٹوں پر تنویر، صفدر اور یعقوب موجود تھے، جب کہ عمران کے باقی ساتھی پچھلی جیپ میں تھے اور ان کا خصوصی سامان بھی دو بڑے تھیلوں میں بند عقبی جیپ میں ہی تھا۔

"یہ جیپیں تم نے کس سے حاصل کی ہیں یعقوب"....... عمران نے مڑ

کر پیچھے بیٹھے یعقوب سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"عبدالرحمن سے۔ وہ یہاں کا باا ثر اور امیر آدمی ہے"....... یعقوب نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ تم نے پہلے نہیں بتایا تھا ورنہ"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ورنہ کیا عمران صاحب عبدالرحمن ہمارا خاص آدمی ہے۔ اس پر تو کسی طرح کا بھی شبہ نہیں کیا جا سکتا"....... یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں شبہ کی بات نہیں کر رہا۔ اگر تم مجھے پہلے بتا دیتے تو میں کم از کم ارحمن اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی اطلاع پولیس کو نہ دیتا۔ اب یقیناً ارحمن کی موت کی اطلاع دکام پہنچ جائے گی اور پھر وہ مکان بھی تلاش کر لیا جائے گا جس میں ہم رہے ہیں اور یہ مکان عبدالرحمن کا ہے اس لئے لامحالہ انہوں نے عبدالرحمن صاحب کو گھیر لینا ہے اور اگر عبدالرحمن نے ان جیپوں کے متعلق بتا دیا تو پھر ہم پر آسمان سے بھی میزائل برسائے جا سکتے ہیں اور زمین پر سے بھی"....... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی .... یہ بات تو میرے ذہن میں بھی نہیں آئی تھی، لیکن آپ فکر نہ کریں عبدالرحمن بے حد باا ثر آدمی ہے۔ اس پر ہاتھ ڈالنا آسان بات نہیں ہے اور ہم زیادہ سے زیادہ دس بارہ گھنٹوں بعد ناگورہ پہنچ جائیں گے"....... یعقوب نے جواب دیا اور عمران نے اس طرح سر ہلا دیا

جیسے وہ ذہنی طور پر الجھا ہوا ہو۔

"رفیق کوئی ایسا راستہ ہے تمہاری نظر میں کہ ہم کسی فوجی چوکی کو کراس کئے بغیر ناگورہ پہنچ جائیں "...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے رفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں کئی راستے ہیں لیکن ان راستوں پر جیپیں نہیں چل سکتیں پیدل البتہ چلا جا سکتا ہے یا پھر قریبی بستی سے پہاڑی خچر حاصل کئے جا سکتے ہیں"...... رفیق نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تم اس بستی کی طرف چلو جہاں سے خچر مل سکتے ہوں۔ ان جیپوں پر سفر ہمارے لئے خطرناک ہو گا"...... عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور رفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً دو گھنٹے مزید سفر کرنے کے بعد اس نے جیپ روک دی۔

"ادھر ترائی میں ایک بڑی بستی ہے۔ وہاں سے خچر کرائے پر بھی مل جائیں گے اور خریدے بھی جا سکتے ہیں۔ جیسے آپ مناسب سمجھیں"...... رفیق نے کہا۔

"نہ ہم نے خریدنے ہیں اور نہ کرائے پر حاصل کرنے ہیں۔ ورنہ دونوں صورتوں میں ہمارے دشمنوں کو اس کی اطلاع مل جائے گی۔ یہ بستی مسلمانوں کی ہے یا"...... عمران نے فقرہ ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔

"ملی جلی آبادی ہے۔ ویسے خچروں کے مالک ہندو ہیں۔ مسلمانوں کے پاس اتنا سرمایہ کہاں کہ خچر رکھ سکیں، اور دوسری بات یہ ہے جناب کہ

اگر ہم نے خچر چوری کیے تو یہ لوگ ان کی کھوج میں نکل پڑیں گے اور ساتھ ہی یہ ارد گرد کی فوجی چوکیوں کو بھی اطلاع کر دیں گے اور دوسری بستیوں کو بھی۔ اس طرح ہم فوری پکڑے جائیں گے "...... رفیق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تم یہاں کسی کو جانتے ہو جس سے خچر مل سکتے ہوں "...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں ہیل رام اس بستی کا سربراہ ہے۔ اس کے پاس کافی تعداد میں خچر ہیں۔ ویسے عمران صاحب وہ انتہائی لالچی آدمی ہے۔ اگر ہم اسے معقول قیمت دے دیں تو وہ اپنی زبان بند رکھے گا"...... رفیق نے جواب دیا۔

" بھائی ہمارے پاس خچر تو خچر مچھر خریدنے کی بھی رقم نہیں ہے اور یہاں پہاڑوں میں ہیرے جواہرات کی کانیں بھی نہیں ہیں کہ وہاں سے دو چار ہیرے اٹھا کر اسے پیش کر دیں، اس لئے خچر ہم نے ویسے ہی حاصل کرنے ہیں"...... عمران نے کہا اور اچھل کر جیپ سے نیچے اتر آیا۔ پچھلی جیپ بھی رک گئی تھی اور اس کے ساتھی اس میں سے اتر کر ان کی طرف بڑھ رہے تھے۔

" میرے ساتھ چلو رفیق میں جا کر اس ہیلی رام سے بات کرتا ہوں"...... عمران نے رفیق سے کہا جو جیپ سے اتر آیا تھا۔

"میں جاتا ہوں اس کے ساتھ۔ میں اس ہیلی رام کی گردن دبا کر اسے کسی غار میں پھینک آؤں گا، تاکہ کسی کو اطلاع دینے کے قابل ہی نہ رہے"...... تنویر نے کہا۔

" میرے خیال میں عمران صاحب ہمیں فجروں کی بجائے پیدل چلنا چاہیئے ، اس طرح ہم زیادہ محفوظ انداز میں سفر کر سکتے ہیں "....... صفدر نے کہا۔

" لیکن فاصلہ کافی ہے اور پیدل چلتے چلتے ہمیں کئی روز لگ جائیں گے "...... عمران نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ اگر ان جیپوں سے خطرہ ہے تو یہ جیپیں کسی فوجی چوکی سے دور چھوڑ دیں اور پھر اس فوجی چوکی سے جیپیں حاصل کر لیں اس طرح ہم محفوظ انداز میں سفر کر سکیں گے "......... صفدر نے کہا۔

" اوہ ہاں گڈ آئیڈیا ٹھیک ہے ۔ چلو رفیق ۔ صفدر کی ذہانت پہاڑیوں میں کچھ زیادہ ہی بڑھ جاتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر جیپ کی طرف بڑھ گیا ۔ صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی جیپ ایک بار پھر تیزی سے آگے بڑھی چلی جا رہی تھیں ۔

" فوجی چوکی سے پہلے ہمیں ہوشیار بھی کر دینا اور جیپیں بھی روک دینا "...... عمران نے رفیق سے کہا اور رفیق نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے جیپ کی رفتار ہلکی کرتے ہوئے اسے روک دیا۔

" آگے ایک فرلانگ بعد موڑ آئے گا ۔ اس موڑ کے فوراً بعد ایک فوجی چوکی ہے "...... رفیق نے جیپ روکتے ہوئے کہا۔

" تنویر تم اور صفدر دونوں رفیق کے ساتھ جاؤ اور جا کر چیک کرو کہ

چوکی کی کیا پوزیشن ہے "...... عمران نے تنویر اور صفدر سے کہا اور وہ دونوں تیزی سے جیپ سے اتر گئے جب کہ رفیق بھی نیچے اتر گیا اور پھر وہ تینوں تیزی سے پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے لیکن وہ سڑک کی بجائے ایک چھوٹی سی پہاڑی پر چڑھ رہے تھے اور چند لمحوں بعد وہ دوسری طرف اتر عمران کی نظروں سے غائب ہو گئے ۔ عمران بھی جیپ سے نیچے اتر آیا ۔ پچھلی جیپ سے باقی ساتھی بھی اتر کر اس کے پاس آ گئے ۔ یعقوب البتہ جیپ میں اندر ہی بیٹھا رہا ۔ عمران نے ساتھیوں کو اسلحہ وغیرہ لے لینے کے لئے کہہ دیا کیونکہ کسی بھی لمحے اس کی ضرورت پڑ سکتی تھی اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے واپس جیپ کی طرف بڑھ گئے ۔ دس پندرہ منٹ کے بعد اچانک دور سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں اور عمران بے اختیار اچھل پڑا فائرنگ سے پہاڑیاں گونجنے لگی تھیں ۔

" اوہ اوہ شاید انہیں دیکھ لیا گیا ہے آؤ "...... عمران نے چیخ کر کہا اور موڑ کی طرف دوڑ پڑا ۔ باقی ساتھی بھی مشین گنیں لئے اس کے پیچھے دوڑ پڑے لیکن ابھی وہ اس موڑ سے کچھ دور تھے کہ انہوں نے موڑ سے تنویر کو آتے ہوئے دیکھا اور وہ سب تنویر کو دیکھ کر ٹھٹھک کر رک گئے ۔

" کیا ہوا ۔ یہ کیسی فائرنگ تھی "...... عمران نے چیخ کر پوچھا۔

" گھبراؤ نہیں فائرنگ ہم نے کی تھی ۔ میں تمہیں لینے آیا ہوں "....... تنویر نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

" میں نے تو تمہیں چیکنگ کے لئے بھیجا تھا لیکن تم نے اپنی فطرت

کے جوہر دکھا ہی لیتے"...... عمران نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا

"چیکنگ کے لئے ہم نے چوکی کے انچارج کو زندہ چھوڑ دیا ہے"...... تنویر نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر تنویر نے خود ہی بتایا کہ چوکی پر ایک فوجی جیپ اور دس فوجی سپاہی موجود تھے جن میں آٹھ باہر تھے۔ دو اندر تھے اور وہ سب مسلح تھے۔ پھر شاید رفیق کو انہوں نے چیک کر لیا تھا کہ وہ سب تیزی سے ہماری طرف بڑھنے لگے اس پر مجبوراً ہمیں فائر کھولنا پڑا۔ فائر کھلتے ہی اندر موجود دو آدمی بھی باہر آ گئے جس پر صفدر نے ایک آدمی کو گولی مارنے کی بجائے زندہ پکڑنے کے لئے کہا اور ہم نے ان دو میں سے ایک جو افسر تھا اسے ٹارگٹ نہ بنایا اور وہ ایک چٹان کی اوٹ میں چھپ گیا لیکن ہم فائر کرتے رہے۔ صفدر اسی دوران چٹانوں کی اوٹ لیتا ہوا اس کے عقبی طرف پہنچ گیا اور پھر اسے بے ہوش کر دیا گیا اور میں تمہیں لینے ادھر دوڑ پڑا"...... تنویر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور تھوڑی دیر بعد وہ چوکی میں پہنچ گئے جہاں باہر فوجیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ چوکی کے باہر ایک فوجی بے ہوش پڑا ہوا تھا اس کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹارز موجود تھے۔ اس کے سر پر صفدر کھڑا تھا۔

"اس کا مطلب ہے۔ مجاہدین نے ایک اور کافرستانی فوجی چوکی تباہ کر دی۔ مجاہدین کی کارروائیاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں"...... عمران نے صفدر کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

"ظاہر ہے ہماری ساری کارروائیاں مجاہدین کے کھاتے میں ہی جائیں گی"...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا

"اسے ہوش میں لے آؤ صفدر۔ ہمارا یہاں زیادہ دیر تک رکنا خطرناک ہو سکتا ہے۔ پہاڑی علاقے میں فائرنگ کی آوازیں دور دور تک سنائی دیتی ہیں"...... عمران نے کہا اور صفدر نے جھک کر اس کیپٹن کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد کیپٹن ہوش میں آ گیا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تمہارا نام کیا ہے کیپٹن"...... عمران نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"سروپ کیپٹن سروپ"...... کیپٹن نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم۔ تم وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... کیپٹن سروپ نے اٹھتے ہی کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ کیا مطلب"...... عمران نے لہجے میں حیرت کا تاثر شامل کرتے ہوئے کہا۔

"تم عام حریت پسند نہیں ہو سکتے۔ وہ اس انداز میں فوجی چوکیوں پر حملہ نہیں کرتے اور ہمیں پاکیشیائی ایجنٹوں سے خبردار رہنے کی باقاعدہ اطلاع دی گئی تھی"...... کیپٹن سروپ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔

"کس نے اطلاع دی تھی اور کیا اطلاع دی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میجر جنرل گرونام نے رمیش پور چھاؤنی سے ...... انہوں نے کہا تھا کہ چند پاکیشیائی ایجنٹ جو فوجی یونیفارم میں بھی ہو سکتے ہیں۔ رمیش پور چھاؤنی تباہ کرنے کی غرض سے دو جیپوں پر سوار ہو کر تاگورہ بستی کی طرف آرہے ہیں اس لئے ہم ہوشیار رہیں اور اگر جیپیں چوکی پر پہنچیں تو ہم پوری طرح چھان بین کریں اور اگر ہمیں ذرا سا بھی شک ہو تو ہم انہیں گولیوں سے اڑا دیں"...... کیپٹن سروپ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اگر ایسی جیپیں چیک کر لیتے اور ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو مار گراتے تو پھر میجر جنرل کو کیسے اطلاع دیتے"...... عمران نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ٹرانسمیٹر پر ہی اطلاع دیتا اور کیسے دیتا"...... کیپٹن سروپ نے جواب دیا۔

"کیا فریکونسی ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ کیا تم واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہو۔ مگر تم نے تو جیپوں پر آنا تھا۔ کیپٹن سروپ نے عمران کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا اب خوف اور حیرت کے پہلے جھٹکے سے باہر آ چکا تھا اس لئے اب اس کے چہرے سے بھی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ذہنی طور پر پوری طرح سنبھل گیا ہے۔

"جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

"میں تمہارے کسی سوال کو جواب نہیں دوں گا۔ پہلے بھی میں نے تمہیں بہت کچھ بتا دیا ہے"...... کیپٹن سروپ نے جواب دیا اور اس کے

ساتھ ہی اس نے یکلخت چھلانگ لگا کر ایک بڑی چٹان کی اوٹ میں جانا چاہا لیکن دوسرے لمحے اس کا جسم فضا میں ہی پلٹا اور اس کے ساتھ ہی اس کی چیخ گونج اٹھی۔ دوسرے لمحے وہ ایک دھماکے سے پتھریلی زمین پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ عمران کے ریوالور کی گولی اس کے کولہے پر لگی تھی۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پیر رکھا اور پھر اسے موڑ دیا۔

"بتاؤ فریکونسی بتاؤ"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"بب بب بتاتا ہوں۔ چھوڑ دو مجھے بتاتا ہوں"...... کیپٹن سروپ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر ہٹا دیا۔

"بولو ورنہ"...... عمران نے ایک لمحے کے لئے پیر ہٹا کر ایک بار پھر اس کی گردن پر پیر رکھتے ہوئے کہا اور اس بار کیپٹن سروپ نے فوراً ہی فریکونسی بتا دی۔

"سپیشل کوڈ اور ملٹری کوڈ دونوں بتاؤ"...... عمران نے پیر کو ذرا سا موڑتے ہوئے پوچھا۔ اور کیپٹن نے لاشعوری انداز میں دونوں کوڈ بتا دیئے لیکن اب اس کی حالت انتہائی بدتر ہو چکی تھی۔ کولہے پر لگنے والی گولی اب اپنا اثر دکھا رہی تھی۔ عمران نے پیر کو ایک جھٹکے سے موڑا اور کیپٹن سروپ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

"جیپیں یہیں لے آؤ۔ اور ان میں سے فوجی تلاش کرو جن کی یونیفارمز درست ہوں"...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"ایک بھی نہیں ہو گا سب پر گولیوں کے نشانات ہیں"...... پاس

کھڑے تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ چلو دیکھو شاید چوکی کے اندر ان کے لباس وغیرہ ہوں "...... عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف بنے ہوئے بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہاں واقعی ایک سائیڈ پر چار بڑے بڑے ٹرنک موجود تھے اور ساتھ ہی بستر بھی لگے ہوئے تھے۔ ایک طرف ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی تھی۔ میز پر ایک فوجی لانگ رینج ٹرانسمیٹر بھی موجود تھا۔

"آپ کیا کرنا چاہتے ہیں "...... صفدر نے پوچھا۔

" ہم لاشوں کی صورت میں چھاؤنی کے اندر جائیں گے کیونکہ اب ناگورہ جانا تو فضول ہے۔ انہیں ہمارے پورے پروگرام کا علم ہو چکا ہے یعقوب نے یقیناً عبدالرحمن کو ناگورہ کے متعلق بتا دیا ہوگا اور میرا خدشہ درست ثابت ہوا عبدالرحمن نے زبان کھول دی ہے "...... عمران نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" لیکن عمران صاحب لاشوں کو کیوں ساتھ لے جائیں گے "...... صفدر نے کہا۔

" ہماری لاشیں ان کے لئے بہت بڑا اعزاز ہیں صفدر...... وہ یقیناً ہماری لاشیں وزیراعظم یا صدر کے سامنے پیش کرنے کے لئے بے چین ہوں گے "...... عمران نے کہا۔

" نہیں عمران صاحب۔ ہو سکتا ہے وہ لاشیں چھاؤنی لے جانے کی بجائے یہیں سے ہی کافرستان روانہ کر دیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ چھاؤنی میں سے جو افراد یہاں آئیں ہم ان کے میک اپ میں واپس چھاؤنی پہنچ

جائیں "...... صفدر نے کہا اور عمران چونک پڑا۔

" اوہ کمال ہے۔ کیا بات ہے۔ ان پہاڑی علاقوں میں شاید عقلمندی کی ایسی لہریں پھیلی ہوئی ہیں جنہیں صرف تمہارا ذہن ہی قبول کر رہا ہے "...... عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران نے لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر کیپٹن سروپ کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر کال دینی شروع کر دی۔

" ہیلو ہیلو...... کیپٹن سروپ کالنگ فرام چیک پوسٹ تھرٹین ٹی اوور "...... عمران کیپٹن سروپ کے لہجے میں بول رہا تھا۔

" یس کرنل ہیلی اٹنڈنگ یو اوور "...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" سر میں نے دو جیپوں پر سوار سوپور کی طرف سے آنے والے آٹھ افراد کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ ہمارے مطلوبہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اوور "...... عمران نے کہا۔

" اوہ اوہ کیا کہہ رہے ہو کیا واقعی اوور "...... اس بار دوسری طرف سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

" یس سر۔ ایک آدمی زخمی ہے۔ اس سے میں نے پوچھ گچھ کر لی ہے۔ وہ ابھی تک زندہ ہے۔ ان کے پاس سے انتہائی جدید ترین اسلحہ سے بھرے ہوئے دو بیگ بھی ملے ہیں اوور "...... عمران نے جواب دیا۔

" ویٹ کرو میں میجر جنرل سے بات کرتا ہوں ہو سکتا ہے وہ تم سے خود بات کریں اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی

ٹرانسمیٹر پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو ہیلو میجر جنرل گرونام سپیکنگ اوور"...... چند لمحوں بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"یس سر...... میں کیپٹن سروپ بول رہا ہوں چیک پوسٹ نمبر تھرٹین ڈی سے جناب اوور"...... عمران نے لہجے کو انتہائی مؤدبانہ بناتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ دوہراؤ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے جواب میں کیپٹن سروپ کا بتایا ہوا سپیشل کوڈ دوہرا دیا۔

"اپنا ملٹری کوڈ دوہراؤ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا اور عمران نے بغیر جھجک ملٹری کوڈ بتا دیا۔

"ہوں ٹھیک ہے۔ اب پوری تفصیل بتاؤ کہ تم نے کس طرح انہیں ہلاک کیا ہے اوور"...... اس بار دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں پوچھا گیا اور عمران نے جواب میں ایک قابل قبول کہانی بنا کر سنا دی۔

"وہ زخمی ابھی زندہ ہے اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یس سر ابھی زندہ ہے لیکن اس کی حالت خراب ہے اوور"...... عمران نے جواب دیا۔

"میری اس سے بات کراؤ"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر میں اسے ہوش میں لے آتا ہوں اوور"...... عمران نے کہا اور پھر تین چار منٹ خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"م۔ مم کیا بات کروں۔ م۔ م"...... عمران نے انتہائی ڈوبتے

ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ایک لمحے کے لئے خاموش ہو کر اس نے کیپٹن سروپ کے لہجے میں بات کی۔

"جناب وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا ہے۔ وہ مرنے کے قریب ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"ہوں کیا نام ہے اس کا اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اس نے اپنا نام عمران بتایا تھا جناب اوور"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم خود آ رہے ہیں اوور اینڈ آل"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"ان ٹرکوں میں یونیفارمز موجود ہونگی وہ پہن لو اور باہر لاشوں کو اپنے لباس پہنا کر لٹا دو۔ یہ یقیناً ہیلی کاپٹر پر آئیں گے اس لئے لاشوں کی نمائش ضروری ہے۔ انہیں اوپر سے گولیوں کے نشانات نظر نہ آئیں گے"...... عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"دیکھا مینن میرے فوجیوں نے کس طرح پہلی ہی چیک پوسٹ پر ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جنہیں تم اس قدر خطرناک کہہ رہے تھے اور جنہوں نے بقول تمہارے بلیک ہاؤنڈز کے چاروں سیکشن چیفس کو ہلاک کر دیا ہے"...... ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی میجر جنرل گرونام نے بڑے طنزیہ لہجے میں ساتھ بیٹھے ہوئے مینن سے مخاطب ہو کر کہا اور مینن کا چہرہ آگ کی طرح تپ اٹھا۔

"مجھے اب بھی یقین ہے کہ یہ سب کچھ فراڈ ہے۔ یہ لوگ اتنی آسانی سے کبھی بھی نہیں مارے جا سکتے"...... مینن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تمہاری اس بات کے پیش نظر میں نے سپیشل کوڈ اور ملٹری کوڈ بھی پوچھا تھا اور دونوں کوڈ اس نے درست بتائے ہیں اور کرنل بیلی نے جو کہ کیپٹن سروپ کا انچارج ہے تمہارے سامنے اس بات کی تصدیق کی ہے

کہ بولنے والا کیپٹن سروپ ہی ہے وہ اس کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا ہے۔ بہرحال اس کے باوجود اس کارنامے کا کریڈٹ تم ہی لو گے۔ آخر تم میرے چھوٹے بھائی ہو"...... میجر جنرل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ بہرحال اب کیا پروگرام ہے۔ کیا واقعی تم خود وہاں جاؤ گے"...... مینن نے کہا۔

"نہیں چند ایجنٹوں کی ہلاکت اتنا بڑا واقعہ نہیں ہے کہ کافرستانی فوج کا میجر جنرل ان کے لئے جائے۔ میں کرنل بیلی کو بھیج دیتا ہوں وہ ان کی لاشیں لے آئے گا"...... میجر جنرل گورونام نے بڑے متکبرانہ لہجے میں کہا۔

"پھر میری ایک بات مان لو کہ ان لاشوں کو براہ راست چھاؤنی کے اندر نہ منگواؤ انہیں چھاؤنی سے باہر کہیں رکھو۔ پہلے ان کی باقاعدہ تصدیق ہو جائے کہ یہی وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور واقعی مردہ ہیں تو پھر انہیں چھاؤنی میں لے آیا جائے"...... مینن نے جواب دیا۔

"سوری ایسا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ ورنہ پوری چھاؤنی میں یہ بات پھیل جائے گی کہ میجر جنرل اس قدر بزدل ہے کہ لاشوں سے بھی خوف کھاتا ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم کرنل بیلی کے ساتھ جاؤ اور ان لاشوں کو لے کر جہاں تمہارا جی چاہے لے جاؤ اور تصدیق کرتے رہو"...... میجر جنرل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... مینن نے جواب دیا اور وہ بھی کرسی سے اٹھ

کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد چھاؤنی سے دو بڑے فوجی ہیلی کاپٹر فضا میں اڑے اور تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگے جدھر ہیلی چیک پوسٹ تھی ...... آگے والے ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ میتن اور کرنل ہیلی موجود تھے جب کے عقبی ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے ساتھ پانچ مسلح فوجی بھی تھے۔ میتن نے دو ہیلی کاپٹروں کا بندوبست اس لئے کیا تھا کہ ایک ہیلی کاپٹر کرنل ہیلی اور مسلح فوجیوں کو لے کر واپس چھاؤنی چلا جائے گا جب کہ دوسرے ہیلی کاپٹر پر وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کی لاشیں لاد کر دگام سیکشن ہیڈ کوارٹر میں لے جائے گا اور پھر وہاں کسی بھی ذریعے سے ان کی تصدیق کرانے کے بعد وہ اس ہیلی کاپٹر پر ہی ان لاشوں کو لے کر کافرستان روانہ ہو جائے گا تاکہ صدر کے سامنے ان لاشوں کو پیش کیا جا سکے۔

"کرنل ہیلی تم نے میری بات اچھی طرح سمجھ لی ہے نا"...... میتن نے ہیلی کاپٹر کے فضا میں بلند ہوتے ہی ساتھ بیٹھے ہوئے کرنل ہیلی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر...... آپ فکر نہ کریں سر۔ ہم پہلے اس بات کی تصدیق کریں گے کہ ہمارے ساتھ کوئی فراڈ تو نہیں ہو رہا۔ اس کے بعد وہاں اتریں گے"...... کرنل ہیلی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح تصدیق کرو گے...... کیا پلاننگ ہے تمہارے ذہن میں"...... میتن نے کہا۔

"جناب چیک پوسٹ پر پہلے دوسرا ہیلی کاپٹر اترے گا۔ ان میں کیپٹن سروپ کا دوست کیپٹن وکرم موجود ہے۔ اس کے ساتھ چار مسلح فوجی ہیں

وہ جا کر کیپٹن سروپ سے بات کرے گا۔ لاشوں کو چیک کرے گا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر پر ہم سے رابطہ کر کے اس بات کی تصدیق کرے گا کہ حالات ویسے ہی ہیں جیسا کہ بتائے گئے ہیں تو پھر ہم اپنا ہیلی کاپٹر نیچے اتاریں گے"...... کرنل ہیلی نے جواب دیا اور میتن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا اور مطمئن ہو کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد پائلٹ نے مڑ کر کرنل ہیلی کو بتایا کہ ہیلی چیک پوسٹ آنے والی ہے۔

"ایسی جگہ ہیلی کاپٹر فضا میں معلق کر دینا کہ ہمیں چیک پوسٹ پر ہونے والی کارروائی بھی نظر آتی رہے اور نیچے سے مشین گن فائرنگ کی رینج سے بھی ہیلی کاپٹر باہر رہے"...... کرنل ہیلی نے اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور پائلٹ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کرنل ہیلی نے ہاتھ میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر کال دینی شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو کرنل ہیلی کالنگ کیپٹن وکرم اوور"...... کرنل ہیلی نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر کیپٹن وکرم اٹنڈنگ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک آواز سنائی دی۔

"کیپٹن وکرم ہمارا ہیلی کاپٹر فضا میں معلق رہے گا۔ تم اپنا ہیلی کاپٹر چیک پوسٹ کے قریب کسی مناسب جگہ پر لینڈ کرنے کے بعد اپنے ساتھیوں سمیت چیک پوسٹ پر جاؤ گے لیکن تم نے انتہائی چوکنا رہنا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے وہاں دشمن ایجنٹ فوجی یونیفارمز میں ہوں یا ویسے ہی چھپے ہوئے ہوں۔ اگر ایسی صورت حال ہو تو فائر کھول دینا اور انہیں

ہلاک کر دینا اور اگر حالات نارمل ہوں تو تم نے اپنے دوست کیپٹن سروپ سے ملنا ہے۔ سب سے پہلے تم اس بات کو چیک کرو گے کہ کیا وہ اصل کیپٹن سروپ ہے یا نہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کسی ایجنٹ نے کیپٹن سروپ کا میک اپ کیا ہوا ہو۔ سمجھ گئے ہو اوور“...... کرنل بیلی نے کہا۔

”یس سر...... مگر ہم میک اپ کیسے چیک کریں گے۔ اگر آپ پہلے یہ صورت حال بتا دیتے تو ہم میک اپ واشر ساتھ لے آتے اوور“...... دوسری طرف سے کیپٹن وکرم نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

”نو۔ نانسنس...... اس کی کیا ضرورت ہے۔ تم اس کے بچپن کے دوست ہو۔ اس سے ایسے سوالات کرو جن کا کیپٹن سروپ کے علاوہ اور کوئی جواب ہی نہ دے سکتا ہو اس طرح تم اسے چیک کر لو گے اوور“...... کرنل بیلی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”اوہ یس سر...... بالکل سر...... اب میں سمجھ گیا ہوں سر اوور“...... دوسری طرف سے کیپٹن وکرم نے شرمندہ سے لہجے میں کہا اور کرنل بیلی نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”تمہارا یہ کیپٹن ذہنی طور پر احمق آدمی لگتا ہے“...... مینن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”یہ کیپٹن ٹائپ لوگ ہوتے ہی ایسے ہیں۔ ذہن تو استعمال ہی نہیں کرتے“...... کرنل بیلی نے جواب دیا اور مینن مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد پائلٹ نے رفتار ہلکی کر دی اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو

ایک مخصوص بلندی پر معلق کر دیا۔ مینن اچھل کر پائلٹ کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر آ گیا اور کھڑکی کے ساتھ لٹکی ہوئی دور بین اتار کر اس نے آنکھوں سے لگائی اور نیچے چوکی کو دیکھنے لگا جب کہ کرنل بیلی عقبی سیٹ کے ساتھ والا دروازہ کھول کر ویسے ہی سر باہر نکال کر دیکھنے لگا۔ دوسرا ہیلی کاپٹر اب نیچے اترنے کے لئے مخصوص جگہ کی تلاش کے لئے راؤنڈ لگا رہا تھا، اسی لمحے چوکی میں سے چھ فوجی سپاہی اور ایک کیپٹن نکل کر باہر آ گئے۔ مینن نے دیکھا کہ فوجی جیپ کے ساتھ دو اور جیپیں بھی موجود تھیں اور چوکی کے باہر ایک طرف آٹھ لاشیں بھی موجود تھیں جن کے ڈریس سول تھے وہ سب سر اٹھائے ہیلی کاپٹروں کی طرف دیکھ رہے تھے پھر کچھ دور دوسرا ہیلی کاپٹر اتر گیا۔ کیپٹن تیزی سے اس طرف کو بڑھنے لگا۔

”یہ لگتا تو کیپٹن سروپ ہی ہے“۔ کرنل بیلی نے کہا۔

”ہاں حالات تو درست ہی نظر آ رہے ہیں۔ لاشیں بھی موجود ہیں اور جیپیں بھی“...... مینن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے جواب دیا۔ پھر اسے دور ہیلی کاپٹر کے پاس کھڑے ہوئے سارے فوجی نظر آنے لگے۔ ان میں کیپٹن وکرم اور اس کے چار مسلح ساتھی بھی تھے۔ چوکی سے جانے والا کیپٹن سروپ بھی ان کے پاس کھڑا تھا اور وہ شاید آپس میں باتیں کر رہے تھے پھر وہ سب مڑ کر چوکی کی طرف آنے لگے۔ دونوں کیپٹن آگے اور چاروں مسلح فوجی اس کے عقب میں تھے۔

”سر اگر آپ یہ دور بین مجھے دے دیں تو میں یہاں سے بھی کیپٹن سروپ کو شناخت کر سکتا ہوں“...... کرنل بیلی نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ لو .... تم اسے پہچانتے ہو اس لئے اچھی طرح چیک کر لو "....... مینن نے آنکھوں سے دور بین ہٹائی اور پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل بیلی کی طرف بڑھا دی۔ کرنل بیلی نے دور بین آنکھوں سے لگائی اور غور سے چوکی کی طرف آتے ہوئے کیپٹن سروپ کو دیکھنے لگا۔

"یس سر یہ کیپٹن سروپ ہی ہے "....... کرنل ہیلی نے مطمئن لہجے میں کہا اور مینن نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیا۔

"گڈ ...... اس کا مطلب ہے۔ آخر کار یہ کارنامہ کیپٹن سروپ نے سرانجام دے ہی دیا۔ یہ لوگ یقیناً غفلت کی وجہ سے مارے گئے ہوں گے انہیں احساس تک نہ ہوگا کہ اس طرح ان پر فائر کھل سکتا ہے "....... مینن نے کہا اور پھر نیچے دیکھنے لگا۔ دونوں کیپٹن چوکی کے اندر چلے گئے جب کہ کیپٹن وکرم کے ساتھ چاروں فوجی بھی ان کے پیچھے چوکی کے اندر جا کر نظروں سے غائب ہو گئے۔ باہر کھڑے فوجیوں میں سے بھی چار فوجی ان کے عقب میں اندر چلے گئے۔ اب باہر دو فوجی کھڑے نظر آ رہے تھے۔ اور پھر تقریباً چھ سات منٹ بعد کرنل بیلی کی گود میں موجود ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن وکرم کالنگ۔ اوور "....... کیپٹن وکرم کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل بول رہا ہوں اوور "...... کرنل بیلی نے اپنا نام بتائے بغیر جواب دیا اور مینن چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

"سر میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ سب او کے ہے اوور "

.... کیپٹن وکرم کی اطمینان بھری آواز سنائی دی۔

"میرا نام بتاؤ اوور "....... کرنل بیلی نے کہا۔

"کرنل بیلی جناب اوور "....... کیپٹن وکرم نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ہم آ رہے ہیں اوور اینڈ آل "....... کرنل ہیلی نے مطمئن سے لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"اب مجھے یقین آ گیا کہ کافرستانی کیپٹن اگر بیوقوف ہوتے ہیں تو کافرستانی کرنل انتہائی عقلمند ہوتے ہیں۔ تم نے واقعی اپنا نام پہلے نہ بتا کر اور پھر کیپٹن وکرم سے پوچھ کر واقعی بے حد عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے"....... مینن نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"شکریہ سر "....... کرنل بیلی نے کہا اور پھر اس نے پائلٹ کو ہیلی کاپٹر نیچے اتارنے کا حکم دے دیا۔ مینن کے چہرے پر اب مکمل اطمینان اور کامیابی کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے نہ صرف یونیفارم پہن لی تھی بلکہ اس نے اپنے چہرے پر باقاعدہ کیپٹن سروپ کا میک اپ بھی کر لیا تھا۔ اس طرح اس کے سارے ساتھیوں نے بھی یونیفارمز پہن لی تھی کیونکہ ٹرنکوں میں سے یونیفارمز انہیں مل گئی تھیں اور چونکہ فوجی عام طور پر مخصوص جسموں کے ہوتے ہیں اس لئے کسی نہ کسی طرح سب نے یونیفارمز پہن ہی لیں۔ فوجی بوٹ پہننے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کے چہروں پر بھی وہاں موجود فوجیوں کا میک اپ کر دیا اور پھر اس کی ہدایت پر لاشوں کی یونیفارمز اتار کر انہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ڈریس پہنا دیئے گئے اور ان لاشوں پر بھی عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا میک اپ کر دیا۔ یہ میک اپ عمران نے اس اندازے کی بنا پر کیا تھا کہ ہو سکتا ہے سو پور سے جیپوں پر بیٹھتے اور وہاں سے چلتے ہوئے وہاں کسی آدمی نے انہیں دیکھا ہو اور اس سے بلیک ہاؤنڈز نے ان کے حلیے بھی معلوم کر لئے ہوں۔

لاشوں کو اکٹھا کر کے ایک طرف رکھ دیا گیا۔ اور صفدر کی تجویز پر عمران نے ان لاشوں پر بھی فائرنگ کرا دی تھی جب ان کے جسموں پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے لباس پہنے ہر فوجی کی جیبوں سے ان کے مخصوص ملٹری شناختی کارڈ بھی مل گئے تھے اس لئے انہوں نے اپنے نام بھی یاد کر لئے تھے۔ لیکن اس کے باوجود عمران نے انہیں ہدایت کر دی تھی کہ وہ بغیر اشد ضرورت کے بات نہ کریں کیونکہ ان میں سے کسی کی آواز اور لہجے کا انہیں علم نہ تھا۔ صدیقی باہر دور ایک پہاڑی پر موجود تھا تاکہ ہیلی کاپٹر آئے تو وہ اسے دور سے چیک کر کے انہیں اطلاع دے سکے جب کہ عمران اور اس کے ساتھی چوکی کے اندر ہی تھے۔ اپنی دونوں جیپیں عمران نے منگوالی تھیں کیونکہ اس میں ان کا مخصوص اسلحہ بھی تھا اور میک اپ باکس بھی۔ دونوں جیپیں چوکی سے باہر فوجی جیپ کے ساتھ موجود تھیں۔

"عمران صاحب دور سے وہ ہیلی کاپٹر آتے دکھائی دے رہے ہیں۔ ان کا رخ ادھر ہی ہے"....... اچانک صدیقی نے چوکی میں داخل ہوتے ہی کہا اور عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ چوکی میں ایک ہی کرسی تھی اور عمران اس کرسی پر بیٹھا میز پر نقشہ پھیلائے رمیش پور چھاؤنی کا محل وقوع چیک کرنے میں مصروف تھا باقی ساتھی کھڑے تھے۔ عمران نے اٹھ کر جلدی سے نقشہ تہہ کیا اور پھر اس نے سب کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور تیزی سے باہر کی طرف چل پڑا۔

"ارے یہ ایک ہیلی کاپٹر تو فضا میں معلق ہو گیا ہے۔ ہونہہ اس کا

مطلب ہے کہ یہ لوگ ابھی تک ہماری طرف سے مشکوک ہیں "........ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

" ہاں بالکل .... معلق ہیلی کاپٹر میں سے ہمیں شاید خاص طور پر دور بین سے بھی چیک کیا جارہا ہے "........ صفدر نے کہا۔

" عمران صاحب یہ دور بین والا سول ڈریس میں ہے جب کہ عقبی سیٹ پر بیٹھا ہوا کرنل ہے اور یونیفارم میں ہے "........ صدیقی نے کہا۔

" یہ سول ڈریس والا یقیناً میٹن ہو گا "........ بلیک ہاؤنڈز کا چیف "........ عمران نے کہا...... اسی لمحے دوسرا ہیلی کاپٹر کچھ دور ایک چٹان پر اتر گیا۔

" تم لوگ یہیں ٹھہرو........ میں جاتا ہوں عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگا۔ لیکن اس نے اپنی چال کو فوجی ہی رکھا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں سے ایک کیپٹن اور چار فوجی سپاہی اتر رہے تھے۔ جن کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

" ہیلو کیپٹن سروپ "........ اس کیپٹن نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کیپٹن سروپ کا بے تکلف دوست ہو۔

" اوہ تم .... کیپٹن وکرم۔ تم آئے ہو۔ مگر "........ عمران نے مسکرا کر آگے بڑھتے ہوئے اسی بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور عمران نے واضح طور پر دیکھا کہ اس کے نام لیتے ہی کیپٹن کے چہرے پر یکلخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

" اس کا مطلب ہے تم پہلے امتحان میں کامیاب ہو گئے ہو۔ اگر میرا نام نہ بتا سکتے تو یقین رکھو ایک لمحے میں تمہیں ڈھیر کر دیتا "........ کیپٹن وکرم نے ہنستے ہوئے کہا۔

" امتحان کیسا امتحان "........ عمران نے جان بوجھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا حالانکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ امتحان سے کیپٹن وکرم کا کیا مطلب تھا اور وہ دل ہی دل میں کیپٹن وکرم کی حماقت پر ہنس بھی رہا تھا کہ اس کے سینے پر اس کے نام وکرم کی پٹی موجود تھی اور کاندھوں پر موجود سٹارز اس کا عہدہ بھی بتا رہے تھے اس لئے عمران نے کیپٹن وکرم کہہ دیا تھا۔ لیکن وہ احمق وکرم اس بات پر مطمئن ہو گیا تھا۔

" تم کرنل بیلی کی نظروں میں مشکوک ہو اور اس نے مجھے خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ میں تمہارا امتحان لوں تم سے ایسے ایسے سوالات پوچھوں جن کا جواب صرف کیپٹن سروپ ہی دے سکتا ہو کیونکہ وہ جانتا ہے کہ تم میرے بچپن کے دوست ہو "........ وکرم نے اس انداز میں ہنستے ہوئے کہا جیسے کرنل بیلی کا مضحکہ اڑا رہا ہو۔

" اوہ اچھا یہ بات ہے تو بھئی پھر تو امتحان لے لو۔ کرو سوال لیکن ایک بات بتا دوں اپنے ماتحتوں کے سامنے کوئی ایسا سوال نہ پوچھ لینا کہ جس کے جواب کے بعد تم ان سے چہرہ چھپاتے پھرو "........ عمران نے انتہائی بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو کیپٹن وکرم بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

" اب میں اتنا احمق بھی نہیں ہوں بس ہو گیا اطمینان آؤ چوکی میں چلتے ہیں۔ وہ لاشیں مجھے دکھاؤ۔ ورنہ اگر تمہیں سے کرنل بیلی کو کال کر دیا تو وہ مجھ پر چڑھائی کر دے گا کہ میں نے پوری چیکنگ نہیں کی "........

کیپٹن وکرم نے ہنستے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب مڑ کر چوکی کی طرف بڑھنے لگے۔

"ویسے تم نے یہ کارنامہ سرانجام کیسے دے دیا۔ تم تو سارے گروپ میں سب سے بزدل آدمی تھے"........ کیپٹن وکرم نے ہنستے ہوئے کہا۔

"بزدل ہی کارنامے سرانجام دیا کرتے ہیں وکرم، تمہاری طرح احمق کارنامے سرانجام نہیں دے سکتے"........ عمران نے جواب دیا اور وکرم بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"بس بس ایک کارنامہ اتفاق سے کیا سرانجام دے دیا۔ پھیلتے ہی جا رہے ہو"........ وکرم نے کہا اور عمران بھی ہنس پڑا۔

چوکی کے قریب عمران کے ساتھی موجود تھے۔ عمران نے چوکی کی طرف بڑھتے ہوئے مخصوص انداز میں آنکھیں جھپکا کر صفدر اور اس کے ساتھیوں کو آئی کوڈ میں ایک خاص پیغام دے دیا اور پھر جیسے ہی عمران۔ کیپٹن وکرم اور اس کے چار مسلح افراد کے ساتھ اندر داخل ہوا۔ صفدر۔ تنویر۔ کیپٹن شکیل اور نعمانی ان کے پیچھے اندر آ گئے۔

"دو لاشیں تو باہر پڑی ہیں........ وہ تو تم نے دیکھی ہی نہیں...... چلو تم سب کو ہی لاشیں بنا دیتے ہیں"........ عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور ، کے ساتھ ہی اس کا ہاتھ یکلخت گھوما اور کیپٹن وکرم بری طرح چیختا ہوا اچھل کر ایک طرف جا کر گرا۔ اسی لمحے صفدر اور اس کے ساتھی جو وکرم کے ساتھ آنے والے چاروں سپاہیوں کے پیچھے کھڑے تھے اچانک ان پر ٹوٹ پڑے۔

"انہیں مارنا نہیں صرف بے ہوش کرنا"........ عمران نے نیچے گر کر اٹھتے ہوئے وکرم کی کنپٹی پر لات مارتے ہوئے چیخ کر کہا۔ اور پھر چند لمحوں بعد وہ پانچوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کیپٹن وکرم تو کنپٹی پر ضرب کھا کر بے ہوش ہوا تھا جب کہ باقی چاروں فوجی سپاہیوں کی گردنیں ٹیڑھی نظر آ رہی تھیں۔ صفدر اور اس کے ساتھیوں نے انہیں عقب سے چھاپ کر مخصوص انداز میں ان کی گردنیں ٹیڑھی کر کے انہیں بے ہوش کر دیا تھا۔

"اچھی طرح چیک کر لو........ انہیں فوری طور پر ہوش میں نہیں آنا چاہئے"........ عمران نے کہا۔

"انہیں باندھ نہ دیں یہاں رسیوں کے بنڈل تو موجود ہیں"........ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور وہ سب تیزی سے رسیاں اٹھا کر ان بے ہوش افراد کے ہاتھوں کو عقب میں کر کے باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ جب کہ عمران دروازے میں آ گیا۔

"وہ ہیلی کاپٹر فضا میں ہے یا اتر گیا ہے"........ عمران نے اندر سے ہی اونچی آواز میں باہر موجود صدیقی سے پوچھا۔

"فضا میں موجود ہے"........ باہر سے صدیقی کی آواز سنائی دی اور عمران سر ہلاتا ہوا مڑ گیا۔ پھر اس نے جھک کر کیپٹن وکرم کی تلاشی لینی شروع کر دی اور اس کی جیب سے فکسڈ فریکونسی ٹرانسمیٹر کے ساتھ ساتھ اس کے کاغذات بھی اس نے نکال لئے اور پھر اس نے ان کاغذات کو دیکھنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے

کاغذات میز پر رکھ دیئے۔

"باہر ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے علاوہ دو آدمی ہیں۔ پائلٹ یقیناً ہیلی کاپٹر کے اندر ہی رہے گا اور پہلے ہیلی کاپٹر کا پائلٹ بھی اس کے اندر موجود ہے اس لئے میں صرف باہر جاؤں گا اور ان دونوں کو ساتھ لے کر آؤں گا۔ ہم نے ان کے اندر آتے ہی انہیں بے ہوش کر دینا ہے پھر صفدر باہر نکل کر پہلے ہیلی کاپٹر کی طرف جائے گا۔ نعمانی دوسرے کی طرف۔ ان پائلٹوں کو بھی ہم نے بے ہوش کرنا ہے لیکن اس طرح کہ انہیں کسی طرح بھی شک نہ پڑ سکے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بے ہوشی کے چکر میں کیوں پڑ رہے ہو۔ مار ڈالو انہیں"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا پروگرام ہے کہ ان کے میک اپ میں چھاؤنی پہنچا جائے اس لئے ان سے گفتگو ضروری ہے"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

لیکن اس کی کیا ضرورت ہے عمران صاحب...... اگر واقعی وہ سادہ لباس والا میکن ہے تو اسے گولی مار کر بلیک ہاؤنڈز والا مشن مکمل ہو جاتا ہے۔ چاروں سیکشن ہیڈز پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں"...... اس بار نعمانی نے کہا۔

"نہیں اس چھاؤنی کا خاتمہ ضروری ہے۔ وہاں اذیت خانہ ہے۔ اس میں مظلوم مشکباری قید ہیں۔ انہیں بھی چھڑوانا ہو گا اور چھاؤنی کی تباہی

سے مجاہدین کا مورال بے حد بلند ہو جائے گا"...... تنویر نے سخت لہجے میں کہا۔

"اب کوئی نہ بولے میں بات کر رہا ہوں۔ کہیں زیادہ دیر ہو جانے کی وجہ سے وہ مشکوک ہو کر واپس نہ چلے جائیں"...... عمران نے کہا اور فکسڈ فریکوئنسی ٹرانسمیٹر جو اس نے کیپٹن وکرم کی جیب سے نکالا تھا میز پر سے اٹھا کر ہاتھ میں لیا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کیپٹن وکرم کالنگ اوور"...... عمران کے حلق سے کیپٹن وکرم جیسی آواز نکلی۔

"یس کرنل بول رہا ہوں اوور"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"سر میں نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے سب او۔کے ہے اوور"...... عمران نے کہا۔

"میرا نام بتاؤ اوور"...... دوسری طرف سخت لہجے میں پوچھا گیا۔

"کرنل ہیلی جناب اوور"...... عمران نے لہجے میں حیرت کا تاثر شامل کرتے ہوئے کہا جب کہ دل ہی دل میں وہ ہنس رہا تھا کیونکہ پہلے کیپٹن سروپ کے لہجے میں جب اس نے چھاؤنی ٹرانسمیٹر پر بات کی تھی تو کال اس کرنل ہیلی نے ہی اٹنڈ کی تھی اور اس نے اپنا نام لیا تھا۔ اس کے علاوہ اس احمق کیپٹن وکرم نے بھی اس کا نام لیا تھا ویسے وہ نام نہ بھی لیتا تب بھی عمران نے آواز سن کر ہی اسے پہچان لیا تھا اور اتنی بات وہ جانتا تھا کہ کرنل کیپٹن وکرم کو بھی چیک کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوہ۔کے ہم آرہے ہیں۔اوور اینڈ آل "...... دوسری طرف سے کرنل ہیلی کی آواز سنائی دی اور عمران ٹرانسمیٹر بند کر کے بے اختیار ہنس پڑا۔

"کافرستانی فوج میں بھی ایک سے ایک احمق بھرے پڑے ہیں۔پہلے وکرم اپنے سینے پر موجود اپنے نام کی پٹی کے باوجود میری طرف سے اپنا نام سن کر مطمئن ہو گیا تھا حالانکہ وہ میرے سینے پر بھی نام کی پٹی لگی دیکھ رہا تھا اور اب یہ کرنل ہیلی صرف اپنا نام سن کر ہی مطمئن ہو گیا ہے حالانکہ میں نے اس خدشے کے تحت وکرم کے کاغذات چیک کئے تھے کہ شاید وہ کوڈ وغیرہ پوچھ لے "...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب سب تمہاری طرف عقلمند تو نہیں ہو سکتے "...... تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو تم مجھے عقلمندی کا سرٹیفکیٹ جاری کر کے مجھے فیلڈ سے آؤٹ کرنا چاہتے ہو "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فیلڈ سے آؤٹ کیا مطلب "...... تنویر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"خواتین احمقوں کو شوہر بنانا پسند کرتی ہیں اور عقلمندوں سے الرجک ہوتی ہیں "...... عمران نے دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا اور تنویر بے اختیار شرمندہ سے انداز میں ہنس کر رہ گیا جب کہ باقی ساتھی بے اختیار اونچی آواز میں ہنس پڑے کیونکہ عمران نے بڑے خوبصورت انداز میں تنویر کو احمق کا خطاب دے دیا تھا۔

"عمران جھونکی سے باہر نکلا تو اس نے دوسرے ہیلی کاپٹر کو پہلے ہیلی کاپٹر کے قریب ہی اترتے ہوئے دیکھا۔

"اوہ یہ تو اس کے قریب اتر رہا ہے "...... عمران نے چونک کر کہا اور پھر اس نے صفدر اور تنویر کو آواز دے کر بلایا اور اپنے پیچھے آنے کا کہہ کر اس نے صدیقی کو بھی ساتھ آنے کے لئے کہہ دیا جب کہ یعقوب مڑ کر چوکی کی طرف بڑھ گیا اور وہ سب تیزی سے دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھنے لگے۔

"اچھا ہوا دونوں ہیلی کاپٹر اکٹھے ہی لینڈ ہوئے ہیں۔ہم نے اب فوری ایکشن لینا ہے۔کرنل ہیلی اس سول ڈریس والے کو اور دونوں پائلٹوں کو فوری طور پر بے ہوش کرنا ہے "...... عمران نے کہا اور اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں نے جواب دینے کی بجائے صرف سر ہلا دیئے۔ہیلی کاپٹر سے دو آدمی نیچے اتر کر کھڑے انہیں اپنی طرف آتے دیکھ رہے تھے۔ان میں سے ایک یونیفارم میں اور دوسرا سول ڈریس میں تھا جب کہ پائلٹ ہیلی کاپٹروں میں بیٹھے ہوئے تھے۔

"وہ کیپٹن وکرم کیوں نہیں آیا "...... عمران کے قریب پہنچتے ہی کرنل ہیلی نے تیز لہجے میں کہا وہ بڑا چوکنا اور محتاط نظر آرہا تھا۔اس کا ہاتھ بیلٹ سے لٹکے ہوئے ہولسٹر میں سے نظر آنے والے بھاری ریوالور کے دستے پر جما ہوا تھا۔

"سر وہ میرے ساتھیوں کا امتحان لے رہا ہے "...... عمران نے قریب جا کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا یہ بات ہے "...... ان دونوں نے مطمئن انداز میں کہا۔

"آیئے سر "...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور اس کے

ساتھی بھی تیزی سے ایک طرف ہٹ گئے۔

"اوہ تم نے مجھے سیلوٹ نہیں کیا"...... آگے بڑھتے ہوئے اچانک کرنل بیلی نے رک کر کہا۔

"میں کافرستانیوں کو سیلوٹ کرنا اپنی توہین سمجھتا ہوں۔ اتنا ہی کافی ہے کہ میں نے تمہیں سر کہہ دیا ہے"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو آنکھ سے اشارہ کرتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل بیلی نے بے اختیار ہوتے ہوئے کہا ہی تھا کہ عمران اور تنویر بھوکے عقابوں کی طرح ان پر ٹوٹ پڑے اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں گردنیں ٹیڑھی کئے زمین پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ پائلٹس کو بھی صفدر اور صدیقی نے بے ہوش کر دیا تھا کیونکہ جب عمران اور تنویر نے کرنل بیلی اور دوسرے آدمی پر حملہ کیا تھا۔ اس وقت وہ دونوں ہیلی کاپٹروں میں چھلانگیں لگا کر چڑھ چکے تھے اور ظاہر ہے پائلٹس کو تو اپنے ہی فوجیوں کی طرف سے اس طرح اچانک حملے کی توقع ہی نہ ہو سکتی تھی اس لئے وہ بھی پلک جھپکنے میں گردنیں ٹیڑھی کرا کر سیٹوں پر ہی بے ہوش ہو چکے تھے۔

میجر جنرل گرونام اپنے دفتر میں موجود تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور میجر جنرل گرونام نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"سر کرنل آتما رام بول رہا ہوں۔ سیکورٹی آفیسر"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ سی آواز سنائی دی۔

"یس کیا بات ہے"...... گرونام نے چونک کر پوچھا۔

"سر جناب میٹن اور کرنل بیلی ہیلی کاپٹروں میں واپس آئے ہیں۔ ہیلی کاپٹر چھاؤنی کے گیٹ کے باہر مخصوص جگہوں پر لینڈ کر دیئے گئے ہیں کیونکہ آپ کا حکم تھا کہ بغیر آپ کی اجازت کے کوئی باہر سے اندر نہ آئے چاہئے کوئی بھی ہو"...... سیکورٹی آفیسر نے کہا۔

"اوہ احمق آدمی...... میرا مطلب کسی اجنبی سے تھا۔ کرنل بیلی اور

جناب میتن سے تو نہ تھا، لیکن جناب میتن واپس کیوں آگئے ہیں۔ کیا ان کے ہمراہ لاشیں بھی ہیں"...... گرونام نے کہا۔

"یس سر سات لاشیں بھی ایک ہیلی کاپٹر میں موجود ہیں"...... سکورٹی آفیسر نے جواب دیا۔

"میری وائرلیس فون پر جناب میتن سے بات کراؤ"...... گرونام نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد اسے میتن کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو میتن بول رہا ہوں۔ یہ کیا تماشہ ہے۔ ہمیں باہر کیوں زبردستی اتار لیا گیا ہے"...... میتن کے لہجے میں غصہ تھا۔

"اوہ یہ بات نہیں میتن جو تم سمجھ رہے ہو۔ دراصل اس احمق سکورٹی آفیسر نے میرے پہلے آرڈر کو تم پر بھی اپلائی کر دیا ہے۔ میں نے اسے جھاڑ دیا ہے۔ لیکن تم نے تو خود مجھے مشورہ دیا تھا کہ لاشوں کو میں چھاؤنی میں نہ منگواؤں اور اب تم خود لاشوں کو لے کر چھاؤنی آئے ہو"...... گرونام نے کہا۔

"اس وقت میرے ذہن میں شک موجود تھا لیکن اب مکمل طور پر تصدیق ہو چکی ہے کہ مرنے والے واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور میں اپنے پہلے خیال پر شرمندہ ہوں۔ تمہارے کیپٹن سروپ نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے"...... دوسری طرف سے میتن نے جواب دیا اور گرونام کا سینہ بے اختیار چوڑا ہو گیا۔

"مجھے تو پہلے ہی یقین تھا۔ شکر ہے کہ تمہارا شک بھی دور ہو گیا لیکن تم نے تو جاتے ہوئے مجھے کہا تھا کہ تصدیق ہوتے ہی تم ان لاشوں کو ہیلی کاپٹر میں ڈال کر کافرستان لے جاؤ گے"...... گرونام نے کہا۔

"وہ ان کا لیڈر عمران ہمارے پہنچنے تک زندہ تھا۔ میں نے مخصوص انداز میں جب اس سے پوچھ گچھ کی تو اس نے ایک خوفناک انکشاف کیا ہے کہ چھاؤنی کے اسلحہ ڈپو میں ان کا ایک آدمی پہلے ہی پہنچ چکا ہے لیکن اس آدمی کے متعلق تفصیل بتانے سے پہلے ہی وہ مر گیا ہے اور تم جانتے ہو کہ یہ کس قدر خطرناک بات ہے اس لئے میں لاشیں لے کر فوراً یہاں آیا ہوں تاکہ اس عمران کی لاش کو اسلحہ خانے میں لے جایا جائے تو یقیناً اس کا ساتھی اپنے جذبات نہ چھپا سکے گا۔ اس طرح ہم آسانی سے اسے ٹریس کر کے ختم کر سکتے ہیں"...... دوسری طرف سے میتن نے کہا۔

"اوہ اوہ...... اگر یہ بات درست ہے تو یہ تو واقعی انتہائی خطرناک بات ہے۔ ویری بیڈ...... ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ لاشیں لے آئے ہو۔ اس آدمی کی ہلاکت انتہائی ضروری ہے۔ فون سکورٹی آفیسر کو دو"...... میجر جنرل گرونام نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ واقعی اس کے ذہن میں میتن کی بات سن کر دھماکے سے ہونے لگ گئے تھے۔ کیونکہ کسی غیر ملکی ایجنٹ کی اسلحہ خانے میں موجودگی بذات خود انتہائی خطرناک ترین بات تھی۔

"ہیلو سر"...... دوسری طرف سے کرنل آتمارام کی آواز سنائی دی۔

"فوراً دونوں ہیلی کاپٹروں کو اندر بھجواؤ۔ ان لاشوں سمیت اور تم بھی

میرے دفتر پہنچو"........ میجر جنرل گردنام نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ دوسری طرف سے کہا گیا اور گردنام نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"اس احمق کرنل آتما رام کا میں کورٹ مارشل کر دوں گا اگر واقعی یہ ایجنٹ اندر سے دستیاب ہو گیا"...... گردنام نے غصے سے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کے دفتر کا دروازہ کھلا اور پہلے مینن اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے سیکورٹی آفیسر کرنل آتما رام تھا۔ کرنل آتما رام نے اندر داخل ہوتے ہی زوردار انداز میں سیلوٹ کیا۔

"سر آپ نے طلب فرمایا تھا"........ آتما رام نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"مینن کہاں ہے اس عمران نامی آدمی کی۔ لاش فوراً اسے منگواؤ میں تمہارے ساتھ ہی اسلحہ خانہ جانا چاہتا ہوں"........ گردنام نے کہا۔

"کرنل آتما رام باہر جا کر کرنل بیلی سے کہو کہ وہ اس عمران کی لاش اٹھا کر یہاں لے آئے اور سنو تم باہر ٹھہرو گے"........ مینن نے کرنل آتما رام سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"........ کرنل آتما رام نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا واقعی وہ ایجنٹ وہاں ہو گا مینن مجھے یقین نہیں آ رہا۔ یہاں سیکورٹی کا نظام اس قدر سخت ہے کہ کسی کے اندر آنے اور پھر خاص طور پر اسلحہ ڈپو میں پہنچنا ناممکن ہے"........ گردنام نے کرنل آتما رام کے باہر

جاتے ہی مینن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ممکن تو واقعی نظر نہیں آتا لیکن اس کے باوجود ہمیں رسک نہیں لینا چاہئے"........ مینن نے جواب دیا وہ اب ایک کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے۔ واقعی رسک نہیں لیا جا سکتا"........ گردنام نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور کرنل بیلی ایک لاش کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس نے لاش کو فرش پر رکھا ہی تھا کہ اچانک مینن کرسی سے اٹھا اور پھر گردنام نے صرف اس کا بازو گھومتے ہوئے دیکھا اس کے بعد جیسے اس کی کنپٹی پر کسی نے ایٹم بم کا دھماکہ کر دیا ہو۔ اس طرح دھماکہ ہوا اور اس کا ذہن یکلخت تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح اس کے ذہن میں روشنی کا نقطہ پیدا ہوا اور پھر تیزی سے روشنی ذہن میں پھیلتی چلی گئی اور اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اپنے دفتر کے نیچے بنے ہوئے ریسٹ روم میں ایک کرسی پر رسیوں سے جکڑا ہوا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر سے یونیفارم غائب ہو چکی تھی اور جسم پر صرف ایک زیر جامہ تھا۔ اس کے سامنے ایک میجر جنرل گردنام موجود تھا بالکل اس جیسا جب کہ اس کے ساتھ مینن بھی کھڑا ہوا تھا اور کرنل بیلی بھی۔

"یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ تم۔ تم مینن"........ میجر جنرل گردنام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے حقیقتاً اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا تھا خاص طور پر مینن جو اس کا چھوٹا بھائی تھا اس کے سامنے اس طرح

اطمینان سے کھڑا تھا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ تم میجر جنرل گرونام بن کر ہمیں دھوکہ دینے میں کامیاب ہو جاؤ گے"...... سامنے کھڑے گرونام نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا اور گرونام کے ذہن میں بے اختیار دھماکے سے ہونے لگ گئے۔ وہ اپنی آواز اور لہجہ پہچانتا تھا اور سامنے کھڑے نقلی گرونام کی آواز اور لہجہ بالکل اس جیسا ہی تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نقلی ہو۔ میں اصل گرونام ہوں۔ میتن تم خاموش کیوں کھڑے ہو۔ کرنل بیلی اسے شوٹ کر دو۔ اٹ از مائی آرڈر"...... گرونام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تم ابھی تک یہی سمجھ رہے ہو کہ تمہارے چہرے پر گرونام کا میک اپ ہے جب کہ اس وقت تمہارا اصل چہرہ ہمارے سامنے ہے۔ تم پاکیشیائی ایجنٹ ہو"...... اس بار میتن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس۔ یہ سب بکواس ہے۔ دھوکہ ہے۔ میں اصل گرونام ہوں یہ نقلی ہے"...... گرونام پر واقعی وحشت سی سوار ہو گئی۔

"سر کہیں واقعی ہم سے کوئی چکر نہ چلایا جا رہا ہو"...... اچانک کرنل بیلی نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا رخ گرونام کے سامنے کھڑے ہوئے نقلی گرونام کی طرف کرتے ہوئے میتن سے کہا۔

"کیا۔ تمہاری یہ جرات کہ تم میجر جنرل پر مشین گن اٹھاؤ"...... نقلی گرونام نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل بیلی درست کہہ رہا ہے اس لئے جب تک یہ فیصلہ نہ ہو کہ تم

دونوں میں سے کون اصل ہے۔ تم کوئی حرکت نہ کرو گے"...... اس بار میتن نے بھی چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ریوالور نکال کر اس کا رخ نقلی گرونام کی طرف کر دیا اور گرونام کا دل مسرت سے بلیوں اچھل پڑا۔

"یہی نقلی ہے۔ یہی نقلی ہے۔ میتن تم اس سے والدین کے بارے میں پوچھو۔ بچپن کے حالات معلوم کرو۔ ابھی اس کی اصلیت سامنے آ جائے گی"...... گرونام نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا۔

"میں نے سب کچھ پوچھ لیا ہے اور اس نے درست بتایا ہے اس لئے تو مجھے یقین آ گیا تھا کہ تم ہی نقلی ہو۔ لیکن اب میرے ذہن میں ایک ایسی بات آئی ہے جس کا جواب کسی طرح بھی نقلی میجر جنرل کو معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس کا جواب تم دونوں میں سے جو بھی بتائے گا وہی اصل ہو گا"...... میتن نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور گرونام چونک پڑا کیونکہ میتن کی بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"کون سی بات"...... گرونام نے حیران ہو کر پوچھا۔

"چھاؤنی میں ایمرجنسی ڈیکلئر کرنے کے لئے حکومت کافرستان کی طرف سے ایک خصوصی پاس ورڈ مقرر ہے اور اصل گرونام نے یقیناً یہ پاس ورڈ چھاؤنی کے تمام سرکردہ افراد کو بتایا ہوا ہو گا جب کہ نقلی گرونام یہ پاس ورڈ نہیں جانتا"...... میتن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ ہاں۔ ہاں بالکل۔ تم نے بالکل درست کہا ہے۔ پہلے اس سے پوچھو پھر میں بتاؤں گا"...... گرونام نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا

"اگر میں نے پہلے بتا دیا تو پھر یہ سن لے گا اس لئے میں تمہارے کان میں بتاتا ہوں"...... گرونام کے سامنے کھڑے نقلی گرونام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ساتھ کھڑے میفن کے کان کے قریب منہ لے جا کر کچھ کہا تو میفن کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے سر موڑ کر بڑے مخصوص انداز میں کرنل بیلی کو آنکھ کا اشارہ کیا اور گرونام اس اشارے کو دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اس نقلی گرونام نے درست پاس ورڈ نہیں بتایا اس لئے میفن اس گرونام پر اچانک حملہ کرنے کا اشارہ کر رہا ہے۔ اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اب تم بتاؤ"...... میفن نے اشارہ کرنے کے بعد اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نان سٹاپ ایکشن"...... گرونام نے جلدی سے ایمرجنسی کے لئے مخصوص خفیہ پاس ورڈ بتا دیا۔

"تم نے غلط بتایا ہے۔ اس لئے تم ہی نقلی ہو"...... اچانک میفن نے کہا اور گرونام بے اختیار اچھل پڑا، لیکن ظاہر ہے اسے اچھلنے کا صرف احساس ہی ہوا ورنہ اس کے جسم نے تو حرکت ہی نہ کی تھی کیونکہ وہ بندھا ہوا تھا جب کہ اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اس نے تو صحیح پاس ورڈ بتایا ہے لیکن میفن اسے غلط کہہ رہا تھا جب کہ میفن کو بھی اصل پاس ورڈ کا علم تھا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے غلط بتایا ہے"...... گرونام نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ اس کا لہجہ بتا رہا ہے کہ اس نے سچ بولا ہے"...... اچانک میفن نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا اور گرونام بے اختیار چونک پڑا

"کیا۔ کیا۔ تم"...... گرونام نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"گرونام تم ہی اصل ہو۔ اور تمہارے بھائی میفن اور کرنل بیلی دونوں کی لاشیں تو وہیں چوکی کے پاس ایک گہرے کھڈ میں پڑی ہیں تم نے واقعی چھاؤنی کے گرد انتہائی زبردست حفاظتی انتظامات کر رکھے تھے اس لئے ہمیں یہ سب ڈرامہ کھیلنا پڑا، اور تم نے دیکھا کہ ہم اطمینان سے تمہارے بھیجے ہوئے ہیلی کاپٹروں میں یہاں پہنچ گئے۔ ہم نے اذیت کیمپ سے مجاہدین کو چھڑوانا تھا اور یہاں آکر ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اذیت کیمپ میں ایمرجنسی پاس ورڈ استعمال ہوتا ہے جس کا ہمیں علم نہ تھا اور کسی سے پوچھنا اپنے آپ کو مشکوک کرنا تھا، اس لئے ہمیں تمہیں ہوش میں لانا پڑا، ورنہ تو تم بے ہوشی کے دوران ہی اپنے انجام کو پہنچ چکے ہوتے"...... اچانک میفن نے منہ بناتے ہوئے کہا اور گرونام کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرے اندھے کنویں میں ڈوبتا چلا جا رہا ہو۔

"اوہ اوہ۔ ہم۔ ہم"...... گرونام کے ذہن میں واقعی انتہائی حیرت اور خوف کی وجہ سے اس قدر زوردار دھماکے ہونے لگ گئے تھے کہ اس کی زبان لڑکھڑا گئی تھی اور پھر اچانک اس کی آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی دکھائی دیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ اسے اپنے جسم میں دہکتی ہوئی کئی گرم سلاخیں اترتی محسوس ہوئیں اور پھر ایک جھٹکے سے اس کا ذہن تاریک ہو گیا بالکل اسی طرح جس طرح

کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور اس کے احساسات فنا ہو کر رہ گئے۔

ایک پہاڑی وادی میں ایک بڑا سا فوجی ہیلی کاپٹر ایک مسطح چٹان پر کھڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ عمران بلیک ہاؤنڈز کے چیف مینن کے میک اپ میں ۔ جب کہ تنویر کرنل بیلی اور صفدر میجر جنرل گرونام کے روپ میں موجود تھے ۔ ان کے باقی ساتھی فوجی یونیفارمز پہنے ہوئے ادھر ادھر پتھروں پر بیٹھے ہوئے تھے ۔ ان سب کا انداز ایسا تھا جیسے وہ تفریح کرنے کی غرض سے اس مقام پر آئے ہوں عمران نے ہاتھ پر بندھی ہوئی گھڑی دیکھی ۔

"اب تک تو اذیت کیمپ میں محصور مجاہدین کو وگام محفوظ جگہ پر پہنچ جانا چاہئے ۔ کافی وقت ہو گیا ہے"....... عمران نے کہا۔

"ہاں راستے میں بھی انہیں چیک نہیں کیا جا سکتا اور ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر دگام سے باہر آسانی سے پہنچ گئے ہوں گے"....... ساتھ کھڑے صفدر نے کہا۔

"تمہیں لاش بنتے ہوئے خوف تو نہ آیا تھا صفدر"...... اچانک عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس یہی خوف تھا کہ کہیں راستے میں لاش حرکت کرنی نہ شروع کر دے"۔ صفدر نے ہنستے ہوئے جواب دیا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ویسے صفدر نے لاش بننے کی اداکاری خوب کی تھی۔ مجھے اسے اٹھا کر گرونام کے دفتر تک لے آتے ہوئے ایک لمحے کے لئے بھی احساس نہ ہوا تھا کہ میں کسی زندہ آدمی کو اٹھا کر لے جا رہا ہوں یا کسی لاش کو"...... ساتھ کھڑے تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اداکاری کا انعام بھی تو اسے مل گیا کہ میجر سے جنرل بن گیا"...... عمران نے کہا اور صفدر اور تنویر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"ویسے عمران صاحب آپ کی پلاننگ کا جواب نہیں۔ ورنہ شاید عام حالات میں کسی سپاہی کو میجر جنرل کے روپ میں پہرے دار داخل ہی نہ ہونے دیتے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس میجر جنرل کا قدوقامت اور حلیہ میں اس کرنل بیلی اور مینن سے پوچھنا بھول گیا تھا۔ اس کا خیال ہی مجھے بعد میں آیا تھا اس لئے مجبوراً یہ سکیم بنانی پڑی کہ میجر جنرل تم میں سے جس سے ملتا ہو گا اسے لاش بننا پڑے گا"...... عمران نے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہوتی، عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ایک خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور عمران چونک پڑا۔

"ہیلو ہیلو کرنل آتمارام بول رہا ہوں اوور"...... ٹرانسمیٹر سے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ یعقوب نے اپنے طور پر کرنل آتمارام کی آواز اور لہجہ میں کامیاب نقل کرنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ وہ اس میں پوری طرح کامیاب نہیں ہو سکا۔

"یس میجر جنرل گرونام اٹنڈنگ یو اوور"...... عمران کے حلق سے آواز نکلی حالانکہ وہ مینن کے میک اپ میں تھا۔

"سر قیدیوں کو نئی محفوظ جگہ پر منتقل کر دیا گیا ہے اوور"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"راستے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا۔ تم نے کال دیر سے کی ہے اس لئے پوچھ رہا ہوں اوور"...... عمران نے کہا۔

"نو سر دو قیدی شدید زخمی تھے اس لئے انہیں منتقل کرنے میں کافی وقت لگ گیا اوور"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"او۔ کے اس کا مطلب ہے اب ہم اطمینان سے سپیشل مشن کا آغاز کر سکتے ہیں اوور"...... عمران نے کہا۔

"یس سر...... ویسے سر کیا سپیشل مشن کے بعد آپ ہمارے پاس آئیں گے اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں سپیشل مشن کے بعد حالات بے حد تیز رفتار ہو جائیں گے اس لئے ہمیں فوری طور پر کافرستان جانا پڑے گا۔ او۔ کے اوور اینڈ آل"...... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"تو رمیش پور چھاؤنی کی تباہی کے بعد آپ کا پروگرام کافرستان جانے کا

ہے"........ ٹرانسمیٹر آف ہوتے ہی صفدر نے پوچھا۔

"ہاں رمیش پور چھاؤنی بہت بڑی چھاؤنی ہے۔ اس کے اندر اسلحے کا بھی بہت بڑا ذخیرہ ہے اس لئے اس کے تباہ ہوتے ہی نہ صرف وادی مشکبار کے اس حصے میں بلکہ پورے کافرستان میں زلزلہ سا آجائے گا اور ظاہر ہے اسے بھی مجاہدین کی ہی کارروائی سمجھا جائے گا، اس لئے یقیناً پوری وادی مشکبار میں کافرستانی فوج پھیل جائے گی اور پھر ہمارا نکلنا مسئلہ بن جائے گا۔ مجھے انمت کیمپ میں موجود مجاہدین کی فکر تھی۔ وہ اب دگام میں محفوظ ٹھکانے پر پہنچ گئے ہیں اس لئے اس چھاؤنی کو تباہ کرتے ہی ہم اس ہیلی کاپٹر میں فوری طور پر ان حلیوں میں کافرستان داخل ہو جائیں گے اور پھر وہاں سے اطمینان سے پاکیشیا"........ عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب حکومت کافرستان کو تو معلوم ہونا چاہئے کہ بلیک ہاؤنڈز کا کیا حشر ہوا ہے اور کس نے کیا ہے۔ ورنہ وہ پھر ایسی نئی تنظیم بنالیں گے"........ تنویر نے کہا۔

"تم نے مینن کی بات سنی نہیں تھی کہ کسی میٹنگ میں صدر کافرستان نے ہمارے متعلق یہی خدشہ ظاہر کیا تھا ہمارا گروپ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہے اور اس چھاؤنی کی تباہی کے بعد یقیناً رپورٹیں کافرستانی حکومت کو پہنچ جائیں گی کہ بلیک ہاؤنڈز کے ساتھ کیا ہوا ہے یہاں سے اگر بات کی گئی تو ہو سکتا ہے کسی ٹرانسمیٹر میں بات کیچ ہو جائے اور اس طرح کافرستان کو اس بات کا ثبوت مل جائے کہ یہ ساری کارروائی پاکیشیائی ایجنٹوں نے کی ہے اور وہ اسے بین الاقوامی

پروپیگنڈے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں"........ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب اب مزید وقت نہ ضائع کیا جائے تو بہتر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ چھاؤنی کے اسلحہ ڈپو میں ہمارا نصب شدہ وائرلیس ڈی چارجر کسی کی نظروں میں آجائے اور سارا مشن ہی ختم ہو جائے"........ صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آؤ پھر"........ عمران نے کہا اور تیزی سے ادھر ادھر بکھرے ہوئے اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کر کے وہ ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گیا۔ باقی ساتھی بھی تیزی سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوئے۔ صدیقی پائلٹ کے میک اپ میں تھا اس لئے اس نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی تھی اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھتا ہوا کافی بلندی پر پہنچ گیا۔

"تنویر........ چھاؤنی والا مشن تم مکمل کرو گے کیونکہ تم مشکباری ہو اس لئے یہ تمہارا حق ہے"........ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکال کر عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ میری بھی یہی خواہش تھی کہ یہ ظالم کافرستانی فوجی میرے ہی ہاتھوں انجام کو پہنچیں"........ تنویر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دو صدیقی........ تاکہ مجاہدین کی اس عظیم الشان کارروائی کا نظارہ ہم بھی کر سکیں"........ عمران نے مسکراتے ہوئے پائلٹ سیٹ پر بیٹھے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ کر اس طرف کو کیا جس طرح

رمیش پور چھاؤنی والا قلعہ تھا۔ اور پھر ہیلی کاپٹر کو فضا میں معلق کر دیا اور پھر وہ سب تنویر کی طرف متوجہ ہو گئے جس کا چہرہ جذبات کی حدت سے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو رہا تھا۔ تنویر نے چارجر پر موجود ایک بٹن دبایا تو چارجر پر سبز رنگ کا ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا اور عمران اور سب ساتھیوں کے منہ سے بے اختیار اطمینان بھرے طویل سانس نکل گئے کیونکہ اس بلب کے جلنے کا مطلب تھا کہ چھاؤنی کے اسلحہ خانے میں انہوں نے جس بڑے بم کے ساتھ ڈی چارجر نصب کیا تھا وہ کام کر رہا ہے۔

"دکٹری فار مجاہدین" .... یکلخت تنویر نے جذباتی انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے سرخ رنگ کا بڑا سا بٹن پریس کر دیا سبز رنگ کا بلب ایک جھماکے سے سرخ ہوا اور پھر بجھ گیا اور اس کے ساتھ ہی ان سب کی نظریں اس طرف کو گھوم گئیں جدھر کافرستانی فوج کی سب سے بڑی چھاؤنی تھی۔ اور چند لمحوں بعد دور سے دھماکوں کی پے در پے آوازیں انہیں سنائی دیں۔ اور پھر جیسے کوئی خفتہ آتش فشاں پھٹ پڑتا ہے۔ اس طرح دور ایک پہاڑی سے آگ کا ایک الاؤ سا برآمد ہوا اور آسمان کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ اسلحہ خانے میں موجود تمام خوفناک اسلحہ پھٹ گیا تھا اور ظاہر ہے اس کے پھٹنے کے بعد اس قسم کا نظارہ ہی سامنے آنا تھا۔ آگ کا یہ خوفناک الاؤ مسلسل اوپر اٹھتا اور پھیلتا چلا جا رہا تھا اور دھماکوں کی خوفناک آوازیں کافی فاصلے پر ہونے کے باوجود ان تک پوری شدت سے پہنچ رہی تھیں۔ "سب نعرہ لگاؤ۔ دکٹری فار مجاہدین" ...... تنویر نے انتہائی مسرت بھرے مگر جذباتی لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر نعرے سے

گونج اٹھا۔

"چلو صدیقی اب ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھاؤ اب ہمیں فوری طور پر یہاں سے نکلنا ہو گا" ...... عمران نے نعرے کی گونج ختم ہوتے ہی صدیقی سے کہا اور صدیقی نے ہیلی کاپٹر آگے بڑھا دیا اور اس کی رفتار انتہائی تیز کر دی۔

"تم عظیم ہو عمران .... انتہائی عظیم۔ میں تمہاری عظمت کو سلام کرتا ہوں یہ سب تمہاری ذہانت اور تمہاری کارکردگی کا نتیجہ ہے۔ بلیک ہاؤنڈز کا خاتمہ اور رمیش پور چھاؤنی کی تباہی یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ تم نے میرے وطن کی آزادی کے لئے یہ عظیم الشان کارنامہ سرانجام دے کر مجھے خرید لیا ہے" ...... تنویر نے یکلخت عمران کی طرف مڑتے ہوئے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔ جذبات کی شدت کی وجہ سے اس کے چہرے کے عضلات پھڑک رہے تھے۔

"خرید لیا ہے ...... مم ...... مم۔ مگر کیسے ...... میں تو غریب اور مفلس آدمی ہوں۔ آغا سلیمان پاشا کی تنخواہوں کا بل بھی نہیں دے سکتا۔ مم ...... میں تمہیں کیسے خرید سکتا ہوں۔ اتنے لمبے چوڑے۔ تنومند سالم آدمی کو۔ چلو اگر تم بکنے پر مصر ہی ہو تو پھر وہ ...... وہ جذبہ رقابت فروخت کر دو۔ اتنی رقم تو میں دوستوں سے چندہ لے کر بھی پوری کر سکتا ہوں لیکن شرط یہ ہے کہ یہ سودا جولیا نافرواٹر کے سامنے ہو گا" ...... عمران نے کہا تو ہیلی کاپٹر بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا اور ان قہقہوں میں تنویر کی ہنسی بھی شامل تھی۔

"صرف یہی ایک جذبہ تو ایسا ہے جو ناقابل فروخت ہے"...... تنویر نے ہنستے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر ایک بار پھر زوردار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈونچر

خاص نمبر

ذہین ایجنٹ

مکمل ناول

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

گراہم ـــــ ایکریمیا کا ذہین ایجنٹ ـــــ جس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل اپنی ذہانت ثابت کردی۔ کیسے ـــــ ؟

گراہم ـــــ جس نے اکیلے ہی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابلے میں کامیابی حاصل کرلی ـــــ کیا واقعی ـــــ ؟

وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس باوجود انتہائی کوششوں کے ذہین ایجنٹ کے مقابلے میں شکست کھا گئے۔

وہ لمحہ ـــــ جب عمران اور اس کے ساتھیوں کی آنکھوں کے سامنے گراہم نے اپنا مشن مکمل کرلیا۔ کیا واقعی وہ عمران سے زیادہ ذہین تھا؟

آخری کامیابی کسے حاصل ہوئی ـــــ گراہم کو ـــــ یا ـــــ ؟

ـــــ انتہائی دلچسپ۔ ہنگامہ خیز اور ذہانت ـــــ
ـــــ سے بھرپور ایک منفرد انداز کا ناول ـــــ

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان